جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا

چار سو سے زائد مستند قادیانی کُتب و رسائل کے حوالہ جات سے

قادیانیت کے بطلان کا انکشاف

مصنف

مناظر اسلام ترجمان مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

والضحیٰ پبلی کیشنز

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا

چار سو سے زائد مستند قادیانی کتب و رسائل کے حوالہ جات سے

قادیانیت کے بطلان کا اِنکشاف

مناظر اسلام ترجمان مسلک مفاز مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان

Ph:042-37300651

Cell:0300-7259263,0315-4959263

نام کتاب	قادیانیت کے بطلان کا انکشاف
مصنف	مناظر اسلام مولانا ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
ناشر	**والضحیٰ** پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور، پاکستان
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
تاریخ اِشاعت	ذوالقعدہ 1435ھ/ستمبر 2014ء
تعداد	1100
قیمت	620/- روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور
مکتبہ فیضانِ مدینہ، بھکر، اوکاڑہ، لالہ موسیٰ
مکتبہ غوثیہ ہول سیل؛ کراچی
احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
الجمعت بک سیلرز، فیصل آباد
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی
ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور
مکتبہ متحویہ سعیفیہ، بہاول پور
نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار، لاہور
مکتبہ فیضانِ سنت، ملتان، گوجراں والا، لاہور

دار الاسلام؛ اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور
انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر
تفہیم الاسلام فاؤنڈیشن، دینہ
رضا بک شاپ؛ گجرات
مکتبہ شمس و قمر؛ بھاٹی چوک، لاہور
مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور
دار النور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی
مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی
علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور

فہرست

انتساب

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق تاجدار صداقت امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سُنّت مجدد دین وملت امام عاشقاں الشاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

آفتاب علم وحکمت منبع رشد وہدایت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ

نائب محدث اعظم پاکستان پیر طریقت رہبر شریعت حامی سنت ماحی بدعت مرشدی مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ

کے نام

دعاؤں کا طالب

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری

ضلع فیصل آباد

0300-4128993

تقریظ مبارک

مناظر اسلام محقق عصر حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب کوٹ رادھا کشن

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

اسلام دین کامل ہے اور اس دین متین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ اسلام کے چمن کو تباہ کرنے کے لیے کئی شیطانی آندھیاں چلیں لیکن کوئی بھی شیطانی قوت اسلام کو مٹانے میں کامیاب نہ ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے۔

ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کے خلاف ہندوؤں نے تو جو زور لگانا تھا وہ لگایا ہی لیکن انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مختلف گروہوں کا اجراء کیا جنہوں نے اسلام کی بنیادوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ وہابیت کا تھا اور اس وہابیت کی کھوکھ لے دیوبندیت اور مرزائیت، چکڑالویت اور نیچریت نے جنم لیا۔ چونکہ حق قیامت تک باقی رہنے والا ہے لہٰذا ان باطل قوتوں کے مقابلہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے رجال پیدا کیے جنہوں نے شب و روز باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیا۔ ان رجال میں ایک ترجمان رضویت مردحق، شیخ الحدیث والتفسیر محقق العصر حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ محمد کاشف مدنی صاحب مدظلہ العالیٰ کی شخصیت ہیں۔ اگرچہ قادیانیت کے موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن جو تحقیق ایک نئے انداز سے حضرت علامہ محمد کاشف اقبال مدنی صاحب نے کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ آپ نے قادیانیت کی اصل جڑوں کو تلاش فرمایا ہے اور دلائلِ قاہرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ قادیانیت کی اصل ماں وہابیت ونجدیت ہے۔ قادیانیت کے حوالہ سے آپ نے غلام احمد قادیانی کی توحید باری تعالیٰ کی گستاخیاں، انبیاء کی مقدس بارگاہوں کی توہین،

شان مصطفیٰ ﷺ میں توہین، صحابہ کرام اہلِ بیت اور اولیاء کاملین کی مقدس شان میں گستاخیوں کو طشت از بام کیا ہے۔ مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ کی سیرت وکردار کے تاریک پہلوؤں کو آپ نے عیاں فرمایا ہے۔ آپ کی کتاب کی یہ ایک عظیم خصوصیت ہے کہ مختلف نادر الوجود قادیانی اخبارات کے حوالہ جات کو قادیانی کتب سے تلاش کر کے کتابیوں کے حوالوں سے اپنی کتاب کو مزین فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شرف قبولیت بخش کر اس کو قبولِ عام فرمائے اور حضرت علامہ محمد کاشف اقبال مدنی کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خادم العلماء والفقراء

پروفیسر مفتی محمد انوار حنفی

دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن

26.12.2013

حرف آغاز

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیائے کرام کو دُنیا میں مبعوث فرمایا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر ہمارے آقا و مولیٰ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج عطا فرما کر ختم فرما دیا اور دین اسلام کی تکمیل کا اعلان فرما دیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ قیامت تک کی سرداری اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر متعدد آیات طیبات اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر پوری اُمتِ مسلمہ کا آج تک اس پر اجماع ہے اس پر ہماری مستقل کتاب عقیدہ ختم نبوت ملاحظہ کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کے ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت کی بھی خبر ارشاد فرمائی ہے، اہل اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنی جان مال اولاد سب کچھ قربان کر دیا مگر ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دی، عقیدہ ختم نبوت بھی ہر مسلمان کے ایمان کی جان ہے یہی وجہ ہے کہ مسیلمہ کذاب نے جب دعویٰ نبوت کیا تو افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس فتنے کی سرکوبی کے لئے لشکر کشی فرمائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ختم نبوت کے ان باغیوں کا قلع قمع کر دیا تمام ادوار میں اہل اسلام نے عقیدہ ختم نبوت سے اپنی عقیدت و محبت کو اپنے اپنے طریقے سے پیش کیا جب بدبخت منحوس انگریز نے

"روح محمد ان کے بدن سے نکال دو"

پوری کرنے کے لئے جن بدبخت اشخاص کا انتخاب کیا ان میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جس نے انگریز منحوس کے خبیث اشارے سے جھوٹی نبوت کا اعلان کیا اور اس نے خدا تعالیٰ نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام، صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام، اولیاء کرام کے متعلق ایسی گستاخانہ زبان کا استعمال کیا کہ مسلمان کا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ یہ ساری خبیث کاروائی اپنی سرکار انگریز کو خوش کرنے کے لئے کی گئی۔ پھر قادیانی بڑی مظلومیت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم نے کون سا جرم کیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے کئی مسلمان کہلوانے والے لوگ ان کے دعووں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اس لئے ہم نے مناسب خیال کیا کہ قادیانیت کے بطلان کا انکشاف عوام الناس کے سامنے پیش کر دیا جائے، تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ادا ہو سکے ویسے تو اہل سنت و جماعت کی تاریخ ہی یہ ہے کہ جب بھی کسی فتنے نے سر اُٹھایا علماء و مشائخ اہل سُنت نے اس کا تعاقب فرمایا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعووں کا سلسلہ شروع کیا تو علماء و مشائخ اہل سنت نے اپنی تمام تحریری و تقریری اور علمی توانائیاں اس کے خلاف صرف کر دیں مولانا غلام دستگیر قصوری امام احمد رضا بریلوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر جماعت علی شاہ، محدث علی پوری، مولانا محمد حسن فیضی، مولانا محمد کرم الدین وپیر، مولانا غلام قادر بھیروی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا مولانا پیر غلام رسول قاسمی، قاضی فضل احمد لدھیانوی، مولانا عالم آسی امرتسری مولانا حیدر اللہ خان علیہم الرحمۃ اور بے شمار علماء مشائخ اہل سُنت و جماعت نے تحریری و تقریری مرزا قادیانی کا تعاقب کیا، قیام پاکستان کے بعد بھی ردِ قادیانیت اہل سنت کے کارنامے سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ اس پرفتن دور میں جب کہ دیوبندی وہابی جو خود مرزا قادیانی

کے معاون و مددگار رہے خود کو رد قادیانیت کا ہیرو بنائے پھرتے ہیں اکابر علماء اہل سنت کی رد قادیانیت پر کتب کو شائع کیا جائے تا کہ حق کا بول بالا ہو اور باطل کا منہ کالا ہو خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا علامہ مفتی محمد امین قادری علیہ الرحمۃ کو جنہوں نے اس عظیم الشان مقصد کے لئے کمر ہمت باندھی اور عقیدہ ختم نبوت کے نام سے علماء اہل سنت کی رد قادیانیت کی کتابوں کی اشاعت شرع فرمائی انہوں نے پورے ملک کی لائبریریوں کو چھان مارا اور عظیم الشان لٹریچر جمع کیا تھوڑے عرصے میں ہی ان کا وصال ہو گیا اب بعد میں جناب محمد توفیق جونا گڑھی صاحب زید مجدہ اس کام کو سنبھالے ہوئے ہیں اب تک عقیدہ ختم نبوت کی پندرہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اس میں مجموعی طور پر اہل سنت کی تصنیفی خدمات جو رد قادیانیت میں ہیں کو اجاگر کیا جا رہا ہے۔ مولا تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اس میں جہاں تک دیوبندی وہابی مذہب کا تعلق ہے یہ تو سارے دیوبند و وہابیہ مرزا قادیانی کی سرپرستی اور معاونت کرتے رہے مثلاً مرزا قادیانی کو رستہ ہموار کر کے مواقع فراہم کرنے کا سب سے پہلے خبیث سہرا کو دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی کے سر ہے۔ جس نانوتوی نے کتاب تحذیر الناس لکھی اس میں دو ٹوک لفظوں میں خاتم النبیین کے منقول من التواتر معنی آخر النبیین کو جاہلوں کا خیال بتایا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (ملخصا) (تحذیر الناس) نعوذ باللہ من ذلک یہی وجہ ہے کہ قادیانی مولوی قاسم نانوتوی کا نام بھی بڑے احترام سے لیتے ہیں اور اس کے حوالہ جات اپنی متعدد کتب میں نقل کرتے ہیں ان کی کتب احمدیہ پاکٹ بک وغیرہ ملاحظہ کی جا سکتی ہیں بلکہ قادیانی محقق مولوی ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری نے تو مستقل کتاب افادات قاسمیہ کے نام سے مکتبہ الفرقان ربوہ سے شائع کی تھی یہ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے دیوبندیوں کا کام سارا دھوکہ دہی پر مبنی ہے دیوبندی اکابر کی قادیانیت نوازی ہم نے اپنی

کتاب دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف میں نقل کر دیا ہے اگر دیوبندی رد قادیانیت کے دعویٰ میں اپنے آپ کو مخلص بتلاتے ہیں تو ذرا ہمت کریں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اپنے مدارس کے پلیٹ فارم سے ان دیوبندی اکابر کی تکفیر کا اعلان کریں جو مرزا قادیانی اور قادیانی نواز رہے مگر ایسا یہ لوگ کبھی نہ کریں گے اس طرح وہابی اکابر بھی مرزا قادیانی کی سرپرستی اور معاونت کرتے رہے ان میں محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری جن کو وہابی فاتح قادیان وغیرہ نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں سرفہرست ہیں وہابی اکابر کی قادیانیت نوازی ہم نے اپنی کتاب وہابیت کے بطلان کا انکشاف میں بیان کردی ہے ہے کوئی وہابی جو اپنے ان تمام قادیانی نواز اکابر کی تکفیر و تردید کے لئے تیار؟ پھر مرزا قادیانی اور قادیانی عقائد و اعمال میں موافق دیوبندی وہابی ہیں اس کی ساری تفصیل ہم وہابیت کے بطلان کا انکشاف میں بیان کر چکے ہیں۔

الحمد للہ یہ اعزاز صرف اہل سنت کے علماء و مشائخ کو ہی حاصل ہے کہ قادیانیت نوازی کی گندگی سے ان کا دامن پاک ہے۔ دیوبندی خالد بشیر کی کتاب محاسبہ قادیانیت اور اللہ وسایا دیوبندی کی قادیانیت کے خلاف قلمی سرگزشت اور ایمان پرور یادیں اور وہابیوں کا ترجمان ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور کا ختم نبوت نمبر ملاحظہ کریں ان میں علماء مشائخ اہل سنت کے رد قادیانیت میں سنہری کارنامے بیان کئے گئے ہیں وہابیوں نے تو احساس کمتری کا شکار ہوتے ہوئے عظیم ہستی عالم و مناظر مولانا غلام دستگیر قصوری جنہوں نے خود وہابیوں کے رد میں کتابیں لکھیں ان کو اپنے وہابی علماء میں شمار کر کے رد قادیانیت کا ہیرو قرار دیا ہے۔ دیکھئے تذکرۃ المناظرین اور قادیانیت کو پہچانیئے۔ قارئین کرام! دور حاضر میں بھی قادیانی مثل دیگر فرق ضالہ اپنی ساری توانائیاں قادیانیت کی تبلیغ پر مرکوز کئے ہوئے ہیں علامۃ الناس کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ناجی گروہ ہمارا ہی ہے۔ ہماری جماعت قادیانیہ پوری امت مسلمہ میں

ممتاز ہے۔نعوذ باللہ۔مگر اہل علم پر یہ مخفی نہیں ہے کہ قادیانیت انگریز منحوس کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی سرکار انگریز کی تعریف و توصیف میں زمین آسمان کے قلابے ملا کے اور اپنی سرکار انگریز منحوس کے اشارے پر امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیائے کرام، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، اولیائے کرام کی شان اطہر میں ایسی گستاخیاں کی کہ ہزار اعلانیہ کافر بھی ایسی بدتمیزی کی جرأت نہ کرے گا۔ مرزا قادیانی کے منحوس قلم سے کون سی مقدس ہستی ہے جو محفوظ رہی ہو؟ یقیناً کوئی نہیں۔ مرزا قادیانی نے دعوٰی نبوت و رسالت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ مارنے کی سعی مذموم کی پھر مرزا قادیانی جیسا بدکردار آدمی جسے عام شریف انسان ماننے کے لئے کوئی بھی ذی شعور تیار نہ ہو اس نے خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعوٰی کیا نعوذ باللہ۔ گویا ہر طریقے سے اہل اسلام کے جذبات مجروح کیئے گئے اور یہ باتیں میں نے محض تعصب کی بنیاد پر نہیں بلکہ میں نے جو پوری بصیرت سے قادیانیت کا لٹریچر پڑھا ہے اس بنیاد پر کی ہیں میں نے زیر نظر کتاب میں قادیانیت کے بطلان کا انکشاف پیش کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی اکابر کی کتب کے حوالہ جات اصل ماخذ کتب سے ہی دیئے ہیں۔ بلکہ بعض اخباری حوالہ جات جو قادیانی لٹریچر کتب میں شائع ہو چکے ہیں اس سے بھی دے دیئے ہیں۔قادیانی لٹریچر کے حصول کے لئے میں نے کئی اسفار کیئے، کئی لائبریریوں میں اخبارات کو دیکھا، کافی اخباری ریکارڈ کی فوٹو کاپی حاصل کر لی پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب قادیانی مذہب بھی میرے پیش نظر رہی مگر میں نے حتی الامکان اصل ماخذ کو تلاش کیا اور اسی سے حوالہ دیا ہے، میں نے اس کتاب کے سلسلہ میں بھی بڑی محنت کی ہے، ہر ذی شعور کتاب کے مطالعے کے بعد یہ جان لے گا۔ پھر بھی کسی صاحب کو کسی حوالہ کے سلسلہ میں مدد درکار ہو تو انشاءاللہ تعالٰی راقم الحروف حاضر ہوگا اور بذریعہ موبائل کسی بھی حوالہ کے متعلق معلومات فراہم کروں گا۔صرف قدیم قادیانی اخبارات کے بعض حوالہ جات قادیانی مذہب پر اعتماد کرتے

ہوئے دیئے ہیں متعدد اخبارات بھی میں نے خود دیکھے اور متعدد کی کاپی حاصل کی مرزا قادیانی کی کتب کے بھی اولین ایڈیشن سے اب تک کئی ایڈیشن میرے پیش نظر رہے ہیں۔ اگر کوئی قادیانی بھی تعصب اور اندھی عقیدت کی عینک اُتار کر بنظر انصاف اس کتاب کو پڑھے گا تو انشاء اللہ گمراہی کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ قادیانیت کو چھوڑ کر دین اسلام کے دامن رحمت میں آجائے گا، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب ہوگی انشاء اللہ المولیٰ۔

پیر طریقت رہبر شریعت جانشین نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا صاحبزادہ محمد غوث رضوی صاحب دامت برکاتہم الولیہ نے دعاؤں سے خوب نوازا اور دعا ہے کہ مولا تعالیٰ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جزائے خیر عطا فرمائے، مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

آپ کی دعاؤں کا طالب

ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری

ضلع فیصل آباد

0300-4128993

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کی اصل کتب کے حوالہ جات سے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی عظمت وشان کے خلاف مبنی بر توہین قادیانی عقائد ملاحظہ ہوں:

خدائی کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ را یتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا، کہ میں وہی ہوں

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۵۶۴، روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵۶۴)

☆ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا، کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(کتاب البریہ صفحہ ۸۵ روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۱۰۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۹۲)

☆ آوا ہن (خدا تیرے اندر اُتر آیا)

(مکاشفات صفحہ ۲، کتاب البریہ صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۰۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۱)

☆ اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ، فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔

(اربعین۔ جلد ۳۔ صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۴۱۳۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۲۶)

☆ تو جس کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۸، روحانی خزائن۔ جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۶۱)

☆ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دُنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح، پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے، پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا

اردت ان استخلف فخلقت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم .

(کتاب البریہ ۷ صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۴-۱۰۵)

اسی عبارت کا خلاصہ مفہوم مرزا قادیانی کے مجموعہ الہامات میں بھی ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ۱۹۲-۱۹۳)

مرزا قادیانی نے اپنے ایک الہام کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ (نعوذ باللہ)

☆ تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہو گا۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۴، مکاشفات صفحہ ۵۴۵)

☆ تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

☆ زمین و آسمان جیسے میرے ساتھ ہیں ویسے ہی تیرے ساتھ ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸)

☆ تو (مرزا قادیانی) ایسے ہی ہے جیسے میری توحید وتفرید

(مجموعہ اشتہارات جلدا صفحہ ۵۸۶، لیکچر لدھیانہ صفحہ ۵، حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ سیرت طیبہ، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۴۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹۔ جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۳)

☆ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔

(اخبار بدر قادیان جلد ۶ نمبر ۱۱، ۱۴ مارچ، ۱۹۰۷۔ صفحہ ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۰۴ اخبار الحکم قادیان جلد ۱، ش ۹، بابت ۱۷/ مارچ ۱۹۰۷)

☆ قادیانی ترجمان لکھتا ہے مرزا قادیانی کے متعلق:

خدا سے تو خدا تجھ سے ہے واللہ ۔۔۔ تیرا رتبہ نہیں آتا بیان میں

(اخبار بدر قادیان ۱۵، ۱۱کتوبر ۱۹۰۶)

مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے خدا کی طرف سے کہ

☆ انت منی و انا منك

(ذکر حبیب ۲۲۱ تذکرہ صفحہ ۵۱۷، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷، حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۸۲، حیات احمد صفحہ ۲۲۰)

خدا کے باپ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔

(حقیقۃ الوحی ۹۵-۹۶، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸-۹۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۵۱)

☆ انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلى كان الله نزل من السمآء

ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے اُتر آیا۔ (استفتا صفحہ ۸۵، تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۲)

☆ توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ صرف نبی ہی ہوتا ہے

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۶)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ انت منی بمنزلة ولدی

تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶، مشمولہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۴۲، حیات قدسی صفحہ ۳۲۸، سیرت طیبہ ۱۸)

☆ انت منی بمنزلة اولادی

تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۸۰، حیات قدسی صفحہ ۳۲۸، دافع البلاء صفحہ ۶، اربعین نمبر صفحہ ۱۹، مشمولہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۰۰۔۳۹۹)

☆ اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سُن)

(البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۴۹)

مرزا قادیانی کو الہام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب سے فرماتا ہے کہ

☆ انت من مائنا وهم من فشل

اے مرزا تو ہمارے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ ڈرپوک مرا دمٹی سے ہیں۔

(انجام آتھم صفحہ ۵۵، تبلیغ رسالت جلد ۵ صفحہ ۴۳، اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵، تذکرہ صفحہ ۴۹۶)

☆ گویا مرزا قادیانی خدا کے نطفہ سے ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ کی بیوی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہے، کہ

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، صفحہ ۱۲)

☆ اس بارے میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے اور وہ میرے لیے بطور پیشن گوئی کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہوگئی اور اب ظاہر ہے کہ اس اُمت میں یہ چیز میرے بجز کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا۔ اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ ضروری ہے کہ اس اُمت میں کوئی اس کا مصداق ہو۔ اور خوب غور کر کے دیکھ لو اور دُنیا میں تلاش کر لو۔ کہ قرآن شریف کی اس آیت کا یہ بجز میرے سوا کوئی دُنیا میں مصداق نہیں۔ یہی پیشن گوئی سورۃ تحریم میں خاص میرے لیے ہے اور وہ آیت یہ ہے:

و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجهافنفخنافیه من روحنا

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۔۳۵۰ حاشیہ)

☆ اس (اللہ تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے تیرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے، تو جیسا کہ میرا ذکر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم

صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی، اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح صفحہ ۶۸، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۵۰)

☆ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا، فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلة قالت یا لیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درد زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔

(کشتی نوح صفحہ ۶۹، روحانی خزائن صفحہ ۵۱)

اللہ عورت مرزا مرد (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود نے اپنا خواب بیان کیا کہ

☆ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کو فرماتا ہے۔ یا شمس یا قمر اے سورج اے چاند، سورج کی خاصیت یہ ہے کہ وہ چاند کو روشنی دیتا ہے اور چاند کی خاصیت یہ ہے کہ وہ سورج سے روشنی لیتا ہے گویا اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام کو سورج کہا اور خود چاند بنا۔ اسی طرح عورت مرد سے نطفہ لیتی ہے اور مرد نطفہ دیتا ہے۔ سورج کا قائم مقام مرد ہے اور چاند کا قائم مقام عورت ہے اس وقت بھی لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا کہ خود سورج بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چاند بنایا ہے اور اب بھی لوگ اعتراض کر سکتے ہیں (میں نے) اللہ تعالیٰ کو عورت دیکھا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۳۵ ش ۶۷، مؤرخہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۷ صفحہ ۲)

جب یہی خواب قادیانیوں نے کتاب رؤیا و کشوف سیدنا محمود میں شائع کیا تو عبارت میں ردو بدل کر دی۔

اللہ خوبصورت عورت (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ

میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک باغ ہے جس میں میرا مکان ہے، میرے پیچھے پیچھے وہ عورت بھی وہاں پہنچ گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنت میں میرے ساتھ رہنے کے لیے آئی ہے وہ بہت ہی خوبصورت عورت ہے میں اس کی ٹھوڑی پکڑ کر کہتا ہوں کیا تم بھی جنت میں میرے ساتھ رہو گی اس نے کہا ہاں۔۔۔۔ میں نے اسے کہا کہ تمہیں میری بیویوں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔۔۔ اس نے انکار نہیں کیا اس وقت یکدم میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ خوبصورت عورت اللہ تعالیٰ ہے

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ ۳۷۷)

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پاؤں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔

(توضیح مرام صفحہ ۶۲، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۰)

اللہ کا بچہ (نعوذ باللہ)

یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں وہ بچہ ہو گیا اور ایسا بچہ بمنزلہ اطفال اللہ ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۸۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲)

اللہ کی زبان پر مرض (نعوذ باللہ)

کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۴، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۲)

قادیان میں خدا کا نزول (نعوذ باللہ)

ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ اپنے وعدہ کے موافق۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۳۷، البشریٰ جلد صفحہ ۵۶، ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۲۸، اخبار بدر قادیان جلد ۱ نمبر ۲، ۷ نومبر ۱۹۰۲ صفحہ ۱۱، اخبار الحکم قادیان جلد ۲۔ نمبر ۴۰۔ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ صفحہ ۱، جماعت احمدیہ کی مقدس بستی قادیان صفحہ ۲۳)

خدا غلطی بھی کرتا ہے (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ

انی مع الاسباب اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط۔

میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطاء کروں گا اور بھلائی کروں گا۔ اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۹، تذکرہ صفحہ ۴۷۵)

خدا کا قادیانیوں سے آج بھی ہم کلام ہونا (نعوذ باللہ)

مرزا طاہر احمد سربراہ جماعت قادیانیہ نے کہا کہ

خدا آج بھی قادیانیوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۳، اگست ۱۹۹۳ء)

خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کے باپ کی شکل میں (نعوذ باللہ)

میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اُن کی شکل بڑی بارعب تھی، انہوں نے سیاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔۔۔ غرض میں نے دیکھا کہ وہ عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔

(اخبار الحکم جلد ۶ ش ۱۷، ۱۰ مئی ۱۹۰۲، صفحہ ۷، مکاشفات صفحہ ۳)

اللہ تعالیٰ انسانی شکل میں (نعوذ باللہ)

قادیانی مناظر مولوی غلام رسول راجیکی نے لکھا ہے کہ

مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ میں رتن باغ لاہور کے پاس موجود ہوں جب میں اس کے دروازے کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدوس ہستی بھی عظیم الشان انسانی تمثل میں بہت شاندار منظر کے ساتھ رتن باغ میں داخل ہوئی ہے۔ (حیات قدسی صفحہ ۶۲۹)

اللہ تعالیٰ کا چوروں کی طرح (نعوذ باللہ)

وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶)

اللہ تعالیٰ کی سچائی کا معیار (نعوذ باللہ)

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی صداقت مرزا قادیانی کی رسالت سے مشروط ہے اگر یہ قادیانی رسول نہیں جو کہ یقیناً نہیں ہے تو خدا تعالیٰ کی صداقت مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ سے نہانی تعلق (نعوذ باللہ)

در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دُنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۵، صفحہ ۶۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۱)

مرزا قادیانی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک پلنگ پر (نعوذ باللہ)

میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک وسیع اور مصفّٰے مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین یعنی رب العالمین ہے اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے میں نے کچھ احکام قضاوقدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس چلا ہوں جب میں پاس گیا تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا اس وقت میری ایسی حالت ہوگئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سال ہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا کہ اس کو رقت آجاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۸۲ طبع قدیم قادیان جلد ۱۔ ۵۔۴۷ طبع جدید ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے دستخط (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی رقمطراز ہیں کہ

ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشن

گویاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے۔ اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا۔ جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اس وقت میری آنکھ کھل گئی، اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا۔ اور شک کرے گا کیوں کہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا اس طرح نیست سے ہست کر سکتا ہے غرض میں نے یہ سارا واقعہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میرے آنسو جاری تھے عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷، جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۷، تریاق القلوب صفحہ ۳۴)

تقریباً اس چیز کو قادیانی لاہوری گروپ کے ترجمان نے اختصاراً نقل کیا ہے

(پندرہ روزہ پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر مئی ۲۰۰۸ صفحہ ۴۲)

قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ لٹیرا ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

اے مالک کون و مکان (اللہ تعالیٰ) آ و مکین کو لوٹ لو

میری سجدہ گاہ لوٹ لو میری جبیں کو لوٹ لو

میرے عمل کو لوٹ لو اور میرے دین کو لوٹ لو

جب جاں تمہاری ہو چکی پھر جسم کا جھگڑا ہی کیا

میرا آسمان تو لٹ چکا اب تم زمین کو لوٹ لو

(مضامین بشیر جلد ۲ ۔ صفحہ ۳۹۰)

قادیانیوں سے خدا کا بلا واسطہ کلام کرنا اور صحابہ کرام پر قادیانیوں کی برتری (نعوذ باللہ)

سب سے بڑا فضل اور انعام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی سے کلام کرے، لیکن اس سے دوسرے درجہ پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کلام کرنے والے انسان کے ساتھ تعلق ہو کیوں کہ نبیوں کو خدا تعالیٰ سے بلا واسطہ تعلق ہوتا ہے۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض آدمیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ بلا واسطہ کلام کرتا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۳۸۷، اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۱۱ مؤرخہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۵ء)

رسول کریم ﷺ کے سامنے کچا لہسن رکھا گیا تو آپ نے نہ کھایا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں فرمایا تم سے خدا کلام نہیں کرتا تم کھا سکتے ہو۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۳، انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۱۶۴)

۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو، میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیے ہیں میں نے کہا میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے بھی دستخط کر دیے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہو گئی۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۱ نمبر ۲، ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ صفحہ ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۰، مکاشفات صفحہ ۴۸ ۔ اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۲، ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

خدائی مشاغل (نعوذ باللہ)

☆ اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے کہا کہ میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۶۰، البشریٰ مجموعہ الہامات جلد ۲ صفحہ ۷۹)

☆ خدا نے فرمایا کہ میں روزہ رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا۔ (نعوذ باللہ)

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۶۰، تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۳۲)

☆ انی مع الاسباب اتیک بغتۃ الی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب

میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔

(البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۶۲)

اللہ تعالیٰ کی مرزا قادیانی سے تعزیت (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کہ اس کی قسم کھاوے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا۔ جس نے عزا پرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اس کے موافق ظہور میں آیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۹)

اللہ تعالیٰ کا مرزا قادیانی کی بیعت کرنا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

بایعنی ربی (مجھ سے میرے رب نے بیعت کی)۔

(دافع البلاء صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)

اللہ تعالیٰ کا کچہری میں بطور جج کرسی پر بیٹھنا (نعوذ باللہ)

میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ میں ایک مثل لئے پیش کر رہا ہے حاکم نے مثل اُٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو میں نے ایک باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اسنے مجھے کہا کہ اس پر بیٹھو اس کے مثل ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔

(بیان مرزا قادیانی ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۲ مندرجہ مکاشفات ۹۔۲۸)

اللہ عاج ہے:

ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۶۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۵)

خدا عرش پر مرزا قادیانی کی تعریف کرتا ہے (نعوذ باللہ)

یحمدك الله من عرشه ويمشي اليك

خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

(تذکرہ ۸۱۔۴۹۹)

قرآن مجید کے متعلق قادیانی عقائد و نظریات

اب قرآن مجید کے متعلق مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے عقائد و نظریات ان کی اصل کتب کے حوالہ جات سے ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن پاک مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۴۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۱، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۲، ماہنامہ تحریک جدید ربوہ نومبر ۲۰۱۱ صفحہ ۱۹)

قرآن پاک قادیان کے قریب نازل ہوا (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وحی اور اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ

انا انزلنه قريبا من القاديان

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیوں کہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۳۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳)

قادیان کا نام قرآن مجید میں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنا، قریبا من القادیان تو میں نے سُن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ مدینہ قادیان۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۳، ازالہ اوہام صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ تذکرہ صفحہ ۸۵)

قرآن مجید مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دُنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ اس لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دُنیا میں مبعوث کر کے آپ (مرزا قادیانی) پر قرآن شریف اُتارا جاوے،

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۷۳)

مرزا قادیانی کے الہامات قرآن مجید کی طرح ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور میں جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۰)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطاء
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمینست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد بروالقاء
واں یقین ہائے سید سادات
واں یقین کلیم بر تورات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح صفحہ ۹۹، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷-۴۷۸)

ترجمہ: جو کچھ میں خدا تعالیٰ کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں قرآن مجید کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے یہ میرا ایمان ہے خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے۔ جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے جو یقین عیسیٰ کو اپنی وحی پر اور موسیٰ کو تورات پر اور سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر تھا، میں ازروئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔

مرزا صاحب رقمطراز ہیں کہ

مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹، روحانی خزئن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۴ و بمعناہ تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۵ـ۶۴، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۵)

قرآنی اسرار مرزا کے ذریعے کھلے (نعوذ باللہ)

قرآن شریف کے لئے تین تجلیات ہیں وہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوا اور صحابہ کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ، اسرار اس کے کھلے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۴ـ۵۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۶)

قرآن پاک کے متعلق مزید قادیانی نظریات

☆ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ (خدا) بعض جگہ انسانی گرائمر یعنی صرف ونحو کے ماتحت نہیں چلتا اور اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں مثلاً یہ آیت ان ھـــــذان لساحران انسانی نحو کی رو سے ان ھذین چاہیے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷ (حاشیہ))

☆ اخذتم ظھر القرآن و خدا خیرہ

لیا تم نے ظاہر قرآن کو اور اس کا چھتار سکا

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰)

☆ قرآن بھی تو بظاہر قیل وقال ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۴)

☆ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ صد ہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ قرآن اُترتا تھا اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزار ہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجاز میں طاقت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار تک پہنچا سکتے ہو۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۰)

انبیائے کرام علیہم اسلام کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

انبیائے کرام علیہم اسلام بڑی عظمتوں و رفعتوں کے مالک ہوتے ہیں وہ معصوم ہوتے ہیں کسی نبی کی توہین بھی کفر ہے اس پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع ہے بلکہ خود مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ

اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔۔۔۔

کسی نبی کی اشارہ سے تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۹۰، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۰)

مگر اس کے باوجود بھی انبیائے کرام کی توہین و تنقیص میں مرزا قادیانی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اس کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

تمام انبیائے کرام کی اجتہادی غلطیاں (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیائے کرام علیہم اسلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحٰق ہوں میں اسماعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی محمد اور احمد ہوں

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶)

☆ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۳، درثمین صفحہ ۹۵، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۶۰، شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۱)

☆ میں آدم ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں یعقوب ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسٰی ابن مریم ہوں میں محمد ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱، تذکرہ صفحہ ۶۳۰)

احسن امروہی قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کو ہر ایک نبی کا نام دے دیا گیا۔ (ضمیمہ اظہار النصائح صفحہ ۹)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مختلف تحریروں میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں سے صفحہ ۴۷ تا صفحہ ۵۱)

مرزا قادیانی تمام انبیائے کرام کا سردار (نعوذ باللہ)

ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو نہیں مل سکا وہ آج حاصل ہو سکتا ہے اگر کوئی حاصل نہ کرے تو اور بات ہے ورنہ جنت کی نعماء اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں جس رنگ میں (۱۳) سو سال کے بعد آج کھلی ہیں اسی طرح (۱۳) سو سال میں کسی کے لیے نہیں کھلیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو چھوڑ کر آپ (مرزا قادیانی) سید ولد آدم اور تمام نبیوں کے سردار تھے آدم سے لے کر آج تک خدا تعالیٰ کے قرب کی وہ راہیں کسی کے لیے نہیں کھلیں جو ہمارے لیے کھلی ہیں۔

(خطبہ جمعہ بشیر الدین محمود اخبار الفضل قادیان جلد ۳۳ ش ۲۹۴، ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ صفحہ ۴)

تمام رسول میری قمیص میں چھپے ہوئے ہیں (نعوذ باللہ)

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے | من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ دادست ہر نبی راجام | داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم | ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ: اگرچہ دُنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں میں عرفان میں ان انبیاء میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔ خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

(درثمین صفحہ ۲۸۷-۸، نزول المسیح صفحہ ۱۰۰، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۸-۴۷۷)

حضرت نوح علیہ السلام پر مرزا قادیانی کی برتری (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مرزا قادیانی کی برتری (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی رقمطراز ہیں کہ

اور یہ جو فرمایا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا قادیانی) بھیجا گیا تم اپنی عبارتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۸، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۰)

حضرت یوسف علیہ السلام پر مرزا قادیانی کی برتری (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

پس اس اُمت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔
کیوں کہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۹)

انبیائے کرام میں مرزا قادیانی کا ذکر چھوڑنا پرلے درجے کی بے غیرتی ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد قادیانی رقمطراز ہے کہ

پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لانفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان زکریا اور یحییٰ علیہ السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے،

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۷)

مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے انبیائے کرام کی خواہش (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔

(اربعین نمبر ۴، ص ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲)

تمام انبیائے کرام کا لباس مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ افروز تھیں کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنکہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی ورثہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا ہے مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے، لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۸۲۷، طبع جدید)

مرزا قادیانی کے مذکور الہام خبیث (جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء) کو مرزا طاہر احمد قادیانی خلیفہ رابع نے بھی نقل کیا ہے۔ (خطبات طاہر جلد ۴ صفحہ ۱۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مرزا قادیانی کی برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب رقمطراز ہے کہ

وہ نشاں جو ظاہر ہونے والے ہیں وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۹)

انبیائے کرام کی وحی میں شیطانی کلمہ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے، یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۲۹ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۹)

چار سو انبیائے کرام کی پیشن گوئی جھوٹی نکلی (نعوذ باللہ)

ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشن گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۲۹ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۹)

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے سجدہ (نعوذ باللہ)

جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا۔ میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔ میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا۔ اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الٰہی نازل ہوئی۔ جو یہ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم مالا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا میری نسبت بھی وحی الٰہی میں یہ پیشگوئی ہے، یخرون علی الاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۰)

نبوت کا قادیانی تصور:

مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں رہ کر قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اُٹھاتے ہیں اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۹-۲۸۰)

مرزا قادیانی سے توحید قرآن نبی کریم بلکہ سب نبی اور اسلام زندہ ہوئے (نعوذ باللہ)

حضرت مرزا (قادیانی) کے ذریعہ اسلام زندہ ہوا قرآن کریم زندہ ہوا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام زندہ ہوا خدا کی توحید زندہ ہوئی ہر نیکی زندہ ہوئی ہر نبی زندہ ہوا ہر راست باز نے دوبارہ حیات پائی۔ پس حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کوئی معمولی انسان نہ تھے آپ نے رسولوں اور ان کی تعلیموں کو زندہ کیا ہے پہلے مسیح نے تو بقول غیر احمدیاں چند ماچھیوں کو زندہ کیا تھا مگر اس (مرزا قادیانی) نے نبیوں کو زندہ کیا ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ اس نے کیا کیا ہے وہ کون سی خوبی اور کون سی صداقت ہے جو کسی نبی میں پائی جاتی ہے مگر حضرت مرزا صاحب میں نہیں۔

(تقریر بشیر الدین محمود۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ ش ۸۹، ۱۶ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۰، قول الحق صفحہ ۳۱، انوار العلوم ج ۸ ص ۷۸)

انبیائے کرام علیہم السلام کی پیشن گوئیوں اور مکاشفات کے متعلق

غلطیاں: (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اکثر نبیوں اور اولوالعزم رسولوں کو بھی اپنے مجمل مکاشفات اور پیشن گوئیوں کی تشخیص و تعین میں ایسی ہلکی ہلکی غلطیاں پیش آتی رہی ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۴۴)

مرزا قادیانی انبیاء کرام کے حلہ میں (نعوذ باللہ)

یہ الہام میری نسبت ہے۔ جزی اللّٰہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا فرستادہ نبیوں کے حلہ میں سو میں شکی اور ظنی الہام کے ساتھ نہیں بھیجا گیا بلکہ یقینی اور قطعی وحی کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)

تمام انبیاء کرام پر برتری (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد رقمطراز ہیں کہ

یہ بات ظاہر ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جائیں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے ہیں بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوئے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۳، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳، جلد ۱۴)

☆ اس کے (یعنی آنحضرت) شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۵۷، انوار العلوم جلد ۲۔ صفحہ ۵۶۸)

☆ پس مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا جس تک انبیاء بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں، مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچا لے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۴)

مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتے ہیں کہ

☆ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب کے سب حضرت رسول کریم میں ان سب سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اس لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح داؤد، یوسف، سلیمان یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔۔۔۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ حضرت نبی کریم کی خاص خاص صفات کے اور اب ہم (مرزا قادیانی) ان تمام صفات میں حضرت نبی کریم کے ظل ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۲، طبع قدیم جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ طبع جدید)

مرزا صاحب خود رقمطراز ہیں کہ

☆ واتانی مالم یؤت احد من العالمین

مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔

(حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۸۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۵)

قادیانی اخبار الفضل میں لکھا ہوا ہے کہ

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم کے شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے ممکن ہے کہ سب سے بڑے ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۸۵، ۲۹، اپریل ۱۹۲۷ء)

☆ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی نے خطبہ عید دیتے ہوئے کہا کہ

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں اور صرف محمد ﷺ کے نائب ہو کر ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو بھی اس مقام پر رشک ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ صفحہ ۲۱۶، اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۹۳، ۵ فروری ۱۹۳۳)

مرزا بشیر احمد صاحب رقمطراز ہیں کہ

☆ لاریب اسرائیلی عورتوں نے کئی ایسے بیٹے جنے جو نبی کہلائے مگر خدا کی قسم آمنہ کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا اس کے مقابل اگر اسرائیل خاندان کے سارے بیٹے بھی ترازو میں رکھے جاویں تو تب بھی اسماعیلی پلڑا ضرور جھکا رہے گا اس طرح بے شک تورات کو بہت سے نبی خدمت کے لیے عطا ہوئے۔ لیکن قرآن کی خدمت کے لیے جو نبی اُمت محمدیہ میں پیدا کیا گیا وہ (مرزا قادیانی) اپنی شان میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۷۔ ۱۱۶ نمبر ۳)

مزید لکھتے ہیں کہ

☆ اس بات سے کوئی انکار کرسکتا ہے کہ عیسیٰ کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریم کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا داؤد اور سلیمان کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ ان کو

نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات سے پورا حصہ لے لیتے اور پھر میں تو یہ بھی کہوں گا کہ موسیٰ کے لیے بھی یہ ضروری نہ تھا کہ اسے اس وقت تک نبوت نہ ملے کہ جب تک وہ محمد صلعم کی خوبیوں کو اپنے اندر جمع نہ کر لے کیوں کہ ان سب لوگوں کا کام خصوصیات زمان اور مکان کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا لیکن مسیح موعود (مرزا قادیانی) چونکہ تمام دُنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ اسے ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں چل کر آپ کے تمام کمالات کو حاصل نہ کرلیا۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۴۔۱۱۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

☆ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی سے سوال ہوا، کہ کیا صاحب شریعت نبی کو غیر شرعی نبی پر فضیلت نہیں ہوتی صاحب شریعت نبی تو معلم ہوتا ہے؟

جواب میں تحریر کیا کہ

اگر صاحب شریعت نبی غیر شرعی نبی کا معلم ہو تو اسے اس پر فضیلت ہوگی ورنہ ایک غیر شرعی نبی صاحب شریعت نبی سے بڑھ سکتا ہے جب مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پہلے سب انبیاء بھی رسول کریم ﷺ سے فیضان حاصل کر رہے تھے ادھر اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ میں جمیع کمالات محمدیہ کا بروز ہوں۔ جو آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ کا درجہ رسول کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۴۵ مورخہ ۶ جون ۱۹۳۳ء)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم اسلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ

تک از قبیل اضغاث واحلام وحدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی (مرزا کی) بھی ان شبہات سے پاک ومنزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم اسلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشن گوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشن گوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم اسلام کے معجزات اور پیشن گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں اور نیز ان کی پیشن گوئیاں اور معجزات اس وقت بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ معجزات اور پیشن گوئیاں ہزار ہا لوگوں کے لیے واقعہ چشم دید ہیں اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۰)

☆ وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔

(اربعین جلد ۱ صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۵)

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی رقمطراز ہیں کہ

☆ آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب نبی تھے اور ان کا درجہ بھی رسول کریم ﷺ یا دیگر انبیاء علیہم السلام کے برابر ہے حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے لیے قرآن شریف میں بھی کہیں ذکر ہے اس سوال کا جو در حقیقت تین سوالوں پر مشتمل ہے یہ جواب ہے:

(الف) حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی تھے۔

(ب) آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم کا شاگرد آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء کرام علیہم اسلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے ہیں ممکن ہے سب سے بڑے ہوں۔

(ج) آپ کی نبوت کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے لیکن اسی صورت میں جس طرح کہ پہلے انبیاء کا ذکر پہلی کتب میں ہوا کرتا تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۸۵، ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء)

حضرت آدم علیہ السلام پر برتری وفضیلت (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

☆ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح انس وجن پر سردار حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدوالادم سے معلوم ہوتا ہے پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدھے کی طرف لوٹائی گئی اس جنگ وجدال میں آدم کو ذلت ورسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمان کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تا کہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔ امام الفرق فی ادم والمسیح موعود۔

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ت حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۱۲)

☆ آدم اس لیے آیا کہ نفوس کو اس دُنیا کی زندگی کی طرف بھیجے اور ان میں اختلاف اور عداوت کی آگ بھڑکائے اور مسیح امم اس لیے آیا کہ ان کو دارفناء کی طرف لوٹائے اور ان میں سے اختلاف ومخاصمت تفرقہ اور پراگندگی کو دور کرے اور انہیں اتحادو محویت نفی غیر اور باہمی اخلاص کی طرف کھینچے اور مسیح اللہ کے اسم کا مظہر ہے جو خاتم سلسلہ مخلوقات ہے۔

یعنی آخر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قول ھوالاخر میں اشارہ کیا گیا ہے کیوں کہ وہ کائنات کے آخر ہونے کی نشانی ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص الف روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۸)

ان عبارات میں مرزا قادیانی نے اپنی برتری حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر جتاتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کو توہین وتنقیص کا نشانہ بنایا ہے مزید رقمطراز ہے کہ

☆ لاجرم خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشی اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید

المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا۔ جو آخری زمانہ میں خاتم الخلفاء ہوگا جیسا کہ زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اسکا پہلا خلیفہ تھا اور یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ فطرت کا دروازہ گول ہو جائے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۴۔۵)

مرزا قادیانی کی برتری حضرت آدم علیہ السلام پر بیان کرتے ہوئے مرزا محمود خلیفہ قادیانی نے یوں لب کشائی کی ہے کہ

☆ نمتعوا له مسجدین کے بھی یہی معنی ہیں کہ آدم اول کے متعلق فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے فرمانبردار اور غلام ہو جاؤ۔ جب آدم اول کے متعلق فرشتوں کو یہ حکم ہوا تو آدم ثانی حضرت ثانی حضرت مسیح موعود جو آدم اول سے شان میں بڑھا ہوا تھا اس کے لیے کیوں نہ کہا جاتا کہ آگ تمہاری غلام بلکہ تمہارے غلاموں کی غلام ہے۔

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۶۵، انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۵۲۵)

مزید کہتے ہیں کہ

☆ خدا نے آپ (مرزا قادیانی) کا نام آدم رکھا ہے تا کہ جس طرح پہلے آدم کو شیطان نے جنت سے نکالا تھا آپ اس شیطان کو دنیا سے نکالیں پھر خدا تعالیٰ نے آپ کا نام عیسیٰ رکھا ہے تا کہ پہلے عیسیٰ کو یہودیوں نے سولی پر لٹکا دیا تھا مگر آپ اس زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں۔

(تقدیر الٰہی صفحہ ۲۹ انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۴۸۲)

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام نے لکھا ہے کہ ہر نبی کی دوسری بعثت اس کی پہلی بعثت سے زیادہ شاندار ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ پہلا آدم آیا اور اسے شیطان نے

جنت سے نکال دیا مگر دوسرا آدم اس لیے آیا ہے تا کہ انسانوں کو دوبارہ جنت میں داخل کرے پھر فرمایا پہلا مسیح آیا اور اسے دشمنوں نے دکھ دیا اور صلیب پر لٹکایا مگر یہ دوسرا مسیح اس لیے نہیں آیا کہ صلیب پر لٹکایا جائے بلکہ اس لیے آیا ہے تا کہ وہ صلیب کو توڑے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کردے پس خدا کے اس رحیمانہ سلوک کو دیکھتے ہوئے خیال آیا تھا کہ باوجود یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام کا نام اللہ تعالیٰ نے نوح رکھا ہے پھر بھی آپ سے ایسا سلوک ہوگا جو پہلے نوح سے بڑھ کر ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف جب مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نوح رکھا تو دوسری طرف آپ کے (سب سے بڑے) بیٹے کو ہدایت سے محروم کر دیا کہ یہ نوح کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہے مگر اس بیٹے کو ہدایت نصیب کی تا کہ ظاہر کردے کہ پہلا نوح آیا اور اس کا بیٹا ہدایت سے محروم رہا مگر سے دوسرا نوح آیا تو اس کا بیٹا بھی اگرچہ ایک عرصہ تک ہدایت سے دور رہا مگر خدا نے اسے ہدایت میں داخل کر کے ظاہر کر دیا کہ پہلے نوح کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا سلوک تھا اس سے بڑھ کر اس کا سلوک دوسرے نوح کے ساتھ ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱۲ صفحہ ۱۔۲۱۰، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ صفحہ ۵ نمبر ۵، ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء)

مرزا قادیانی کی حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت و برابری (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ

☆ ضرور تھا کہ مرتبہ آدمیت کی حرکت دوری زمانہ کے انتہاء پر ختم ہوتی سو یہ زمانہ جو آخر الزماں ہے اس میں خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم (مرزا قادیانی) ہے اور اس کا نام بھی آدم رکھا۔۔۔۔ خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رو سے اس طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا

آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یــــا ادم اسکن انت و زوجك الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔۔۔یعنی میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا چنانچہ وہ واقعات حضرت آدم پر گزرے منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔۔۔۔میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷،۱۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۹۔۴۷۶)

☆ مرزا محمود خلیفہ قادیان نے تقریباً اسی مفہوم کو یوں بیان کیا ہے کہ

خدا کے فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے اس قسم کا فقرہ میں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سُنا اور جب بھی سنتا گراں گزرتا میں اسے مسیح موعود علیہ السلام کی بے ادبی سمجھتا۔لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اس فقرہ سے لذت پاتے تھے کیوں کہ وہ برکت اس الہام کے ماتحت ہوئی۔یا دم اسکن انت و زوجك الجنة پہلا آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا تھا۔لیکن اس زمانہ کے آدم (مرزا قادیانی) کے لیے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا۔چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔خدا تعالیٰ نے بڑی عظیم الشان پیشن گوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعہ دُنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی گئی۔اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ پہلے آدم کے لیے جوڑا منتخب کیا گیا وہ صرف جسمانی لحاظ سے تھا مگر اس آدم (مرزا قادیانی) کے لیے جو چنا گیا یہ روحانی لحاظ سے بھی تھا۔

(خطبات محمود جلد ۳ صفحہ ۲۷۰،۱، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶۹، ۷ مارچ ۱۹۳۰ء)

☆ میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیوں کہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اس لیے آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا جری اللہ فی حلل الانبیاء اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلیوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کا ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۶۴، ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

مرزا قادیانی کی تمام انبیاء کا بشارتیں دینا اور ناز کرنا (نعوذ باللہ)

☆ میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لیے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لیے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لیے نشان ظاہر کیے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے لے کر آج تک میرے لیے خبریں دی ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۴)

☆ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کوئی معمولی شان کا انسان نہیں ہے بلکہ اُمت محمدیہ میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر فوقیت لے گیا یہ ہی وجہ ہے کہ نبی کا لقب پانے کے لیے صرف وہی چنا گیا باقی کسی کو یہ درجہ عطا نہ ہوا، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم کو وہ زمانہ دیا جس پر اللہ تعالیٰ کے تمام نبی ناز کرتے آئے ہیں اور جس کے پانے کے لیے اس اُمت کے بڑے بڑے ابدال دعائیں کرتے کرتے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

(کلمۃ الفصل رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۱۴ ش ۳، ص ۱۳۱)

حضرت ابراہیم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ

☆ اور یہ جو فرمایا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ ابراہیم جو بھیجا گیا ہے تم اپنی عبارتوں اور عقیدوں کو اس کے طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذو امن مقام ابراھیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمد یہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ (قادیانیہ) نجات پائے گا کہ اس ابراہیم (خدا) کا پیرو ہوگا۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۱)

☆ آپ کو ابراہیم کے خطاب سے یاد فرمایا گیا تھا۔ (حیات قدسی صفحہ ۲۹۲)

مرزا قادیانی کی تعلیم و بیعت کشتی نوح کی طرح (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو

ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا، جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لیے اسے مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سُنے۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵)

انبیائے کرام کی ہتک (توہین) (نعوذ باللہ)

تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کی ہتک کی ہے یاد رکھو میرا (مرزا قادیانی) کا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کروں اول تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں ہم سب کی عزت کرتے ہیں لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بے شک ہو میں نے جو دعوے کیے ہیں وہ اپنی عظمت وشان کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی بلندی کے اظہار کے لیے کیے ہیں مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تمہیں دُنیا میں نہیں ملے گا۔ (میاں محمود خلیفہ قادیانی کہتے ہیں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ کی ہتک ہوئی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی بے شک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے دربار قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱، نمبر ۱۳۸ ص ۱۲، ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر برتری (نعوذ باللہ)

حضرت مسیح موعود کے مرتبہ کی نسبت مولانا محمد احسن امروہوی قادیانی اپنے مکتوب موسومہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان میں لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گزرا، حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے؛ آنحضرت کی اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۸، ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء

مرزا قادیانی کے اخلاق کی تمام انبیاء کرام پر برتری (نعوذ باللہ)

انك لعلىٰ خلق عظيم راقم مضمون هذا (سردار مصباح الدین احمد قادیانی) کے ذوق کے مطابق حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ حضور (مرزا) کے اخلاق کا بھی ہے جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع و مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کے دُنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔

(اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۲۲ء)

حضرت موسیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انت منی بمنزلة موسیٰ اور پھر براہین احمدیہ میں میرا نام موسیٰ رکھ کر فرمایا ولما تجلی ربه للجبل و جعله دكا وخر موسی صعقا

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰)

مرزا قادیانی کے معجزات تمام انبیائے کرام سے زیادہ (نعوذ باللہ)

☆ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم ایسے نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۴)

☆ میرے نشان دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی کھلے کھلے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۲)

☆ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لیے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لیے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کر دیے لیکن پھر جو انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۲)

☆ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم اسلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشن گوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم اسلام کے معجزات اور پیشن گوئیوں کو ان (مرزا کے

معجزات اور پیشن گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں نیز ان پیشن گوئیوں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ (مرزا کے) معجزات اور پیشن گوئیاں ہزارہا لوگوں کے لیے واقعات چشم دید ہیں اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھ کر تصور نہیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۸۱-۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر نبی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار کمالات سے نوازا اور ان کی عظمت وشان کو خود قرآن مجید میں بیان فرمایا مگر قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی کے کس طرح ان پر ناپاک حملے کیے وہ ملاحظہ کیجئے، وہ کسی نبی تو کیا کسی عام مسلمان سے بھی اس طرح متصور نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شراب پینا (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب رقمطراز ہیں کہ

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(کشتی نوح صفحہ ۷۳، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب اور فاحشہ عورتیں (نعوذ باللہ)

لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیوں کہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیوں کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ (مقدمہ دافع البلاء صفحہ ۴ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گالیاں دینا اور جھوٹ بولنا (نعوذ باللہ)

آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ کر جاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیوں کہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(انجام آتھم صفحہ ۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹)

حضرت عیسیٰ کا انجیل چوری کر کے لکھنا اور انجیل کے کتاب الٰہی ہونے سے انکار (نعوذ باللہ)

نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۶ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار (نعوذ باللہ)

عیسائیوں نے بہت سے آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اس روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔

(انجام آتھم صفحہ ۶ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کنجریوں سے تعلق و نسبت (نعوذ باللہ)

☆ آپ (عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی

زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید خدائی کے لیے یہ بھی ایک شرط ہو گی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ میری نسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پاؤں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

(انجام آتھم صفحہ ۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۹۱)

☆ مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی ۔۔۔ مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیعہ عورت اور مشیع یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی مشیع کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی اس لیے اس مشیع نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی، ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے تیل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ (حضرت عیسیٰ) مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں ۔۔۔ ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا اور اگر کہو کہ کنجری نے توبہ کر لی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہے ایک طرف پھر موڑھے پر بازار جا بیٹھتی ہے ۔۔۔ پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۸۸، طبع قدیم جلد ۲ صفحہ ۲-۴۲۲)

☆ ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے کہ گویا بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوش نما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں۔ اور یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور

پھر مجرد اور خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اس پر کیا دلیل ہے کہ کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا کم بخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا اس وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔

(نور القرآن جلد ۲ صفحہ ۸۔۴۷، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۴۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شرابی ہونا اور خدائی کا دعویٰ کرنا (نعوذ باللہ)

☆ ایک دفعہ ایک دوست نے مجھے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن میں اگر ذیابیطس کے لیے افیون کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔

(نسیم دعوت صفحہ ۶۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۔۴۳۴)

☆ یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔

(ست بچن صفحہ ۱۷۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خمیر حرامکار عورتوں سے اور خدائی کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینے تک خون حیض کھا کر ایک گناہ گار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرامکار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت کا حصہ رکھتا ہے خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چیچک دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں وہ سب اُٹھائیں اور بہت سا عمر کا حصہ معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہ تھیں اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔

(ست بچن صفحہ ۱۷۳، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۷-۸)

☆ وہ مسیح ابن مریم ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے تولد پا کر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اُٹھاتا رہا۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۲۹)

☆ ہاں مسیح کی نانیوں اور دادیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی کبھی آپ نے سوچا ہوگا۔ ہم تو سوچ کر تھک گئے اب تک کوئی عمدہ جواب خیال میں نہ آیا کیا ہی خوب خدا ہے جس کی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں۔

(نور القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۹۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سُوروں (خنزیر) کا شکاری ہونا (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں کہ

میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے کہ جب مسیح آئے گا اور لوگ

ں کو ملنے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سُور رنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے سائیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ (مرزا قادیانی) کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۔۲۹۱، طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۸۰۹، طبع جدید)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری اور فضیلت (نعوذ باللہ)

☆ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰، درثمین صفحہ ۵۸، القول الفصل صفحہ ۱۶، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، خطبات نور ص ۲۰۲، پندرہ روزہ پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر صفحہ ۳۲، سیرت طیبہ صفحہ ۳۱۸، القول المجید صفحہ ۱۴، آپ بیتی باجوہ صفحہ ۵، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۳۲، انمول موتی صفحہ ۳)

☆ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳، مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۲۹)

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں کہ

☆ دُنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجے سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا درجہ بھی پایا

اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا، بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۵۷، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۶۸)

☆ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیوں کہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷، روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۴۸۱)

☆ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۲، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۳۱)

☆ خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دُنیا کی اصلاح کے لیے تھا اس لیے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دُنیا کی اصلاح کے لیے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتیں طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیوں کہ وہ ایک خاص قسم کے لیے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی وھذا تحدث نعمۃ اللہ ولا فخر ــــــ انسانی مراتب پردہ غیب میں ہیں اس بات میں بگڑنا اور منہ بنانا اچھا نہیں کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کر سکتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۲، روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۱۵۷ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۴۲)

☆ پھر جبکہ خدانے اوراس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۹)

☆ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۷۔۱۶، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۔۳۵۴)

☆ ہاں آپ (مرزا قادیانی) کا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس ناپاک الزام سے بری ہے اس نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اگر چہ خدا کا فضل مجھ پر اس (عیسیٰ) سے بہت ہی زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بار بار دیکھا ہے چنانچہ ایک بار میں نے اور حضرت مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں غرض اس طرح پر حضرت (مرزا قادیانی) نے بلحاظ اپنے کام اور ماموریت کے اور خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کے جو آپ شامل حال ہیں تحدیث بالنعمۃ اور تبلیغ کے طور پر ذکر فرمایا اور یہاں تک لکھ دیا کہ میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۹۹، مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

مرزا صاحب اپنی ایک فارسی نظم میں اپنی فضیلت کو جتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

☆ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بہ منبرم

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۵۷۔۱۵۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

میں (مرزا قادیانی) حسب بشارت آ گیا ہوں عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے

☆ مسیح ابن مریم مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں۔

(مکتوب بنام ڈوئی مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

☆ عیسیٰ ابن مریم کو حضرت آدم سے صرف ایک مناسبت تھی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا اور وہ مناسبت بھی ناقص کیوں کہ ماں موجود تھی مگر میں روحانی طور پر بغیر ماں اور باپ دونوں کے ہوں۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۲۶)

☆ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی) کے لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۲۱۷)

مرزا بشیر احمد نے مرزا قادیانی کا قول یوں نقل کیا ہے کہ

☆ میں مسیح کی خدائی کا منکر ہوں ہاں بے شک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا ہے۔ (تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۳۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام:

☆ وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیاء اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ (توضیح مرام صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۲)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور تھے۔

(راز حقیقت صفحہ ۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گندی راہ سے پیدا ہوئے اور گندا خون خوراک (نعوذ باللہ)

☆ وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینے تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔

(ست بچن صفحہ ۱۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵)

☆ عیسیٰ ابن مریم مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۵۰)

☆ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت و رسوائی کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک سے کہ جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باسیکا بدنام کنندہ ملوث نہ ہو۔ (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۸، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۴۰ حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جھوٹی پیشن گوئیاں (نعوذ باللہ)

ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشن گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا چال چلن شرابی متکبر خدائی کا دعویٰ کرنے والا (نعوذ باللہ)

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔

(نور القرآن صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۸۷، مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۱-۲۳، طبع قادیان جلد ا صفحہ ۱۸۹ طبع جدید)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی حقیقت (نعوذ باللہ)

سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا ایک کھلونا کسی کھلونے کے دبانے یا کسی کے پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیوں کہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۴-۵، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۴-۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیوانہ تھے (نعوذ باللہ)

یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔

(ست بچن صفحہ ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۰، صفحہ ۲۹۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدزبانی (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی اور سردار کاہن کی بے ادبی سے حضرت نے اپنے منہ پر طمانچے کھائے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکروفریب (نعوذ باللہ)

☆ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

(انجام آتھم صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱)

☆ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ)

☆ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پزیر ہو گیا تھا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ)

کاش حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا شخص دُنیا میں نہ آیا ہوتا (نعوذ باللہ)

یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا اس کا کیا سبب ہے بس تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا پھر اس

سے ترقی لے کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی۔ یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا شربتیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے اوران کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں بدکاری کا ایک ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو یہ یسوع (حضرت عیسیٰ) کی تعلیم ہے کاش ایسا شخص دُنیا میں نہ آیا ہوتا۔

(نور القرآن صفحہ ۴۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرشن سے زیادہ مرتبہ والے نہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اور مریم کا بیٹا کشتیا کے بیٹے (کرشن) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(انجام آتھم صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۴۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام عقل مند انسان نہیں تھے (نعوذ باللہ)

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی عقل بہت موٹی تھی۔
آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہ سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودی استاد اور ان کے ملہم من اللہ ہونے سے انکار:

☆ اور عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔ (اربعین جلد ۲ صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۸)

☆ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے تورات سبقاً سبقاً پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے بہت حصہ نہیں دیا تھا یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ٦، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے مطیع تھے (نعوذ باللہ)

☆ بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اس وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اس الہام سے خدا کے منکر ہونے کے لیے بھی تیار ہو گئے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ٦، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیڑے مکوڑوں کی طرح پیدائش (نعوذ باللہ)

حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵٦)

اس مفہوم کی عبارت براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۵۰ پر بھی موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفات سے محروم تھے (نعوذ باللہ)

☆ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔

(نور القرآن ۸۔۱۷، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۹۲۔۳۹۳، مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا کبھی سور بھی کھایا؟ شرابی کبابی تو تھے ہی (نعوذ باللہ)

☆ سچ ہے عیسائی باش ہر چہ خواہی بکن سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا یسوع (حضرت عیسیٰ) کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب میں صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ میں خرابی (نعوذ باللہ)

☆ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفاء بخشے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدھ ہندو کا بیٹا تھا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ بدھ کا ایک جانشین راجولنا نام بھی گزرا ہے کہ جو اس کا جانثار شاگرد بلکہ بیٹا تھا۔ اب اس جگہ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ راجولنا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے وہ روح اللہ کے نام سے بگاڑا ہوا ہے۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۸۸)

☆ ایسا ہی بدھ کی سوانح میں ہے کہ دراصل وہ باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا گو بظاہر حضرت مسیح کے باپ یوسف کی طرح اُس کا بھی باپ تھا۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف (نعوذ باللہ)

سردار کاہن جانتا ہوں کہ یہ ایک انسان اور ہماری قوم سے یوسف نجار کی بیوی کا لڑکا ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۶۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شراب کی تخم ریزی کی (نعوذ باللہ)

پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑھ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا قادیانی کے بیٹے کی برتری (نعوذ باللہ)

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اخلاقی بدعملی (نعوذ باللہ)

پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا سکھلائی اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی لوگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے ان کے نام رکھے اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

(چشمہ مسیحی صفحہ۱۴، روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ۳۴۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر شک (نعوذ باللہ)

☆ غرض جس ابن مریم کی قرآن شریف نے ہم کو خبر دی ہے وہ اس ازلی ابدی ہدایت کا پابند تھا جو ابتداء سے نبی آدم کے لیے مقرر کی گئی ہے لہٰذا اس کی نبوت کے لیے قرآنی ثبوت کافی ہے گو انجیل کی رو سے کتنے ہی شکوک وشبہات ان کی نبوت کے بارے میں پیدا ہوں۔

(نورالقرآن صفحہ۳۲، روحانی خزائن جلد۹ صفحہ۳۷۱-۳۷۲)

☆ غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان (عیسیٰ) کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کرسکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان (عیسیٰ) کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ۱۳، روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۱۲۱)

☆ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا اور پیشن گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیشن گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشن گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

☆ اس درماندہ انسان کی پیشن گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے لڑائیاں ہوں گی۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیشن گوئی کیوں رکھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۸۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ مثیل مسیح جو یہی عاجز ہے (تریاق القلوب) میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے (ازالہ)

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴۶ حاشیہ، ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹)

☆ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۱۵)

☆ مسیح موعود سے مراد کوئی مثیل موعود لیا جاوے، جو اس اُمت میں پیدا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۵، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۷)

☆ اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۳)

☆ کما استخلف الذین من قبلھم یہی چاہتی ہے کہ اس اُمت کے لیے چودھویں صدی میں مثیل عیسیٰ ظاہر ہو۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

☆ جو کچھ آنمخدوم (نورالدین) نے تحریر کیا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۹۸)

☆ اور یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشن گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کے جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیوں کہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اس کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہلاکو خان کی طرح (نعوذ باللہ)

ایک صاحب نے عرض کیا کہ بے نظیر چیز تو دُنیا میں سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے اور کوئی نظر نہیں آتی۔ (میاں محمود خلیفہ قادیانی نے) فرمایا ہم تو اسے بھی بے نظیر نہیں مانتے بلکہ اور بھی کئی ایسی پیدائشوں کا علم ہے دو سو مشہور لوگوں کے نام تو انسائیکلو پیڈیا والے نے گنوائے ہیں ۔۔۔۔ ہلاکو خان اور چین کے شاہی خاندان منچو کے ایک بادشاہ کی پیدائش اس طرح بیان کی گئی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۱۰۵، ۲ جون ۱۹۳۰ء صفحہ ۶)

حضرت عیسیٰ کے کمالات و معجزات سے انکار و انحراف (نعوذ باللہ)

☆ وہ لوگ جو فرعون کے وقت مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے۔۔۔۔سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۳۰۲-۳۰۳، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۲۵۴)

☆ یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندہ مٹی کا بنا کر پھونک مارنا اور اس کا اُڑنا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم سے دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۳۰۲، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

☆ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیوں کہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دُم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سُنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ و امریکہ میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۳۰۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۴-۲۵۵)

☆ اناجیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا۔ وہ دعا کے ذریعے ہرگز نہیں تھے اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کو چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعہ سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری کے طور پر دکھاتا تھا چنانچہ جس نے کبھی اپنی عمر میں غور سے انجیل پڑھی ہو گی وہ ہمارے اس بیان کی یہ یقین کے ساتھ تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باآواز بلند ہی پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد کی فطرت میں موجود ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں چنانچہ اس بات کا تجربہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ا حاشیہ۔ ۳۲۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳_۲۶۴)

☆ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

☆ ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ (عیسیٰ) کی بدقسمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور

اس تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱)

☆ اور بموجب بیان یہودیوں کے اس (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور مکر تھا اور پیشن گوئیوں کا یہ حال ہے جو اکثر جھوٹی نکلی ہیں۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۴)

☆ (مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کے سامنے مرزا قادیانی نے بیان دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی حقیقی مردہ زندہ نہیں کیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۱۳۰، طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۶۳۶)

☆ ان طیر عیسیٰ ما کان یطیر الا امام عین الناس فاذا نماب سقط علی الارض ورجع الی اصلہ کعصاء موسی و کذلك کان احیاء عیسیٰ فاین الحیات الحقیقی اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اس وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا گر جاتا تھا، اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا۔ سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی۔

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۹ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۱)

حضرت عیسیٰ اور مرزا قادیانی کی مسیحائی میں فرق (نعوذ باللہ)

۱۴ جولائی ۱۹۰۱ء صاحبزادہ مبارک احمد صاحب یکا یک سخت بیمار ہو گئے اور چند بار غش آیا آخری مرتبہ ایسی غشی طاری ہوگئی کہ بدن بے حس او سرد ہو گیا سب عورتوں نے انا للہ و انا الیہ

راجعون پڑھ دیا حضرت مسیح موعود اس وقت دعا میں مصروف تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ تکلیف نہ اُٹھائیں لڑکا فوت ہو چکا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ دیا ہے بایں ہمہ آپ نے عرق گلاب لا کر صاحبزادے کے ستہ پر چھینٹے مارے جس کے بعد انہیں کچھ حرکت ہوئی اور تھوڑے عرصے کے بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے باہر آ کر بیان فرمایا کہ لڑکے کی نبض مفقود ہو چکی تھی اور علامات موت بالکل ظاہر ہو چکی تھیں آنکھیں پتھرا گئی تھیں میں نے عرق گلاب چھڑکا اور دعا کی الٰہی زیادہ خوف شماتت اعداء کا ہے اس سے بچ جائیں پھر اللہ تعالیٰ نے لڑکے کو مردہ حالت سے زندہ کیا حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں چونکہ علماء کے یہود کی برکت جاتی رہی تھی اور موٹے اور سطحی خیال کے لوگ تھے کسی مرگی والے کو شفاء ہوئی ہوگی انہوں نے یہی سمجھ لیا۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۳۰ صفحہ ۲۷)

حضرت عیسیٰ کی مسمریزم میں مہارت (نعوذ باللہ)

☆ اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۷)

☆ بہر حال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیے مگر یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے قوی امید رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۔۲۵۷)

☆ اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب نام رکھا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کس درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ یہ عمل الترب ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۹)

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ کا اخلاق میں نمونہ (نعوذ باللہ)

غرض مسیح موعود کا نام جو آسمان سے میرے لیے مقرر کیا گیا ہے اس کے معنی اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کہ مجھے تمام اخلاقی حالتوں میں خدائے قیوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نمونہ ٹھہرایا ہے اور ترقی کے ساتھ لوگوں کو روحانی زندگی بخشوں۔ میں نے اس نام کے معنی یعنی مسیح موعود صرف آج ہی اس طور سے نہیں کیئے بلکہ آج سے انیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی یہی معنی کیے ہیں۔

(کشف الغطاء صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

حضرت عیسیٰ کا آنا فائدہ نہیں نقصان بلکہ باعث فتنہ (نعوذ باللہ)

☆ وہ مسیح ایک خاص قوم کے لیے آیا اور افسوس کہ اس کی ذات سے دُنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دُنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا۔

(اتمام الحجہ صفحہ ۳۲، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

☆ جو شخص کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا کس قدر ظلم ہے خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۵)

شریر مکار میں حضرت عیسیٰ کی روح (نعوذ باللہ)

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۸۹)

مرزا قادیانی کا مسیح موعود و مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۸، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۵)

☆ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمہ و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ سے ہوگا۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۶، روحانی خزائن ۳۵۶)

☆ میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۸)

☆ اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد الٰہی الہامات سے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۹)

☆ سواس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۶)

☆ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۶)

☆ الحمدللہ الذی جعلك المسیح ابن مریم اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵)

☆ قاضی نذیر قادیانی نے مرزا قادیانی کا الہام جعلنٰك المسیح ابن مریم نقل کیا ہے۔

(نزول مسیح صفحہ ۶)

☆ اور یہ آیت ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کلہ درحقیقت اس مسیح ابن مریم (مرزا قادیانی) کے زمانہ سے متعلق ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴)

☆ اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لیے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لیے دوسرا شیطان کو مارنے کے لیے۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۳۹۸)

☆ اور یہی عیسیٰ ہے جس کا انتظار تھا اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۲)

☆ اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی، اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۰)

☆ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۹۸)

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

☆ لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری (عیسیٰ علیہ السلام) جن کے دوبارہ بھیجنے کے مسلمان اور مسیح دونوں قائل ہیں فوت ہو چکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آسکیں گے۔ اور یہ مسیح کی بعثت ثانیہ مراد ایک ایسا شخص ہے جو ان کی خو بو پر آوے اور وہ آپ (مرزا قادیانی) ہی ہیں جب اس بات پر آپ کو شرح صدر ہو گیا اور بار بار الہام سے آپ کو مجبور کیا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کریں تو آپ کو مجبوراً اس کام کے لیے اُٹھنا پڑا قادیان میں ہی آپ کو یہ الہام ہوا تھا۔ آپ نے گھر میں فرمایا کہ اب ایک ایسی بات میرے سپرد کی گئی ہے کہ اس سے سخت مخالفت ہوگی اس کے بعد آپ لدھیانہ چلے گئے اور مسیح موعود ہونے کا اعلان ۱۸۹۱ میں بذریعہ ایک اشتہار کے شائع کیا گیا۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ ۲۶، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۵۰۔۳۴۹)

☆ منشی احمد جان صاحب لدھیانوی ایک بڑے صوفی مزاج آدمی تھے اور اپنے علاقہ کے ایک مشہور پیر سجادہ نشین تھے مگر افسوس کہ حضرت صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے ہی فوت ہو گئے ان کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے اس درجہ عقیدت تھی ایک دفعہ انہوں نے آپ کو مخاطب کر کے یہ شعر فرمایا

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر　　　تم مسیحا بنو خدا کے لیے

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۴۷، طبع قدیم جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ طبع جدید)

مرزا قادیانی کا اعلان کہ جو مجھے مسیح موعود کہے کذاب ہے:

اے برادرانِ دین وعلمائے شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں، کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔۔۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰ جلد ۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

۞۞۞

حضرت مریم کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ، حضرت مریم کی عظمت وشان قرآن وسُنت میں متعدد مقامات پر موجود ہے ان کی عفت و پاکدامنی کو قرآن مجید نے بالتصریح بیان کیا ہے مگر مرزا قادیانی اور اس کے متبعین نے حضرت مریم کی توہین وتنقیص میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات کے ضمن میں ہم نے مناسب خیال کیا کہ قادیانیوں کے حضرت مریم کے متعلق ریمارکس بھی بیان کردیے جائیں۔

حضرت مریم کے صدیقہ ہونے کا مفہوم (نعوذ باللہ)

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے اس پر حضور (مرزا قادیانی) علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں بھرجائی کانیے سلام آکھناں واں جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا اس طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۳-۷۴۲)

حضرت مریم کا نکاح سے پہلے اپنے منسوب سے تعلق (نعوذ باللہ)

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منصوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیوں کہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

(ایام الصلح صفحہ ۷۴، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۰)

حضرت مریم کا دوسرا نکاح (نعوذ باللہ)

☆ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت کے عین حمل کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸)

☆ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم

کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا کہ خداتعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے۔۔۔ القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لیے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابل نے ناجائز تعلقات کے شبہات شائع کیے۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۶)

☆ (مرزا قادیانی نے) فرمایا مریم کی ماں نے عہد کیا تھا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کرے گی اور تارکہ رہے گی نکاح نہ کرے گی اور خود مریم نے بھی یہ عہد کیا تھا کہ میں ہیکل کی خدمت کروں گی باوجود اس عہد کے پھر وہ کیا ملا اور آفت پڑی کہ یہ عہد توڑا گیا اور نکاح کیا گیا ان تاریخوں میں جو یہودی مصنفوں نے لکھی ہیں اور باتوں کو چھوڑ کر اگر یہی دیکھا جائے تو یہ لکھا ہے کہ یوسف کو مجبور کیا گیا کہ وہ نکاح کرے اور اسرائیلی بزرگوں نے اسے کہا کہ ہر طرح تمہیں نکاح کرنا ہوگا اب اس واقعہ کو مدنظر رکھ کر دیکھو کہ کس قدر اعتراض واقع ہوتے ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۶ نمبر ۱۵ صفحہ ۵۔۲۴، اپریل ۱۹۰۲، اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۲۷، ۲۴ اپریل ۱۹۳۴)

☆ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہیں ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۔۳۵۵)

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

امام الانبیاء محبوب خدا نبی آخر الزماں نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ کمالات عظمت وشان سے نوازا ہے مگر قادیان کے آوارہ قلم سے اس محبوب اعظم ﷺ کی شان اطہر میں انگریز منحوس نے اس قدر بے ادبی و گستاخی کے جملے لکھوائے کہ یہ توہین تو شیطان مردود سے بھی سرزد نہ ہوسکی۔ چند ایک عبارات قادیانیہ ملاحظہ کریں۔

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی رقمطراز ہے کہ

☆ پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۲)

☆ خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۲، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۴۶)

☆ مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں، میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ ﷺ ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۹)

☆ مسیح موعود کی جماعت و اخرین منهم کی مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کے لیے صحابہ نے آنحضرت کا وجود پایا ہو پس صحابہ بننے کی شان ایک اُمتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے ہو سکتا ہے نہ کسی غلام احمد پر ایک غلطی کا ازالہ (اشتہار) میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ کہ آپ (مرزا قادیانی) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے نہ کسی اور لحاظ سے۔

۲۔ آپ کے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمد رسول اللہ کے ہی صحابہ ہیں جو اشداء على الكفار اور رحماء بينهم کی صفت کے مصداق ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰، ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

☆ اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا کہ سمجھا جاوے کہ گویا اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت ﷺ کا ظہور ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۳)

☆ قادیانی محقق عبدالکریم سیالکوٹی نے مرزا قادیانی کا محمد اور احمد کہلانا بیان کیا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۰ء واقعات صحیحہ صفحہ ۸۶)

قادیانی محقق احسن امروہی نے لکھا ہے کہ

☆ تم تو حضرت مرزا صاحب کو صرف احمد ہی کہتے ہو ہم تو محمد ظلی بھی کہتے ہیں۔

(اظہار النصائح صفحہ ۴۱)

☆ کہاں ہیں مانی و بیزاد دیکھیں فن احمد کو
دکھایا کیسی خوبی سے مثیل مصطفیٰ ہو کر

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا سفر یورپ ۱۹۲۴ء صفحہ ۴۳۳)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)

اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانتا ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۸-۲۵۹)

قادیانی میں محمد رسول اللہ کا نزول (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے

فرمایا ہے کہ صارو جودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دُنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دُنیا کے کونوں تک پہنچادے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اُتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔

(کلمۃ الفصل صفحہ۱۰۵)

☆ صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ نبی کے آیا
محمد بنے چارہ سازی اُمت — ہے رب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفےٰ مرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

☆ جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی ﷺ مع نبوت محمدیہ ﷺ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا رنگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

(انوار العلوم جلد۲ صفحہ۵۷۶، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۱۰، روحانی خزائن جلد۱۸ صفحہ۲۱۲)

☆ میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ نبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام کام آمد مقام مرتبہ کے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں۔۔۔خدا تعالیٰ نے

حضرت مسیح موعود (مرزا) کوظلی طور پر آنحضرت ﷺ ہی کا تمام کمال یعنی نام کام اور مقام عنایت کیا تا کہ اس کا آنا کسی نمبر پر آنا نہ سمجھا جاوے۔ بلکہ خود آنحضرت صلعم کا ہی آنا متصور ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۵۵۔۲۸، اکتوبر ۱۹۱۵ء)

☆ پس جب کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان ایک ہی مرتبہ ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۳۷، ۱۶ ستمبر ۱۹۱۶ء)

☆ ایک قادیانی کا تاثر ملاحظہ ہو کہ ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع میں ہی اس کو خدا اور خدا کے رسول پاک کا نام سنایا جاتا ہے بعینہٖ یہ بات میرے ساتھ ہوئی میں احمدیت میں بطور بچہ کے ہی تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ مسیح موعود محمد است وعین محمد است۔ (اخبار الفضل قادیان ۷ اگست ۱۹۱۵ء)

حضور اکرم ﷺ سور کی چربی والا پنیر کھا لیتے تھے (نعوذ باللہ)

آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب۔۔۔۔عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

(مکتوب مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۲۲، ۲۲ فروری ۱۹۲۴ صفحہ ۹)

حضور اکرم ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں (نعوذ باللہ)

ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس

قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات میں مرزا قادیانی ظل ہے (نعوذ باللہ)

☆ فرمایا کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم ابراہیم موسیٰ نوح داؤد یوسف سلیمان یحیٰ عیسیٰ وغیرہ ہے چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بت خانہ تھا اور لوگ بُت پرست تھے اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ قسم قسم کے خیالی اور وہمی بتوں کی پرستش میں مصروف ہیں اور وحدانیت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم (مرزا قادیانی) ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں مولانا روم نے خوب فرمایا ہے۔

نام احمد نام جملہ انبیا است　　　　چوں بیامد صد نود ہم پیش ما است

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کروڑوں روپے ہو گئے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۱، جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ صفحہ ۴۴)

☆ احسن امروہی قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا) کو جو فضائل حاصل ہوئے۔۔۔۔ وہ صرف ظل نبی کریم صلعم کے ہیں

(اظہار النصائح صفحہ ۲)

مرزا قادیانی کا خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

☆ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اسی طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیوں کہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۶، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۱۶)

☆ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

(کشتی نوح صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۶)

حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر (نعوذ باللہ)

اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سال سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سال سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ و اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۲، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۱-۲۷۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر شخص بڑھ سکتا ہے (نعوذ باللہ)

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری) اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲، صفحہ ۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ تکدر ماء السابقین وعیننا الی اخر الایام لا تتکدر

پہلوں کا پانی گدلا ہوگیا اور ہمارا پانی اخیر زمانے تک مکدر نہیں ہوگا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۶۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱)

☆ یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں۔ (درثمین صفحہ ۱۰۵)

☆ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰)

☆ فان ھذا البعث بعث ماراٰہ الاولون ولا المرسلون السابقون ولا النبیون اجمعون۔

تو بے شک یہ بعثت (مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت) ایسی بعثت ہے کہ پہلوں نے ایسی بعثت نہیں دیکھی نہ پہلے رسولوں نے اور نہ تمام نبیوں نے۔

(حاشیہ خطبہ الہامیہ صفحہ)

☆ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۶)

☆ واتاني مالم يؤت احد من العلمين

اور اللہ نے مجھے دیا جو تمام جہانوں میں کسی کو نہیں دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

☆ میں خودستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دُنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دے گا۔

(اشتہار ضمیمہ نمبر۲ حقیقۃ النبوت جلد ۱، صفحہ ۵۸۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا قادیانی کی برتری (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب رقمطراز ہیں کہ

اس (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۳)

کمالات روحانی کی ترقی کی ابتداء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انتہاء مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہاء نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار جبکہ مرزا کے ۱۰ لاکھ معجزات (نعوذ باللہ)

مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشن گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۳)

☆ ان چند سطروں میں جو پیشن گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۷۲ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۲)

مرزا قادیانی کے نزدیک خود نشان اور معجزہ ایک ہی چیز پر لکھا ہے کہ

☆ امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقینا سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اس کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۶۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اطہر میں اشاعت ہدایت کی تکمیل نہ ہوئی مگر مرزا قادیانی سے ہوئی (نعوذ باللہ)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منهم لما يلحقوا بهم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی تا کہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت

ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی۔ ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۷۷، روحانی خزئن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۳)

ہلال اور بدر کے مشابہ (نعوذ باللہ)

اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴، روحانی خزئن جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۵)

حضور اکرم ﷺ سورج اور مرزا قادیانی چاند (نعوذ باللہ)

☆ اگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی خدمت باقی نہیں۔ کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۵-۶)

☆ اب دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی۔ جبکہ تم تھوڑے تھے اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایمار ہے اور یہ کہ چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لیے عورتیں تک کہتی ہیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے

گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیش گوئی تھی۔ جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا او چودھویں کا چاند (مرزا قادیانی نکلا۔ تو اس کو دو کاندار خود غرض کہا گیا۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ا صفحہ ۱۶۲)

مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور اکرم ﷺ کی فتح مبین سے بڑی ہے (نعوذ باللہ)

اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۳، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۸)

گستاخ رسول راجپال کا قاتل بھی سخت نادان (نعوذ باللہ)

اس طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدمی قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہوسکتی۔ وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے میرے نزدیک تو اگر یہی شخص قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہوسکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دُنیاوی سزا تو تمہیں

اب ملے گی ہی لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے تمہیں چاہیے کہ خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اس میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱۲ صفحہ ۹۷ تا صفحہ ۹۹، خطبہ میاں محمود خلیفہ قادیانی، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۸۲، ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ صفحہ ۸۔۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں (نعوذ باللہ)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچواں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۰)

☆ اس عبارت میں مرزا نے اپنی بعثت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت قرار دیا ہے۔ (نعوذ باللہ) آنحضرت کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن ان کی بعثت ثانی (مرزا قادیانی کی صورت میں) آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاز ہے حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیان) نے آنحضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰، ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دُنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۹۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۹)

☆ پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آنحضرت کے بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) کے احمد

اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کے بعث ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۳، ۲۹ جون ۱۹۱۵)

قادیانی محقق و امام عبدالکریم سیالکوٹی نے لکھا ہے کہ

☆ خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بروز اور بعثت ثانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ظلی طور پر وہی معجزہ عنایت کیا۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۰ء، واقعات صحیحہ صفحہ ۸۰)

☆ قادیانی مناظر رسول راجیکی نے بھی مرزا قادیانی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی قرار دیا ہے۔ (حیات قدسی صفحہ ۵۷۶)

مرزا قادیانی کی تعلیم و بیعت کشتی نوح کی طرح ہے:

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے **واصنع الفلك باعيننا ووحينا ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم** یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

(اربعین نمبر ۴ حاشیہ صفحہ ۹۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵)

مرزا قادیانی کا محمد و احمد مجتبیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴ درثمین فارسی ۲۴۸، نور ہدایت صفحہ ۱۷۱، تحریک احمدیت جلد ۲ صفحہ ۱۰، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)

میں مسیح زمان ہوں میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں میں حضرت محمد و احمد مجتبیٰ ہوں

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۴۰)

آخری اینٹ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشن گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کر کمال تک پہنچادے پس میں وہی اینٹ ہوں۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۸)

حضرت محمد ﷺ مرزا قادیانی کی صورت میں پہلے سے بڑھ کر شان والے (نعوذ باللہ)

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق یہ نظم لکھی ہے:

امام اپنا عزیز و اس زمان میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لا مکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جان میں

محمد پھر اتر آئے ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۴۳، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶، صفحہ ۱۴، پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۱۶، ۲۴، اگست ۱۹۴۴ صفحہ ۱۔ فیصلہ قرآن و سنت کا چلے گا صفحہ ۱۲)

☆ اس نظم کو سن کر مرزا قادیانی نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

(پیغام صلح ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء اخبار الفصل قادیان ۲۲، اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۴)

قادیانیوں نے قاضی ظہور الدین اکمل کا دیوان نغمۂ اکمل شائع کیا تو اس میں آخری دو شعر اُڑا دیئے۔

قادیانی کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیوں کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بین وبین المصطفیٰ فما عرض وماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ خاتم النبیین کو دُنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دُنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸)

حضور اکرم کی دوسری بعثت رسول قدنی مرزا کی صورت میں اور اس پر قرآن کا نزول:

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے مرزا قادیانی کی شان میں ایک نظم لکھی ہے ملاحظہ کیجئے:

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی — تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی

تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا — نازش دورۂ مسلمان رسول قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے — میں بتاؤں تیری کیا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ تیری حمد خدا کرتا ہے — ہم ہیں نا چیز سے انسان رسول قدنی

دستخط قادر مطلق تیری مسلوں پر کرے — اللہ اللہ یہ تیری شان رسول قدنی

آسمان و زمین تو نے بنائے ہیں نئے | تیرے کشفوں پر ہے ایمان رسول قدنی
سر چشم تیری خاک قدم بنوائے | غوث اعظم شہ جیلانی رسول قدنی
عرش بلقیس معانی ہے تیرے قبضے میں | اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۰، ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۲ نغمہ اکمل صفحہ ۸۔۱۶۷)

مرزا قادیانی کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کی ممانعت

مرزا بشیر احمد رقمطراز ہیں کہ

☆ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدلکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی تشریف لے آئے، تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن امروہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہوگئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی اس پر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اُٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ رسالہ فرقان قادیان اکتوبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۰)

☆ بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک ایرانی بزرگ قادیان آئے تھے اور کئی ماہ تک قادیان میں رہے

میں ان کی آمد سے تین چار ماہ بعد پھر قادیان آیا اوران کو مسجد مبارک میں دیکھا غالباً جمعہ کا دن تھا بعد نماز جمعہ اس بزرگ نے فارسی زبان میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے، حضور نے فرمایا پھر دیکھا جائے گا یا ابھی اور ٹھہریں اس پر اس ایرانی بزرگ نے بڑی بلند آواز سے کہنا شروع کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ یا تو میری بیعت قبول فرمائیں یا مجھے اپنے دروازے سے چلے جانے کی اجازت بخشیں ان لفظوں کو وہ بار بار دہراتے اور بڑی بلند آواز سے کہتے تھے۔ اس وقت مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے کھڑے ہو کر سورۃ حجرات کی یہ آیت پڑھی کہ یاایها الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور فرمایا کہ مومنوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ نبی کی آواز سے اپنی آواز کو اونچی کریں یہ سخت بے ادبی ہے۔ آپ کو یوں نہیں کرنا چاہیے لیکن وہ ایرانی بزرگ اپنا لہجہ بدلنے میں نہ آیا آخر اسے چند آدمی سمجھا کر مسجد کے نیچے لے گئے اس کے بعد معلوم نہیں کہ وہ بزرگ یہاں رہے یا چلے گئے اور اس کی بیعت قبول ہوئی یا نہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۵۔ ۶۸۴ طبع جدید)

احمد سے مراد مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

☆ خوب توجہ کر کے سُن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلالی ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۔ ۴۴۵)

☆ (خداتعالٰی نے) اسم احمد کو تو حضرت عیسٰی سے روایت کیا اور اسم محمد کو حضرت موسٰی سے تا کہ پڑھنے والا جان لے کہ جلالی نبی یعنی حضرت موسٰی نے وہ نام اختیار کیا جو اس کی مثال کے موافق تھا یعنی محمد جو اسم جلالی ہے اور اسی طرح حضرت عیسٰی نے اسم احمد کو اختیار کیا جو اسم جمالی ہے کیوں کہ وہ خود جمالی نبی تھا اور اس کو جنگ و جدال میں سے کچھ نہ ملا تھا پس خلاصہ مدعا یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے کامل مثیل کے ظہور کی پیشن گوئی کی پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو۔ یہ بات تم کو نجات دلائے گی۔ ہر ایک کے شک اور وہم سے اور جلال و جمال کی حقیقت تم پر واضح ہو جائے گی اور شکوک کے دفع ہونے کے بعد اصلیت کھل جائے گی جس وقت تم نے یہ بات مان لی تو تم ہر ایک دجال کے شر سے خدا کی پناہ میں رہو گے اور ہر ایک ضلالت سے نجات پاؤ گے (ترجمہ)

(اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۸)

☆ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ

انا المسمی من اللہ باحمد مع اسماء اخریٰ

میں اللہ کی طرف سے احمد نام رکھا گیا ہوں باقی تمام اسماء کے ساتھ

(لجتہ النور صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۲)

☆ آدم نیز احمد مختار — در برم جامۂ ہمہ ابرار

آدم اور احمد مختار بھی میں ہوں تمام نیکوں ولیوں کا لباس میں نے پہنا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۹، روحانی خزائن صفحہ ۴۷۷)

☆ وخاطبنی و قال یا احمدی انت مرادی و معنی

اور مجھے اللہ نے مخاطب کیا اور فرمایا اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۹۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۸۲-۴۸۳)

☆ مرزا بشیر احمد نے بھی مرزا قادیانی کا محمد و احمد ہونا بیان کیا ہے۔

(تبلیغ ہدایت صفحہ ۶۱)

☆ قادیانی محقق سید زین العابدین شاہ نے مرزا قادیانی کے سورۃ الصف میں حضرت عیسیٰ کی پیشن گوئی اسمہ احمد کے مصداق ہونے پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اسمہ احمد جو قادیان سے شائع ہو چکی ہے اس میں مذکور قادیانی نے ثابت کیا کہ اس آیت میں اسمہ احمد کا مصداق مرزا قادیانی ہے نبی کریم ﷺ نہیں ہیں۔ نعوذ باللہ

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخر زمانہ میں بر طبق پیشن گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۳)

☆ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیوں کہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیشن گوئی ہوتی لیکن یہاں صرف احمد کی پیشن گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشن گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔

(انوار خلافت صفحہ ۲۷، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۰۱)

☆ اب یہاں سوال ہوتا ہے وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود

(مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی یہی فرمایا کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔۔۔ اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔

(انوار خلافت صفحہ ۲۱، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۶)

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس پیشن گوئی (اسمہ احمد) کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء)

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشن گوئی (اسمہ احمد) کا میں ہی ہوں۔

(القول الفصل صفحہ ۲۷، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

حضور اکرم ﷺ کی طرح مرزا قادیانی کے متعدد نام (نعوذ باللہ)

پھر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔ میرے پانچ نام ہیں پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گئی آپ (مرزا) نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ (مرزا) کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

(انوار خلافت صفحہ ۵۹، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

مرزا قادیانی پر صلوٰۃ وسلام (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھا ہے کہ۔

☆ بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسکو پاوے، میرا سلام اسکو کہے اور احادیث اور تمام شرح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ وسلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خود خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۹)

☆ قادیانی شاعر یوسف قادیانی کی نظم مرزا قادیانی کے متعلق قادیانی ترجمان میں شائع ہوئی کہ

اے امام الوریٰ سلام علیک	مہ بدر الدجیٰ سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود	احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان یہ تو چمکا	ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے	مظہر الانبیاء سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبرائیل	سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو	اے رسول خدا سلام علیک
تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا	ہے درود و دعا سلام علیک

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۱۰۰، ۳۰ جون ۱۹۲۰ء صفحہ ۳)

☆ مرزا قادیانی کے بقول خدا تعالیٰ مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔

صلی اللہ علیک وعلی محمد

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰، ۲۱/۲۸، مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۷۲)

☆ سلام علیکم طبتم نحمدك ونصلی صلوٰۃ العرش الی الفرش

تم (مرزا) پر سلام تم پاک ہو ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۴۹)

☆ یصلون علیك صلحاء العرب وابدال الشام و نصلی علیك الارض والسمآء ویحمدك اللہ من عرشہ

تجھ (مرزا) پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۳۲، ۲۱، اگست ۱۹۰۱ء، صفحہ ۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۶۲)

☆ اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۰۸، طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ طبع جدید)

☆ مرزا قادیانی پر درود بھیجنے کی اپیل مرزا بشیر احمد نے بھی کی ہے۔

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۵۶۸، جلد ۲ صفحہ ۸۹۳)

☆ اس کے علاوہ قادیانیوں کی طرف اسماعیل قادیانی کی کتاب ”درود شریف“ بھی قادیان سے شائع ہوئی تھی جس میں ۸۰ قادیانیوں کے مرزا قادیانی پر درود درج ہیں یہ کتاب اصل راقم کے پاس موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی توہین (نعوذ باللہ)

ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور دوبارہ اُترنے کی جو دی گئی ہے اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ حضرت مسیح ہی سے ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی عزت کس کی زیادہ کی قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۵)

حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا انکار (نعوذ باللہ)

☆ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقات اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲۶)

☆ حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی

قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ ﷺ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے معراج ہوئی۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸)

حضور اکرم ﷺ کا کثیف جسم (نعوذ باللہ)

☆ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے، کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سفر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲۶)

☆ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ (حضور اکرم ﷺ کو) معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ ہگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۹)

مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء حضور اکرم ﷺ سے زیادہ تھا (نعوذ باللہ)

ڈاکٹر شاہنواز خان قادیانی لکھتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔۔۔۔اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے نبی کریم صلعم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ (بعثت ثانی) ان کا پورا ظہور ہوا ہے اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کو موقع ملا اور ذہنی طاقتوں کی نشو و نما ہوگئی چنانچہ آج کل باریک اقسام گناہ کی نکل آئی ہیں اور کئی باریک نیکیاں بھی ظاہر ہو رہی ہیں مقابلہ زیادہ سخت ہے لوگ اعلیٰ تربیت کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں ان کا جواب بغیر ذہنی ترقی کے مشکل تھا تلوار کے جہاد کی بجائے قلمی جہاد کا وقت ہے۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت مئی ۱۹۲۹ء)

فخر اولین و آخرین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

اے مسلمان کہلانے والو اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دُنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ، جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے اس کے طفیل آج تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعلمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعے ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لیے تھی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم (اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۴۱، ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

دجال کی حقیقت وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف نہ ہوئی مگر مرزا پر ہو گئی (نعوذ باللہ)

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہوئے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باغ کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں (مگر مرزا صاحب پر میرے حقائق منکشف ہو گئے)

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۴۷۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۳)

اس کا مطلب یہ ہوا جس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ سمجھ سکے تھے مرزا قادیانی پر اس کی حقیقت کاملہ منکشف ہو گئی تھی۔ نعوذ باللہ

جواحادیث رسول مرزا قادیانی کے خلاف ہیں وہ ردّی کی ٹوکری میں (نعوذ باللہ)

☆ تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۰)

☆ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱)

☆ مگر اپنے کلام کے متعلق لکھا ہے کہ اور اس نے حقائق و معارف کا ایک خزانہ میرے رو برو کھول دیا۔۔۔کیا یہ باتیں پھینک دینے کے لائق ہیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۸۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۶)

☆ مسلمت مسلے نہ کردا ے دوں   راز بخاری بخار سرافزوں

این ہمہ استخوان بہ رامانت   نیست یک ذرہ مغز درجانت

(نزول المسیح صفحہ ۱۰۲)

اے کمینے تجھے مسلم شریف نے مسلمان نہ کیا اور بخاری شریف سے تو نے سر دردی زیادہ کی یہ تمام تیرے چلے ہڈیاں ہی ہیں تیری جان میں ایک ذرہ بھر بھی مغز نہیں ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۰۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۰)

☆ ھل النقل شی بعد ایحاء ربنا   فای حدیث بعدہ تتخیر

وقد مزق الاخبار کل ممزق   فکل بما ھو عندہ یستبتر

اور خدا تعالیٰ کی وحی (مرزا کا کلام) کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کسی حدیث کو مان لیں۔

☆ اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۵۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۸)

☆ ابتداء سے ہی حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۷)

نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کی توہین (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ

(نبی کریم ﷺ کو) معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گلنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۵۹ طبع قدیم، جلد ۵ صفحہ ۳۵۰ طبع جدید)

مرزا قادیانی کی نبی کریم ﷺ پر فضیلت (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

☆ پس میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) اس قدر رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر بھی ہو جائے تاہم استاد کے سامنے زانو کے ادب خم کر کے وہی بیٹھے گا یہی نسبت آں حضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود میں ہے۔

(ذکر الٰہی صفحہ ۱۹، انوار العلوم جلد ۳، ۷-۲۱۶)

☆ آنحضرت ﷺ معلم ہیں اور مسیح موعود ایک شاگرد شاگرد استاد کے علوم کا وارث پورے طور پر بھی ہو جائے یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے مگر استاد ہر حال استاد ہی رہتا ہے اور شاگرد شاگرد ہی (تقریر مرزا البشیر الدین محمود)

(اخبار الحکم قادیان ۲۸، اپریل ۱۹۱۴ء منقول المہدی نمبر ۲، ۳، صفحہ ۴۹، حکیم محمد حسین قادیانی)

آیت میثاق میں رسول سے مراد نبی کریم ﷺ نہیں مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

☆ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الخ جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد توریت وقرآن کریم ہے اور حکمت سے مراد سنت ومنہاج نبوت وحدیث شریف ہے) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق ہوں تمام چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب وحکمت سے ہیں (یعنی وہ رسول) مسیح موعود (مرزا) ہے جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہے۔۔۔۔ اے نبیوں تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے اس کی مدد فرض سمجھنا جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۔ ۳۸، ۹۱، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء)

☆ میں وہی ہوں جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا ہاں میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۶۵، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۴۷)

نبی کریم ﷺ کی غلطیوں کی نشاندہی (نعوذ باللہ)

کچھ شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس اُمید پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسر آئے گا اور بلا شبہ رسول اللہ صلعم کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا۔ تبھی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ پہنچے اگر اس راہ میں متنبہ کیا جاتا تو آنحضرت ﷺ ضرور مدینہ منورہ میں واپس آجاتے۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کیے تھے اگر آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ

کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں وہی سب سے پہلے فوت ہوگی اس وجہ سے باوجود یہ کہ آپ کے روبرو باہم ہاتھ ناپے گئے مگر آپ نے منع نہ فرمایا کہ یہ حرکت تو خلاف منشاء پیشن گوئی ہے اس طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہیں کھلی تھی اور آنحضرت ﷺ کا اول اول ہی خیال تھا کہ ابن صیاد وہی دجال ہے مگر آخر میں رائے بدل گئی تھی۔ ایسا ہی سورۃ روم کی پیشن گوئی کے متعلق ہوا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط لگائی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے صاف فرمایا کہ بضع کا لفظ لغت عرب میں ۹ برس تک اطلاق پاتا ہے اور میں بخوبی مطلع نہیں کیا گیا کہ نو برس کی حد کے اندر کس سال یہ پیشن گوئی پوری ہوگی۔ ایسا ہی وہ حدیث۔۔۔ صاف صاف ظاہر کررہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے اپنے اجتہاد پیشن گوئی کا محل ومصداق سمجھا تھا۔ وہ غلط نکلا۔ (ازالہ اوہام جلد۲ صفحہ ۲۷۲، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۴۷۲)

نبی کریم ﷺ اور قرآن مجید پر ایمان مرزا قادیانی کی وجہ سے ہے (نعوذ باللہ)

اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآن کریم پر رسول اللہ ﷺ پر عمل اس کے ذریعے ایمان حاصل ہوا ہم قرآن کریم کو خدا کا کلام اس لیے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ آپ کی نبوت ثابت ہوتی ہے ہم محمد ﷺ کی نبوت پر اس لیے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا قادیانی) کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ قرآن پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اور محمد ﷺ کی نبوت پر یقین اسکی نبوت کی وجہ سے ہوا ہے۔ (اخبار الفضل قادیانی جلد۱۳ نمبر۳، ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء)

نبی کریم ﷺ کی والدہ اور مرزا قادیانی کی ماں کا درجہ:

بہر حال حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ایسی شفیق اور مہربان ماں کی گود میں پرورش پائی تھی جو اپنی صفات عالیہ کے لحاظ سے خواتین اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہیں اس

خاتون کی عزت ووقار کا کیا کہنا جس کے بطن مبارک سے وہ عظیم الشان انسان پیدا ہوا۔ جو نبیوں کا موعود تھا اور جس کو آنحضرت ﷺ نے اپنا سلام کہا اور خدا تعالیٰ نے جس کے مدارج اور مناقب میں فرمایا انت منی وانا منك ، اس عظیم الشان انسان (مرزا قادیانی) کی ماں دُنیا میں ایک ہی عورت ہے جو آمنہ خاتون کے بعد اپنے بخت رسا پر ناز کرسکتی ہے دُنیا کی عورتوں میں جو ممتاز خواتین ہیں ان میں حضرت آمنہ خاتون اور حضرت چراغ بی بی صاحبہ ہی دو عورتیں ہیں جنھوں نے ایسے عظیم الشان انسان دُنیا کو دیئے جو ایک عالم کی نجات اور رستگاری کا موجب ہوئے۔ (حیات النبی جلد ۱، صفحہ ۳-۱۴۲ نمبر ۲)

حضور اکرم ﷺ اور قرآن مجید کی روح مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)

دُنیا میں نماز تھی مگر نماز کی روح نہ تھی دُنیا میں روزہ تھا مگر روزہ کی روح نہیں تھی دُنیا میں زکوٰۃ تھی مگر زکوٰۃ کی روح نہ تھی۔ دُنیا میں حج تھا مگر حج کی روح نہ تھی دُنیا میں اسلام تھا مگر اسلام کی روح نہ تھی دُنیا میں قرآن تھا مگر قرآن کی روح نہ تھی اور اگر حقیقت پر غور کرو۔ محمد ﷺ بھی موجود تھے مگر محمد ﷺ کی روح موجود نہ تھی (یہ سب کی روح مرزا قادیانی تھا)

(اخبار الفضل قادیان ۱۱، مارچ ۱۹۳۰ء)

احمد سے مراد نبی کریم ﷺ نہیں مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

مبشرا برسول من بعدی اسمه احمد آیت مرقومہ الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیشن گوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے پیشن گوئی میں آنے والے رسول کا نام احمد بتلایا گیا ہے جس کے مصداق آنحضرت (محمد رسول ﷺ) اس لیے نہیں ہو سکتے کہ قرآن وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے جیسا کہ

آپ قبل از دعوی نبوت محمد کے نام سے ہی مشہور تھے اور ایسا ہی قرآن وحی میں بھی بار بار آپ کو محمد ہی کے نام سے یاد فرمایا گیا ہے اور تورات میں بھی آپ کی پیشن گوئی میں آپ کا نام محمد ہی بتایا گیا ہے جیسا کہ سورۃ فتح میں اس کی تصدیق موجود ہے جہاں فرمایا محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم۔۔۔لیکن اسم احمد کا ذکر تمام قرآن میں ایک جگہ صرف سورۃ صف میں ہی پایا جاتا ہے اور وہ بھی حکایت مسیح کی پیشن گوئی کے الفاظ میں جس کا مصداق حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بار بار آپ (مرزا) کو ہی قرار دیا اور بار بار اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ آنے والا احمد رسول جس کا ذکر مسیح کی پیشن گوئی ہے وہ آپ (مرزا قادیانی) ہی ہیں اور اگر احمد والی پیشن گوئی کے مصداق آنحضرت (محمد رسول اللہ ﷺ) ہی تھے تو ضروری تھا کہ آپ کی وحی بھی آپ کو احمد ٹھہرا کر اس امر کی تصدیق کرتی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲۵۔ ۱۹، اگست ۱۹۱۵ء)

☆ پھر پیشن گوئی ان الفاظ میں ہے۔مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد کہ اس موعود رسول کا نام احمد ہوگا۔اب دیکھنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی والدہ نے آپ کا کیا نام رکھا ہے۔سو ظاہر ہے محمد رکھا احمد نہیں رکھا لوگ اگر مخاطب کرتے ہیں تو محمد کے نام سے درود بھیجنا اگر بتایا گیا تو محمد ﷺ پر قرآن میں جہاں کہیں خدا نے آپ کا نام لیا ہے تو محمد ہی لیا ہے۔ پس یہ کس طرح تسلیم کرلیا جائے کہ آپ ﷺ کا نام احمد تھا ہاں احمدیت کی صفت آپ میں ضرور پائی جاتی تھی آپ خدا کی بڑی حمد کرنے والے تھے مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا نام بھی احمد تھا مثلاً میرا نام عبداللہ نہیں لیکن معنی کے لحاظ سے میں عبداللہ بھی ہوں پس معنی کے لحاظ سے اس پیشگوئی کے مصداق آنحضرتؐ ہو سکتے ہیں ورنہ نام کے لحاظ سے اس کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۱۰۷، ۱۸، اپریل ۱۹۱۶ء)

حضور اکرم ﷺ نے بعض پیشن گوئیاں سمجھنے میں غلطی کھائی (نعوذ باللہ)

اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کرسکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشن گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۷)

جس طرح نبی کریم ﷺ کا انکار کفر ہے اسی طرح مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے:

اب معاملہ صاف ہے کہ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیوں کہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو (نعوذ باللہ) نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیوں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت قوی اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ش ۳ ص ۸۔۱۴۷)

عقیدہ ختم نبوت باطل عقیدہ اور اسلام شیطانی مذہب (نعوذ باللہ)

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے۔ تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا۔ اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔ میں خدا

تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے کھلا ہے (نعوذ باللہ)

☆ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۸، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۴۴)

☆ احمدی جماعت اس امر کی معتقد ہے کہ نبوت کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور کھلا رہے گا۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۸، انوار العلوم جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

☆ میر اسحاق قادیانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔۔۔دروازہ نبوت کھلا ہے۔

(ماہنامہ تعلیم الدین قادیان دسمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۱)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس بات کا فیصلہ فرمایا ہے کہ اُمت محمدیہ میں نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اُمید دلائی ہے مسلمانوں میں خدا کی طرف سے رسول مبعوث کیے جائیں گے۔ (تبلیغ ہدایت صفحہ ۲۹۲)

☆ آپ (مرزا قادیانی) نے بتایا اگر خدا بولتا نہیں (اب وحی منقطع کر دی ہے) تو اسلام بھی ایک مردہ مذہب ہے۔ (تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۲۰)

☆ مفتی صادق قادیانی نے مرزا قادیانی کو رسول قرار دیا ہے۔

(ماہنامہ تعلیم الدین قادیان جولائی، اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۳۷)

جو کہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا کذاب ہے (نعوذ باللہ)

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ (انوار خلافت صفحہ ۶۵، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

عقیدہ ختم نبوت مردود اور لعنتی عقیدہ ہے (نعوذ باللہ)

وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ کمالات الٰہیہ (نبوت و رسالت) سے مشرف ہو سکے وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۸-۹، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۶)

مرزا قادیانی کا تخت نبی کریم ﷺ کے تخت سے بھی اونچا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے اپنے اوپر نازل ہونے والی ایک وحی یوں بیان کی، کہ آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۵۶، حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۳۹)

مرزا قادیانی کا قلم نبی کریم ﷺ کی تلواروں کے برابر (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۱۴)

نبی کریم ﷺ کی شان اطہر میں نازل ہونے والی آیات کو مرزا کا اپنے اوپر چسپاں کرنا اور اپنے اوپر نزول وحی کا دعویٰ اور اس کے چند عربی الہامات:

مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ کی شان اطہر میں نازل ہونے والی آیات کا اپنے اوپر نزول بتایا اور ان کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی سعی مذموم کی۔ اس کے چند نمونے درج ذیل ہیں ان میں بعض آیات ہیں اور بعض مرزا کی وحی کے دوسرے الفاظ ہیں:

۱۔ انا اعطیناك الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هوالابتر

(انجام آتھم صفحہ ۵۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۸)

۲۔ ورفعنا لك ذکرك

(انجام آتھم صفحہ ۵۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۹)

۳۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله

(اعجاز احمدی صفحہ ۷، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲ و روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۰۷، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۲۸، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۲)

۴۔ اصحاب الصفة وماادرك اصحاب الصفة تری اعینهم تفیض من الدمع یصلون علیك۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۔۶۳۱)

۵۔ وداعیا الی الله باذنه سراجا منیرا

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، تذکرہ مجموعہ الہامات ۲۔۶۳۱)

۶۔ یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیك

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۳۲)

۷۔ یرفع اللہ ذکرک

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۵۸۷، حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۲،
مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۵۷)

۸۔ تبت یدا ابی لھب وتب (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۳۸)

۹۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۵۸۶، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۳۹)

۱۰۔ وما ارسلنک الا رحمۃ اللعلمین

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۴۰)

۱۱۔ انت من بمنزلۃ عرشی، انت منی بمنزلۃ ولدی

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۲۴)

۱۲۔ انا نزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللہ ورسول وکان امر اللہ مفعولا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۵۹۰، حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۴۳)

۱۳۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۴، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۲۸۔۶۳۱)

۱۴۔ سلام علیکم طبتم نحمدک ونصلی صلوٰۃ العرش الی الفرش

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۴۹)

۱۵۔ لولاک لما خلقت الافلاک

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۱۶)

۱۶۔ قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۵۶)

۱۷۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۶)

۱۸۔ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳)

۱۹۔ الرحمٰن علم القرآن

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۵۸۶، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲۰)

۲۰۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۴)

صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ عظمت وشان کے مالک نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام ہیں ان کو قرآن مجید نے اللہ کی جماعت قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضا کی سند عطا فرمائی ہے نبی کریم ﷺ نے ان کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا ہے جو شخص ان کی توہین وتنقیص کرتا ہے اس پر لعنت خداوندی اور وہ بدبخت جہنمی ہو جاتا ہے ان نفوس قدسیہ کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات بھی ملاحظہ کریں۔

مرزا قادیانی حضرت ابو بکر صدیق سے بہتر ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ ۲۹۶، تبلیغ رسالت جلد۹ صفحہ ۳۰، یہی مفہوم انوار العلوم جلد۲ صفحہ ۲۷۹)

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے نام نہاد اہل بیت کا عقیدہ یہ ہے:

ابو بکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت (مرزا) غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ (ماہنامہ المہدی ش ۲/۳، جنوری فروری ۱۹۱۵ صفحہ ۵۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر برتری (نعوذ باللہ)

صدیق یعنی بہت ہی سچ بولنے والا انسان شہید سے اوپر ہوتا ہے اور اپنے ہر قول کی تائید اپنے عمل سے کرتا ہے اور اس کی فطرت نبیوں کی سی فطرت ہوتی ہے اور اس کے کام نبیوں کے سے کام ہوتے ہیں لیکن کسی قدر کمی اور نقص کی وجہ سے وہ درجہ نبوت کے پانے سے روکا جاتا ہے ورنہ اس حد تک پہنچا ہوا ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ وہ نبی ہی ہو جائے بلکہ جزوی نبوت اسے مل جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے تجدید دین کا کام لیتا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی جو صدیق تھے تجدید دین کا کام کرنا پڑا۔۔۔ اور یہ محدث کا آخری درجہ ہوتا ہے اور یہ درجہ اُمت محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے پایا۔

(حقیقۃ النبوت، صفحہ ۳-۱۵۲، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

مرزا قادیانی کا خلیفہ حکیم نورالدین ابوبکر صدیق ہے (نعوذ باللہ)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ، مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت (مرزا قادیانی) صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت (مرزا) صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے مبارکہ بیگم نے یہ خواب سُنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سُنانا مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳)

☆ مرزا قادیانی کے سالے میر محمد اسحاق نے اپنی وصیت میں لکھا جسے مرزا بشیر احمد نے نقل کیا ہے کہ (میں) نور الدین (بھیروی) کو ابو بکر (صدیق) کا اور موجودہ امام جماعت احمدی کو عمر (فاروق) کا مثیل سمجھتا ہوں۔ (مضامین بشیر جلد۲ صفحہ ۲۶۸)

آیات جہاد کی صحابہ کرام کو سمجھ نہ آئی (نعوذ باللہ)

افسوس کہ نبوت اور خلافت کے زمانہ کے بعد اس مسئلہ جہاد کے سمجھنے میں جس کی اصل جڑ آیت کریمہ مذکورہ بالا ہے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ ۳۶۷)

بہشتی مقبرہ میں مدفون قادیانی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہم پلہ ہیں (نعوذ باللہ)

قادیانی ترجمان میں افسر بہشتی مقبرہ کا اعلان شائع ہوا کہ

آج تمہارے لیے ابوبکر وعمر کی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہوگا اس لیے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرم کے پہلو میں دفن ہو گئے اور تمہارے لیے اس خصوصیت میں ابوبکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد۲ ش ۹۹، ۲ فروری ۱۹۱۵ صفحہ ۶)

مردہ علی المرتضٰی کی تلاش چھوڑو زندہ علی مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے خود کہا ہے کہ

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

حضرت علی المرتضیٰ اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم پر برتری (نعوذ باللہ)

یہ سوال کہ حضرت علی نبی کیوں نہ ہوئے اور دیگر اہل بیت نے یہ مرتبہ کیوں نہ پایا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت علی یا دیگر اہل بیت کامل طور پر آنحضرت ﷺ کے علوم اور معارف کے وارث ہوتے اور ضرورت زمانہ بھی متقاضی ہوتے تو ضرور وہ بھی نبوت کا درجہ پاتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۱۰۷، ۱۸ اپریل ۱۹۱۶ء)

حضرت علی المرتضیٰ اور سیدہ فاطمہ کا اکمل واتم وارث مرزا قادیانی

ہے (نعوذ باللہ)

بے شک جسمانی طور پر فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی سے ایک نسل چلی لیکن کامل واکمل روحانی وجسمانی فرزند سب سے بڑا فرخندہ گوہر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء کے روحانی کمالات کا اتم اکمل طور پر وارث ایک ہی ہوا اور وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ ش ۱۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۰ء)

حضرت علی المرتضیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

رویا دیکھا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ خواب میں، ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۸، ماہنامہ تحریک جدید ربوہ مئی ۲۰۱۱ صفحہ ۴)

مرزا قادیانی کی بیوی اُم المومنین ہے (نعوذ باللہ)

☆ اُم المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُن کر فرمایا اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کیے جاتے ہیں ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کی سُنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ اُم المومنین کیوں کہتے ہو پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا کیا اس کی بیوی کو تم اُم المومنین کہو گے یا نہیں۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۵۵۵)

☆ ملک غلام حسین صاحب مہاجر خادم المسیح محلہ دار الرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؑ شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضور کو دبایا کرتے تھے میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں ایک اور لڑکا جلال جو بٹی کا تھا اور مغل تھا وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اُم المومنین (مرزا کی بیوی) بھی پاس بیٹھی تھیں یکدم جو حضرت صاحب نے آنکھ کھولی تو فرمایا کہ تو محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا۔ اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔ حضرت اُم المومنین نے جب یہ الفاظ سُنے تو فوراً اُٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۱ ص ۹۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶-۸۱۵)

متعدد قادیانی لٹریچر میں یہی اصطلاح مرزا کی بیوی کے لیے اُم المومنین مرحومہ ہے

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۳۱، سیرت طیبہ صفحہ ۲۴۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر بداخلاقی کی بکواس (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے اپنے ایک سالے ڈاکٹر اسماعیل کو خط میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بداخلاقی برداشت کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۴۷)

حضرت سیدہ فاطمہ کی ران پر مرزا قادیانی کا سر (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ۔

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۱۱، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۵، تریاق القلوب صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۹، جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲، جلد ۱۸، صفحہ ۲۱۳، حقیقۃ النبوت جلد ۱، صفحہ ۲۶۶، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۶۱۳، تصدیق احمدیت صفحہ ۱۱۲)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

وکنت ذات یوم فرغت من فریضۃ المساء وسننما وانا مستیقظ مأخذ فی نوم ولا سنۃ وما کنت من النائمین فبینا انا کذلک اذ سموت صوت ملك الباب فنظرت فاذا رجال مدکین یاتوننی متسار عین فاذا دنوا منی عرفت انھم خمسۃ مبارکۃ اعنی علیا مع ابنیہ وزوجتہ الذھراء وسید المرسلین اللہ صل وسلم علیہ وآلہ الی یوم الدین ورایت ان الزھراء وضعت راسیٰ علی فخذھا ونظرت بنظرات تحنن کنت اعرف فی وجمما ففممت فی نفسی ان لی نسبۃ بالحسین واشابمہ فی بعض صفاتہ سوانحہ

ایک روز میں شام کے فرائض اوسنن سے فارغ ہوا میں جاگنے والا تھا نہ مجھے نیند اور نہ

مجھے اُونگھ نے پکڑا اور نہ میں سونے والوں میں سے تھا میں اسی حالت میں تھا۔ جب میں نے دروازے کے کھلنے کی آواز سُنی میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس جلدی آئے، جب وہ میرے قریب ہوئے تو میں نے پہچانا کہ وہ پانچ بابرکت ہیں میری مراد علی (المرتضیٰ) اور وہ اپنے دو بیٹوں اور اپنی بیوی فاطمۃ الزہراء اور رسولوں کے سردار کے ساتھ اُن پر صلوٰۃ وسلام قیامت تک ہو میں نے دیکھا کہ فاطمہ زہراء نے میرا سر اپنی ران پر رکھا میں نے بنظر تحسین اُس کے چہرے میں دیکھا میں اپنے دل میں جان گیا کہ مجھے حسین کی نسبت اور مشابہت ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ۵۰-۵۴۹)

حضرت امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہ پر برتری (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۵۲، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۶۴)

امام حسین دشمنوں کا کشتہ اور مرزا قادیانی خدا کا کشتہ (نعوذ باللہ)

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۳)

خدا کی تائید امام حسین کی بجائے مرزا قادیانی کو (نعوذ باللہ)

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۷۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱)

امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر گونہہ کا ڈھیر ہے (نعوذ باللہ)

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو (مرزا قادیانی کا ذکر) کے پاس گوہ (ذکر امام حسین رضی اللہ عنہ) کا ڈھیر ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۸۲، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۴)

امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر شان میں مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو، کہ حسین تمہارا منجی ہے کیوں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے

(دافع البلاء صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)

امام حسین رضی اللہ عنہ پر مرزا قادیانی کی فضیلت (نعوذ باللہ)

☆ افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں ان سے تو زید ہی اچھا رہا جس کا نام قرآن شریف میں موجود ہے ان کو آنحضرت ﷺ کا بیٹا کہنا قرآن شریف کے نص صریح کے برخلاف ہے جیسا کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے سمجھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت امام حسینؓ رجال میں سے تھے عورتوں میں سے نہیں تھے حق تو یہ ہے کہ اس آیت نے اس تعلق کو جو امام حسین کو آنحضرت ﷺ سے بوجہ پسر دختر ہونے کے تھا۔ نہایت ہی ناچیز کر دیا ہے غرض حسین کو نبیوں پر فضیلت دینا بیہودہ خیال ہے ہاں یہ سچ ہے کہ وہ بھی خدا کے راست باز بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گزر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے پس بلا وجہ ان کو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے

نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کا مظہر ٹھہرایا ہے اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے۔۔۔کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے پھر اگر درحقیقت میں وہی مسیح موعود ہوں تو خود سوچ لو کہ حسین کے مقابل مجھے کیا درجہ دینا چاہیے اگر میں وہ نہیں ہوں تو خدا نے صدہا نشان کیوں دکھلائے اور کیوں وہ ہردم میری تائید میں ہے۔

(نزول المسیح ۵۰_۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۸_۴۲۳)

☆ اور بخدا اسے (امام حسین) کو مجھ سے کچھ زیادت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۳)

☆ مگر حسین کو (دیکھ لو) پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۳)

☆ اور میں خدا کے فضل سے اس کے کنارہ عاطفت میں ہوں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لیئمون کے حملہ سے جو پلنگ صورت میں بچایا جاتا ہوں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۶۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱)

☆ اور اگر دشمنی تلواروں اور تیزوں کے ساتھ میرے پاس آویں پس بخدا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۶۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱)

☆ تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی جو (حسین) نومیدی سے مرگیا پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا وہ خدا جو ہلاک کرنے والا ہے۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۳)

☆ تو مجھے گالی دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے کیا امام حسین کے سبب سے تجھے رنج پہنچا پس تو برافروختہ ہوا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۹)

☆ امام حسین کی فضیلت کے بارے میں کہ ان پر میری فضیلت سُن کر یوں ہی غصہ میں آجاتے ہیں قرآن کریم نے کہاں امام حسینؓ کا نام لیا ہے زید کا ہی نام لیا ہے اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیے تھا کہ امام حسین کا نام بھی لے دیا جاتا اور پھر ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہہ کر اور بھی ابوت کا خاتمہ کر دیا اگر الا الحسین اس آیت کے ساتھ کہہ دیا جاتا تو شیعہ کا ہاتھ کہیں تو پڑھ جاتا۔

(ملفوظات سے احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱-۲)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

حضرت (مرزا قادیانی) صاحب نے اپنے متعلق فرمایا ہے

کربلائے ست سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت امام حسینؓ کی ہتک کی ہے لیکن نادان نہیں جانتے کہ حضرت صاحب نے اپنے ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام حسین تو ایک بار مارے گئے لیکن مجھے دشمن ہر وقت مارنے کے درپے رہتے اور ایذائیں دیتے ہیں اور میں ہر وقت کربلا کا نظارہ دیکھتا رہتا ہوں سولی پر ایک دفعہ چڑھ کر مرنا اتنی بڑی بات نہیں جتنی کہ ہر وقت ابتلاؤں میں پڑے رہنا۔

(تقدیر الٰہی صفحہ ۹۴، انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۶۱۹)

ایک سو امام حسین رضی اللہ عنہ ہر وقت مرزا قادیانی کی جیب میں (نعوذ باللہ)

کربلائے سراست ہر آنم صد حسین است در گریبانم

میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد ا صفحہ ۶۷۵، نزول المسیح صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷)

سو امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی مرزا قادیانی کے ایک لمحے کے برابر ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ

شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا:

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

میرے گریباں میں سو حسین ہیں لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں سو حسین کے برابر ہوں لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر (اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ، حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا۔ جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا حضرت امام حسین ا ر تت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیاء موجود تھے اسلام اپنی شان وشوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان وہ غم کہاں ہو

سکتا تھا۔ جو اس شخص کو ہوا جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم کی شہادت سے بڑی تھی نہیں اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اُٹھانی پڑی وہ حضرت امام حسین کو نہیں اُٹھانی پڑی اس طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر بیٹھے رہے پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اس طرح فوت ہوئے جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے۔ نہیں مگر کوئی ہے جو کہے محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی اس طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا۔ جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی اسی لیے حضرت مسیح موعود نے کہا ہے۔

کربلائیست سیر ہر آنم　　　　صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کررہا ہوں۔

(خطبات محمود جلد ۱۰ صفحہ ۲۶، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ ش ۸۰، ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

امام حسین پر عبداللطیف قادیانی کی فضیلت (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے کہا کہ

امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۴)

مرزا قادیانی کے منکر سید کی سیادت باطل ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے لکھا ہے کہ

اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں داخل ہوگا اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔

(قول الحق صفحہ ۳۲، انوار العلوم جلد ۸ صفحہ ۸۰)

آیت تطہیر سے مرزا قادیانی کے اہل بیت کی پاکیزگی (نعوذ باللہ)

یہ بھی ان (میرے گھر والوں) کی نسبت الہام تھا انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۷)

مرزا قادیانی کی اولاد نسل سیدہ اور پنجتن پاک ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے اشعار کی صورت میں کہا ہے کہ

میری اولاد سب تیری عطاء ہے ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں یہی ہے پنجتن جن پر بنا ہے

(درثمین صفحہ ۴۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی (نعوذ باللہ)

جیسا کہ ابو ہریرہ غبی تھا۔ اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ردی کی ٹوکری میں (نعوذ باللہ)

جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۴۱۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۰)

نادان صحابہ کرام (نعوذ باللہ)

بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۲۴۶،، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود ایک معمولی انسان تھا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۲۴۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا الٹے معنی کرنا جس سے ہنسی میں پڑ جاتے تھے (نعوذ باللہ)

اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی روایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ ایسے اُلٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶)

مرزا قادیانی کے تین سو تیرہ صحابی (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ

حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام اس میں درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں ہم تینوں پر اور ان مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور دریافت کیا اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں مگر ہمارے ناموں کے آگے مع اہل بیت کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۹۷-۱۸۹۶ میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیوں کہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳، اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم ۴۰ تا ۴۵

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۳۳)

☆ اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی کتاب موجود ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور دوبارہ اتمام حجت کے لیے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸-۳۲۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قادیانیوں میں مماثلت (نعوذ باللہ)

قادیانی ترجمان رقمطراز ہے کہ

☆ حوالہ جات مندرجہ بالا ان لوگوں پر حجت ہیں جو اصحاب مسیح موعود کی عیب چینیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی صحابہ آنحضرت سے کیا نسبت ہے یا ان سے گھٹیا درجے کے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان اصحاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی اور ان لوگوں نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے، دونوں میں فرق بین ہے حالانکہ حوالہ جات بالا فوق الذکر سے ثابت ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہی خاتم الانبیاء اور محمد رسول اللہ فرمایا اور مسیح موعود (مرزا قادیانی اور مصطفےٰ میں تفریق کرنے سے منع کیا کیوں کہ مسیح موعود بھی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہے پھر صحابہ مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے ہاتھ کے تربیت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا پس ان دونوں گروہوں میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت ہیں صرف زمانہ کا فرق ہے وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں یہ بعثت ثانی کے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ ش ۹۲، ۲۸ مئی ۱۹۱۸، صفحہ ۵)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا کہ

ایک نبی ہم (قادیانیوں) میں بھی خدا کی طرف سے (مرزا قادیانی) آیا اگر اس کی اتباع کریں گے۔ تو وہی پھل پائیں گے جو صحابہ کرام کے لیے مقرر ہو چکے ہیں۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء، آئینہ صداقت صفحہ ۵۳)

☆ مرزا قادیانی نے خود بھی لکھا ہے کہ

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

صحابہ میں داخل ہوا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۸_۹)

☆ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود (مرزا) کے حاشیہ نشینوں نے وہی خمیر پایا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کے صحابہ کو پہنچا تھا۔

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۳۱۲)

قادیان کی فضیلت حرمین شریفین اور دیگر مقامات پر

قادیان کی حاضری کا ثواب (نعوذ باللہ)

جو لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اسی جگہ (قادیان) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۲)

قادیان کی زمین حرم (نعوذ باللہ)

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(جماعت احمدیہ کی مقدس بستی قادیان صفحہ ۱۷، درثمین صفحہ ۴۹، مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۴۳۷، مرکز احمدیت قادیان صفحہ ۲۸۸)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی چھاتیوں کا دودھ (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ ۴۶، انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۱۳۶)

قرآن مجید میں قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ (نعوذ باللہ)

تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۴۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰، مجموعہ اشتہارات جلد ۲، صفحہ ۴۰۴)

قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ (نعوذ باللہ)

☆ قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۴۳۷، تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۷۲، میری کہانی صفحہ ۴۵)

☆ قادیانی مبلغ غلام رسول راجیکی نے لکھا ہے کہ

زہے قسمت کہ دُنیا میں فدائے قادیان تم ہو — مسیحائے محمدؐ کے نشانوں میں نشان تم ہو

مبارک ہو تمہیں اس منزل محبوب میں رہنا — وہی ہے تخت گاہ احمد مرسل جہاں تم ہو

(حیات قدسی صفحہ ۳-۲۵۲)

قادیان دار الامان جنت نشان ہے (نعوذ باللہ)

کیا چلے جاتا ہے تم کو قادیان کو چھوڑ کر — چھوڑ کر دار الامان جنت نشان کو چھوڑ کر

(مضامین بشیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۳)

قادیان میں حج (نعوذ باللہ)

☆ چونکہ حج پر وہی لوگ جا سکتے ہیں، جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک روز ظلی حج مقرر کیا۔ تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ش ۶۶ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۵، خطبات محمود جلد ۱۳ صفحہ ۶۲۹)

☆ حضرت مسیح موعود کا جو یہ الہام ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں مگر غیر مبایعین مدینہ لاہور کو اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں اسی بات پر وہ قائم رہیں تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ظلی حج کہنا کوئی ناجائز نہیں ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ش ۸۰، مؤرخہ ۵ جنوری ۱۹۳۳ء صفحہ ۴، انوار العلوم جلد ۱۲ صفحہ ۶-۵۷۵)

☆ آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔۔۔جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہیں ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہیں۔ (خطبات محمود، جلد ۴، صفحہ ۲۵۴)

☆ اس جگہ (قادیان) میں نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور جو غافل رہے وہ نقصان اور خطر میں ہے، کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۲)

☆ شیخ یعقوب علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔۔۔صاحبزادہ عبداللطیف صاحب حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوئے تھے وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے اور یہی حج ہے چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لیے نہ گئے اور یہیں رہے کیونکہ وہ اگر حج کے لیے چلے جاتے تو احمدیت نہ سیکھ سکتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ش ۸۰، مؤرخہ ۵ جنوری ۱۹۳۳ء صفحہ ۴، انوار العلوم جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۶)

☆ قادیان کو مدینہ منورہ کی طرح قرار دیا

(خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۳۶۸)

اولیائے کرام کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

قادیانی مرزا کے منحوس قلم سے جس طرح اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام صحابہ کرام اہل بیت عظام کی شان اطہر میں توہین آمیز عبارات لکھی ہیں اسی طرح اولیائے کرام کی توہین و تنقیص میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی اس کی چند عبارات ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔

تمام اولیاء پر برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اسلام میں اگرچہ ہزار ہا ولی اور اہل اللہ گزرے ہیں مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہ (مرزا قادیانی) موعود تھا۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱)

☆ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ اور مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی، اور اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶)

☆ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوب میں آپ ہی تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد آنے والے ہیں جن پر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات ہیں ان سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ میرے پیرو ہیں سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکراً نعمۃ اللہ کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے ان بہتوں پر افضلیت بخشی ہے کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں اور مراتب اولیاء سے بڑھ کر نبیوں سے مشابہت دی ہے۔ (حیات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۹)

مرزا قادیانی خاتم الاولیاء ہے (نعوذ باللہ)

میں ولایت کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ جلد صفحہ ۳۵، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۷۰۔۶۹)

حضرت غوث اعظم کی ہمسری کا دعویٰ بلکہ برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ سلطان عبدالقادر اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیوں کہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اس طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اُٹھائیں یہ اس قسم کا فقرہ قدمی ھذا علی رقبہ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر جیلانی کا ہے جس کا معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔

(اخبار بدر ج ۶ ش ۱۴، ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۱۰، اخبار الحکم ج ۱۱ ش ۱۱، ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپتے ہیں پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۱۶ طبع قدیم صفحہ ۵۰۹ طبع جدید)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے خطبہ میں بیان کیا کہ

سید عبدالقادر جیلانی نے اپنے آپ کو اپنے حال کی کیفیات بیان کرنے تک رکھا کیوں کہ وہ مامور نہ تھے مجدد تھے اور مجددیت کے مقام پر کھڑے تھے اس لیے انہوں نے اپنے اندر کی کیفیت بیان کردی کہ یہ کچھ میرے اندر گزر رہا ہے اور میں نے یہ کچھ دیکھا ہے وہ مجدد تھے مخاطبہ مکالم الہیہ سے مشرف تھے اور اپنے زمانہ میں لوگوں کے لیے رحمت تھے مگر توحید کو اصولی طور پر بیان کرنا ان کے لیے نہ تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا قادیانی) کے لیے رکھا گیا تھا جو مامور کر کے بھیجے گئے تھے اس لیے آپ سے پہلے لوگ ایسا نہ کر سکتے تھے کہ توحید کے اصول بھی بیان کرتے توحید کا حال اور خاص کر وہ حال جو ان کے ساتھ گزر رہا تھا وہی بیان کر سکتے تھے اور یہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی کام تھا کہ توحید کی اصل اور اس کے اصول اور اس کی غرض بیان فرماتے پس یہ فرق ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام اور گزشتہ صوفیاء حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے درمیان توحید بیان کرنے کے متعلق ہے۔

(خطبات محمود جلد ۹ صفحہ ۳۔۲۸۲، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ ش ۴۶ مؤرخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

☆ شاید کوئی کہے کہ تم اپنے قول سے آپ پکڑے گئے اگر عبدالقادر جیلانی اور محی الدین ابن عربی سے بھی توحید کے متعلق وہ بات بیان کی جو حضرت مرزا صاحب نے بیان کی اور خدا سے علم حاصل کر کے کی تو پھر حضرت مرزا میں ان سے بڑھ کر کون سی بات ہے لیکن ہم نے کب کہا ہے کہ ان کا علم خدا سے حاصل کردہ نہ تھا بے شک ان کا علم خدا سے ہی حاصل کیا ہوا تھا لیکن نور نبوت نہ ہونے کی وجہ سے ان کا علم کامل نہ تھا اس لیے ابن عربی تو وحدت وجود کی طرف نکل گئے اور سید عبدالقادر حال کی کیفیات بیان کرنے تک محدود ہو گئے، اس سے آگے ایک قدم بھی نہ اُٹھا سکے۔ ہرگز اصول بیان کرنے کی طرف نہ آئے جن سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اُٹھا سکتے لیکن حضرت مسیح موعود نے اصول بیان کیے اور آپ میں اور ان میں یہی تو فرق ہے۔۔۔ یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہو کر توحید کو اس سے زیادہ پیش نہیں کیا جتنا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور محی الدین ابن عربی نے کیا۔

(اخبار الفضل قادیان ۲۰، اکتوبر ۱۹۶۵ء، خطبات محمود جلد ۹ صفحہ ۲۸۱)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی ملعون کذاب جاہل بے حیا تھے (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ گولڑوی) کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن پس میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۸)

☆ معمار معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور حداد حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔

چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپے لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکھلا افسوس کہ دس برس کا عرصہ گزر گیا کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکر اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے اے نادان اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا یہ صرف گوہ کھانا ہے اے جاہل بے حیا اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر۔ (نزول المسیح صفحہ ۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۱)

☆ دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین، رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مر چکا ہے اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔

(نزول المسیح صفحہ ۷۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۸)

اہل اسلام کے متعلق قادیانی عقائد ونظریات

مرزا قادیانی اور اس کے متعلقین کے نزدیک اہل اسلام کیا ہیں مندرجہ ذیل عبارات سے یہ واضح ہو جائے گا کہ قادیانیوں کے نزدیک سارے مسلمان کافر ولد الحرام، بدکار عورتوں کی اولاد جہنمی خنزیر ہیں جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے۔ نعوذ باللہ

مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر ہے (نعوذ باللہ)

☆ ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰)

☆ اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) نے الذین کفروا غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۳)

☆ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۷)

جو مرزا کی فتح کا قائل نہیں وہ ولد الحرام ہے (نعوذ باللہ)

اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جاوے گا، کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

(انوار الاسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

مرزا قادیانی کے مخالف مرد خنزیر اور عورتیں کتیاں ہیں (نعوذ باللہ)

☆ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ہیں۔

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۳)

مرزا قادیانی کی تصدیق نہ کرنیوالے کنجریوں کی اولاد ہیں (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفخ من معار فيها

سوم انما ويقبلني ويصدق دعوتي-- لاذرية البغايا

میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸_۵۴۷، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۸_۵۴۷)

☆ مرزا قادیانی کی عربی عبارت اذرية البغايا کا ترجمہ ہم نے رنڈیوں کنجریوں کی اولاد کیا ہے۔اس لیے کہ بغایا جمع ہے اور اس کا واحد بغیہ ہے جس کا معنی بدکار فاحشہ زانیہ ہے۔ خود مرزا قادیانی نے بغایا کا معنی بازاری عورتیں کیا ہے۔

خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۹ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۹، انجام آتھم صفحہ ۲۸۲، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۲، نور الحق صفحہ ۱۲۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۶۳

میں اس قسم کا معنی کیا ہے۔

مرزا قادیانی کی دشمنی کرنیوالا جہنمی ہے (نعوذ باللہ)

اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۶۳)

مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے (نعوذ باللہ)

☆ اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیوں کہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو (نعوذ باللہ) نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیوں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۶)

مرزا قادیانی کے مخالفین کا نام عیسائی یہودی مشرک ہے (نعوذ باللہ)

جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

(نزول المسیح صفحہ ۴ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۲)

مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہ ہونیوالے کافر ہیں (نعوذ باللہ)

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵، از مرزا بشیر الدین محمود انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۱۱۰)

مسلمانوں کی اقتداء میں نماز قطعی حرام ہے (نعوذباللہ)

☆ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۹)

☆ کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ پڑے ہیں ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے فیما یتقبل اللّٰہ من المتقین (المائدہ ۲۸) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ا صفحہ ۴۴۹)

☆ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۰، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

☆ صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو، بہتری اور نیکی اس میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا

تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ا صفحہ ۵۲۵)

مسلمانوں سے میل جول اور ہر قسم کے تعلقات حرام (نعوذ باللہ)

☆ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی اور دوسرے دنیوی دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۶۹۔۷)

☆ حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے، یہ حکم ابتداء ۱۸۹۸ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۰ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا آپ کا یہ فرمان جو خدائی منشاء کے ماتحت تھا اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھو

اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دُنیا کی اصلاح کے لیے جاری کیا ہے اور جس نے دُنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایمان لاتا ہے وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور زعیم ہوتا ہے پس جو شخص خدا کے ماموروں کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں اس میں کسی کے بُرا منانے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کا ایک طبعی اور قدرتی نتیجہ تھا۔ جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا، چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کے متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو اس کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اما مکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہو گا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔

دوسری ہدایت جو آپ اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشتری تھی یعنی احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی مخالفت فرما دی اور آئیندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد

کے ساتھ نہ بیاہی جائے یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے اس میں کامیابی نہ ہو۔ لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں اس قسم کی وجوہات کی بناء پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۸۴-۸۵ از مرزا بشیر احمد)

غیر قادیانیوں کو لڑکی نکاح میں دینا:

ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۳-۹۴، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۱)

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا:

☆ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے بعنوان "غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا" لکھا ہے کہ

آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے۔ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۱، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)

☆ مرزا فضل احمد (بن مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کے جنازے کے ساتھ سید ولایت شاہ صاحب موصوف بھی قادیان میں تھے یہ معلوم نہیں کہ ساتھ گئے تھے یا پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مرزا فضل احمد صاحب کے دفن کرنے اور جنازہ پڑھنے سے قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت کرب و اضطراب کے ساتھ باہر ٹہل رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو اس کی وفات سے حد درجہ تکلیف ہوئی ہے اسی امر سے جرأت پکڑ کر میں خود حضور کے پاس گیا اور عرض کیا کہ حضور وہ آپ کا لڑکا تھا بے شک اس نے حضور کو خوش نہیں کیا لیکن اس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا تھا اس لیے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا (اس لیے کہ وہ مرزائی نہیں ہوا)

(اخبار الفضل قادیان ج ۲۹ ش ۹۸، مورخہ ۲۲، اپریل ۳ مئی ۱۹۴۱ء ص ۱۴۷، مضامین بشیر ج ۱ ص ۴۲۸)

مرزا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا یہ نفوس قدسیہ ذات و کردار کے اعتبار سے بھی تمام جہان کے لوگوں سے ممتاز تھے۔ اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ پر جھوٹ گھڑنے والے دُنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوا کرتے ہیں یہی حال مرزا قادیانی کا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مرزا قادیانی کی زبان و قلم سے وہ کچھ کہلوایا اور لکھوایا کہ جس سے مرزا قادیانی کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں سے خود اس کے پاگل پن اور حماقت و جہالت کا ثبوت ہر عامی شخص تک کو مل جاتا ہے اور ہر ذی شعور اور عقل سلیم کا مالک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت یا ولایت و مجددیت و مہدیت کے درجات عظیمہ پر تو کیا فائز ہوتا یہ شخص تو انسانی اخلاق سے بھی عاری اور محروم تھا چہ جائیکہ اسے کسی اونچے اسلامی درجے پر فائز مانا جائے۔

مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں اس کا اپنے ذاتی کردار اس قدر مضحکہ خیز ہے کہ اسے نبی یا مہدی تو کجا ایک انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے یہی وجہ ہے کہ وفات مسیح اور اجرا کے نبوت کے عقائد پر بحث و مناظرہ کرنا قادیانیوں کا عامۃ الناس کو گمراہ کرنے کا ایک حربہ ہے (یہ الگ بات ہے کہ ان موضوعات پر بھی قادیانی منہ کی کھاتے ہیں) اس پر ہمارا تجربہ ہے کہ قادیانیوں سے بوقت مناظرہ و بحث کہہ دیا جائے کہ آج بحث کا موضوع مرزا قادیانی کی ذات و کردار ہے تو قادیانیوں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور راہ فرار میں ہی اپنی عافیت تصور کرتے ہیں اس موضوع پر قادیانی گفتگو کے لیے عموماً ہرگز تیار نہیں ہوتے اس کی کیا وجہ ہے۔

قادیانی اکابر کے نزدیک بھی کسی مدعی نبوت کے دعویٰ کو پرکھنے کا بنیادی معیار یہ ہے اس کا کردار، اس کا صادق یا کاذب ہونا پرکھنا۔ اس پر دو قادیانی تحریریں بطور ثبوت درج کی جارہی ہیں:

☆ مرزا بشیر احمد ایم اے جسے مرزا قادیانی نے قمر الانبیاء قرار دیا نے لکھا ہے کہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ جب فتح اسلام توضیح مرام شائع ہوئیں تو ابھی میرے پاس نہ پہنچی تھیں اور ایک مخالف شخص کے پاس پہنچ گئی تھیں اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو اب میں مولوی صاحب کو یعنی مجھے مرزا غلام احمد صاحب سے علیحدہ کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا مولوی صاحب کیا نبی کریم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہوسکتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر میں نے کہا تو پھر ہم یہ دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راستباز ہے یا نہیں اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات کو قبول کریں گے۔۔۔ (مولوی صاحب نے کہا) یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ کردیں تو پھر بھی مجھے انکار نہ ہو۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

☆ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے لکھا ہے کہ

جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک شخص فی الواقع مامور من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے تو پھر اجمالا اس کے تمام دعاوی پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے۔۔۔ غرض اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ مدعی ماموریت فی الواقع سچا ہے، یا نہیں؟ اگر اس کی صداقت ثابت ہو جائے، تو اس کے تمام دعاوی کی صداقت بھی ساتھ ہی ثابت ہو جاتی ہے اور اگر اس کی سچائی ہی ثابت نہ ہو تو اس کے متعلق تفصیلات میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہوتا ہے۔

(دعوۃ الامیر صفحہ ۵۰-۴۹، انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۲۷۶-۲۷۷)

ان عبارات کی روشنی میں کہ آئندہ اوراق میں ہم مرزا قادیانی کی کہانی خود اس کی اپنی زبانی نقل کر رہے ہیں جس سے مرزا قادیانی کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی اس سے قبل ہم نے قادیانی عقائد و کفریات نقل کیے ہیں اگرچہ انہی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اعلیٰ حضرت امام اہل سُنت مجدد برحق امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز سمیت تمام علماء اسلام کا فتویٰ ''مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کافر مرتد ہیں اور جو ان کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے بالکل برحق ہے۔''

مرزا قادیانی کا نسب و خاندان:

مرزا قادیانی کی نسل اور خاندان کیا ہے انہیں خود بھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہے وہ اس حوالے سے خود تشکیک و ابہام کا شکار نظر آتے ہیں اس لیے ان کی اور ان کے آباؤ اجداد کی نسل متعین کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس کا ثبوت خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے ملتا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی تحریریں پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ مغل برلاس:

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضےٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں ثمر قند سے آئے تھے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۵۔۱۴۴ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۔۱۶۲، تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۳۵، حضرت مرزا قادیانی اپنی تحریروں سے صفحہ ۳)

☆ مرزا خدا بخش قادیانی نے لکھا ہے کہ

ملک ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں لاہور سے گوشہ شمال مشرق میں ایک گاؤں قادیان نام ہے جو ضلع گورداسپور میں واقع ہے یہ ایک چھوٹا سا گمنام گاؤں تھا دُنیا میں اس کو کوئی بھی نہیں پہنچانتا تھا بجز اس ضلع کے آدمیوں کے جس میں وہ واقع ہے یہاں مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس اعظم (مرزا قادیانی کے والد) سکونت پزیر تھے جو قوم کے مغل گوت کے برلاس کہلاتے تھے۔ (عسل مصفیٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹)

☆ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

☆ ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قوم کے برلاس مغل تھے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳)

☆ میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں مگر بعض دادیاں میری سادات میں سے تھیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۳)

☆ قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے امیر مولوی محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ

آپ (مرزا قادیانی) کا خاندان مغل قوم برلاس سے ہے۔

(پندرہ روزہ پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر مئی ۲۰۰۸ء صفحہ ۴۷)

☆ میں نے اپنے آباؤ و اجداد کی سوانح کی کتابوں میں پڑھا ہے اور نیز اپنے والد صاحب سے بھی سُنا ہے کہ میرے آباؤ اجداد مغل نسل سے تھے۔

(ترجمہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۳)

۲۔ فارس الاصل ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے۔ **لو کان الایمان معلقا بالثریا لینا له رجل من فارس** یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارس الاصل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا اور پھر تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے۔ **ان الذین کفروا رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه** یعنی جو لوگ کافر ہوئے۔ اس مرد نے جو فارس الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے۔ یہ تمام الہامات ظاہر کیے ہیں کہ ہمارے آباء اولین فارس تھے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۴۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۳، سیرت المہدی جلد ۱ المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

☆ یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں اب خدا کی کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارس خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیوں کہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اس کا علم صحیح اور یقینی اور دوسرے کا شکی اور ظنی۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۵)

☆ میرے پاس فارسی ہونے کے لیے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۶)

☆ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشن گوئی کا مصداق ہے کیوں کہ اگرچہ سچ وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

☆ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱)

۳۔ اسرائیلی اور فاطمی:

☆ خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶)

☆ پس اس طرح وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے، فاطمی بھی ہوا۔ پس وہ گویا نصف اسرائیلی ہوا اور نصف فاطمی ہوا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۱۶۶)

۴۔ بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)

☆ میری بعض دادیاں بنی فاطمہ اور اہل بیت نبوت میں سے تھیں تو اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت و مصلحت سے ان میں اسحاق و اسمٰعیل کی نسل جمع کر دی۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۳)

۵۔ چینی النسل ہونے کا دعویٰ:

☆ میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۷)

☆ یہ تو یقین اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

۶۔ تُرک ہونے کا دعویٰ:

اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

۷۔ معجون مرکب ہونے کا دعویٰ:

اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔

(تریاق القلوب ۱۵۸۔۹، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۶۔۷)

۸۔ نسلیں ہیں میری بے شمار:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین صفحہ ۱۳۱، براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۳)

۹۔ انسانی نسل سے ہونے کا انکار (انسان ہونے سے انکار):

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(سیرت طیبہ صفحہ ۱۶۵، درثمین صفحہ ۱۱۵، براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۷، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۷)

☆ قارئین کرام مرزا قادیانی نے اپنی نسل بدلنے کے لیے کیا کیا جتن کیے درج بالا حوالہ جات کا فیصلہ نقل کر دیتے ہیں چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں زنیم کا لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے

(تفسیر صغیر صفحہ ۷۶۳)

☆ خود مرزا صاحب نے زنیم کا معنی لکھا ہے کہ

زنیم کے معنی ہیں ولد الزنا (یعنی زنا کی پیداوار الحرام)

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۔۲۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۔۱۱۷)

مرزا قادیانی کا مسکن:

اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت کے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس بگوشہ اشمال مشرق واقعہ ہے فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا۔ جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ، کتاب البریہ ۶۔۱۴۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ ۴۔۱۶۳، سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۰۵)

☆ احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہو گا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہو گا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ سے مخفف ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ ۳۔۲۴۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۱۔۲۶۰)

☆ قادیانی مؤرخ دوست محمد شاہد نے قادیان کی گمنام حالت کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ

اس زمانہ میں قادیان ایک انتہائی بے رونق گاؤں تھا چنانچہ پیر سراج الحق نعمانی کی چشم دید شہادت ہے کہ جب آپ 1882ء میں قادیان گئے تو یہ بستی ویران پڑی تھی جس کے بازار خالی پڑے تھے اور بہت کم آدمی چلتے پھرتے نظر آتے تھے بعض دوکانیں ٹوٹی پھوٹی اور بعض غیر آباد خالی پڑی تھیں اور وہ تین یا کم وبیش دکانیں نون مرچ کی تھیں وہ بھی ایسی کہ اگر چار پانچ آنے کا مصالحہ خریدنے کا اتفاق ہو تو ان دکانوں سے بجز دو چار پیسہ کے نہیں مل سکتا تھا اور تھوڑی تھوڑی ضرورتوں کے واسطے بٹالہ جانا پڑتا تھا۔ علیٰ ھذا القیاس اور چیزوں کا بھی یہی حال تھا۔ دو دکان حلوائیوں کی بھی تھیں لیکن ان کی بے رونقی اور کم مائیگی کا یہ حال تھا کہ شاید دو تین پیسہ کی ریوڑیاں گڑ کی جن سے دانتوں کے بھی ٹوٹنے کا احتمال ہو اگر کوئی خرید لے تو خرید لے، ورنہ اور مٹھائی کے لیے مصالحہ کی طرح بٹالہ ہی یاد آئے، مجھے اب تک وہ دکان یاد ہے کہ جس میں کسی قدر نون مرچ اور کچھ تیل کے علاوہ دو چار تھان کپڑے کے بھی رکھے تھے۔۔۔جن کو جٹیوں کے سوا کوئی خریدنے کا نام بھی نہ لے۔۔۔غرضیکہ اس وقت قادیان ایک ویرانے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جس پر چاروں طرف غار کی سی تاریکی اور خاموشی مسلط تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد ا صفحہ ۸۔ ۲۰۷)

☆ اس قادیان کے متعلق مرزا قادیانی نے اپنا کشف یوں بیان کیا ہے کہ

ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا ہے اور انتہا کی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے، اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اُونچے اُونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اقسام اقسام کی دوکانیں خوبصورت اسباب

سے جگمگا رہی ہیں یکے بگھیاں ٹم ٹم فٹن پالکیاں گھوڑے شکر میں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۴۴)

مرزا قادیانی کا کشف اور خواب ابھی تک درست ثابت نہیں ہوا نہ ہی قادیان ایسا عظیم الشان شہر بنا اور نہ ہی قادیان دریائے بیاس تک پہنچا۔

مرزا قادیانی کے والد کی انگریز کی وفاداری:

☆ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریزی) کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۳ تا صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۶۔۴)

☆ ہماری یہ محسن گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں بلکہ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز خدا کے بندوں کی ہمدردی کر رہی ہے ۔ یہاں تک کہ اس ملک کے پرندوں اور چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لیے بھی اس کے عدل گستر قوانین موجود ہیں اور ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھ کر ان کی حق رسی میں مشغول ہے تو اس انصاف اور داد گستری اور عدل پسندی کی خصلت پر نظر کر کے یہ عاجز بھی اپنی ایک تکلیف کے رفع کے لیے حضور گورنمنٹ عالیہ میں یہ عاجزانہ عریضہ پیش کرتا ہے اور پہلے اس سے کہ اصل مقصود کو ظاہر کیا جائے۔ اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرتا ہے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیر خواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیر خواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ اور دلی جانثار تھے کہ وہ تمام حکام جو ان کے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے 1857ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے معہ پچاس نو جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے۔ یہاں تک کہ اس دُنیا سے گزر گئے والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دلعزیز رئیس تھے جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی۔ (تریاق القلوب صفحہ ۳۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۷۔۴۸۸)

☆ اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں

اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد مرزا غلام مرتضٰی ابن مرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گونمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین یا سین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی۔ (نور الحق صفحہ ۳۶۔۳۷، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۶۔۳۷)

☆ میرا باپ مرزا غلام مرتضےٰ اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں نے پر زور تحریروں کے ساتھ لکھا کہ وہ اس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے اور میرے والد صاحب کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے ان کو دیکھتے تھے اور اخلاق کریمانہ کی وجہ سے حکام ضلع اور قسمت کبھی کبھی ان کے مکان پر ملاقات کے لیے بھی آتے تھے کیوں کہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کی اس خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے 1857ء کے نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کر کے گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے تھے چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ وار لڑائی مفسدوں سے کر کے اپنی جانیں دیں اور میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم تموں کے پتن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جانفشانی سے مدد دی غرض اس طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے اپنے مال سے اپنی جان اپنی متواتر خدمتوں سے اپنی وفاداری کو گونمنٹ کی نظر میں ثابت کیا سوانہی خدمات کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ ہمارے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اس حق کو کبھی ضائع نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔

(کشف الغطاء صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۰)

☆ اور میرا باپ اس طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ نہ سما سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز آ جائیں میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ ان کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا، جس کا نام مرزا غلام قادر تھا سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسے کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔

(نور الحق جلد ا صفحہ ۲۸۔۲۷، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸-۳۷)

☆ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اُردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گناہ گار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جانثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دست بردار ہو جائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

☆ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ 1857ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید

کر اور پچاس جوان جنگ جو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ۱۶، روحانی خزائن جلد۱۲ صفحہ۱-۲۷۰)

مرزا قادیانی کے والد بے نمازی:

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا دادا صاحب (مرزا غلام مرتضٰی) نے اس کی بڑی خاطر و مدارات کی اس مولوی نے دادا صاحب سے کہا کہ مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے دادا صاحب نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بے شک میری غلطی ہے مولوی صاحب نے پھر بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور ہر دفعہ دادا صاحب یہی کہتے گئے کہ میرا قصور ہے آخر مولوی نے کہا آپ نماز نہیں پڑھتے اللہ آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اس پر دادا صاحب کو جوش آ گیا اور کہا کہ تمہیں کیا معلوم ہے کہ وہ مجھے کہاں ڈالے گا میں اللہ تعالیٰ پر ایسا بدظن نہیں ہوں میری اُمید وسیع ہے خدا فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمة الله تم مایوس ہو گئے میں مایوس نہیں ہوں، اتنی بے اعتقادی میں تو نہیں کرتا۔ پھر کہا اس وقت میری عمر 75 سال کی ہے آج تک خدا نے میری پیٹھ نہیں لگنے دی تو کیا اب وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے گا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ پیٹھ لگنا پنجابی کا محاورہ ہے جس کے معنی دشمنی کے مقابلہ میں ذلیل و رسوا ہونے کے ہیں ورنہ ویسے تو مصائب دادا صاحب پر بہت آئے ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲، مسیح موعود کے مختصر حالات از معراج دین صفحہ ۶۷، تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۲-۱۴۱، حیات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۵)

مرزا قادیانی کے والد کی موت:

حضرت والد صاحب (غلام مرتضٰی) صرف چند روز بیمار رہ کر مرض پیچش سے فوت ہو گئے تھے

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۱۲، مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۲۷)

مرزا قادیانی کی والدہ کا تعارف:

مرزا قادیانی کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا اس کے کردار پر قادیانی شہادت ہی نقل کر دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

جس طرح مسیحؑ کے اہل بیت یعنی والدہ پر اتہام ناگفتنی لگائے گئے تھے اس طرح حضرت مسیح موعود کے اہل بیت پر نہایت جگر خراش اتہام لگائے گئے۔ (عسل مصفٰی جلد ا صفحہ ۶۲۸)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی والدہ پر ناگفتنی باتوں کا اظہار ہوتا رہا جن کو خلیفہ اول قادیانی بیان نہیں کر سکتے تھے حضرت عیسٰیؑ کی اہل بیت و خاندان پر جو باتیں خود مرزا قادیانی نے کی ہیں اگر وہ اتہام ہیں تو خود مرزا صاحب صریح طور پر جھوٹے ہوئے۔ مگر قادیانیوں کے ہاں چونکہ وہ سچی باتیں نہیں تو مرزا قادیانی نے اپنی ماں اور اپنے گھر کا نقشہ کھینچا ہے حضرت عیسٰیؑ کی والدہ تو ان بکواسات سے یقیناً مُبرا تھیں کیوں کہ ان کی پاکدامنی کی گواہی اللہ تعالٰی نے دی ہے۔

مرزا قادیانی کے والد کا خواب:

☆ ایک مرتبہ حضرت والد صاحب (مرزا غلام مرتضٰی) نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لیے دوڑا۔ جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہیے یہ کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے یہ دیکھ کر میں چشم پر آب ہو گیا اور پھر آنکھ کھل گئی۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۱۱، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۰، حیات احمد جلد ا صفحہ ۴۰)

☆ قارئین کرام مرزا غلام مرتضیٰ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام مرزا غلام قادر اور دوسرے کا نام مرزا غلام احمد، مرزا غلام قادر تو لاولد ہی رہے، مرزا غلام احمد قادیان کی اولاد آگے بڑھنے والی تھی تو مرزا غلام مرتضےٰ کی جیب میں صرف ایک ہی روپیہ رہا یعنی مرزا غلام احمد، مرزا غلام مرتضیٰ نے ایک روپیہ وہی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا چاہا اور وہ بھی کھوٹا ہی نکلا کہ اس مرزا غلام احمد نے نبی کریم ﷺ کی غلامی کی بجائے خود دعویٰ نبوت کر دیا جس سے اس کا کھوٹا ہونا ثابت ہو گیا یہ مرزا قادیانی کے کھوٹے ہونے کا ماں کے پیٹ میں پہلا نشان ہے۔ جس کا ذکر مرزا قادیانی نے خود ان لفظوں میں کیا ہے۔ اب میں بموجب آیت کریمہ **واما بنعمة ربك فحدث** اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں جو آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰)

تاریخ پیدائش کا اختلاف:

۱۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برحدت کا آغاز نہیں تھا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۳)

۲۔ مرزا بشیر احمد کے پہلے نظریہ کے مطابق ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ولادت ہے ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ طبع جدید جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ طبع قدیم)

۳۔ پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پائی ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۷۶)

۴۔ ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ء ہوسکتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۷۵)

۵۔ معراج دین نے تاریخ ولادت 17 فروری 1832ء مقرر کی ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۸۲۰)

۶۔ جبکہ دیگر 1833 یا 1834ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۰۵)

۷۔ ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری گروپ نے لکھا ہے کہ

☆ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ولادت کے متعلق کوئی تحریری یادداشت تو ہمارے ہاتھ میں نہیں اس لیے اس امر میں اختلاف ہونا لازمی امر تھا مگر تحقیقات سے سنہ ولادت 1835 صحیح معلوم ہوتا ہے یہ سچ ہے کہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سنہ 1839 یا 1840ء لکھا ہے لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے یہ کسی تحریری یادداشت کی بنیاد پر نہیں لکھا۔ محض تخمینہ یا اندازہ سے قیاس کر کے ایسا لکھ دیا اس لیے کوئی سنہ متعین نہیں کیا۔ (مجدد اعظم جلد ۱ صفحہ ۱۶)

۸۔ قادیانی لاہوری گروپ کے امیر اول مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش 1837ء لکھی ہے۔

(پندرہ روزہ پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر مئی ۲۰۰۸ء صفحہ ۴۷)

۹۔ لاہوری گروپ کے اس شمارہ میں ایک دوسری تحریر میں مرزا قادیانی کی تاریخ ولادت 1835ء لکھی ہے (پندرہ روز، پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر مئی ۲۰۰۸ء صفحہ ۵۰)

۱۰۔ قادیانیوں کے لاہوری گروپ نے ابن رشید کی ایک کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ شائع کی ہے اس میں ایک جگہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش 1837ء لکھی ہے۔ (ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۴)

۱۱۔ اس کتاب مذکور میں دوسری جگہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش 1835ء لکھی ہے

(ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۶)

۱۲۔ تاریخ احمدیت کے مصنف دوست محمد شاہد نے لکھا ہے کہ

صحیح تحقیق کے مطابق تاریخ ولادت (مرزا قادیانی) ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۸۔۴۷)

مرزا قادیانی نے خود اپنا سنہ ولادت 1839ء یا 1840ء لکھا ہے مگر قادیانیوں نے اپنی زبانی جمع تفریق سے مرزا قادیانی کے اس قول کو رد کر کے اپنے اندازے لگائے ہیں جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خود قادیانیوں کے نزدیک بھی مرزا قادیانی نے بھی کذب بیانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

اصل میں قادیانیوں نے جو اس سلسلہ میں اتنی تگ و دو کی ہے اس کی خاص وجہ جو معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ایک پیشن گوئی جو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۸۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۲ پر درج ہے کو سچا ثابت کیا جائے، حالانکہ قادیانیوں کی بدقسمتی سے مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی نکلی تھی۔ اس کی تفصیل ہم آئندہ اوراق میں بیان کریں گے۔

مرزا قادیانی کی پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پیدائش کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یــادم اسـكـن انـت وزوجك

الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ 496 میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی، غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اس طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۹)

☆ اور اس پیشن گوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فصی شیث میں لکھا ہے اور دراصل یہ پیشن گوئی فصی آدم میں رکھنے کے لائق تھی مگر انہوں نے شیث کو الولد سر لابیہ کا مصداق سمجھ کر اس کے فصی میں اس کو لکھ دیا ہے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کر دیں۔۔۔ یعنی کامل انسانوں میں آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چینی ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اس کے وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کی

آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہو گیا کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر، اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پست کا سر نکلے گا۔ (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمیشہ کی سی طرح ظہور میں آئی)۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۳۸۲-۴۸۳)

مرزا قادیانی کی جنس (مرد ہے یا عورت):

مرزا قادیانی کے ساتھ چونکہ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اس لیے انہیں یہ وہم تھا کہ ان کے اندر بھی انثیت کا مادہ موجود ہے مرزا قادیانی نے اس خیال کا اظہار یوں کیا ہے کہ

میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی رنگ کر دیا۔

(حیات احمد صفحہ ۷۷، حیات النبی از یعقوب قادیانی جلد ا صفحہ ۵۰)

اس کے بعد تو مرزا صاحب کو اپنی مردانگی کا یقین کر لینا چاہیے تھا مگر پھر بھی ایسا نہیں ہوا وہ بعد میں بھی جنس مخالف کا دعویٰ کرتے رہے اس کی وجوبات تو مرزا صاحب بخوبی جانتے ہوں گے مگر مرزا صاحب کی تحریروں سے تو ان کی حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ مرزا قادیانی مرد تھے یا عورت، مرزا کی کہانی خود ان کی اپنی زبانی ملاحظہ کر لیجیے:

۱۔ الہام ہوا کہ تو فارسی جوان ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۴)

۲۔ الہام ہوا سلامت بر تو رے مرد سلامت۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۹۷)

مگر اس کے بعد دعویٰ مردانگی سے انحراف کرتے ہوئے دعویٰ نسوانیت کرنے لگے۔ مرزا

قادیانی کا ایک مرید و معتمد خاص قاضی یار محمد نے لکھا ہے کہ

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی، گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، صفحہ ۳۴)

☆ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۱)

☆ اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 مین درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۰)

مرزا قادیانی کی دائی:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی دائی کا نام لاڈو تھا اور وہ ہاکونا کو بروالوں سکنہ قادیان کی ماں تھی جب میں نے اسے دیکھا تھا تو وہ بہت بوڑھی ہو چکی تھی مرزا سلطان احمد بلکہ عزیز احمد کو بھی اس نے جنایا تھا ایک دفعہ حضرت صاحب

نے اس سے اپنی پیدائش کے متعلق کچھ شہادت بھی لی تھی۔ اپنے فن میں وہ اچھی ہوشیار عورت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ یہاں کسی عورت کے بچہ پھنس گیا اور پیدا نہ ہوتا تھا تو حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ لاڈو کو بلا کر دکھاؤ وہ ہوشیار ہے۔ چنانچہ اسے بلایا گیا تو اللہ کے فضل سے بچہ آسانی سے پیدا ہو گیا۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۴۷)

۞۞۞

مرزا قادیانی کے بچپن کے چند واقعات

بالخصوص انبیائے کرام اور بالعموم اہل اللہ کا بچپن ان کی آئندہ زندگی کا ایک خوبصورت دیباچہ ہوتا ہے ان کے بچپن اور ان کی سیرت و کردار سے لوگ ان کی عظمت کا اندازہ لگا لیتے ہیں مگر مرزا قادیانی کا بچپن اور جوانی کے واقعات ہی مرزا قادیانی کی زندگی کی غمازی کرتے ہیں ہم قادیانی کتب سے مرزا قادیانی کے واقعات نقل کر رہے ہیں۔

روٹی پر راکھ کا سالن:

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے مگر آپ خاموش رہے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

چڑیوں کا شکار:

☆ والدہ صاحبہ نے فرمایا ایک دفعہ چند بوڑھی عورتیں وہاں سے آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نہ سمجھ سکی آخر معلوم ہوا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب ہیں۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۰)

☆ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ہماری دادی ایم ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایم گئے ہیں والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۰)

مرزا قادیانی کے دماغی خلل پر بچپن کا واقعہ اور لطیفہ:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ دفعہ حضرت صاحب سُناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بُورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستے میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی پس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی، کیوں کہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ گھر میں میٹھی روٹیاں پکیں کیوں کہ حضرت صاحب کو میٹھی روٹی پسند تھی۔ جب حضرت صاحب کھانے لگے تو آپ نے اس کا ذائقہ بدلا ہوا پایا مگر آپ نے اس کا خیال نہ کیا کچھ اور کھانے پر حضرت صاحب نے کڑواہٹ محسوس کی اور والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ روٹی کڑوی معلوم ہوتی ہے والدہ صاحبہ نے پکانے والی سے پوچھا

اس نے کہا کہ میں نے تو میٹھا ڈالا تھا والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کہاں سے لے کر ڈالا تھا وہ برتن لاؤ وہ عورت ایک ٹین کا ڈبہ اُٹھا لائی دیکھا تو معلوم ہوا کہ کونین کا ڈبہ تھا اور اس عورت نے جہالت سے بجائے میٹھے کے روٹیوں میں کونین ڈال دی تھی اس دن گھر میں یہ بھی ایک لطیفہ ہو گیا۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۲۵)

شعبدہ بازی اور کیمیا گری کا شوقین:

لالہ بھین سین وکیل سیالکوٹ کا بیان ہے کہ جب میں اور مرزا غلام احمد بٹالہ میں پڑھا کرتے تھے تو ان کی عادت تھی کہ مٹی کا ایک لوٹا (سلوچہ گلی) پانی سے بھر جاتے اور دو لڑکوں سے کہتے کہ اسے ہاتھ میں ایک ایک انگلی سے اُٹھائے رہو لڑکے انگلیوں کے سہارے لوٹے کو تھام لیتے اس کے بعد مرزا صاحب کیمیا کے نسخوں کی دوائیں جُدا کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر گولیاں بناتے اور ایک ایک گولی لوٹے میں ڈالتے جاتے اور ساتھ ہی کوئی اسم پڑھتے جاتے تھے جس گولی کی نوبت پر لوٹا گھوم جاتا تھا۔ اس گولی کا نسخہ پڑھ کر علیحدہ رکھ لیتے تھے اور پھر اس نسخہ کا تجربہ کرتے تھے لیکن کیمیا گری میں کامیابی کا منہ دیکھا نصیب نہ ہوا۔

(چودھویں صدی کا مسیح صفحہ ا طبع امرتسر)

مرزا قادیانی کی اوائل جوانی اور آوارگی:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ ۷۰۰ روپے وصول کرنے گئے تو یہ پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو بھلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ اُڑا کر ختم کر دیا تو آپ

چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے ۔۔۔۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر اُدھر پھرتا رہا آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچالیا۔

(سیرت المہدی جلد ۱، صفحہ ۳۸)

مرزا قادیانی کی ابتدائی تعلیم اور استاد:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی کا اس دُنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست فیض حاصل کرتا ہے انبیائے کرام کی تاریخ ہی اس پر شاہد ہے کہ کسی نبی نے کسی بھی دُنیا کے مکتب میں کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا مرزا قادیانی نے خود بھی یہ ڈھونگ رچانے کے لیے یہ دعویٰ بھی کیا ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۴، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۳۲)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے اس دعویٰ کی تکذیب اپنی خودنوشت میں کر دی لکھا ہے کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھے سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگ ولد آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے حرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا، تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۱ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۱۷۹ تا صفحہ ۱۸۱، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۷، تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۵۴، سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

☆ اور بعض طبابت (طب) کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱)

☆ مرزا بشیر احمد نے بھی مرزا قادیانی کی ابتدائی تعلیم کے استاد منشی فضل الٰہی صاحب حرف نحو کی تعلیم کے استاد مولوی فضل احمد اور نحو و حکمت و منطق و دیگر علوم مروجہ کی تعلیم کے استاد مولوی گل علی شاہ صاحب اور طب اپنے والد سے پڑھنے کا لکھا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

☆ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے، مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۴۱)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میرا کوئی استاد نہیں ہے ایسی بدترین کذب بیانی ہے جو تاویلات کے ہزار پردوں میں بھی چھپانے سے نہیں چھپ سکے گی جھوٹ بولنے کے متعلق مرزا قادیانی کی اپنی رائے کے ملاحظہ کیجئے لکھا ہے کہ

☆ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یہ الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے۔ وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۱)

☆ قرآن کریم نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹، تنویر القلوب جلد ۳ صفحہ ۸۴)

☆ مرزا کے نزدیک جو مہدی ہے کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔

(اربعین جلد ۲ صفحہ ۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۰)

☆ پھر مرزا کے نزدیک انبیائے کرام بھی کسی کے دُنیا میں شاگرد نہیں ہوتے۔

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۲)

مرزا قادیانی کی طرف سے استاد کی توصیف:

ہمارے استاد ایک شیعہ تھے گل علی شاہ ان کا نام تھا کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے منہ تک نہ دھوتے تھے۔ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۵۸۳)

آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق کہتے تھے انہیں اُردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں بعض لوگ کہتے مولوی نور الدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت موعود کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے آپ فرمایا کرتے تھے میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ اور حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔ غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے۔ (تقریر مرزا بشیر الدین محمود)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ ش ۶۲ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۹ وصفحہ ۸، انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۱)

مرزا قادیانی کے استاد کا عقیدہ و مذہب:

مرزا بشیر احمد اور یعقوب علی عرفانی نے لکھا ہے کہ

☆ تیسرے استاد مولوی سید گل علی شاہ صاحب جو بٹالہ کے رہنے والے تھے اور مذہباً شیعہ تھے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۳۲، حیات النبی جلد ا صفحہ ۵۲، تاریخ احمدیت جلد ا صفحہ ۵۴)

☆ شیعہ مورخ مرزا احمد علی امرتسری نے لکھا ہے کہ

جناب مولوی گل علی شاہ صاحب فاضل اجل اور شیعہ تھے بڑے بڑے رئیس ان کے آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ پدر مرزا صاحب بھی بٹالہ میں ان کے دستر خوان پر کاسہ لیسی کیا کرتے تھے۔ (مرأۃ القادیانیہ صفحہ ۳۰-۲۹)

☆ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایک اور مولوی صاحب جن کا نام سید گل علی شاہ صاحب تھا آپ کی تعلیم کے لیے قادیان بلوائے گئے اور یہ مولوی صاحب مذہب کے شیعہ تھے۔ (مجدد اعظم جلد ا صفحہ ۲۰)

☆ آپ کی تعلیم کے لیے سید گل علی شاہ صاحب کو قادیان بلایا مولوی صاحب شیعہ سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۷)

قارئین کرام! شیعہ رافضی استاد کا ہی اثر تھا کہ مرزا قادیانی نے حضرات صحابہ کرام امہات المومنین رضی اللہ عنہم کی شان میں بے شمار گستاخیاں کی ہیں۔ دوسری استاد فضل وہابی تھا جس کے صحبت کے اثر نے قادیانی کو اس قدر گستاخ بنا دیا۔

مقدمات میں وقت کا ضیاع:

☆ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

میرے والد صاحب اپنے بعض آباء واجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب کو موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لیے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۶۴، حاشیہ، روحانی خزائن لد ۱۳ صفحہ ۱۸۲، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۸)

☆ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیے کیوں کہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱، ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۲۵)

مرزا قادیانی کی پہلی شادی:

☆ مرزا قادیانی کی عمر ابھی پندرہ سال تھی اور وہ ابھی زمانہ طالب علمی میں ہی تھے کہ ان کی شادی ان کے ماموں مرزا جمیعت بیگ کی بیٹی اور مرزا شیر علی ہوشیار پوری کی ہمشیرہ سے کر دی گئی، مرزا قادیانی کے اس بیوی سے دولڑ کے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

☆ ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی کے مطابق مرزا قادیانی کی اس شادی کے وقت عمر ۱۹ سال تھی۔ (مجدد اعظم جلد ۱ صفحہ ۲۵)

مرزا قادیانی کا ملازمت کرنا گھر والوں کے طعنے:

مرزا قادیانی نے ۱۸۶۴ سے ۱۸۶۸ء تک چار سال ڈپٹی کمشنر آفس سیالکوٹ میں ملازمت کی اس ملازمت کا تذکرہ مرزا بشیر نے ان الفاظ سے کیا ہے کہ

اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں سے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی تو گزارا کے لیے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

مختاری کے امتحان میں فیل:

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری کے لیے قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر اس امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۴۲، پیغام احمدیت صفحہ ۷۔ ۲۴)

مرزا قادیانی کی تلاش:

☆ کوئی حضرت مرزا صاحب سے ملنے آتا اور آپ کے متعلق دریافت کرتا تو فرماتے کہ مسجد کے سقادہ کی کسی ٹونٹی میں جا کر دیکھو اور اگر وہاں نہ پاؤ تو مسجد کے اندر کسی گوشہ میں تلاش کرو اور اگر وہاں بھی نہ ہو تو دیکھنا کہ کسی صف میں کوئی لپیٹ کر کھڑا کر گیا ہوگا۔ کیوں کہ وہ زندگی میں ہی مرا ہوا ہے۔

(مجدد اعظم جلد ا صفحہ ۲۷، پیغام احمدیت صفحہ ۳۶، پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر مئی ۲۰۰۸، صفحہ ۲۴)

مرزا قادیانی کے والد کا بھی بیہودہ کاموں میں زندگی کا ضیاع اور جہاں ہاتھ ڈالا وہاں ناکامی:

☆ برہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دُنیا کے بیہودہ خرخشوں کے لیے میں نے اپنی عمر ناحق ضائع کر دی۔۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ زندگی کا مصیبت اور غم اور حزن میں ہی گزرا اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی تھی اور اپنے والد صاحب یعنی میرے پردادا صاحب کا ایک شعر بھی سنایا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ راقم کو بھول گیا ہے اور دوسرا یہ ہے۔

کہ جب تدبیر کرتا ہوں تو تقدیر ہنستی ہے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲-۱۱۱، مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۲۷)

پانچ اور پچاس کا قادیانی فرق:

مرزا قادیانی نے ابتداء میں اعلان کیا کہ وہ عیسائیت اور ہندومت اور آریہ سماج کے خلاف اور اسلام کی حقانیت کے ثبوت میں ایک کتاب لکھے گا۔ یہ کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہو گی اس

لیے تمام مسلمان مخیّر حضرات اس کی اشاعت کے سلسلے میں رقوم پیشگی ارسال کریں اس طرح مرزا صاحب لوگوں سے پچاس جلدوں کے لیے ہزار روپیہ بٹورا مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے نام سے کتاب لکھی اس کی پانچ جلدیں مکمل ہونے پر اعلان کر دیا کیوں کہ ۵ اور ۵۰ پچاس میں صرف صفر کا فرق ہے اس لیے اس کی پانچویں جلد کے ساتھ ہی اس کی پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ پورا ہو گیا چنانچہ خود لکھا ہے کہ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں میں وعدہ پورا ہو گیا۔

(براہین احمدیہ (دیباچہ) جلد ۵ صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹)

مرزا قادیانی کو سندھی کہا جانا:

ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے آخر معلوم ہوا، کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے والدہ صاحبہ فرماتی تھیں دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں چنانچہ اس دن آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں خاکسار عرض کرتا ہے کہ سندھی غالباً دسوندھی یا دسندھی سے بگڑا ہوا ہے۔ جو ایسے بچے کو کہتے ہیں جس پر کسی منت کے نتیجہ میں دس دفعہ کوئی چیز باندھی جاوے اور بعض دفعہ منت کوئی نہیں ہوتی بلکہ یونہی پیار سے عوتیں اپنے کسی بچے پر یہ رسم ادا کر کے اسے سندھی پکارنے لگ جاتی ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۰)

مرزا قادیانی کا ساری زندگی کا اعتکاف نہ کرنا:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اعتکاف بیٹھتے نہیں دیکھا خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۶)

مرزا قادیانی حالت نماز میں پان منہ میں استعمال کرنا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تا کہ آرام سے پڑھ سکیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۰۵)

چوہڑی اور زانیہ عورتوں اور کنجروں کے خواب:

بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں اُنہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہو گئیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵)

انگلی پر چھری چل گئی:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ایک چوزہ ذبح کرتے ہوئے زخمی ہو گئے پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بذریعہ تحریر خاکسار سے بیان کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود عصر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لائے بائیں ہاتھ کی انگلی پر پٹی پانی میں بھیگی ہوئی باندھی ہوئی تھی۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس سے پوچھا کہ حضور نے یہ پٹی کیسے باندھی ہے تب حضرت اقدس نے ہنس کر فرمایا کہ ایک چوزہ ذبح کرتا تھا۔ ہماری انگلی پر چھری پھر گئی، مولوی صاحب مرحوم بھی ہے اور عرض کیا کہ آپ نے ایسا کام کیوں کیا حضرت نے فرمایا کہ اس وقت اور کوئی نہ تھا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

اور انگلی کاٹ ڈالی:

☆ خاکسار کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا۔ اس لیے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔ (سیرت المہدی صفحہ ۲۸۵)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ جانور وغیرہ ذبح نہ کیے تھے اس لیے بجائے چوزہ کی گردن کے اپنی انگلی پر چھری پھیر لی۔ (سیرت المہدی صفحہ ۲۸۵)

☆ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۰)

مرزا قادیانی کی جیب میں مٹی اور گڑ کے ڈھیلے:

آپ (مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار تھا اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی تھی اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ از معراج دین عمر صفحہ ۶۷)

چڑیا کی جان پر بن جاتی:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے دل بہلانے کے واسطے ایک دفعہ چھوٹی چھوٹی چڑیاں کہیں سے لائی گئیں صاحبزادہ صاحب ان چڑیوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھنا پسند کرتے تھے اور بعض دفعہ بچپن کی ناواقفی سے اس طرح پکڑتے اور دبائے رکھتے کہ چڑیا کی جان پر بن جاتی۔ اس پر گھر کی کسی خادمہ نے صاحبزادہ صاحب کو چڑیا ہاتھ میں پکڑنے سے روکا مگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس خادمہ کو منع کیا فرمایا کہ یہ چڑیاں اس کے دل بہلانے کے واسطے ہیں جس طرح چاہے پکڑے تم نہ روکو۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۳۴)

مرزا قادیانی کا کلمہ:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے مرزا کا کلمہ یہ ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۸۲۴)

دائیں بازو کی کمزوری:

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی۔ چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اُترنے لگے تھے سامنے سٹول رکھا تھا۔ وہ اُلٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا۔ اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۹۸)

غرارہ کا استعمال:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اوائل میں غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیئے اس کے بعد آپ معمولی پاجامے استعمال کرنے لگ گئے، خاکسار عرض کرتا ہے کہ غرارہ بہت کھلے پائچے کے پائجامے کو کہتے ہیں۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۶۰۔۵۹، غرارہ کا استعمال مرزا قادیانی کا مفتی صادق بھی بیان کیا ہے، ذکر حبیب صفحہ ۳۱)

عورتوں کا امام مرزا:

باہر مردوں میں نمازیں باجماعت ہونے کے علاوہ آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک بہت بڑے عرصہ تک اندر عورتوں میں خود پیش امام ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک لمبے عرصے تک جمع کراتے رہے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۵۱)

مرزا قادیانی کا تکیہ اور لحاف سے تیمم:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اگر تیمم کرنا ہوتا تو بسا اوقات تکیہ یا لحاف پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کر لیا کرتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ تکیہ یا لحاف میں سے جو گرد نکلتی ہے وہ تیمم کی غرض سے کافی ہوتی ہے لیکن اگر کوئی تکیہ یا لحاف بالکل نیا ہو اور اس میں کوئی گرد نہ ہو تو پھر اس سے تیمم جائز نہ ہوگا

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۷۴)

نماز میں فارسی نظم پڑھنا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی حضور (مرزا صاحب) بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرعہ ہے:

اے خدا اے چارۂ آزر ما

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے، جو روحانیت سے پُر ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۴۴)

گرم پانی سے طہارت اور خادمہ کو سزا:

میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) عموماً گرم پانی سے طہارت فرمایا کرتے تھے اور ٹھنڈے پانی کو استعمال نہ کرتے تھے ایک دن آپ نے کسی خادمہ سے فرمایا کہ آپ کے لیے پاخانہ میں لوٹا رکھ دے اس نے غلطی سے تیز گرم پانی کا لوٹا رکھ دیا جب حضرت مسیح موعود فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دریافت

فرمایا کہ لوٹا کس نے رکھا تھا جب بتایا گیا کہ فلاں خادمہ نے رکھا تھا تو آپ نے اس کو بلوایا اور اسے اپنا ہاتھ آگے کرنے کو کہا اور پھر اس کے ہاتھ پر آپ نے اس لوٹے کا بچا ہوا پانی بہا دیا تا کہ اسے احساس ہو کہ یہ پانی اتنا گرم ہے کہ طہارت میں استعمال نہیں ہو سکتا اس کے سوا آپ نے اسے کچھ نہیں کہا۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

پھجے دی ماں:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر پھجے دی ماں کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگیں تھیں اس لیے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۳۰)

پھجا سے مراد مرزا فضل احمد ہے جو مرزا قادیانی کا وہ بیٹا ہے جس نے مرزا قادیانی کو نبی ماننے سے انکار کر دیا تھا یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے مرزا فضل احمد کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔ اور پھر دوسری طرف مرزا بشیر احمد جب اپنی ماں کا ذکر کرتا ہے تو اسے ام المومنین کہتا ہے جب مرزا فضل احمد کی ماں کا ذکر کرتا ہے تو پھجے کی ماں کہہ رہا ہے۔

مرزا قادیانی کی اپنی بیوی کے ساتھ نماز:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو میں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھتے۔ تو حضرت اُم المومنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہیے ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے

ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے میں نے حضرت اُم المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر آجایا کرتا ہے اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۔۶۳۶)

قادیانی فرقہ کا نام:

اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لیے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لیے اور اپنی جماعت کے لیے پسند کرتے ہیں وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے او جا کر ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں یہی نام ہے جس کے لیے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ (انگریزی) میں درخواست کرتے ہیں کہ اس نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات میں اس فرقہ کو موسوم کرے یعنی مسلمان فرقہ احمدیہ۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۹۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۶)

بیٹے کی خاطر نماز جمعہ کو چھوڑ دیا:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) حسب معمول کپڑے بدل کر عصا ہاتھ میں لے کر جامعہ مسجد کو جانے کے واسطے طیار ہو کے جب صاحبزادہ کی چار پائی کے پاس سے گزرتے ہوئے ذرا کھڑے ہو گئے تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دامن پکڑ لیا اور اپنی چار پائی پر بیٹھا دیا اور اُٹھنے نہ دیا صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ بچہ اُٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا، کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۳۵)

اُلٹی سیدھی گرگابی پہننے کا مسئلہ:

ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ اُلٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان (انگریز) کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ٦٠)

ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا آپ (مرزا قادیانی) نے اس کی خاطر سے پہن لیا مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے دایاں پاؤں بائیں کی طرف بوٹ میں اور بایا پاؤں دائیں کی طرف بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لیے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرین خلافت کا انجام صفحہ ٩٦)

ڈاکٹر بشارت قادیانی نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔

(مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۲، وبمعنا، سیرت مسیح موعود جلد ا صفحہ ۱۵)

ایک دفعہ (مرزا قادیانی) فرمانے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں میری سمجھ میں ان کی دایاں بایاں نہیں آتا ہم نے آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لیے بنالیا (دوات)۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

اس مفہوم کے لیے مزید دیکھئے، اخبار الحکم قادیان ۱۷/اپریل ۱۹۰۳ء، اخبار الفضل قادیان ۱۶/اپریل ۱۹۳۶ء۔

لڑکے کے زیوارات:

والدہ سردار امیر محمد خان تمندار کوٹ قیصرانی کہتی ہیں کہ میں قادیان گئی امیر محمد خان چھوٹا تھا جسے زیورات پہنائے ہوئے تھے کئی بار مرزا صاحب کو ملنے گئے مگر ان (مرزا) کو زیورات کا پتہ نہ لگا ایک دن جب عورتوں کے مجمع کے ساتھ سیر کو نکلے۔ تو زیور کا پتہ لگا۔ چنانچہ اتروا دیا خاتون مذکور کے آخری الفاظ اس واقعہ کے متعلق یہ ہیں ضعفی بصر کی وجہ سے اب تک حضور کو پتہ نہ لگا۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو بچہ ہمیشہ ہی میرے ساتھ ہوتا آج کھلے میدان میں حضور کے آگے دوڑتا ہوا لڑکا نظر آیا تب زیورات کا پتہ لگا۔

(تاثرات قادیان صفحہ ۱۰۲-۳)

تخت پوش کی گرد:

بار ہا وہ تخت لکڑی کا دیکھا ہے کہ جس پر آپ گرمیوں میں باہر بیٹھتے ہیں اس پر مٹی پڑی ہوئی ہے اور میلا ہے جب بھی آپ نے نہیں پوچھا اور جو کسی نے خدا کا خوف کر کے مٹی جھاڑوں ہے جب بھی التفات نہیں کیا کہ آج کیسا صاف اور پاک۔

(سیرت مسیح موعود سیالکوٹی صفحہ ۴۷، مجدد اعظم ۱۴۶۶، اخبار الحکم قادیان ۲ جنوری ۱۹۴۱ صفحہ ۵)

جرابیں، کاج گرگابی اور کھانا:

☆ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بار ہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیۃً لاتا۔ تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں، چنانچہ اسی

تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۳)

☆ بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۱۲۷، مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۳۱، مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۲۴۹)

☆ جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۱۸، ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۳۲)

☆ کوٹ کا بٹن واسکٹ میں اور واسکٹ کا کبھی کوٹ میں ملا ہوتا۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۳)

☆ واسکٹ کے بٹن نیچے کے ہول میں بند کرنے سے آخر رفتہ رفتہ بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔

سیرت مسیح موعود از سیالکوٹی صفحہ ۹۔۴۸، مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۱)

بواسیر اور ریح خارج ہونے کا مریض مرزا قادیانی کا امام:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی موجود نہ تھے تو حضرت

صاحب نے حکم فضل الدین صاحب مرحوم کونماز پڑھانے کے لیے ارشاد فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں حضور نے فرمایا حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یانہیں انہوں نے عرض کیا ہاں حضور فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائے گی آپ پڑھایئے خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراج ریح جو کہ کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو نواقض وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵_۶۱۴)

مرزا قادیانی نے سب کا جنازہ پڑھادیا:

قاضی سید امیر حسین صاحب کا ایک چھوٹا بچہ فوت ہونے پر جنازے کے ساتھ حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے گئے اور خود ہی جنازہ پڑھایا عموماً جنازے کی نمازیں حضرت مسیح موعود اگر موجود ہوتے تو خود ہی امامت کرتے اس وقت نماز جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے بعد سالم کسی نے عرض کی کہ حضور میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا کہ میں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے مراد یہ تھی کہ جتنے لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے ان سب کے لیے نماز جنازہ کے اندر حضرت صاحب نے دعائیں کر دی تھیں۔

(ذکر حبیب صفحہ ۷_۱۲۶)

مرزا قادیانی کو چھوڑ کر مردہ اسلام:

چنانچہ ایک دفعہ ان لوگوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ریویو میں حضرت صاحب کا اور احمدیت کی خصوصیات کا ذکر نہ ہو بلکہ عام اسلامی مضامین ہوں تا کہ اشاعت زیادہ ہو اخبار وطن میں بھی یہ تحریک چھپی تھی جس پر حضرت صاحب نے نہایت ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہمیں چھوڑ کر کیا آپ مردہ اسلام کو پیش کریں گے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۲۰)

مرزا قادیانی کا روزے نہ رکھنا اور احترام رمضان:

☆ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لیے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں بھی آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جتنے رمضان آئے تو آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا بعد میں ان کو قضا کیا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔ (سیرت المہدی جلدا صفحہ ۵۹)

☆ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۳۷)

☆ اس مواخر الذکر سفر میں حضور نے لدھیانہ میں ایک لیکچر دیا جس میں ہندو عیسائی مسلمان اور بڑے بڑے معزز لوگ موجود تھے تین گھنٹے حضور اقدس نے تقریر فرمائی حالانکہ بوجہ سفر دہلی کچھ طبیعت بھی درست نہ تھی رمضان کا مہینہ تھا اس لیے حضور اقدس نے بوجہ سفر روزہ نہ رکھا تھا

اب حضور اقدس نے تین گھنٹہ تقریر جو فرمائی تو طبیعت پر ضعف سا طاری ہوا مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا جس پر ناواقف مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ مرزا رمضان میں دودھ پیتا ہے اور شور کرنا چاہا لیکن چونکہ پولیس کا انتظام اچھا تھا فوراً یہ شور کرنے والے مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۹-۸۸۷)

☆ مرزا بشیر احمد نے ایک واقعہ امرتسر کا بھی اسی طرح کا بیان کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۴ صفحہ ۱۴۷)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

آپ (مرزا قادیانی) لیکچر گاہ میں اندر تشریف لے گئے اور لیکچر شروع کیا لیکن مولوی صاحبان کو اعتراض کا کوئی موقعہ نہ ملا تھا جس پر لوگوں کو بھڑکائیں پندرہ منٹ آپ کی تقریر ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے آگے چائے کی پیالی پیش کی کیوں کہ آپ کے حلق میں تکلیف تھی اور ایسے وقت میں آپ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کوئی سال چیز استعمال کی جائے تو آرام رہتا ہے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ رہنے دو لیکن اس نے آپ کی تکلیف کے خیال سے پیش کر ہی دی اس پر آپ نے بھی اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا لیکن وہ مہینہ روزوں کا تھا مولویوں نے شور مچا دیا کہ یہ شخص مسلمان نہیں کیوں کہ رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ ۵۵-۵۶، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۳۷۲)

پشمینہ کی مٹی خوار:

لباس کا یہ حال ہے کہ پشمینہ کی بڑی قیمتی چادر ہے جس کی سنبھال اور پڑتال میں ایک دُنیا دار کیا کیا غور اور پرداخت کرتا اور وقت کا بہت سا حصہ بے رخی سے اس کی پرستش میں صرف کر دیتا ہے حضرت اسے اس طرح خوار کر رہے ہیں کہ گویا ایک فضول کپڑا ہے۔

(سیرت مسیح موعود از سیالکوٹی صفحہ ۴۸)

عصر کے بعد ہی روزہ کھلوادیا:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا حضرت صاحب نے اسے فرمایا کہ آپ روزہ کھول دیں اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خداتعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں خداتعالیٰ سینہ زوروں سے نہیں فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے جب اس نے فرمادیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہیے اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۹۷)

مہمانوں کے روزے تڑوا دیئے:

☆ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے ان دوستوں نے عرض کیا ہم سب روزے سے ہیں آپ نے فرمایا سفر میں روزہ ٹھیک نہیں اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیئے چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دیئے۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۴۴)

☆ اس طرح کا ایک اور واقعہ بھی مرزا بشیر احمد نے بیان کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۴ صفحہ ۱۲۵)

پشمینہ کی مٹی خوار:

آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی ایک جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی آپ جب لیٹتے تو وہ اینٹ چبھتی کئی دن ایسا ہی ہوتا رہا ایک دن اپنے ایک خادم کو کہنے لگے کہ

میری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے وہ حیران ہوا اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جھٹ جیب سے نکال لی دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔

(مسیح موعود کے مختصر حالات صفحہ ۵۳ ردمعراج میں، انوار العلوم صفحہ ۱۱۴، جلد ۵، سیرت مسیح موعود از عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ ۳۹، ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۲۰۱۰ صفحہ ۱۶ سیرت المہدی جلد ۵ صفحہ ۲۱۲)

مرزا قادیانی نے حج اور اعتکاف نہیں کیا زکوٰۃ ادا نہ کی:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حج نہیں کیا اعتکاف نہیں کیا زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی۔۔۔۔ زکوٰۃ اس لیے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی ہیں اور تسبیح اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہ تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۳، صفحہ ۶۲۳)

مرزا قادیانی کی خوراک:

روٹی آپ تندوری اور چولہے کی دونوں قسم کی کھاتے تھے۔ ڈبل روٹی چائے کے ساتھ یا بسکٹ اور بکرم بھی استعمال فرمالیا کرتے تھے بلکہ ولایتی بسکٹوں کو بھی جائز فرماتے تھے اس لیے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے کیوں کہ بنانے والوں کا ادعا تو مکھن ہے۔ پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں مکئی کی روٹی بہت مدت آپ نے آخری عمر میں استعمال فرمائی کیوں کہ آخری سات آٹھ سال سے آپ کو دستوں کی بیماری ہوگئی تھی اور ہضم کی طاقت کم ہوگئی تھی علاوہ ان روٹیوں کے آپ شیرمال کو بھی پسند فرماتے تھے اور باقرخانی قلچہ وغیرہ غرض جو جو

اقسام روٹی کے سامنے آجایا کرتے تھے آپ کسی کو رد نہ فرماتے تھے سالن آپ بہت کم کھاتے تھے گوشت آپ کے ہاں دو وقت پکتا تھا مگر دال آپ کو گوشت سے زیادہ پسند تھی یہ دال ماش کی یا اوڑدھ کی ہوتی تھی۔ جس کے لیے گورداسپور کا ضلع مشہور ہے سالن ہر قسم کا اور ترکاری عام طور پر ہر طرح کی آپ کے دستر خوان پر دیکھی گئی ہے اور گوشت میں ہر حلال اور طیب جانور کا آپ کھاتے تھے پرندوں کا گوشت آپ کو مرغوب تھا اس لیے بعض اوقات جب طبیعت کمزور ہوتی تو تیتر فاختہ وغیرہ کے لیے شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم کو ایسا گوشت مہیا کرنے کو فرمایا کرتے تھے۔ مرغ اور بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا مگر بٹیرے جب سے کہ پنجاب میں طاعون کا زور ہوا کھانے چھوڑ دیئے تھے بلکہ منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے گوشت میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت ہے اور بنی اسرائیل میں ان کے کھانے سے سخت طاعون پڑی تھی۔ حضور کے سامنے دو ایک دفعہ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا مگر آپ نے فرمایا جائز ہے جس کا جی چاہے کھالے مگر چونکہ رسول کریمؐ نے اس سے کراہت فرمائی اس لیے ہم کو بھی اس سے کراہت ہے اور جیسا کہ وہاں ہوا تھا۔ یہاں بھی لوگوں نے آپ کے مہمان خانہ بلکہ گھر میں بھی بچوں اور لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا مگر آپ نے اسے اپنے قریب نہ کرنے دیا مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھالیتے تھے سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ، مگر ایک ران پر ہی گزارا کر لیتے تھے اور وہی آپ کو کافی ہو جاتی تھی بلکہ کبھی کچھ بچ بھی رہا کرتا تھا پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے گلے ہوئے چاولوں کا اور میٹھے چاول تو کبھی خود کہہ کر پکوالیا کرتے تھے مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے عمدہ کھانے یعنی کباب مرغ پلاؤ یا انڈے اور اس طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ۔ (سیرت المہدی جلد ۲، صفحہ ۴۔۲۲۳)

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے تو گرمی کے موسم میں کنویں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے اور

مٹی کی تازہ ٹھنڈیا تازہ آبخورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا۔ اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے اور کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ چنانچہ ہوشیار پور جاتے ہوئے ہم مرغ پکوا کر ساتھ لے گئے تھے مولی کی چٹنی اور گوشت میں مونگرے بھی آپ کو پسند تھے گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں چپاتی خوب سکی ہوئی جو سکنے سے سخت ہو جاتی ہے پسند تھی گوشت کا پتلا شوربہ بھی پسند کرتے تھے۔ جو بہت دیر تک پکتا رہا ہو حتیٰ کہ اس کی بوٹیاں خوب گل کر شوربہ میں اس کا عرق پہنچ جاوے، شکنجبین بھی پسند تھی میں جان محمد مرحوم آپ کے واسطے شکنجبین تیار کیا کرتا تھا نیز امیاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا تھا کہ گوشت زیادہ نہیں کھانا چاہیے جو شخص چالیس دن لگا تار اکثریت کے ساتھ صرف گوشت ہی کھاتا رہتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے دال سبزی ترکاری کے ساتھ بدل بدل کر گوشت کھانا چاہیے بھیڑ کا گوشت ناپسند فرماتے تھے میٹھے چاول گڑ یعنی قند سیاہ میں پکے ہوئے پسند فرماتے تھے ابتداء میں چائے میں دیسی شکر (جو گڑ کی طرح ہوتی ہے) ڈال کر استعمال فرماتے تھے۔ شوربہ کے متعلق فرماتے تھے کہ گاڑھا کیچڑ جیسا ہم کو پسند نہیں ایسا پتلا کرنا چاہیے کہ ایک آنہ کا گوشت آٹھ آدمی کھائیں اس وقت ایک آنہ کا سیر خام گوشت کرتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

زمیندار کا بیل، گھوڑے کو نہاری:

میں اس قدر کام کرتا ہوں جیسے ایک زمیندار کا بیل۔۔۔ ایک دفعہ کسی مخالف اعتراض آپ کے متعلق کسی دوست نے ذکر کیا کہ آپ کستوری کھاتے ہیں بادام روغن استعمال کرتے ہیں تو آپ ہنس کر فرمانے لگے تم لوگوں کو خبر نہیں ہم تو گھوڑے کو نہاری دیتے ہیں تاکہ وہ چلنے لگ جائے۔ (اخبار الحکم قادیان ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۳)

مرزا قادیانی کا کھانا کھانے کا طریقہ:

☆ کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اُٹھتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۵)

☆ روٹی کے ٹکڑے آپ بہت سے کرلیا کرتے تھے اور یہ آپ کی عادت تھی دسترخوان سے اُٹھنے کے بعد سب سے زیادہ ٹکڑے روٹی کے آپ کے آگے سے ملتے تھے۔۔۔۔ سب مہمانوں کے برابر آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تھا مگر پھر بھی سب سے زیادہ آپ کے آگے سے بچتا تھا۔ (مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ صفحہ ۱۳۵)

مرزا قادیانی کی دکان:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے سُنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی (یعنی بھائی) لوگ (حضرت صاحب کی طرف اشارہ تھا) دکانیں چلا کر نفع اُٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دکان چلاتے ہیں والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ پھر اس نے چوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۸)

سود کا روپیہ اشاعت دین کے لیے جائز ہے:

ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا (سود کا) روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جاوے یہ بالکل صحیح ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیوں کہ حرمت اشیاء کی انسان کے لیے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے، پس سود اپنے نفس کے لیے بیوی بچوں احباب رشتہ

داروں اور ہمسایوں کے لیے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعت دین کے لیے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۸)

تکیہ کے نیچے کپڑے رکھنا:

کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ صدری عمامہ رات کو اُتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے رکھے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۱۹)

لازمہ شرافت وشجاعت:

جس زمانے میں حضرت مسیح موعود کا بچپن جوانی کی طرف جا رہا تھا عام طور پر لوگ ہتھیارات رکھتے تھے اور استعمال کرتے تھے اور گتکہ وغیرہ تلوار کے کرتب کی ورزشیں عام تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود چونکہ مضیع الحرب کے لیے آئے تھے اور ان کے زمانے میں امن وآسائش کی راہیں کھل جانے والی تھیں آپ نے ان امور کی طرف توجہ نہیں کی، بجا ہے کہ یہ امور لازمہ شرافت وشجاعت سمجھے جاتے تھے۔ (حیات النبی نمبر ۲ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸)

کنچنی (فاحشہ عورت):

بیان کیا مجھ سے میں عبداللہ سنوری صاحب نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور

اصلاح کی توفیق دی اب میں اس مال کو کیا کروں حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۶۳)

☆ اسی طرح کا ایک واقعہ دوسرے مقام پر بھی لکھا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۵ صفحہ ۲۵۶)

کنجنی پیشہ ور بدکار زانیہ عورت کو کہا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کے دانتوں میں کیڑا اور پاؤں کی ایڑیوں کا پھٹ جانا:

دندان مبارک آپ (مرزا قادیانی) کے آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوک دار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا مگر کبھی کوئی دانت نکلوایا نہیں مسواک آپ اکثر فرمایا کرتے تھے پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۱۵)

ریشمی ازار بند کا استعمال اور اس کے فوائد و حکمت:

خاکسار عرض کرتا ہے جب ہم بچے تھے تو حضرت مسیح موعود خواہ کام کر رہے ہوں یا کسی اور حالت میں ہوں ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے کہ ابا پیسہ دو اور آپ اپنے رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے اگر ہم کسی وقت کسی بات پر زیادہ اصرار کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ میاں میں اس وقت کام کر رہا ہوں زیادہ تنگ نہ کرو خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ، واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے، یا کاج میں بندھوا لیتے تھے اور چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے۔ جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک جاتا تھا اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ

حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے کیوں کہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لیے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تا کہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے، تو کھولنے میں وقت نہ ہو سوتی ازار بند میں آپ سے بعض دفعہ گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۹)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کے پاجاموں میں میں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا۔ ریشمی ازار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتا ہے تو ایسے ازار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۱۴)

تنگ پاجامہ:

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کی مجلس میں عورتوں کے لباس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا تنگ پاجامہ جو بالکل بدن کے ساتھ لگا ہوا اچھا نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اس سے عورت کے بدن کا نقشہ ظاہر ہو جاتا ہے جو ستر کے منافی ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ صوبہ سرحد میں اور اس کے اثر کے ماتحت پنجاب میں بھی عورتوں کا عام لباس سلوار ہے لیکن ہندوستان میں تنگ پاجامہ کا دستور ہے اور ہندوستان کے اثر کے ماتحت پنجاب کے بعض خاندانوں میں بھی تنگ پاجامے کا رواج قائم ہو گیا ہے چنانچہ ہمارے گھروں میں بھی بوجہ حضرت والدہ صاحبہ کے اثر کے جو دلی کی ہیں زیادہ تر تنگ پاجامے کا رواج ہے لیکن سلوار بھی استعمال ہوتی رہتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ستر کے نکتہ نگاہ سے تنگ پاجامہ ضرور ایک حد تک قابل اعتراض ہے اور سلوار کا مقابلہ نہیں کرتا ہاں زینت کے لحاظ

سے دونوں اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں یعنی بعض بدنوں پر تنگ پاجامہ زیادہ سجتا ہے اور بعض پر سلوار

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)

مدرس بننا پسند نہیں:

ان دنوں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی اس میں عربی استاد کی ضرورت تھی جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا درخواست بھیج دیں چونکہ آپ کی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل ہے آپ ضرور اس عہدے پر مقرر ہو جائیں گے۔ فرمایا کہ میں مدرس کو پسند نہیں کرتا کیوں کہ اکثر لوگ پڑھ کر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

گھڑی کی چابی:

حضور جب مسجد میں تشریف لاتے تو تمام لباس زیب تن فرما کر کوٹ پگڑی اور ایک کھونڈا گویا خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِد پر پورا عمل تھا۔۔۔صرف ایک بار میں نے حضور کی زیارت ایسے لباس میں کی جب کہ شیخ رحمت اللہ صاحب وغیرہ احباب لاہور کے آنے پر حضور مسجد مبارک میں تشریف لے آئے، سر پر تر کی ٹوپی تھی جو بہت پرانی اور فرسودہ سی بغیر پھندنے کے اور مہندی لگائے ہوئے تھے غالباً اس لیے صرف کرتا تھا کوٹ نہ تھا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور گھڑی تو اچھی چلتی ہے۔ آپ نے ایک رومال کو فرش پر رکھ کر اور ایک دو گانٹھیں کھول کر اس میں سے گھڑی نکالی معلوم ہوا کہ بند ہے چابی دی گئی وقت درست کیا گیا مولوی محمد علی صاحب نے آہستہ سے کہا کہ اب جس دن پھر آؤ گے چابی دے دینا، حضور نے یہ معلوم کر کے مسرت ظاہر کی کہ ایک گھڑی ایسی ہے جسے سات روزہ چابی دی جاتی ہے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۷ ش ۹۔ ۱۸، ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء)

گھڑی بھی ضرور آپ اپنے پاس رکھا کرتے۔ مگر اس کی کنجی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا اس لیے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا، اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی۔ اس لیے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۲۱۷)

اس مفہوم کے لیے دیکھیے مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، کشف الظنون صفحہ ۸۰، اخبار الحکم قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء

مرزا قادیانی کی جیبی گھڑی:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ میں دی حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہند سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہند سے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ آپ کا جیب سے گھڑی نکال کر اس طرح وقت شمار کرنا مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۶۵)

مرزا قادیانی کا پیشہ نبوت:

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو جبکہ میں قادیان کے ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا جس کا اصل بمع جواب درج کرنا مناسب ہے امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا ومہدینا مسیح موعود

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان (مڈل) آج ارسال کیا جائے گا۔ جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے۔ اس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے وہاں لفظ نبوت لکھا ہے۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۹۴)

نبی کا ہتھیار لگا کر باہر آنا:

بیان کیا مجھ سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے۔ ان دنوں میں آپ شیخ سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھا تھا کہ یہ ابتر رہے گا اور اس کا بیٹا جواب موجود ہے وہ نامرد ہے گویا اس کی اولاد آگے نہیں چلے گی۔۔۔ مگر ابھی آپ کی یہ تحریر شائع نہ ہوئی تھی اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ ایسا لکھنا قانون کے خلاف ہے اس کا لڑکا اگر مقدمہ کر دے تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی نامرد ہے حضرت صاحب پہلے نرمی کے ساتھ مناسب طریق پر جواب دیتے رہے، مگر جب مولوی محمد علی صاحب نے بار بار پیش کیا اور اپنی رائے پر اصرار کیا تو حضرت صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے غصے کے لہجے میں فرمایا کہ جب نبی ہتھیار لگا کر باہر آجاتا ہے تو پھر ہتھیار نہیں رکا کرتا۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۳۱)

مرزا قادیانی کی خاص ادائیں:

نئی جوتی جب پاؤں میں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اُڑ اُڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا

کرتے تھے چونکہ حضور (مرزا قادیانی) کی توجہ دُنیاوی امور کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی اس لیے آپ کی واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے چاکوں سے جُدا ہی رہتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بڑی جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے، حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۸، ش۹، ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء)

مرزا قادیانی کی سرسید سے ملاقات:

ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر ان کا شیوہ تھا جب میں ایک دفعہ علی گڑھ میں گیا تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا محکم پودہ ان کے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا اور یہ کہا کہ آؤ میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں۔ اور حیدر آباد میں چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دے گی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہوا گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا ایسے ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب ان کی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے۔

(تریاق القلوب جلد ۵ صفحہ ۴۰-۳۳۹، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۸-۴۶۷)

مرزا قادیانی کے احوال ہندوؤں کی زبانی:

جس شخص نے ان (ہندوؤں) کے اخبار شبھ چنتک کے چند پرچے دیکھے ہوں گے، وہ اس کا اقرار کرے گا کہ یہ تمام پرچے بد زبانی اور گند اور افتراء سے بھرے ہوئے ہیں چنانچہ اخبار مذکور کے پرچہ ۲۲، اپریل 1906ء میں میری نسبت لکھا ہے کہ یہ شخص خود پرست ہے

نفس پرست ہے فاسق ہے فاجر ہے اس واسطے گندی اور ناپاک خوابیں اس کو آتی ہیں پھر پرچہ 15 مئی 1906ء میں میری نسبت لکھا ہے کہ یہ شخص خود پرست ہے نفس پرست ہے فاسق ہے فاجر ہے اس واسطے گندی اور ناپاک خوابیں اس کو آتی ہیں پھر پرچہ 15 مئی 1906ء میں لکھا ہے۔ قادیانی مسیح کے الہاموں اور اس کی پیشن گوئیوں کی اصلیت طشت از بام کرنے کا ذمہ اُٹھانے والا ایک ہی پرچہ شبھ چنتک ہے۔

مرزا قادیانی بداخلاق شہرت کا خواہاں شکم پرور ہے۔

اور پھر پرچہ ۲۲ مئی 1906ء میں میری نسبت لکھتا ہے کمبخت کمانے سے عار رکھنے والا مکر اور فریب اور جھوٹ میں مشاق اور پھر پرچہ ۲۲ دسمبر 1906ء میں لکھتا ہے ہم ان کی چالاکیوں کو ضرور طشت از بام کریں گے اور ہمیں اُمید ہے کہ ہم اپنے ارادہ میں ضرور کامیاب ہوں گے اور پرچہ ۲۲ دسمبر 1906ء میں لکھا ہے کہ مرزا مکار اور جھوٹ بولنے والا ہے، مرزا کی جماعت کے لوگ بدچلن اور بدمعاش ہیں غرض ہر ایک پرچہ ان کا ناپاک گالیوں سے بھرا ہوا نکلتا رہا ہے میں نے کئی مرتبہ جناب الٰہی میں دعائیں کیں کہ خدا اس اخبار کے کارکنوں کو نابود کر کے اس فتنہ کو درمیان سے اُٹھا دے۔ چنانچہ کئی مرتبہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ ان کی بیخ کنی کرے گا زیادہ تر میرے پر ناگوار یہ امر تھا کہ چونکہ یہ لوگ قادیان میں رہتے تھے اس لیے ان کے قرب مکانی کی وجہ سے ان کے جھوٹ کو بطور سچ کے دیکھا جاتا تھا چنانچہ انہوں نے خود بھی اپنے اخبار یکم مارچ ۱۹۰۷ء میں محض دھوکا دینے کے لیے یہ شائع کیا ہے۔ کہ ہم نے ۔۔۔ پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک ہی قصبہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان (مرزا قادیانی) کے حال پر غور کی تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت مکار خود غرض عشرت پسند بدزبان وغیرہ وغیرہ ہے اب ظاہر ہے کہ جو لوگ پندرہ سال کی ہمسائیگی کا دعویٰ کر کے یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص درحقیقت مکار اور مفتری ہے۔ ایسے لوگوں کی گواہی کا کس قدر دلوں پر اثر پڑ سکتا ہے پھر اس پرچہ میں لکھا ہے کہ نشان تو ہم نے اس مدت تک کوئی

نہیں دیکھا البتہ یہ دیکھا ہے کہ یہ شخص ہر روز جھوٹے الہام بناتا ہے ایک لاثانی بے وقوف ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۰)

مرزا قادیانی خدا کی مشین ہے:

ایک دفعہ جب سخت گرمی پڑی تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مضمون لکھا۔ جس میں گرمی کا اظہار کرتے ہوئے اور گرمی کے سبب کام نہ کر سکنے کی معذرت کرتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھ دیئے کہ گرمی ایسی سخت ہے کہ اس کے سبب سے خدا کی مشین بھی بند ہو گئی ہے اس میں مولوی صاحب نے اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی شدت گرمی کے سبب کام چھوڑ دیا ہے، جب حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون سُنا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو غلط ہے ہم نے تو کام نہیں چھوڑا۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۲۶)

مرزا قادیانی اور مرزا شریف کے ناک کی رطوبت:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ ہم گھر کے بچے مل کر حضرت صاحب کے سامنے میاں شریف احمد کو چھیڑنے لگ گئے کہ ابا کو تم سے محبت نہیں ہے اور ہم سے ہے۔ میاں شریف بہت چڑتے تھے۔ حضرت صاحب نے ہمیں روکا بھی کہ زیادہ تنگ نہ کرو مگر ہم بچے تھے لگے رہے آخر میاں شریف رونے لگ گئے۔ اور ان کی عادت تھی کہ جب روتے تھے تو ناک سے بہت رطوبت بہتی تھی۔ حضرت صاحب اُٹھے، اور چاہا کہ ان کو گلے لگا لیں تا کہ ان کا شک دور ہو مگر وہ اس وجہ سے کہ ناک بہہ رہا تھا پرے پرے کھچتے تھے حضرت صاحب سمجھتے تھے کہ شاید اسے تکلیف ہے اس لیے دور ہٹتا ہے، چنانچہ کافی دیر تک یہی ہوتا رہا کہ حضرت صاحب ان کو اپنی طرف کھینچتے تھے اور وہ پرے پرے کھچتے تھے، اور چونکہ ہمیں معلوم تھا کہ اصل بات کیا ہے اس لیے ہم پاس کھڑے ہنستے جاتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۸-۴۹)

دعاء کے لیے رشوت:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ پٹیالہ میں خلیفہ محمد حسین صاحب وزیر پٹیالہ کے مصاحبوں اور ملاقاتیوں میں ایک مولوی عبدالعزیز صاحب ہوتے تھے جو کہ کرم ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے ان کا ایک دوست تھا جو بڑا امیر کبیر اور صاحب جائیداد تھا اور لاکھوں روپے کا مالک تھا۔ مگر اس کے کوئی لڑکا نہ تھا جو اس کا وارث ہوتا۔ اس نے مولوی عبدالعزیز صاحب سے کہا کہ مرزا صاحب سے میرے لیے دعا کروالو۔ کہ میرے لڑکا ہو جاوے۔ مولوی عبدالعزیز نے مجھے بلا کر کہا کہ ہم تمہیں کرایہ دیتے ہیں تم قادیان جاؤ اور مرزا صاحب سے اس بارے میں خاص طور پر دعا کے لیے کہو۔ چنانچہ میں قادیان آیا اور حضرت صاحب سے سارا ماجرا عرض کر کے دعا کے لیے کہا آپ نے اس کے جواب میں ایک تقریر فرمائی جس میں دعا کا فلسفہ بیان کیا اور فرمایا کہ محض رسمی طور پر دعاء کے لیے ہاتھ اُٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لیے ایک خاص قلبی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے جب آدمی کسی کے لیے دعا کرتا ہے تو اس کے لیے ان دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہوتا ہے یا تو اس شخص کے ساتھ کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایک خاص درد اور گداز پیدا ہو جائے، جو دعا کے لیے ضروری ہے اور یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو کہ جس پر دل سے اس کے لیے دعا نکلے مگر یہاں نہ تو ہم اس شخص کو جانتے ہیں اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے کہ اس کے لیے ہمارا دل پگھلے پس آپ جا کر اسے یہ کہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لیے ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے پھر ہم اس کے لیے دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ اسے ضرور لڑکا دے دے گا۔ میں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے جا کر یہی جواب دے دیا مگر وہ خاموش ہو گئے آخر وہ شخص لاولد ہی مر گیا اور اس کی جائیداد اس کے دور نزدیک کے رشتہ داروں میں کئی جھگڑوں اور مقدموں کے بعد تقسیم ہو گئی۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۲۸)

مرزا قادیانی کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی:

5 مارچ 1905ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ٹیچی ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر کام آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق بیوی جیسا:

مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق ایسا ہونا چاہیے جیسا عورت کا تعلق مرد سے ہو۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۴)

دعا کے لیے بھاری نذر:

مفتی محمد صادق قادیانی نے لکھا ہے کہ

جنوری ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ ضلع کانپور (یوپی) کے ایک رئیس ولی محمد نام جو ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے اور اپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کی خدمت میں خطوط لکھا کرتے تھے انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے دعا کرا رہا ہوں مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ آپ کو اللہ تعالی کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا دعویٰ ہے ولی محمد صاحب کے خط کے ساتھ ہی اسی جگہ کے ایک احمدی یوسف علی صاحب اناوی کا خط بھی اسی مضمون کا آیا کہ اس رئیس کے بیٹے کو اب تک صحت نہیں ہوئی اور مخالف طعن کرتے ہیں ہر دو خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کر لے جب سے دُنیا

پیدا ہوئی ہے یہ کبھی نہیں ہوا ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتیں ہیں خدا کے مقابلہ میں کسی کا زور نہیں اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہیے کہ اس سلسلہ کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کرلے جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ش ۲۴۶، مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

مرغی کی آواز اور قادیانی جماعت:

رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین   اگر تم مسلمان ہو۔

اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں پھر الہام ہوا:

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اگر تم مسلمان ہو۔

مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے اس واسطے جماعت کو چاہیے کہ اس حکم پر توجہ کریں۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۲)

مرزا قادیانی کتب فروش:

عزیزو یہ کتاب (آئینہ کمالات اسلام) قدرت حق کا ایک نمونہ ہے اور انسان کی معمولی کوششیں خود بخود اس قدر ذخیرہ معارف کا پیدا نہیں کرسکتیں اس کی ضخامت چھ سو صفحہ کے قریب ہے اور کاغذ عمدہ او کتاب خوشخط اور قیمت دو روپیہ اور محصول علاوہ ہے اور یہ صرف ایک حصہ ہے اور دوسرا حصہ الگ طبع ہوگا اور قیمت اس کی الگ ہوگی۔ اس میں علاوہ حقائق و معارف

قرآن ولطائف کتاب اب عزیز کے ایک وافر حصہ اُن پیشگوئیوں کا بھی موجود ہے جن کو اول سراج منیر میں شائع کرنے کا ارادہ تھا اور میں اس بات پر راضی ہوں کہ اگر خریداران کتاب میری اس تعریف کو خلاف واقعہ پائیں تو کتاب مجھے واپس کردیں میں بلا توقف ان کی قیمت واپس بھیج دوں گا لیکن یہ شرط ضروری ہے کہ کتاب کو دو ہفتے کے اندر واپس کریں او دست مالیدہ اور داغی نہ ہو۔۔۔اب گزارش مدعا یہ ہے کہ جو صاحب اس کتاب کو خریدنا چاہیں۔ وہ بلا توقف مصمم ارادہ سے اطلاع بخشیں تا کہ بذریعہ ویلیو پی ایبل اُن کی خدمت میں روانہ کی جائے والسلام علی من اتبع الھدی خاکسار غلام احمد از قادیان۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۵۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

کتاب براھین احمدیہ کی قیمت جو بالفصل دس روپیہ قرار پائی ہے وہ صرف مسلمانوں کے لیے کمال درجہ کی تخفیف اور رعایت ہے کہ جن کو بشرط وسعت اور طاقت مالی کے اعانت دین متین میں کسی نوع کا دریغ نہیں لیکن جو صاحب کسی اور مذہب یا ملت کے پابند ہو کر اس کتاب کو خریدنا چاہیں تو چونکہ اعانت کی ان سے کچھ توقع نہیں لہذا ان سے وہ پوری پوری قیمت لی جائے گی۔ جو حصہ اول کے اعلان میں شائع ہو چکی ہے المشتہر موالف براہین احمدیہ

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۵۰)

چونکہ رسالہ سراج منیر جو پیشگوئیوں پر مشتمل ہوگا چودہ سو روپیہ کی لاگت سے چھپے گا۔ اس لیے چھپنے سے پہلے خریداروں کی درخواستیں آنا ضروری ہیں تا بعد میں دقتیں پیدا نہ ہوں قیمت اس رسالہ کی ایک روپیہ علاوہ محصول ہو گی۔ لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جو صاحب پختہ ارادہ سے سراج منیر کو خریدنا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست معہ پتہ سکونت وغیرہ کے ارسال فرمائیں جب ایک حصہ کافی درخواستوں کا آجائے گا۔ تو فی الفور کتاب کا طبع ہونا شروع ہو جائے گا۔ والسلام علی من اتبع المھدی خاکسار غلام احمد از قادیان۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۱۸)

اور کتاب ازالہ اوہام کے خریداروں پر واضح ہو کہ میں بلی ماروں کے بازار مین کوٹھی لاہور والی یں فروکش ہوں اور ازالہ اوہام کی جلدیں میرے پاس موجود ہیں جو صاحب تین روپیہ قیمت داخل کریں وہ خرید سکتے ہیں والسلام المشتہر خاکسار غلام احمد قادیانی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۱۸)

اطلاع ضروری ایک کتاب لاجواب مسمیٰ بہ شحنۂ حق جس میں ویدک فلاسفی اور آریہ مذہب کی حقیقت صاف صاف اور کافی طور سے کھول دی گئی ہے چھپ کر تیار ہو چکی ہے قیمت اس کتاب کی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہوئی ہے جس صاحب کو منظور ہو بارسال قیمت نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل طلب کرے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۱۸)

مرزا قادیانی کی شکر گزاری:

سردار مصباح الدین قادیانی نے لکھا ہے کہ

دعوے سے قبل کا واقعہ ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) باغ میں تشریف لے گئے۔ ساتھ چند اور بھی دوست تھے کسی دوست نے ایک پھل دار درخت پر حضرت اقدس کا عصا مبارک پھینکا۔ وہ عصا وہیں لٹک کر رہ گیا دوستوں نے پتھروں اور ڈھیلوں سے ہر چند کوشش کی مگر وہ عصا نیچے نہ گرا، (نبی بخش قادیانی راوی ہے کہ) میں نوجوان لڑکا تھا میں اپنا تہہ بند کس کر درخت کے اوپر چڑھ گیا او عصا مبارک اُتار لیا۔ حضرت اقدس کو اس سے بہت خوش ہوئی۔ بار بار فرماتے میاں نبی بخش تم نے بڑا کمال کیا تم نے تو آج میرے والد صاحب کا سونٹا نیا لا کر مجھے دیا ہے باغ سے واپس لوٹے تو راستے میں جو ملے ان سے بھی ذکر کیا کہ میاں نبی بخش نے مجھے آج نیا سونٹا لا کر دیا ہے، پھر مسجد میں آ کر بھی اس شکر گزاری کا ذکر فرماتے رہے۔

(اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

ماہواری چندہ:

ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے، خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لیے کچھ بھی ورد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لیے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔

والسلام علی من اتبع الھدی

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۵۶)

مرزا قادیانی اسلامی پردے کا قائل نہیں:

بیان کیا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر اُدھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے مولوی

(نورالدین) صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا کہ میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۷۔۵۶)

مرزا قادیانی اسلامی پردے کے قائل نہ تھے اس لیے کہ اسلام سے کوئی تعلق ہوتا تو یقیناً اسلامی احکامات کے پابند ہوتے مگر وہ تو انگریزی مذہب رکھتے تھے پھر سے جملہ قابل غور ہے کہ ''مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت غیور'' گویا مرزا قادیانی کی طبیعت میں بے غیرتی رچی بسی تھی۔

مرزا قادیانی اور افریقہ کے بندروں کے لغو قصے:

میر شفیع احمد محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک عرب حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھا ہوا افریقہ کے بندروں کے اور افریقین لوگوں کے لغو قصے سنانے لگا۔ حضرت صاحب بیٹھے ہوئے ہنستے رہے۔ آپ نہ تو کبیدہ خاطر ہوئے اور نہ ہی اس کو ان لغو قصوں کے بیان کرنے سے روکا کہ میرا وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ اس کی دلجوئی کے لیے اخیر وقت تک خندہ پیشانی سے سنتے رہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳، صفحہ ۲۷۷)

ہر حرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے:

میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بار بار لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں

تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(ملفوظات صفحہ ۴۸۳، جلد ۲)

ہر حرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے:

مرزا محمود صاحب نے بیان کیا ہے کہ

بے شک یہ درست ہے کہ پنجابی حلق ہر ایک لفظ کو پوری طرح ادا نہیں کر سکتا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا) پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ یہ تو قرآن کا صحیح تلفظ عربی لہجہ میں ادا نہیں کر سکتا ہے ایسا شخص کہاں مسیح ہو سکتا ہے۔ اس کی یہ بات سُن کر سید عبداللطیف صاحب شہید نے اس پر ہاتھ اُٹھایا مگر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت مسیح نے بھی انہیں روک دیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ ش ۶۲، ۷ فروری ۱۹۲۰ء)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا) کے پاس ایک دفعہ ایک لکھنوٴ کا آدمی آیا آپ نے قرآن کریم کا ذکر کیا تو کہنے لگا کہ اچھے مسیح موعود بنے ہو کہ ق اور ک میں بھی فرق نہیں جانتے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ ش ۲۲، مؤرخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء)

اللہ نے مجھے وہ سکھایا جو کسی کو نہیں سکھایا:

كالجوهرين من المادة الوحدة ووهب لى علوما مقدسة نقية ومعارف صافية جلية وعلمنى مالم يعلم غيرى من المعاصرين ۔

اور اس (اللہ) نے مجھے پاکیزہ اور صاف علوم دیئے اور خالص اور اعلیٰ درجہ کے معارف دیئے اور مجھے وہ کچھ سکھایا جو اس زمانہ میں کسی اور کو نہ سکھایا۔

(انجام آتھم صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۵)

اس قسم کی عورتیں:

تحقیق کی رو سے بعض اس قسم کی بھی عورتیں ہوتی ہیں کہ ان میں قوت رجولیت اور انثیت دونوں اُن میں جمع ہوتی ہیں اور کسی تحریک سے جب ان کی منی جوش مارے تو حمل ہو سکتا ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۸، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۶)

بتوں کی نمائش میں مرزا قادیانی:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ سفر ملتان کے دوران میں حضرت صاحب ایک رات لاہور میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے ہاں بطور مہمان ٹھہرتے تھے ان دنوں میں لاہور میں ایک کمپنی آئی ہوئی تھی اس میں قد آدم موم کے بنے ہوئے مجسمے تھے جن میں بعض پرانے زمانہ کے تاریخی بُت تھے اور بعض میں انسانی جسم کے اندرونی اعضاء طبی رنگ میں دکھائے گئے تھے شیخ صاحب مرحوم حضرت صاحب کو اور چند احباب کو وہاں لے گئے اور حضور نے وہاں پھر کر تمام نمائش دیکھیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۴۴)

جو مرزا قادیانی کے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا:

اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لیے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

حمل کاذب:

اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک تو حمل حقیقی ہوتا ہے جب مدت مقررہ نو ماہ گزر جاتے ہیں تو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو جاتی ہے ایک اس کے مقابلہ میں حمل کاذب ہوتا ہے بعض عورتیں رات دن اولاد کی خواہش کرتی رہتی ہیں جس سے رجاء کی مرض پیدا ہو جاتی ہے اور جھوٹا حمل ہو کر پیٹ پھولنے لگتا ہے اور حمل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں لیکن نو ماہ کے بعد پانی کی مشک نکل جاتی ہے۔

(ملفوظات صفحہ ۵، جلد ۶_۱۰۵)

مرزا قادیانی کو خدا کی تعلیم:

یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

مرزا قادیانی کے نام نہاد معجزات:

☆ ہر ایک شخص کا الہام جو تیرے الفاظ ہوں اور کوئی فوق العادت امر اُن میں نہ ہو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور کوئی الہام ہرگز قابل پزیرائی نہیں جب تک کہ اس میں الٰہی شوکت نہ ہو اور الٰہی شوکت یہ ہے کہ فوق العادت اور عظیم الشان پیشگوئیاں جو الوہیت کی قدرت اور علم سے بھری ہوئی ہوں اُس الہام میں پائی جائیں (تریاق القلوب صفحہ ۳_۴۲، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۰_۱)

☆ خدا نے میرے لیے وہ نشان دکھائے کہ اگر وہ ان امتوں کے وقت نشان دکھلائے جاتے جو پانی اور آگ اور ہوا سے ہلاک کی گئیں تو وہ ہلاک نہ ہوتیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۹)

☆ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۲)

اس عبارت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا قادیانی نے اپنی برتری ظاہر کی ہے جو اس کی توہین نبوت پر دال ہے۔

☆ مرزا قادیانی نے مزید لکھا ہے کہ

خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لیے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کیے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۸)

☆ صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثہ نے مجھے اس بات کے لیے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰، روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۱۵۴)

☆ نشان، ایک دفعہ مجھے لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہوا اور میرے ساتھ وہی شیخ حامد علی اور دوسرا شخص فتح خان نام ساکن ایک گاؤں متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا اور تیسرا شخص عبدالرحیم نام ساکن انبالہ چھاؤنی تھا۔ اور بعض اور بھی تھے جو یاد نہیں رہے۔ جس صبح ہم نے ریل پر سوار ہونا تھا۔ مجھے الہام کے ذریعہ بتایا گیا تھا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی میں نے اپنے ان تمام ہمراہیوں کو کہا کہ نماز پڑھ کر دعا کر لو کیوں کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے چنانچہ سب نے دعا کی اور پھر ہم ریل پر سوار ہو کر ہر ایک طور کی عافیت سے پٹیالہ میں پہنچ گئے۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچ گئے تو وزیر اعظم ریاست کا خلیفہ محمد حسن مع اپنے تمام ارکان

ریاست کے جو شاید اٹھارہ گاڑیوں پر سوار ہوں گے پیشوائی کے لیے موجود دیکھے اور جب آگے بڑھے تو شاید سات ہزار کے قریب دوسرے عام و خاص شہر کے رہنے والے ملاقات کے لیے موجود تھے۔ اس حد تک تو خیر گزری نہ کوئی نقصان ہوا نہ کوئی حرج، لیکن جب واپس آنے کا ارادہ ہوا تو وہی وزیر صاحب مع اپنے بھائی سید محمد حسین صاحب کے جو شاید ان دنوں میں ممبر کونسل ہیں مجھے ریل پر سوار کرنے کے لیے اسٹیشن پر میرے ہمراہ گئے اور ان کے ساتھ نواب علی محمد خان صاحب مرحوم جھجر والے بھی تھے جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو ریل کے چلنے میں کچھ دیر تھی میں نے ارادہ کیا کہ عصر کی نماز میں پڑھ لوں اس لیے میں نے چوغہ اتار کر وضو کرنا چاہا اور چوغہ وزیر صاحب کے ایک ملازم کو پکڑا دیا اور پھر چوغہ پہن کر نماز پڑھ لی اس چوغہ میں زاد راہ کے طور پر کچھ روپیہ تھے اور اس میں ریل کا کرایہ بھی دینا تھا جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تا کہ ٹکٹ کے لیے روپیہ دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ چوغہ اتارنے کے وقت کہیں گر پڑا۔ مگر مجھے بجائے غم کے خوشی ہوئی کہ ایک حصہ پیشن گوئی کا پورا ہو گیا پھر ہم ٹکٹ کا انتظام کر کے ریل پر سوار ہو گئے جب ہم دوراہہ کے اسٹیشن پہنچے تو شاید اس وقت دس بجے رات کا وقت تھا۔ اور وہاں صرف پانچ منٹ کے لیے ٹھہرتی ہے میرے ایک ہمراہی شیخ عبدالرحیم نے ایک انگریز سے پوچھا کہ کیا لودہانہ آ گیا اس نے شرارت سے یا کسی اپنی خودغرضی سے جواب دیا کہ ہاں آ گیا ہے تب ہم مع اپنے اسباب کے جلد جلد اُتر آئے۔ اتنے میں ریل روانہ ہو گئی۔ اُترنے کے ساتھ ہی ایک ویرانہ اسٹیشن دیکھ کر پتہ لگ گیا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کے لیے چارپائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہو سکتا تھا اگر اس امر کے خیال سے کہ اس حربہ کے پیش آنے سے دوسرا حصہ پیشن گوئی کا بھی پورا ہو گیا اس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ اس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گویا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا بعد اس کے اسٹیشن

ماسٹر اپنے کمرہ سے نکلا اس نے افسوس کیا کسی نے ناحق شرارت سے آپ کو حرج پہنچایا اور کہا کہ آدھی رات کو ایک مال گاڑی آئے گی اگر گنجائش ہوئی تو میں اس میں بٹھا دوں گا۔ تب اس نے اس امر کے دریافت کے لیے تار دی اور جواب آیا گنجائش ہے تب ہم آدھی رات کو سوار ہو کر لودہانہ میں پہنچ گئے، گویا یہ سفر اس پیش گوئی کے لیے تھا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷)

☆ پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اس کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۵۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۳)

☆ نشان، ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں تا کہ وہ کھل جائیں جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷)

☆ نشان، ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آ گئی جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا اذا مرضت فھو یشفی یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ فالحمد لله علی ذلك۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۶۔۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶۔۷)

☆ نشان، ایک دفعہ 1902ء میں مجھے الہام ہوا یریدون ان یطفؤا نورك ویتخطفوا عرضك وانی معك مع اھلك یعنی دشمن لوگ ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھا دیں اور تیری آبروریزی کریں مگر میں تیرے ساتھ ہوں اور ان کے ساتھ جو تیرے ساتھ ہیں اور انہی دنوں میں میں نے دیکھا میں ایک کوچہ ہوں جو آگے سے بند ہے اور بہت سے تنگ کوچہ ہے کہ بمشکل ایک آدمی اس میں گزر سکتا ہے۔ میں بند کوچہ کے آخری حصہ میں جس کے آگے کوئی راہ نہ تھا۔ دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو واپس جانے کی طرف راہ تھی اس کی طرف جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین قوی ہیکل سنڈھے وہاں کھڑے ہیں جو خونی ہیں اور گزرنے کی راہ بند کر رکھی ہے ایک اُن میں سے میری طرف حملہ کر کے دوڑا اُس کو میں نے ہاتھ سے ہٹا دیا پھر دوسرا حملہ آور ہوا، اس کو بھی میں نے ہاتھ سے ہٹا دیا پھر تیسرا اس شدت اور جوش سے آیا کہ اسے دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ اب خیر نہیں لیکن جب میرے قریب آیا تو دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور میں اس کے ساتھ رگڑ کر اس کے پاس سے گزر گیا اس اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند کلمات میرے دل میں القاء ہوئے جن کو میں پڑھتا جاتا تھا اور دوڑتا تھا اور وہ یہ ہیں رب کل شی خادمك رب فاحفظنی والضرنی وارحمنی اس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوا کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کرے گا اور اس کے تین وکیل ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵_۳۹۴)

☆ نشان، بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کے وقوع میں ایک منٹ کی تاخیر بھی نہیں ہوتی کہ فی الفور واقع ہو جاتے ہیں اور ان میں گواہ کا پیدا ہونا کم میسر آتا ہے اسی قسم کا یہ ایک نشان ہے کہ ایک دن بعد نماز صبح میرے پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے اس وقت اس کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا لڑکا مبارک احمد باہر سے آیا ہے اور میرے قریب جو ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی اس کے ساتھ پیر پھسل کر گر پڑا ہے اور اس کو بہت چوٹ لگی ہے اور تمام کرتہ

خون سے بھر گیا ہے میں نے اس وقت مبارک احمد کی والدہ کے پاس جو اس وقت میرے پاس کھڑی تھیں یہ کشف بیان کیا تو ابھی میں بیان ہی کر چکا تھا کہ مبارک احمد ایک طرف سے دوڑا آیا جب چٹائی کے پاس پہنچا تو چٹائی سے پیر پھسل کر گر پڑا اور سخت چوٹ آئی اور تمام کرتہ خون سے بھر گیا اور ایک منٹ کے اندر ہی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۴، روحانی خزائن صفحہ ۹۔۳۹۸)

☆ نشان، ایسا ہی عرصہ قریباً تین سال کا ہوا ہے کہ صبح کے وقت کشفی طور پر مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مبہوت اور بدحواس ہو کر میرے پاس دوڑا آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اُڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے ابا پانی یعنی مجھے پانی دو یہ کشف میں نہ صرف گھر کے لوگوں کو بلکہ بہتوں کو سنا دیا تھا کیوں کہ اس کے وقوع میں ابھی دو گھنٹے باقی تھے اس کے بعد اسی وقت ہم باغ میں گئے اور قریباً ۸ بجے صبح کا وقت تھا۔ اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشہ میں کھیلتا تھا اور عمر تقریباً چار برس کی تھی اس وقت میں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور سخت بدحوس ہو رہا ہے میرے سامنے آکر اتنا اس کے منہ سے نکلا ابا پانی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۹)

☆ میرا ارادہ تھا کہ ان نشانوں کو تین سو تک اس کتاب میں لکھوں اور وہ تمام نشان جو میری کتاب نزول المسیح اور تریاق القلوب وغیرہ کتابوں میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے نئے نشان اس قدر اس میں لکھ دوں کہ تین سو کا عدد پورا ہو جائے مگر تین روزے میں بیمار ہو گیا ہوں اور آج انتیس ستمبر 1906ء کو اس قدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ میں لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں اگر خدا نے چاہا تو حصہ پنجم براہین احمدیہ میں یہ تین سو نشان یا زیادہ اس سے لکھے جائیں گے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۰۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۰)

☆ نشان خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ ایک لڑکی تمہارے گھر میں پیدا ہوگی اور مر جائے گی اور اس کا نام عاسق رکھا یعنی غروب ہونے والی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ طفولیت میں ہی مر جائے گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق لڑکی پیدا ہوئی اور پیشگوئی کے مطابق طفولیت میں ہی مر گئی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۶)

☆ میرے پاس ایک شیشی مشک کی ہے جس میں سے میں کھایا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے سلسلہ کو منقطع کرنا نہیں چاہتا تو جس طرح چاہے اس کو برکت دے دے میں نے گھر والوں سے کہا کہ لاؤ اس شیشی کو میں برکت دیتا ہوں چنانچہ میں نے اس میں پھونک ماردی ڈاک کے وقت فضل الٰہی ایک شیشی لایا میں نے سمجھا کہ کوئی دوائی ہے اور رکھ دی مگر فجر کو جب اسے کھول کر دیکھا تو وہ مشک نکلا، میں نے اس کو بلا کر پوچھا کہ کس نے بھیجی ہے اس نے کہا کہ وہ کاغذ گم ہو گیا اس شیشی پر بھی مرسل وفریسنہ کا نام نہیں یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے برکت کا دیا ہے میں نے گھر میں خود پھونک ماری دوسرے دن وہ شیشی آ گئی، یہ خدا کے عجیب کام ہیں جو آج کل ظاہر ہو رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۲، صفحہ ۲۸۶)

☆ میری سچائی پر ایک نشان ہے یہ ہے کہ جب میری لڑکی مبارکہ پیٹ میں جو قریباً پچیس روز اس کی پیدائش میں باقی رہتے تھے تو اس لڑکی کی والدہ نہایت تکلیف میں مبتلا تھی اور حساب کی غلطی سے یہ غم بھی ان کو لاحق ہوا کہ شاید یہ حمل نہ ہو کوئی اور بیماری ہو کیوں کہ انہوں نے ٹھیک ٹھیک یاد نہ رہنے کی وجہ سے خیال کیا کہ یہ گیارھواں مہینہ جاتا ہے۔

اور عام دستور کے لحاظ سے یہ مدت حمل کی نہیں ہوسکتی اس لیے دوہری تکلیف دامنگیر ہو گئی اور جب ایسے ایسے خیالات سے ان کا غم حد سے بڑھ گیا تو میں نے ان کے لیے دعا کی

تب مجھے یہ الہام ہوا آید آں روزے کہ مستخلص شود یعنی وہ دن چلا آتا ہے کہ چھٹکارا ہو جائے گا اور اس الہام کے معنوں کی مجھے یہ تفہیم ہوں کہ لڑکی پیدا ہوگی اور اس وجہ سے کوئی لفظ بشارت کا اس الہام میں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ چھٹکارا کا لفظ استعمال کیا گیا چنانچہ میں نے اس الہام سے اپنی جماعت میں سے بہتوں کو اطلاع دے دی آخر 27 رمضان 1314ھ کو لڑکی پیدا ہو گئی، اس کا نام مبارکہ رکھا گیا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۵۱)

☆ جھوٹے اور فریبی اپنے جھوٹ میں تھک کر رہ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۴۲)

یہ چھڑی کس کی ہے:

بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا ایک دن حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لیے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لیے پہلے مخصوص کر لیا تھا میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے۔ تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا یہ کس کی چھڑی ہے عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خانصاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۲۶)

اوہو مفتی صاحب:

مفتی صادق قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں حضور (مرزا قادیانی) کے پاس یکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ میری طرف بہت جھک گئے۔ میں ذرا کھسک گیا آپ اور میری طرف ہو گئے میں اور ایک طرف ہو گیا حتیٰ کہ اتنی تھوڑی سی جگہ پر میں رہ گیا کہ ایک جگہ پر یکہ کا پہیہ جو کسی گڑھے میں پڑا۔ اس دھکے سے میں نیچے جا پڑا اور جلدی سے اُٹھ کر پیشاب کے لیے بیٹھ گیا تا حضرت صاحب محسوس نہ کریں (اس لیے کہ مرزا قادیانی یک چشم گل تھا ناقل) کہ میں گرا ہوں مگر آپ نے فرمایا اوہو مفتی صاحب آپ گر گئے جگہ تو بہت ہے اور آپ پیچھے ہٹ گئے شاید یہ بھی کوئی امتحان ہی تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ ش ۷۷، مؤرخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ صفحہ ۷)

مرزا قادیانی کی سائنسی و علمی باتیں:

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

☆ اور اس مادہ کے لیے ضروری نہیں کہ ساگ پات کی کسی قسم پر روح شبنم کی طرح گرے اور اس سے روح کا نطفہ پیدا ہو بلکہ وہ مادہ گوشت سے بھی ہو سکتا ہے خواہ وہ گوشت بکرا کا ہو یا مچھلی کا یا ایسی مٹی ہو جو زمین کی نہایت عمیق تہہ کے نیچے ہوتی ہے جس سے مینڈکیں وغیرہ کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۱۶، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۴)

☆ اگر تم مثلاً دودھ کو جو باسی ہو کر سڑنے کو ہے۔ ہاتھ میں لو اور خوب اس دودھ میں نظر لگائے رکھو تو تمہارے دیکھتے دیکھتے ہزار ہا کیڑے بن جائیں گے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۱۷، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۵)

☆ مثلاً زمین کے نیچے کا طبقہ جو ستر ہاتھ تک کھود کر پھر دکھائی دیتا ہے اس میں جاندار پائے جاتے ہیں۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۲۲، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۰)

☆ دُنیا میں ہزاروں چیزیں نیست سے ہست ہو رہی ہیں مثلاً ایک دھات جو بالکل نیست ہو جاتی اور مر جاتی ہے وہ شہد اور سہاگہ اور گھی میں جوش دینے سے پھر زندہ ہو جاتی ہے کس نے پنجابی میں کہا ہے۔ شہد سہاگہ گھی موئی دھات دا ایہو جی یعنی شہد اور سہاگہ اور گھی جو ہے۔ مری ہوئی دھات کی یہی جان ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۲۳، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۱)

☆ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب ایک گلہری کو پتھر یا سوٹے سے مارا جائے، اور وہ بظاہر بالکل مر جائے مگر ابھی تازہ ہو تو اگر اس کے سر کو گوبر میں دبایا جائے، تو چند منٹ میں وہ زندہ ہو کر بھاگ جاتی ہے مکھی بھی اگر پانی میں مر جائے تو وہ بھی زندہ ہو کر پرواز کر جاتی ہے اور بعض جانور جیسے زنبور اور دوسرے حشرات الارض سخت سردی کے ایام میں مر جاتے ہیں اور زمین میں یا دیوار کے سوراخوں میں چھپے رہتے ہیں اور جب گرمی کا موسم آتا ہے تو پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۶۳، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲-۱۷۱)

☆ اور بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کے پتوں میں سے بڑے بڑے پرندے پیدا ہو جاتے ہیں ان میں سے ایک آک کا درخت بھی ہے اور اس کی نظیریں ہزار ہا ہیں نہ صرف ایک دو۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۹، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۲)

☆ اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ تلوار کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اور اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی

دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی ہی حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ (ملفوظات جلدا صفحہ ۳۸)

مرزا قادیانی کی خدائی تعلیم کی تحریر کا نمونہ

مجی اخویم حکیم محمد حسین قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشیاء مفصلہ ذیل ہمراہ لیتے آویں اور اگر خدانخواستہ ایسی مجبوری ہو تا کسی اور آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں وائی بیوٹر جو ایک رحم کے متعلق دوائی ہے پلومر کی دوکان سے (عصر) مشک خالص عمدہ جس میں چھیچھڑا نہ ہو ایک تولہ پان عمدہ بیگمی (عصہ) اور ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے اس کی قیمت معلوم نہیں آپ ساتھ لا دیں قیمت یہاں سے دی جاوے گی۔ مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوئی ہے پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے اس لیے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی اگر شیخ صاحب کی دوکان میں ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے مگر ضرور لانا چاہیے اور روپیہ 30 کا فی آرڈر آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے سب خیریت ہے والسلام مرزا غلام احمد۔ (خطوط امام بنام غلام صفحہ ٦)

مرزا قادیانی کی علمی استعداد:

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام کا عربی زبان کا درسی علم بہت محدود تھا۔ بلکہ ایک جگہ خود آپ نے اپنے درسی علم کے متعلق لکھا ہے کہ وہ محض شُد بُد تک محدود تھا۔ نجم الہدی صفحہ ۱۹۔۔۔۔

(سیرت طیبہ صفحہ ۱۰۔۲۰۹)

☆ دُنیا جانتی ہے کہ عربی ادب کے میدان میں حضرت مسیح موعود کو ابتداً کوئی درجہ حاصل نہیں تھا بلکہ کسی علم کے لحاظ سے تو آپ اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قریباً قریباً اُمی ہی تھے اور سوائے چند معمولی ابتدائی درسی کتابوں کے کوئی علم نہیں رکھتے تھے۔

(سیرت طیبہ صفحہ ۲۱۱)

مرزا قادیانی کا دو بیویوں کے حقوق کی عدم استطاعت کے باوجود دوسری شادی:

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت (مرزا قادیانی) نے انہیں (پہلی بیوی کو) کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لیے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا۔ تو میں گناہ گار ہوں گا۔ اس لیے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو اور میں تم کو خرچ دیئے جاؤں گا انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۳۰)

مرزا قادیانی کی مردمی حالت کالعدم:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔۔۔ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔۔۔ کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔۔۔ غرض اس ابتلاء کے

وقت میں نے جناب الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لیے اپنے الہام کے ذریعے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا میں نے طیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دُنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی، اور چار لڑکے مجھے عطا کیے گئے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۴)

☆ ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لیے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا اور ایک خط جس کو میں نے اپنی جماعت کے بہت سے معزز لوگوں کو دکھلایا ہے۔ جیسے اخویم مولوی نور الدین صاحب اور اخویم مولوی برہان الدین وغیرہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے ہمدردی کی راہ سے میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریف کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس کے لائق نہ تھے اگر یہ امر آپ کی روحانی قوت سے تعلق رکھتا ہے تو میں اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں اولیاء اللہ کے خوارق اور روحانی قوتوں کا منکر نہیں۔ ورنہ ایک بڑے فکر کی بات ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلاء پیش کر دے۔ یہ ایک چھوٹے سے کاغذ پر رقعہ ہے جو اب تک اتفاقاً میرے پاس محفوظ رہا ہے اور میری جماعت کے پچاس کے قریب دوستوں نے بچشم خود اس کو دیکھ لیا اور خط پہنچان لیا ہے اور مجھے امید نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب اس سے انکار کریں اور اگر کریں تو حلف دینے سے حقیقت کھل جائے گی غرض

اس ابتلاء کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لیے اپنے الہام کے ذریعے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے، چنانچہ وہ دوا میں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کرلیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دُنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کیئے گئے اگر دُنیا اس بات کو مبالغہ نہ سمجھتی تو میں اس جگہ اس واقعہ حقہ کو جو اعجازی رنگ میں ہمیشہ کے لیے مجھے عطا کیا گیا۔ بہ تفصیل بیان کرتا تا معلوم ہوتا کہ ہمارے قادر قیوم کے نشان ہر رنگ میں ظہور میں آتے ہیں اور اور ہر رنگ میں اپنے خاص لوگوں کو وہ خصوصیت عطا کرتا ہے جس میں دُنیا کے لوگ شریک نہیں ہو سکتے میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا۔ پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۶-۳۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۴-۲۰۳)

☆ دوسرا بڑا نشان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی۔ تو اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر بھی بالکل دور نہ ہوا تھا۔ اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیوں کہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے خط لکھا تھا جو اب تک موجود ہے کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہیے تھی ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلاء پیش آئے مگر باوجود ان کمزوریوں کے مجھے پوری قوت وصحت اور طاقت بخشی اور چار لڑکے عطا کیے۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۷)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے خلیفہ نورالدین بھیروی کو خط لکھا کہ

جس قدر ضعف دماغ کے عارضے میں یہ عاجز مبتلا ہے، مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو، جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا اور دعا کرتا رہا تو اللہ جلشانہ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ میں بیان ہی نہیں کرسکتا۔ (مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷، طبع جدید ربوہ)

قوت باہ کے لیے مجرب دوائیں:

مرزا قادیانی نے اپنے خلیفہ نورالدین بھیروی کو خط لکھا جس میں لکھا کہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ دے گئے تھے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے اور مقوی معدہ ہے اور کاہلی اور سستی کو دور کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے۔ آپ ضرور اس کو استعمال کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹)

☆ عنایت نامہ پہنچا مجھے نہایت تعجب ہے کہ دوا معلومہ سے آں مخدومہ سے کچھ فائدہ محسوس نہ ہوا۔ شاید کہ یہ وہی قول درست ہو کہ ادویہ کو ابدان سے مناسبت ہے۔ بعض ادویہ بعض ابدان کے مناسب حال ہوتی ہیں اور بعض دیگر کے نہیں۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی وسستی ورطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلی جاتا رہتا تھا شاید قلت حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے، غرض میں نے اس میں آثار نمایاں پائے ہیں واللہ اعلم وعلمہ احکم اگر دوا موجود ہو اور آپ دودھ اور ملائی کے ساتھ کچھ زیادہ قدر شربت کر کے استعمال کریں تو میں خواہش مند ہوں کہ آپ کے بدن میں ان فوائد کی بشارت سنوں کبھی کبھی

دوا کی چھپی چھپی تاثیر بھی ہوتی ہے کہ جو ہفتہ عشرہ کے بعد محسوس ہوتی ہے چونکہ دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ کھالی ہے اس لیے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے لیکن چونکہ گھر میں ایام اسید ہونے کا کچھ گمان ہے جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کو راست کرے اس جہت سے جلد تیار کرنے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا۔ مگر میں شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دوا کا بہانہ کر کے بعض خطرناک عوارض سے مجھ کو مخلصی عطا کی۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰)

☆ ایک میرے دوست سامانہ علاقہ پٹیالہ میں ہیں جن کا نام مرزا محمد یوسف بیگ ہے انہوں نے کئی دفعہ ایک معجون بنا کر بھیجی ہے جس میں کچلہ مدبر داخل ہوتا ہے وہ معجون میرے تجربہ میں آیا ہے کہ اعصاب کے لیے نہایت مفید ہے اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ اور قوت باہ کے لیے اور نیز تقویت معدہ کے لیے فائدہ مند ہے مدت سے میرے استعمال میں ہے اگر آپ اس کو استعمال کرنا قرین مصلحت سمجھیں تو میں کسقدر جو میرے پاس ہے بھیج دوں۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵۶-۵۷)

مرزا قادیانی کے داماد کی قوت باہ کا علاج:

مرزا قادیانی نے نواب محمد علی خان کو اپنے خط میں لکھا کہ

کسی قدر تریاق جدید کی گولیاں ہمدست مرزا خدا بخش صاحب آپ کی خدمت میں ارسال کی اور کسی قدر اس وقت دے دوں گا۔ جب آپ قادیان آئیں گے یہ دوا تریاق الٰہی سے فوائد میں بہت بڑھ کر ہے اس میں بڑی بڑی قابل قدر دوائیں پڑیں ہیں جیسے مشک

عنبر زبسی مروارید سونے کا کشتہ فولاد یاقوت احمر کونین فاسفورس کہر بامرجان صندل کیورہ زعفران یہ تمام دوائیں قریب سو کے ہیں اور بہت سا فاسفورس اس میں داخل کیا گیا ہے یہ دوا علاج طاعون کے علاوہ مقوی دماغ مقوی جگر مقوی معدہ مقوی باہ اور حراق کو فائدہ کرنے والی مصفی خون ہے مجھ کو اس کے تیار کرنے میں اول تامل تھا کہ بہت سے روپیہ پر اس کا تیار کرنا موقوف تھا چونکہ حفظ صحت کے لیے یہ دوا مفید ہے اس لیے اس قدر خرچ گوارا کیا گیا۔۔۔ خوراک اس کی اول استعمال میں دو رتی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے تا کہ گرمی نہ کرے نہایت درجہ مقوی اعصاب ہے اور خارش اور شبورات اور جزام اور ذیابیطس اور انواع واقسام کے زہر ناک امراض کے لیے مفید ہے قوت باہ میں اس کو ایک عجیب اثر ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

بیوی کے ایام ماہوری نے مرزا قادیانی کی عزت رکھ لی:

قادیانی مؤرخ ملک صلاح الدین نے لکھا ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ حافظ صاحب سے روایت کرتے ہیں حضرت مسیح موعود نے (گویا نومبر 1884ء میں) ایک روز مجھے فرمایا میاں حامد علی سفر پر جانا ہے، چنانچہ یکہ کرایہ پر لیا۔ جب خاکروبوں کے محلّہ کے قریب پہنچے تو مرزا اسمٰعیل بیگ سے فرمایا کہ میں دہلی شادی کرنے کے لیے جارہا ہوں وہیں رخصتانہ اور ولیمہ ہوگا۔ یہ بات کسی کو نہ بتائیں میں جا کر خط لکھوں گا اس وقت سلطان احمد کی والدہ کو بتا دینا تا کہ میری واپسی تک وہ رو دھو بیٹھے، میں حضور کی بات سُن کر سخت حیرت زدہ ہو گیا کیوں کہ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ حضور اس وقت ازدواجی زندگی کے قابل نہ تھے اور عرصہ سے میں مختلف حکیموں اور طبیبوں سے نسخے معلوم کر کے نوٹ کیا کرتا تھا (اور حضور کو کھلاتا تھا لیکن کسی کا بھی اثر نہ ہوتا تھا) مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب کی موجودگی میں تو میں نے اپنے تئیں

بمشکل ضبط کیا لیکن نہر کے پل پر پہنچے تو عرض کیا آپ کی حالت آپ پر اور نہ مجھ پر مخفی ہے پھر آپ نے شادی کا کیوں ارادہ فرمایا ہے فرمایا ہے آپ کی بات درست ہے لیکن میں کیا کروں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ چل تو میں چلتا ہوں اس جواب پر میں کیا عرض کرتا سو میں خاموش ہو گیا دہلی میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ہاں پہنچے تو بیٹھک میں مجھے ٹھہرایا گیا چند روز قبل ہی بیوی صاحبہ (حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) ایام سے پاک ہوئیں تھیں گھر پر ہی رخصتانہ عمل میں آیا رخصتانہ کی رات میں نہایت بیقرار تھا کہ کیا ہوگا۔ چنانچہ شدت اضطراب کی وجہ سے میری نیند کافور ہو گئی اور میں رات بھی حضور کے لیے نہایت تضرع سے دعا میں مصروف رہا صبح کی اذان ہوئی تو حضور میرے پاس تشریف لائے اور ہم نے نماز فجر ادا کی جس کے بعد فرمایا آؤ لال قلعہ کی طرف سیر کر کے آئیں چنانچہ راستہ میں خود ہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کتنی پردہ پوش اور باوفاء ہے کہ رات پھر بیوی صاحبہ کو پھر ایام شروع ہو گئے اور ہمیں چھٹی ہو گئی۔ چنانچہ اسی حالت میں حضور حضرت اُم المومنین کو لے کر قادیان تشریف لے آئے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت میر صاحب نے حضور کو لکھا کہ آپ لڑکی کو چھوڑ جائیں حضور نے ایک سو روپیہ بھجوا کر لکھا کہ مجھے تصنیف کے کام کی وجہ سے فرصت نہیں آپ آ کر لے جائیں۔ چنانچہ میر صاحب آ کر لے گئے۔ پھر دو تین ماہ بعد حضور کو لکھا کہ آپ آ کر بچی کو لے جائیں حضور نے ایک سو روپیہ بھیج دیا اور لکھا کہ آپ آ کر چھوڑ جائیں حضرت اُم المومنین کے اخلاق عالیہ قابل تعریف ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کے ہاں اور سہیلیوں سے اس بارے میں کوئی شکوہ نہیں کیا۔

مَیں حضور کے علاج میں پہلے ہی مصروف تھا بیوی صاحبہ کی واپسی پر آٹھ دس ماہ گزر گئے، لیکن علاج بے اثر رہا ایک روز سیر میں حضور نے ہمیں فرمایا کہ تم لوگ دعویٰ محبت کرتے ہو میں تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہوں ہم حیران ہوئے کہ نہ معلوم کیا امتحان ہوگا تو فرمایا کہ میرے دل میں ایک بات ہے اس کے متعلق دعا کرو اور جو پتہ لگے بتاؤ۔ چنانچہ حضور روزانہ ہم سے دریافت کرتے تھے

کہ کیا خواب آئی، دیگر احباب اپنی خوابیں سناتے تو حضور فرماتے کہ یہ اس امر کے متعلق نہیں مجھے کوئی خواب نہ آئی تھی ایک روز موضع تھلہ غلام نبی اپنے اہل وعیال کے پاس جانے کی میں نے اجازت لی اور ابھی قادیان سے نکلا ہی تھا کہ غیر اختیاری طور پر میری زبان پر درود شریف جاری ہو گیا اور میں گاؤں تک درود شریف ہی پڑھتا گیا اور گھر پہنچا اور بچوں سے ملا کھانا کھایا لیکن میری یہ خاص کیفیت اسی طرح قائم تھی تھکا ماندہ تھا سو گیا رات خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے اور فرمایا حامد علی تمہاری کاپی میں جو فلاں نسخہ ہے وہ مرزا صاحب کو کیوں نہیں دیتے۔ اس پر میں بیدار ہو گیا اور صحن میں نکل کر دیکھا تو رات چاندنی ہونے کی وجہ سے یہ سمجھا کہ صبح ہو گئی ہے اور میں قادیان کو روانہ ہو گیا جب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب والے مکان کی بیٹھک والی جگہ پر پہنچا۔ تو حضور بیت الفکر میں ٹہل رہے تھے اور اس وقت فجر کی اذان کا وقت ہو گیا تھا میں نے کوچہ سے اسلام علیکم عرض کیا تو حضور نے جواب دے کر پوچھا کون ہے عرض کیا حامد علی فرمایا خیر ہے؟ عرض کیا خیر ہے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خواب بیان کی فرمایا یہی بات تھی جس کے لیے میں نے آپ دوستوں کو دعا کے لیے کہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی کاپی میں تحریر کردہ وہ دو اڑھائی پیسے کا معمولی نسخہ بنا کر حضور کو استعمال کروایا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا مفید ثابت ہوا کہ کچھ عرصہ تک حضور ہر نماز غسل کر کے پڑھتے رہے اللہ تعالیٰ نے بعد میں ایک اور نسخہ بھی بتا دیا جو بے حد مفید ثابت ہوا چنانچہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی روایت ہے۔ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم مسیح موعود بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا اس پر وہ الہامی نسخہ جو زد جام عشق کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا حضرت خلیفہ اول بھی فرماتے تھے کہ میں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے۔

یہ ساری تفصیل فضل الٰہی کے نشان کی خاطر دی گئی ہے حضور تحریر فرماتے ہیں

☆ اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بالکل دور نہیں ہوا تھا۔ اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیوں کہ میری حالت مردی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوں نے مجھے خط لکھا تھا۔۔ کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلاء پیش آوے مگر باوجود ان کمزوریوں کے خدا نے مجھے پوری قوت صحت اور طاقت بخشی اور چار لڑکے عطا کیے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۴ صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۳۲)

مرزا قادیانی نے اپنے خلیفہ نورالدین بھیروی کو خط لکھا جس میں لکھا کہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ دے گئے تھے اس کے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے اور مقوی معدہ ہے اور کاہلی اور سستی کو دور کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے۔ آپ ضرور اس کو استعمال کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹)

مرزا قادیانی کی بیوی نے اس کی بیعت نہ کی:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت لدھیانہ میں لی تھی۔ پہلے دن چالیس آدمیوں نے بیعت کی تھی پھر جب گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بیعت کی سب سے پہلے مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب) نے بیعت کی تھی۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ نے کب بیعت کی والدہ صاحبہ نے فرمایا میرے متعلق مشہور ہے کہ میں نے بیعت سے توقف کیا اور کئی سال بعد بیعت کی یہ غلط ہے۔ بلکہ میں بھی

بھی آپ سے الگ نہیں ہوئی۔ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہی شروع سے ہی اپنے آپ کو بیعت میں سمجھا اور اپنے لیے باقاعدہ الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

(سیرت المہدی۔ جلد ا صفحہ ۱۶۔۷)

مرزا قادیانی کی باقاعدہ بیعت نہ کرنے والے منافق ہیں:

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

اب یہ ظاہر بات ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو واقعی سچا مسلمان جانتا ہے اور آپ کے مکذبین کو کافر سمجھتا ہے اور آپ کے الہامات اور نشانات کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانتا ہے اور پھر آپ کی بیعت نہیں کرتا ایسا شخص یقیناً منافق ہے اور صرف زبانی دعویٰ کرتا ہے ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضرت صاحب تو یہ کہیں کہ میری بیعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک شخص پر ضروری ہے اور وہ باوجود آپ کو راستباز جاننے اور آپ کے نشانات اور الہامات پر ایمان لانے کے آپ کی بیعت میں داخل نہ ہو اس لیے اگر کوئی شخص ایسا اشتہار دے بھی دے جس میں حضرت صاحب کے منکرین کو کافر لکھا گیا ہو۔ اور یہ بھی اعلان کرے کہ میں حضرت مرزا قادیانی کو راستباز مسلمان سمجھتا ہوں اور آپ کے نشانات پر ایمان لاتا ہوں لیکن بیعت نہ کرے تو تب بھی ہم اس کو مسلمان نہیں کہیں گے۔ کیوں کہ وہ منافق ہے اور صرف زبان سے دعویٰ کرتا ہے۔۔۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص آپ کو آپ کے تمام دعاوی میں صادق جانتا ہو اور پھر باقاعدہ سلسلہ میں داخل نہ ہو خاص کر جب حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ میری بیعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک شخص پر واجب قرار دی گئی ہے ایسے شخص کے منافق ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ ۳۔ ۱۶۴، صفحہ ۱۶۵)

مرزا قادیانی نے مجمع عام میں اپنی بیوی سے مصافحہ کیا:

میاں فخرالدین صاحب ملتانی قادیانی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب 1907ء میں حضرت بیوی صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں تو ان کی واپسی کی اطلاع آنے پر حضرت مسیح موعود ان کو لانے کے لیے بٹالہ تک تشریف لے گئے۔ میں نے مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم کے واسطے سے حضرت صاحب سے آپ کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کی اور حضرت صاحب نے اجازت عطا فرمائی مگر مولوی صاحب سے فرمایا کہ فخرالدین سے کہہ دیں کہ اور کسی کو خبر نہ کرے اور خاموشی سے ساتھ چلا چلے بعض اور لوگ بھی حضرت صاحب کے ساتھ ہم رکاب ہوئے، حضرت صاحب پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے، جسے آٹھ کہار باری باری اُٹھاتے تھے قادیان سے نکلتے ہی حضرت صاحب نے قرآن شریف کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع فرمائی اور میں غور کے ساتھ دیکھتا گیا کہ بٹالہ تک حضرت صاحب سورۃ فاتحہ ہی پڑھتے چلے گئے، اور دوسرا ورق نہیں اُلٹا۔ راستہ میں ایک دفعہ نہر پر حضرت صاحب نے اُتر کر پیشاب کیا اور پھر وضو کر کے پالکی میں بیٹھ گئے اور اس کے بعد پھر اس طرح سورۃ فاتحہ کی تلاوت میں مصروف ہو گئے، بٹالہ پہنچ کر حضرت صاحب نے سب خدام کی معیت میں کھانا کھایا پھر سٹیشن پر تشریف لے گئے جب حضرت صاحب سٹیشن پر پہنچے تو گاڑی آ چکی تھی اور حضرت بیوی صاحبہ گاڑی سے اُتر کر آئی ہوئی تھیں اور حضرت صاحب کو ادھر اُدھر دیکھ رہی تھیں حضرت صاحب بھی بیوی صاحبہ کو اِدھر اُدھر دیکھتے پھرتے تھے کہ اتنے میں لوگوں کے مجمع میں حضرت بیوی صاحبہ کی نظر حضرت صاحب پر پڑ گئی اور انہوں نے محمود کے ابا کہہ کر حضرت صاحب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر حضرت صاحب نے سٹیشن پر ہی سب لوگوں کے سامنے بیوی صاحبہ کے ساتھ مصافحہ فرمایا اور ان کو ساتھ لے کر فرودگاہ پر تشریف لے آئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۹۵)

مرزا قادیانی کا اپنے بیٹے فضل احمد کے مرنے پر اظہار مسرت کرنا:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب مرزا فضل احمد فوت ہوا تو اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ تمہاری اولاد کے ساتھ جائیداد کا حصہ بٹانے والا ایک فضل احمد ہی تھا سو وہ بیچارہ بھی گزر گیا خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہمارے دادا صاحب کے دو لڑکے تھے ایک حضرت صاحب جن کا نام مرزا غلام احمد (قادیانی) تھا اور دوسرے ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب جو حضرت صاحب سے بڑے تھے ہمارے دادا جان نے قادیان کی زمین میں دو گاؤں آباد کر کے ان کو اپنے دونوں بیٹوں کے نام موسوم کیا تھا، چنانچہ ایک کا نام قادر آباد رکھا اور دوسرے کا نام احمد آباد، احمد آباد بعد میں کسی طرح ہمارے خاندان کے ہاتھ سے نکل گیا اور صرف قادر آباد رہ گیا چنانچہ قادر آباد حضرت صاحب کی اولاد میں تقسیم ہوا اور اس میں مرزا سلطان احمد صاحب کا حصہ آیا لیکن خدا کی قدرت قریباً چالیس سال کے عرصہ کے بعد احمد آباد جو ہمارے خاندان کے ہاتھ سے نکل کر غیر خاندان میں جا چکا تھا۔ واپس ہمارے پاس آ گیا ہے اور اب وہ کلیۃً ہم تین بھائیوں کے پاس ہے یعنی مرزا سلطان احمد صاحب کا اس میں حصہ نہیں نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ قادر آباد قادیان سے مشرق کی جانب واقع ہے اور احمد آباد جانب شمال ہے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۰)

یہ وہی مرزا فضل احمد ہے جس نے مرزا قادیان کو نبی ماننے سے انکار کر دیا تھا یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اس کے مرنے پر سکھ کا سانس لیا اور اس کا جنازہ پڑھنا بھی گوارا نہ کیا اس کا حوالہ جنازہ نہ پڑھنے کا گزشتہ اوراق میں گزر چکا ہے۔

مرزا قادیانی کے گھر میں بیوی کا راج:

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی وجہ سے اپنی بیوی مرحومہ پر کچھ خفا ہوا جس پر میری بیوی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس جا کر میری ناراضگی کا ذکر کیا اور حضرت مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب سے ذکر کر دیا اس کے بعد میں جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں ملکہ کا راج ہے بس اس کے سوا کچھ اور نہیں کہا مگر میں ان کا مطلب سمجھ گیا خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے یہ الفاظ عجیب معنی خیز ہیں کیوں کہ ایک طرف تو ان دنوں میں برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ متمکن تھیں اور دوسری طرف مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اپنے خانگی معاملات میں حضرت اُم المومنین کی بات بہت مانتے تھے۔

(سیرت المہدی صفحہ ۳۹۱)

مرجا بیوی دی گل بڑی مندا:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ جاننے کے لیے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا اپنے گھر والوں سے کیسا معاملہ تھا مولوی عبدالکریم صاحب کی تصنیف سیرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل فقرات ایک عمدہ ذریعہ ہیں مولوی صاحب موجود فرماتے ہیں عرصہ قریب پندرہ برس کا گزرتا ہے کہ حضرت صاحب نے کئی بار خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے اس اثناء میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو وہ ٹھنڈا دل اور بہشتی قلب قابل غور ہے جسے اتنی مدت میں کسی قسم کے رنج اور تفص عیش کی آگ کی آنچ

تک نہ چھوئی ہو اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری زندگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلیف اور تصنع زید کی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور گروہ پیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے کہتے ہوئے سُنا کہ

مرجا بیوی دی گل بڑی منداا ے

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۵۸، جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کے حوالہ سے یہ جملہ مرزا کے متعلق مرجا بیوی دی گل بڑی مندا نقل کیا۔ (ماہنامہ خالد ربوہ، اگست ۲۰۱۰ء صفحہ ۳۶، سیرت مسیح موعود صفحہ ۴)

سسرالی عورتوں کے مکروفریب کے متعلق الہام:

ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسمٰعیل کا (جن کی عمر اس وقت دس برس تھی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحاق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحاق فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آئیں اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیوں کہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے۔۔۔ تب مجھے اس تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا:

ان کید کن عظیم

یعنی اے عورتو تمہارے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا۔ پٹیالہ روانہ

کیا کہ جس نے واپس آ کر بیان کیا کہ اسحاق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰۲-۲۰۳)

مرزا قادیانی کی بیٹیوں کا حق مہر:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح حضرت صاحب (مرزا) نے نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ کیا تو مہر 56 ہزار مقرر کیا گیا تھا اور حضرت صاحب نے مہر نامہ کو باقاعدہ رجسٹری کروا کے اس پر بہت سے لوگوں کی شہادتیں ثبت کروائی تھیں اور جب حضرت صاحب کی وفات کے بعد ہماری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح خان محمد عبداللہ خان صاحب کے ساتھ ہوا تو مہر 15000 مقرر کیا گیا اور یہ مہر نامہ بھی باقاعدہ رجسٹری کرایا گیا تھا لیکن ہم تینوں بھائیوں میں سے جن کی شادیاں حضرت صاحب کی زندگی میں ہو گئیں تھیں کسی مہر نامہ تحریر ہو کر رجسٹری نہیں ہوا اور مہر ایک ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

مرزا قادیانی کا غیر محرم عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانا:

سوال ششم، حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں۔

جواب: وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے

(اخبار الحکم قادیان جلد ۱۱، ش ۱۳، مؤرخہ ۱۷، اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت اُم المومنین نے ایک دن سُنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بانو تھی وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لیے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی

دیر کے بعد حضرت صاحب (مرزا) نے فرمایا بانو آج بڑی سردی ہے بھانو کہنے لگی ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویں ایں یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہو مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

مرزا قادیانی کی خدمت گزار غیر محرم عورتیں:

☆ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا) کی خدمت میں رہی ہوں گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اس طرح کی خدمت کرتی تھی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی اسی اثناء میں مجھ کو کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا اور پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لیے بھی اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دے دیا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۸۱)

☆ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضور (مرزا قادیانی) سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں رعیہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی ان ایام میں مجھے مراق کا سخت دورہ تھا، میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کرسکتی تھی، مگر میرا دل چاہتا تھا کہ میری بیماری سے کسی طرح حضور کو علم ہو جائے تاکہ میرے لیے حضور دُعا فرمائیں میں حضور کی خدمت کر رہی تھی کہ حضور نے اپنے انکشاف اور صفائی قلب سے خود معلوم کر کے فرمایا زینب تم کو مراق کی بیماری ہے ہم دعا کریں گے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۹۲)

☆ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری بڑی لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا) قہوہ پی رہے تھے کہ حضور نے مجھ کو اپنا بچا ہوا قہوہ دیا اور فرمایا زینب یہ پی لو میں نے عرض کی حضور یہ گرم ہے اور مجھ کو ہمیشہ اس سے تکلیف ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا بچا ہوا قہوہ ہے تم پی لو کچھ نقصان نہیں ہو گا۔ میں نے پی لیا اور اس کے بعد پھر کبھی مجھے قہوہ سے تکلیف نہیں ہوئی۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۸۲)

☆ مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فیض نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سونے میں کوئی بات کہا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سُنے اور آپ کو جگا دیا اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۲۵)

☆ مرزا بشیر احمد نے اور بھی اس طرح کی عورتوں کے واقعات بیان کیے ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۲۱۵، ۲۵۰، ۳۱۲)

☆ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم گھر کی چند لڑکیاں تربوز کھا رہی تھیں اس کا ایک چھلکا مائی تابی کو جا لگا، جس پر مائی تابی بہت ناراض ہوئی اور ناراضگی میں بددعائیں دینی شروع کر دیں اور پھر خود ہی حضرت مسیح موعود (مرزا) کے پاس جا کر شکایت بھی کر دی اس پر حضرت صاحب نے ہمیں بلایا اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی ہے ہم نے سارا واقعہ سُنا دیا جس پر آپ مائی تابی پر ناراض ہوئے کہ تم نے میری اولاد کے متعلق بددعا کی خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی تابی قادیان کے قریب کی ایک بوڑھی عورت تھی جو حضرت مسیح موعود کے گھر میں رہتی تھی اور اچھا اخلاص رکھتی تھی۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

☆ مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے سامنے میاں عبدالعزیز صاحب پٹوری سیکھواں کی بیوی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے لیے کچھ تازہ جلیبیاں لائی، حضرت صاحب نے ان میں ایک جلیبی اُٹھا کر منہ میں ڈالی اس وقت ایک راولپنڈی کی عورت پاس بیٹھی تھی۔ اس نے گھبرا کر حضرت صاحب سے کہا، حضرت یہ تو ہندو کی بنی ہوئی ہیں حضرت صاحب نے کہا تو پھر کیا ہے ہم جو سبزی کھاتے ہیں وہ گوبر اور پاخانہ کی کھاد سے تیار ہوتی ہے اور اسی طرح بعض اور مثالیں دے کر اسے سمجھایا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۹)

☆ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک ڈاکٹر نور محمد لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی، وہ مدتوں قادیان آ کر حضور (مرزا قادیانی) کے مکان میں

رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔ اس بے چاری کو سل کی بیماری تھی، جب وہ فوت ہوگئی تو اس کا ایک ڈوپٹہ حضرت صاحب نے دعا کے لیے یاد دہانی کے لیے بیت الدعاء کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا تھا۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۳۱)

اُنہوں کجھ دیدا ہے:

☆ حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت (مرزا) صاحب لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا۔ جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی، حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے، جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا اُنہوں کجھ دیدا ہے یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۳۰)

☆ حضور (مرزا قادیانی) ایک دلان میں ہوتے اور عورتیں بھی وہاں ہوتیں اور ہر وقت اپنے کام تحریر میں لگے رہتے۔ ان کو کوئی خبر نہ ہوتی تھی کہ کون آیا اور کون گیا۔۔۔ ایک دن وہ (مرزا) صحن میں بیٹھے آم کھا رہے تھے ہم دو لڑکیاں اوپر سے گئیں اور آم لے لیے، ایک عورت آگئی اور کہنے لگی کہ تم نے آم کہاں سے لیے ہم نے کہا حضرت صاحب نے دیئے ہیں، اس نے کہا نہیں تم نے خود ہی لیے ہیں۔ حضور نے تجھ کو نہیں دیئے ان کو کہاں نظر آتا ہے ان کو تو کوئی خبر ہی نہیں ہوتی۔ کوئی آئے کوئی جائے۔ حضور بیٹھے تھے میں آئی اور حضور کو خبر تک نہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ حصہ پنجم)

☆ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا، اسی وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۱۱۹ طبع قدیم جلد ۳ صفحہ ۶۲۴ طبع جدید)

☆ پہلی شب کے چاند دیکھنے کے واسطے عموماً حضرت صاحب میری عینک لیا کرتے تھے اگر میں اس وقت مسجد میں موجود نہ ہوتا۔ تو میرے گھر آدمی بھیج کر منگوایا کرتے تھے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۵۔۱۳۴)

☆ آپ کو اس بات کا علم بہت کم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھے ہیں بلکہ جس بزرگ کی ضرورت ہوتی۔ خصوصاً جب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی ضرورت ہوتی تو آپ فرمایا کرتے کہ مولوی صاحب کو بلاؤ، حالانکہ وہ اکثر پاس ہی ہوتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۶ طبع قادیان)

☆ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغے میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۷۷)

☆ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتا نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ (اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰، منظور الٰہی صفحہ ۳۴۹)

☆ بارہا آپ (مرزا) نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

☆ ایک دفعہ حضرت صاحب معہ چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے۔ تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ بھی اس طرح نیم بند ہو گئیں۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۶۲۴۔۳ طبع جدید)

مرزا قادیانی کا تھیٹر میں جانا:

مفتی صادق قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے، چنانچہ کپورتھلہ سے محمد خان صاحب اور منشی ظفر احمد بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے، گرمی کا موسم تھا اور منشی صاحب اور میں (صادق قادیانی مفتی) ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے، ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت لے کر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلا کر تنبیہ کریں گے مگر حضور نے صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۴)

شادی کے لیے لڑکی کا انتخاب:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ مدت کی بات ہے کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی اور اُن کی دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو دیکھ لیں پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے، چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بُلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا اور پھر اندر آ کر کہا کہ وہ

باہر کھڑی ہیں آپ جھک کے اندر سے دیکھ لیں چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ کہ تمہیں کون سی لڑکی پسند ہے۔ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے اس لیے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے، وہ اچھی ہے اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی میں نے عرض کیا کہ میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود فرمانے لگے ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت حضرت صاحب اور میاں ظفر احمد صاحب اور میرے سوا اور کوئی شخص وہاں نہ تھا اور نیز یہ کہ حضرت صاحب ان لڑکیوں کو کس (حسن طریق سے وہاں لائے تھے اور پھر ان کو مناسب طریق پر رخصت کر دیا تھا۔ جس سے ان کو کچھ معلوم نہیں ہوا مگر ان میں سے کسی کے ساتھ میاں ظفر احمد صاحب کا رشتہ نہیں ہوا یہ مدت کی بات ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ اللہ کے نبیوں میں خوبصورتی کا احساس بھی بہت ہوتا ہے دراصل جو شخص حقیقی حسن کو پہچانتا اور اس کی قدر کرتا ہے وہ مجازی حسن کو بھی ضرور پہچانے گا۔ (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۴۰)

☆ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہور کی پہلی شادی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے گورداسپور میں کرائی تھی جب رشتہ ہونے لگا تو لڑکی کو دیکھنے کے لیے حضور نے ایک عورت کو گورداسپور بھیجا تا کہ وہ آ کر رپورٹ کرے کہ لڑکی صورت و شکل وغیرہ میں کیسی ہے اور مولوی صاحب کے لیے موزوں بھی ہے یا نہیں چنانچہ وہ عورت گئی۔ جاتے ہوئے اسے ایک یادداشت لکھ کر دی گئی ہے، یہ کاغذ میں نے لکھا تھا اور حضرت صاحب نے بمشورہ حضرت اُم المومنین لکھوایا تھا اس میں مختلف باتیں نوٹ

کرائی تھیں مثلاً یہ کہ لڑکی کا رنگ کیسا ہے، قد کتنا ہے اس کی آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں ناک ہونٹ گردن دانت چال ڈھال وغیرہ کیسے ہیں غرض بہت ساری باتیں ظاہری شکل وصورت کے متعلق لکھوادی تھیں کہ ان کی بابت خیال رکھے اور دیکھ کر واپس آ کر بیان کرے، جب وہ عورت واپس آئی اور اس نے ان سب باتوں کی بابت اچھا یقین دلایا تو رشتہ ہو گیا اس طرح جب خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی بڑی لڑکی حضرت میاں (مرزا محمود) صاحب کے لیے پیش کی تو ان دنوں میں یہ خاکسار ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس چکراتہ پہاڑ پر جہاں وہ متعین تھے بطور تبدیلی آب و ہوا کے گیا ہوا تھا۔ واپسی پر مجھ سے لڑکی کا حلیہ وغیرہ تفصیل سے پوچھا گیا پھر حضرت میاں صاحب سے بھی شادی سے پہلے کئی لڑکیوں کا نام لے لے کر حضور نے ان کی والدہ کی معرفت دریافت کیا کہ ان کی کہاں مرضی ہے چنانچہ حضرت میاں (مرزا بشر الدین محمود) صاحب نے بھی والدہ کا صر احمد کو انتخاب فرمایا اور اس کے بعد شادی ہو گئی۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۸۱۴)

تیسری بیوی کے خواب:

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی۔ یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار

دیئے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمد للہ علی ذلک اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آ کھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں تب میں نے کہا آ روشن بی بی اندر آجا۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۹۷)

دو بوتل برانڈی:

حضور نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لیے ایک فہرست لکھ کر دی جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لیے پلومر کی دکان سے لیتے آئیں میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا پیر صاحب فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں گے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لیے برانڈی کی بوتل نہیں لائیں گے حضور ان کو تاکید فرمادیں حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔ اس پر حضور اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا میاں مہدی حسین جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو، لاہور سے روانہ نہ ہونا میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لیے لانا لازمی ہے میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لا دیں ان کی اہلیہ کے لیے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی۔ (اخبار الحکم قادیان جلد ۳۹، ش ۲۵، مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء)

جوتا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں:

☆ ان دنوں ایک دفعہ آپ (مرزا) کا جوتا عجیب طرز سے گم ہوا جو ایک لطیفہ سے کم نہیں ۔۔۔ رات کو سونے لگے۔ تو پاؤں سے جوتا نکالا، ایک جوتا تو نکل گیا دوسرا پاؤں ہی میں رہا۔ اور اس جوتے سمیت ہی تھوڑا بہت حصہ رات کا جو سوتے تھے سوئے رہتے، اُٹھے تو جوتے کی

تلاش ہوئی، ادھر اُدھر دیکھا پتہ نہیں چلتا ایک پاؤں موجود ہے اور یہ خیال بھی نہیں آتا کہ پاؤں میں رہ گیا ہوگا، خادمہ نے کہا شاید کتا لے گیا ہوگا اس خیال پر وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا، تھوڑی دیر کے بعد اتفاقاً جو پاؤں کو ہاتھ لگا تو معلوم ہوا کہ اوہو وہ تو پاؤں میں ہی پھنسا ہوا ہے اور ہم خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہی ہے، خیر خادم کو آواز دی جو تا مل گیا پاؤں ہی میں رہ گیا تھا۔

(حیات النبی جلد اول غیر ۲ صفحہ ۱۹۱، حیات احمد صفحہ ۲۳۸)

☆ (ایک سفر میں) مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔۔۔انہیں معلوم بھی نہیں ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا۔

(حیات النبی جلد ا صفحہ ۵۸، مجدد اعظم جلد ا صفحہ ۴۱، جلد ۲ صفحہ ۱۱۹۱)

دو بوتل برانڈی:

☆ افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کس قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷، ش ۶، مؤرخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء صفحہ ۲)

نسخہ زدجام عشق:

☆ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب خادم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی۔ تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا اس پر وہ الہامی نسخہ جو زدجام عشق کے نام سے مشہور ہے۔ بنوا کر استعمال کیا چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا، حضرت خلیفہ اول بھی فرماتے تھے کہ میں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے نسخہ زدجام عشق یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے زعفران دارچینی جائفل (جند بید ستر)، افیون مشک عقرقرحاء شگرف قرنفل یعنی لونگ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا واللہ اعلم۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۴۸)

مرزا قادیانی کو احتلام ہونا:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بیان کیا کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے خادم خاص میاں حامد علی کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت (مرزا) صاحب کو احتلام ہوا جب میں نے یہ روایت سُنی، تو بہت تعجب ہوا کیوں کہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد فکر کرنے کے اور طبی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احتلام تین قسم کا ہوتا

ہے، ایک فطرتی دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہوسکتا ہے مگر شیطانی نہیں ہوتا، لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ رکھا ہے جو غلط ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۷)

مرزا قادیانی کا کبھی کبھی اور مرزا بشیر الدین محمود کا ہر وقت زنا کرنا:

قادیانیوں کی لاہوری شاخ جو مرزا قادیانی کو مہدی مسیح موعود اور مجدد مانتے ہیں کے ایک ذمہ دار شخص نے ایک خط لکھا جسے مرزا بشیر الدین محمود نے قادیان میں اپنے خطبہ جمعہ میں پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں اگر انہوں (مرزا قادیانی) نے کبھی کبھی زنا کرلیا تو اس میں حرج کیا ہوا پھر لکھا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیوں کہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا بشیر الدین محمود) پر ہے کیوں کہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ ش ۲۰۰ مورخہ اگست ۱۹۳۸ء، خطبات محمود جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۴)

مرزا قادیانی کا ٹانک وائن شراب استعمال کرنا:

☆ مرزا قادیانی کا ایک خط ملاحظہ کریں:

محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے، اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے والسلام (مرزا غلام احمد) (خطوط امام بنام غلام صفحہ ۵، کشف الظنون صفحہ ۸۲)

☆ ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دوکان سے ڈاکٹر عزیز احمد کی معرفت معلوم کی گئی، ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا:

ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سر بند بوتلوں میں آتی ہے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳)

(سودائے مرزا صفحہ ۳۹، حاشیہ، از حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

☆ ڈاکٹر بشارت قادیانی نے اس خط کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) برانڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے۔ تو وہ خلاف شریعت نہ تھا۔ چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لیے جو کسی لمبے مرض سے اُٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لیے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے۔ نبض ڈوب جاتی تھی۔ میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے، نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہو تو عین شریعت کے مطابق ہے آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ ش ۱۵ صفحہ ۶۵، ۴ مارچ ۱۹۳۵ء، ۱۱، اکتوبر ۱۹۳۵ء، کشف الظنون صفحہ ۸۴)

مرزا قادیانی کا شراب کے متعلق فتویٰ:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام نے سل دق کے مریض کے لیے ایک گولی بنائی تھی اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دوا

کے طور پر علاج کے لیے اور جان بچانے کے لیے ممنوع چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ شراب کے لیے بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام کا یہی فتویٰ تھا کہ ڈاکٹر یا طبیب اگر دوائی کے طور پر دے تو جائز ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۱۵)

جوتا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں:

ایک مرتبہ آپ کا جوتا عجیب طرز سے گم ہوا جو ایک لطیفہ سے کم نہیں سردی کا موسم تھا آپ (مرزا قادیانی) نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے تھے رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا ایک جوتا تو نکل گیا دوسرا پاؤں میں ہی رہا اس جوتے سمیت ہی تھوڑا بہت رات کا جو حصہ سوتے تھے۔ سوئے رہے اُٹھے تو جوتے کی تلاش اِدھر اُدھر دیکھا تو پتہ نہیں چلتا ایک پاؤں تو موجود تھا اور یہ خیال بھی نہ آیا کہ پاؤں میں رہ گیا ہوگا، خادم نے کہا شاید کت لے گیا ہوگا، اس خیال سے وہ ادھر ادھر دیکھنے بھالنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جو اتفاقاً ہاتھ پاؤں کو لگا تو معلوم ہوا کہ وہ تو پاؤں میں ہی پھنسا ہوا ہے، اور ہم خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہی ہے خیر خادم کو آواز دی جوتا مل گیا پاؤں ہی میں رہ گیا تھا۔

(حیات النبی جلد ۱ صفحہ ۱۹۱، حیات احمد صفحہ ۲۳۸)

مرکب علاج:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ علاج کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا طریق تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتے تھے۔ بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ یونانی بھی دیتے جاتے تھے پھر جو کوئی شخص مفید بات کہہ دے، اس پر بھی عمل کرتے تھے اور اگر کسی خواب میں کچھ معلوم ہوا، تو اس پر بھی عمل فرماتے تھے پھر ساتھ ساتھ وہ بھی کرتے تھے اور ایک ہی وقت میں ڈاکٹروں اور حکیموں

سے مشورہ بھی لیتے تھے اور طب کی کتاب دیکھ کر بھی علاج میں مدد لیتے تھے غرض علاج کو ایک عجیب رنگ کا مرکب بنا دیتے تھے اور اصل بھروسہ آپ کا خدا پر ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ۳، صفحہ ۷۸۶)

مرزا قادیانی کا خاندان بھی مرکب اور دعوے بھی اور یہاں تک کہ علاج بھی شاید اس موقع کے لیے مثال ہے۔ نیم حکیم خطرہ جان اور دوسری صورت تو پہلے ہی موجود تھی خبیث ملاں برباد ایمان

شربت کی بجائے تیل چنبیلی پلا دیا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں آپ کی لڑکی عصمت ہی صرف ایسی تھی جو قادیان سے باہر پیدا ہوئی تھی اور باہر ہی فوت ہوئی، اسکی پیدائش انبالہ چھاؤنی کی تھی اور فوت وہ لدھیانہ میں ہوئی، اسے ہیضہ ہوا تھا اس لڑکی کو شربت پینے کی عادت پڑ گئی تھی یعنی وہ شربت کو پسند کرتی تھی حضرت مسیح موعود اس کے لیے شربت کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے رات کو وہ اُٹھا کرتی تو کہتی ابا شربت پینا، آپ فوراً اُٹھ کر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے ایک روز لدھیانہ میں اس نے اس طرح رات کو اُٹھ کر شربت مانگا حضرت (مرزا قادیانی) صاحب نے اسے شربت کی جگہ غلطی سے چنبیلی کا تیل پلا دیا۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۷۵)

کچلہ کونین فولاد سے علاج:

مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ میں ایک بابی جو غالباً ریاست جنید کے رہنے والے تھے بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان آئے اور پیر ج الحق صاحب کے مکان پر انھوں نے قیام کیا پیر صاحب نے ان کی سفارش حضرت

صاحب سے کی کہ یہ بیمار رہتے ہیں حضور ان کے لیے دعا کریں حضور نے ان کے لیے دعا کی تو حضور کو الہام ہوا

کچلہ کونین فولاد یہ ہے دوائے ہمزاد

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۹۲)

افیون کا استعمال:

☆ مجھے اس وقت اپنا سرگزشت قصہ یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عرضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے، میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی، لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی اور دوسرا افیونی (نسیم دعوت صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۴-۵)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا ہے کہ

مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے چھ ماہ متواتر دیتے رہے۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۴۷، انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۲۲۰)

دوا تریاق الٰہی:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی تریاق الٰہی تیار کرائی تھی، حضرت خلیفہ اول نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی

پیش کی، وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیئے لوگ کوٹتے پیستے تھے۔ آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے، اور وہ بھی سب اس کے اندر الٹا دیا اور اسی طرح وائیتم اپی کاک کی ایک بوتل لا کر ساری اُلٹ دی۔ غرض دیسی اور انگریزی اتنی دوائیاں ملا دیں کہ حضرت خلیفہ اول فرمانے لگے کہ طبی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر باقی نہیں رہا بس روحانی اثر ہی ہے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۳۱)

قادیانی ادویات:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور تریاق الٰہی کو زیادہ استعمال کرتے تھے، انگریزی ادویہ میں کونین ایسٹن سیرپ فولادارگٹ وائینم اپی کاک کو اور کولا کے مرکبات سیرٹ ایمونیا بید مشک سٹرنس وائن آف کاڈ اور آئل کموروڈین کا کل پل سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک سکاٹس ایمیشن رکھا کرتے تھے۔ یونانی میں سے مشک عنبر کافور ہینگ جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ہینگ گر بار کی مشک ہے اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں اسی لیے اسے حکماء نے تریاق کا نام دیا ہے ان میں سے بعض دوائیں اپنے لیے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لیے کیوں کہ اور لوگ بھی حضور کے پاس دوا لینے آیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۸۰۱)

مرزا قادیانی کے گھر والوں کا مرزا کے علاج وطب پر اعتماد نہ کرنا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک چچیرا بھائی مرزا کمال الدین تھا یہ شخص جوانی میں فقراء کے پھندے میں پھنس گیا اس لیے دُنیا سے کنارہ کش ہو کر بالکل گوشہ گزین ہو گیا مگر وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح حضرت صاحب سے پر

خاش نہ رکھتا تھا علاج معالجہ اور دم تعویز بھی کیا کرتا تھا اور بعض عمدہ عمدہ نسخے اس کو یاد تھے۔ چنانچہ ہماری والدہ صاحبہ میاں محمد اسحاق کے علاج کے لیے ان سے ہی گولیاں اور ادویہ وغیرہ منگوایا کرتی تھیں اور حضرت صاحب کو بھی اس کا علم تھا آپ بھی فرماتے تھے کہ کمال الدین کے بعض نسخے اچھے ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۴۸)

سنکھیا کے مرکبات کا استعمال:

جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے، تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کیے تا کہ خدانخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۹۹، مؤرخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۲)

دوران نماز منہ میں پان:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی، ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔ تا کہ آرام سے پڑھ سکیں۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۰۵)

مرزا قادیانی کا طریقہ علاج:

حضرت والدہ صاحبہ یعنی اُم المومنین اطال اللہ بقائہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ اس وقت کوئی اور طبیب وہاں نہیں تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی اور آپ فوراً وہاں

تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کے سر پر باندھا جس سے فائدہ ہوگیا۔ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۲)

دستوں میں دودھ کا استعمال:

دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے کیوں کہ یہ معمول ہوگیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا اس لیے بہت ضعف ہوتا جاتا تھا۔ اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

واقعی یہ مرزا صاحب کی طب کا ہی کرشمہ ہے کہ دستوں میں بھی دودھ استعمال کرتے تھے۔

مرزا کا پھوڑے کا طریقہ علاج:

حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہوگیا تھا، جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی سیسہ کی ٹکیہ بندھوائی تھی جس سے آرام آ گیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳)

مرزا قادیانی کا سوڈا وغیرہ استعمال کرنا:

زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اوسوڈا لیموئیڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیتے تھے بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر لاہور سے خود منگوایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۲۶)

کھانسی کا علاج:

سفر گورداسپور 1903ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی میں نے عرض کی میرے والد مرحوم اس کا علاج گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے تب حضور کے فرمانے سے ایک گنا چند پوریاں لے کر آگ میں گرم کیا گیا اور اس کی گنڈیریاں بنا کر حضور کو دی گئیں اور حضور نے چوسیں۔ (ذکر حبیب صفحہ ۸۷)

مرزا قادیانی کے آخری عمر میں بالوں کا ہلکے ہو جانا:

آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا۔ غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۳۵)

مفت دوائی:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جزاکم اللہ خیرا کثیرا فی الدنیا والآخرۃ دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے آپ وہ دوا بھی منگوا لیں تا کہ آزمائی جائے لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں والسلام مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ (ذکر حبیب صفحہ ۲۸۷)

مقدمہ گورداسپور کے لیے چندہ کی اپیل:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے۔ جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور اس میں روپیہ کی ضرورت تھی حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریر بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے ایک قادیان میں اور ایک یہاں

گورداسپور میں اس کے علاوہ اور مقدمہ پر خرچ ہو رہا ہے لہٰذا دوست اور اوکی طرف توجہ کریں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴، مؤرخہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء)

چندہ کی ترغیب:

قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ (قادیانیہ) کی خدمت بجالائے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے دیکھو دنیا کا کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر نہیں چلتا۔۔۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے ہاں اگر کوئی پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

(اخبار بدر قادیان ۹ جولائی ۱۹۰۳ء، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ ش ۶۷، ۲۵ فروری ۱۹۳۰ء)

چندہ سے قبل مرزا قادیانی کی حالت:

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسے رجوع یہاں ہوا
ایک مرجع خاص یہی قادیان ہوا

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۰، درثمین صفحہ ۶۱)

☆ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔۔۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے۔۔۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو۔۔۔

اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تو معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی بلکہ ہزار ہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۰)

چندہ کا حصول:

مرزا قادیانی نے اپنے ایک مرید کو خط لکھا کہ

محبِ یکرنگ مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا سلمہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا، خدا تعالیٰ آپ کو ان خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کی ان خدمات کا وہ بہ رحمت پاداش بخشے کہ تمام حاجات دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرمائے۔ محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس پر آشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں انشاء اللہ القدیر آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے، میں حیران ہوں کہ کہاں سے آیا آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لیے یہاں رکھ دیا ہے پھر ساتھ الہام ہوا۔ انی مرسل اِلَیْکُمْ هدیتہ کہ میں

تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کیے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا چنانچہ کل اس کی تصدیق ہوگئی۔ الحمدللہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ سوال کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۶ مارچ ۱۸۸۵ء

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۔۳۴۳)

☆ اس کو اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدا عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی خدمت کے لیے یہ اجر کافی ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے راضی ہے اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارے میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔۔۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ (مکتوبات احمد جلد ۲، صفحہ ۳۴۸)

☆ اس کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ

آپ کا عنایت نامہ مع مبلغ ایک سو روپیہ آج مجھ کو ملا جزاکم اللہ خیرالجزاء آمین جس قدر یہ عاجز آپ کو تسلی اور اطمینان کے الفاظ لکھتا ہے یہ لغو اور بیہودہ نہیں ہے بلکہ بوجہ آپ کے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لیے دعا ظہور میں آتی ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعائیں خالی نہیں جائیں گی۔۔۔ باقی خیریت ہے، والسلام مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ وال جی صاحب کی طرف سے بھی پہنچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکران کو پہنچا دینا۔

(مکتوبات احمد جلد ۲، صفحہ ۳۸۸)

چندہ کا شخصی خواہشات میں خرچ کرنا:

اور خواجہ (کمال الدین) صاحب بار بار تاکید کرتے تھے کہ ضرور کہنا اور یہ باتیں کر رہے تھے کہ دفعتاً آپ (مولوی محمد علی بانی جماعت لاہور (قادیانی) کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ مولوی صاحب اب مجھے وہ طریق معلوم ہو گیا ہے جس سے لنگر کا انتظام فوراً حضرت (مرزا قادیانی) صاحب ہمارے سپرد کر دیں۔۔۔۔اس پر آپ نے یہ کہا کہ خواجہ صاحب میں تو اب ہرگز پیش نہیں کروں گا۔تو خواجہ صاحب نے یہ سنتے ہی آنکھیں سرخ کر لیں اور غصہ والی شکل اور غضب والے لہجہ سے کہنا شروع کیا کہ قومی خدمت ادا کرنے میں بڑی بڑی مشکلات پیش آیا کرتی ہیں اور کبھی حوصلہ پست نہ کرنا چاہیے اور یہ کیسی غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے اور جن اغراض قومی کے لیے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر روپیہ دیتے ہیں وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا۔ بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات میں صرف ہوتا ہے اور پھر روپیہ بھی اس قدر کثیر ہے کہ اس وقت جس قدر قومی کام آپ نے شروع کیے ہوئے ہیں اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکتے اور ناقص حالت میں پڑے ہوئے ہیں اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے،تو اکیلے اسی سے وہ سارے کام پورے ہو سکتے ہیں آپ اچھے خادم قوم ہیں کہ یہ جانتے ہوئے پھر ایک ذرا سی بات سے کہتے ہیں کہ میں آئندہ ہرگز پیش نہیں کروں گا، میں تو کہتا ہوں کہ میں ضرور پیش کروں گا،اس پر آپ نے کہا کہ میں ساتھ چلا جاؤں گا۔ مگر بات نہیں کروں گا،تو خواجہ صاحب نے کہا کہ میں بھی ساتھ جانے کے لئے ہی کہتا ہوں بات تو میں نہیں کراتا۔ بات تو میں خود کروں گا۔ غرض اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جن سے اس بات کا صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں ہی عالی اعتراض کا درس خواجہ صاحب نے شروع کر دیا تھا۔ (کشف الاختلاف صفحہ ۱۵-۱۶، از سرور شاہ، قادیانی)

قادیانیوں کا چندہ مرزا قادیانی کے گھر کی عورتوں کے عیش وفیشن پر خرچ:

اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے گجرات باکڑیا نوالے کی طرف جا رہے تھے اور جناب نواب خاں صاحب تحصیل دار کے تانگہ پر ہم تینوں سوار کو چیان اور خواجہ (کمال الدین) صاحب آگئے تھے میں (سرور شاہ) اور جناب (مولوی محمد علی لاہوری قادیانی) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔تو خواجہ صاحب نے یہ فرما کر کہ راستہ باتوں کے ساتھ طے ہوا کرتا ہے اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں آپ اس کا جواب دیں سوال شروع کیا۔۔۔صحیح اور یقین مضمون اس کا یہ تھا پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشک پہنتے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو کہ ہم نے تو قادیان جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا تو عشر عشیر بھی باہر نہیں حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے لہذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہو اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی۔ پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا کیوں کہ میں خود واقف ہوں اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا۔۔۔ ان اعتراضات کے باعث مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غضب خدا نازل ہو رہا ہے اور میں متواتر دعا میں مشغول تھا اور بار بار جناب الٰہی میں یہ عرض کرتا تھا کہ مولا کریم میں اس قسم کی باتوں کے

خلاف ہوں میں اس مجلس سے بھی علیحدہ ہو جاتا۔ مگر مجبور ہوں بس تیرا غضب جو نازل ہو رہا ہے۔ اس سے مجھے بچانا۔ (کشف الاختلاف صفحہ ۱۴ صفحہ ۱۴ طبع قادیان)

☆ لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنی بیوی اور بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ کے زیورات اور کپڑے ہی جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر حرام ہے ایک جبہ بھی کسی سلسلہ کے لیے بھیجے اور پھر دیکھے کہ خدا کے سلسلہ کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس سے چندہ نہ لیا جائے، حالانکہ وہ پرانا احمدی تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ سے تعلق رکھتا تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ ش ۲۰۰، مؤرخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

مرزا قادیانی کو مریدین کی طرف سے اسراف کا طعنہ:

جو شخص مجھے کچھ مدد دے کر اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے ایسا حملہ قابل برداشت نہیں اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں اگر جماعت کے تمام لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا۔ جو صدق و اخلاص رکھتی ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔۔۔ یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا تیری وہ مدد کریں گے ان کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا۔ جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔۔۔ میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لیے مجبور نہیں کرتا جس کا ایمان ہنوز نا تمام ہے مجھے وہ

لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں میں تاخیر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے مجھے کسی کی پرواہ نہیں جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا۔تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۰_۲۴۹)

مرزا قادیانی کا حساب میں کھٹ پٹ کرنا:

مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی) مل گئے ان کا رسالہ اشاعۃ السنۃ اس زمانہ میں میرے مطبع میں چھپا کرتا تھا۔انہوں نے بور اسلام مسنون مجھ سے کہا کہ میرے مکان پر چلو کچھ ضروری بات کرنی، میں ان کے مکان پر گیا تو۔۔۔۔مولوی صاحب نے کہا تم قادیان جاتے ہو میرا ایک پیغام مرزا صاحب کو دے دینا کہ مجھے اپنی آمدنی کا حساب دیں اور میں کئی خط لکھ چکا ہوں جواب نہیں دیتے پبلک کا روپیہ فضول خرچ ہو رہا ہے کہاں کہاں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں حساب مانگتے ہیں کیا اس میں آپ کی شراکت ہے۔انہوں نے کہا کہ میری شراکت تو نہیں لیکن میں نے جو رسالہ اشاعۃ السنۃ میں ان کی جو تعریف لکھی ہے اس کو دیکھ کر لوگ رجوع ہو گئے اور میں نے ہی ان کو یہاں تک چڑھایا ہے اور اس سے ان کے پاس بکثرت روپیہ کی آمد ہو گئی ہے اگر یہ حساب نہ دیں گے تو جیسے میں نے ان کو چڑھایا ہے ویسے ہی گراؤں گا۔میں نے کہا اگرچہ تمہارا یہ مطالبہ فضول ہے مگر میں تمہارا یہ پیغام حضرت کی خدمت میں عرض کردوں گا۔میں قادیان پہنچا۔مولوی صاحب کا پیغام بھی سنا دیا۔حضرت مسیح

موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے مولوی صاحب کو جواب دے دیا ہے کہ ہمارے پاس خدا کے لیے روپیہ آتا ہے اور خدا کے لیے ہی ہم خرچ کر دیتے ہیں ہم نے کوئی حساب نہیں رکھا۔ نہ ہماری مولوی صاحب یا کسی اور سے شراکت ہے ان کا یہ کہنا اور لکھنا فضول ہے۔ مولوی صاحب زر پرست دُنیا دار ہیں سوائے دُنیا اور زر پرستی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں یہ ان کے لیے خطرناک راہ ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴ ش ۳۰۱، مؤرخہ ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

مرزا قادیانی کے مالی مناقشے اور حرام خوری:

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی قادیانی نے حکیم نورالدین بھیروی کے نام خط میں لکھا کہ باقی آپ سے میں یہ بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتلاء اگر حضرت (مرزا قادیانی) صاحب زندہ رہتے تو ان کے عہد میں بھی آتا۔ کیوں کہ یہ لوگ (خواجہ کمال الدین اور محمد علی لاہوری گروپ) اندر ہی اندر تیاری کر رہے تھے۔ چنانچہ نواب صاحب نے بتایا کہ ان سے انہوں نے کہا اب وقت آ گیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب سے حساب لیا جائے، چنانچہ حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات پائی اس دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ (کمال) صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں ان کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آ کر آپ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہ کیا یہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق ۔۔۔ پھر خواجہ صاحب نے ایک ڈیپوٹیشن کے موقع پر جو عمارت مدرسہ کا چندہ لینے گیا تھا، مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب آپ تو خوب عیش و آرام سے زندگی بسر

کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے خرچ گھٹا کر بھی چندہ دو جس کا جواب مولوی محمد علی نے یہ دیا کہ ہاں اس کا انکار تو نہیں ہو سکتا مگر بشریت ہے۔

(حقیقت اختلاف صفحہ ۵۲ از محمد علی لاہوری قادیانی)

مرزا قادیانی کی عشقیہ شاعری:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے، غالبًا نوجوانی کا کلام ہے، حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے۔ جسے میں پہچانتا ہوں، بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل بھی کچھ پاؤ گے تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

سبب کوئی خدا وندا بنا دے کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر دلا اک بار شور و غل مچا دے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
میرے بت اب سے پردہ میں رہو تم کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

نہیں مسطور تھی گر تم کو الفت — تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دل سوزیوں سے بے خبر ہو — میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں — کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴_۲۱۳)

مرزا قادیانی کی حیا سوز شاعری:

چیکے چیکے حرام کروانا — آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں — جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ — سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے — وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے — ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس لے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بچاری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو — ایسی جورو کی پاسداری ہے
اس کے یاروں کو دیکھنے کے لیے — سر بازار ان کی باری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں — خوب جورو کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ ۷۶_۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۰، صفحہ ۷۶_۷۵)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سُنا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۸۷)

مرزا قادیانی کی شاعری سے قبض کا دور ہو جانا:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جب طبیب دیکھتا ہے کہ مریض کو منہ کی راہ سے اب دوا مفید نہیں ہوگی، تو پھر بیمار کے لیے حقنہ تجویز کرتا ہے اور اس ذریعہ سے بیمار کی قبض دور ہو جاتی ہے اور وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ سو یہی حال ہمارے شعر و سخن کا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۸، اگست ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

مرزا قادیانی کے اشعار بھی کذب اور فضول گوئی سے بھرپور:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

کوئی شاعر اس بات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا کہ اس کا کلام ہر ایک قسم کے کذب اور ہزل اور غیر ضروری باتوں سے پاک اور ضروری اور لا بدی امور پر احاطہ رکھتا ہے پھر جبکہ شاعروں کی فضول باتوں کو وہ مراتب حاصل نہیں ہیں جو کہ خدائے تعالیٰ کے پاک کلام کو حاصل ہیں اور نہ اس بارے میں شاعر کچھ دم مارتے ہیں اور نہ ذمہ دار بنتے ہیں بلکہ اپنے عجز کے آپ ہی اقراری ہیں تو کلام الٰہی کے مقابلہ پر ان کا ناچیز کلام پیش کرنا کیسی سفاہت اور نادانی ہے۔ شاعر تو اگر مر بھی جاویں تو صداقت اور راستی و ضرورت حقہ کا اپنے کلام میں التزام نہ کر سکیں وہ تو بغیر فضول گوئی کے بول ہی نہیں سکتے اور ان کی شاعری کل فضول اور جھوٹ پر ہی چلتی ہے۔ اگر جھوٹ نہیں یا فضول گوئی نہیں تو پھر شعر بھی نہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۸۔۴۶۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۸۔۴۶۷)

☆ مرزا قادیانی نے شاعر اور شاعری کے متعلق مندرجہ بالا تاثرات کا اظہار کیا ہے کہ شعراء کا شعر میں جھوٹ اور فضول گوئی کے بغیر کام چلتا ہی نہیں بلکہ اگر جھوٹ اور فضول گوئی نہیں تو شعر ہی نہیں تو غور کیجیے کہ مرزا قادیانی نے خود بھی تو شاعری کا شوق فرمایا ہے تو گویا خود بھی اس جرم میں یقیناً بقول خود برابر کے شریک ہیں اسی موقع کے لیے کسی نے کہا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں　　لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جہاں سے نکلے وہیں داخل ہو جاتے ہیں:

جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گراف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔

(حیات احمد صفحہ ۲۵، جلد دوم نمبر اول)

مرزا کے نزدیک پرمیشر (ہندوؤں کے خدا) کی جگہ:

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

پرمیشر (ہندوؤں کے خدا کو کہتے ہیں) ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں) (چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۶، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۴)

خدا کے نشان کی تمثیل مرزا قادیانی سے ملاحظہ ہو:

جس طرح کھانگڑ بھینس کا دودھ نکالنا بہت مشکل ہے اس طرح سے خدا کے نشان بھی سخت تکلیف کی حالت میں اترا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۲۸)

میرے باکرہ مضامین اور نرم اندام عورتیں:

اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کے ساتھ جو بلطور قباء کے تھی دل اس کی طرف جھک گئے اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کیے گئے ہیں پس تعجب کرنے والے کی نظر اس کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لیے ننگی ہو گئیں اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہو گئیں اور جب کہ وہ بیہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا پس اندھیرایوں چلا گیا جیسا کہ وہ لوگ اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا۔ جن کا حسن ہمارے ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے اور جب میں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کیے پس میں اپنے رب سے گونا گوں فصاحت کلام دیا گیا۔

(حجۃ اللہ صفحہ ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷، صفحہ ۲۴۷، صفحہ ۲۴۸)

یہ مرزا قادیانی کے عربی اشعار میں سے ہم نے انتخاب کیا ہے ترجمہ مرزا قادیانی کا اپنا ہے۔

مرزا کا ننگے شخص سے بغل گیر ہونا:

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں محمد حسین کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گزرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورۃ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورۃ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔ بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے، تو میں کیا دیکھتا

ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں۔ پس اسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا میں نے اسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے، اس نے کہا ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہوا۔

(سراج منیر صفحہ ۷۸، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

سارا مدار عورت کی کاروائی کا ہے:

مرد اور کئی وجوہات اور موجبات سے ایک سے زیادہ بیوی کرنے کے لیے مجبور ہوتا ہے، مثلاً اگر مرد کی ایک بیوی طویل عمر یا کسی بیماری کی وجہ سے بدشکل ہو جائے، تو مرد کی قوت فاعلی جس پر سارا مدار عورت کی کاروائی کا ہے بیکار اور معطل ہو جاتی ہے لیکن اگر مرد بدشکل ہو تو عورت کا کچھ بھی حرج نہیں کیوں کہ کاروائی کی کل مرد کو دے دی گئی ہے اور عورت کا تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے ہاں اگر مرد اپنی قوت مردی میں قصور یا عجز رکھتا ہے تو قرآنی حکم کی رو سے عورت اس سے طلاق لے سکتی ہے اور اگر پوری تسلی کرنے پر قادر ہو تو عورت یہ عذر نہیں کر سکتی کہ دوسری بیوی کیوں کی ہے کیوں کہ مرد کی ہر روزہ حاجتوں کی عورت ذمہ دار اور کاابرار نہیں ہو سکتی اور اس سے مرد کا استحقاق دوسری بیوی کرنے کے لیے قائم رہتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۲)

قادیانی کوک شاستر:

ایک معزز آریہ کے گھر میں اولاد نہیں ہوتی۔ دوسری شادی کر نہیں سکتا کہ وید کی رو سے حرام ہے۔ آخر نیوگ کی ٹھہرتی ہے یار دوست مشورہ دیتے ہیں کہ لالہ صاحب نیوگ کرائیے اولاد بہت ہو جائے گی، ایک بول اٹھتا ہے کہ ہر سنگھ جو اسی محلہ میں رہتا ہے اس کام کے بہت

لائق ہے۔ لالہ بہاری لال نے اس سے نیوگ کرایا تھا۔ لڑکا پیدا ہو گیا۔ یہ لالہ لڑکا پیدا ہونے کا نام سُن کر باغ باغ ہو گیا۔ بولا مہاراج آپ ہی نے سب کام کرنے ہیں میں تو مہر سنگھ کا واقف بھی نہیں مہاراج شریر النفس بولے کہ ہاں ہم سمجھا دیں گے۔ رات کو آ جائے گا، مہر سنگھ کو خبر دی گئی، وہ محلّہ میں ایک مشہور قمار باز اول نمبر کا بدمعاش اور حرام کار تھا۔ سنتے ہی بہت خوش ہو گیا اور انہی کاموں کو وہ چاہتا تھا، پھر اس سے زیادہ اس کو کیا چاہیے تھا کہ ایک نوجوان عورت اور پھر خوبصورت شام ہوتے ہی آ موجود ہوا۔ لالہ صاحب نے پہلے ہی دلالہ عورتوں کی طرح ایک کوٹھری میں نرم بستر بچھوا رکھا تھا اور کچھ دودھ اور حلوہ بھی دو برتنوں میں سرہانے کی طاق میں رکھوا دیا تھا تا کہ اگر بیرج داتا کو ضعف ہو تو کھا پی لیں پھر کیا تھا آتے ہی بیرج داتا نے لالہ دیوث کے نام و ناموس کا شیشہ توڑ دیا اور وہ بدبخت عورت تمام رات اس سے منہ کالا کراتی رہی اور اس پلید نے جو شہوت کا مارا تھا نہایت قابل شرم اس عورت سے حرکتیں کیں اور لالہ باہر کے دالان میں سے اور تمام رات اپنے کانوں سے بے حیائی کی باتیں سنتے رہے۔ بلکہ تختوں کی دراڑوں سے مشاہدہ بھی کرتے رہے، صبح وہ خبیث اچھی طرح لالہ کی ناک کاٹ کر کوٹھری سے باہر نکلا۔ لالہ تو منتظر ہی تھے۔ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور بڑے ادب سے اس پلید بدمعاش کو کہا سردار صاحب رات کیا کیفیت گزری۔ اس نے مسکرا کر مبارک باد دی۔ اور اشاروں میں جتا دیا کہ حمل ٹھہر گیا لالہ دیوث سُن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مجھے تو اس دن سے آپ پر یقین ہو گیا تھا جبکہ میں نے بہاری لالہ کے گھر کی کیفیت سُنی تھی اور پھر کیا وید حقیقت میں ودیا سے بھرا ہوا ہے۔ کیا عمدہ تدبیر لکھی ہے جو خطا نہ گئی، مہر سنگھ نے کہا کہ ہاں لالہ صاحب سب سچ ہے، کیا وید کی آ گیا کبھی خطاء بھی ہو جاتی ہے، میں تو انہی باتوں کے خیال سے وید کو ست ودیاؤں کا پتنک مانتا ہوں اور دراصل مہر سنگھ ایک شہوت پرست آدمی تھا اس کو کسی وید شاستر یا شرتی شلوک کی پرواہ نہ تھی اور نہ ان پر کچھ اعتقاد رکھتا تھا۔ اس نے صرف لالہ

دیوث کی حماقت کی باتیں سُن کر اس کو خوش کرنے کے لیے ہاں میں ہاں ملادی۔ مگر اپنے دل میں بہت ہنسا کہ اس دیوث کی پتر لینے کے لیے کہاں تک نوبت پہنچ گئی، پھر اس کے بعد مہر سنگھ تو رخصت ہوا۔ اور لالہ گھر کی طرف خوش خوش آیا اور اسے یقین تھا کہ اس کی استری رام دئی بہت ہی خوشی کی حالت میں ہوگی، کیوں کہ مراد پوری ہوئی، لیکن اس نے اپنے گمان کے برخلاف اپنی عورت کو روتے پایا اور اس کو دیکھ کر تو وہ بہت ہی روئی، یہاں تک کہ چیخیں نکل گئیں اور ہچکی آنی شروع ہوئی۔ لالہ نے حیران سا ہو کر عورت کو کہا ہائے بھاگوان آج تو خوشی کا دن ہے کہ دل کی مرادیں پوری ہوئیں اور بیج ٹھہر گیا پھر تو روتی کیوں ہے وہ بولی میں کیوں نہ روؤں تو نے سارے کیے میں میری مٹی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی اور ساتھ میری بھی، اس سے بہتر تھا کہ میں پہلے ہی مر جاتی لالہ دیوث بولا یہ سب کچھ ہوا، مگر اب بچہ ہونے کی بھی کس قدر خوشی ہوگی وہ خوشیاں بھی تو تو ہی کرے گی مگر رام دئی شاید کوئی نیک اصل کی تھی اس نے ترت جواب دیا کہ حرام کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی منائے لالہ تیز ہو کر بولا کیا کہہ دیا یہ تو وید آگیا ہے، عورت کو یہ بات سُن کر آگ لگ گئی۔ بولی میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیا وید ہے جو بدکاری سکھلاتا اور زنا کاری کی تعلیم دیتا ہے یوں تو دُنیا کے مذاہب ہزاروں باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں مگر یہ کبھی نہیں سُنا کہ کسی مذہب نے وید کے سوا یہ تعلیم بھی دی ہو کہ اپنی پاکدامن عورتوں کو دوسروں سے ہم بستر کراؤ، آخر مذہب پاکیزگی سکھلانے کے لیے ہوتا ہے، نہ بدکاری اور حرام کاری میں ترقی دینے کے لیے، جب رام دئی سب باتیں کہہ چکی تو لالہ نے کہا کہ چپ رہو اب جو ہوا سو ہوا ایسا نہ ہو کہ شریک سنیں اور میرا ناک کاٹیں، رام دئی نے کہا اے بے حیا کیا ابھی تیرا ناک تیرے منہ پر باقی ہے ساری رات میرے شریک نے جو تیرا ہمسایہ اور تیرا پکا دشمن ہے۔ تیری سہروں کی بیاہتا اور عزت کے خاندان والی سے تیرے ہی بستر پر چڑھ کر تیرے ہی گھر میں خرابی کی اور ہر ایک ناپاک حرکت کے وقت جتا بھی دیا کہ میں نے

خوب بدلہ لیا۔ سو کیا اس بے غیرتی کے بعد تو جیتا ہے کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا۔ اب وہ شریک اور پھر دشمن باتیں بنانے اور ٹھٹھا کرنے سے کب باز رہے گا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے کہ میں اس فتح عظیم کو چھپا نہیں سکتا کہ جو آج وساوامل کے مقابل پر مجھے حاصل ہوئی میں ضرور رام دئی کا سارا نقشہ محلہ کے لوگوں پر ظاہر کروں گا، سو یاد رکھ کہ وہ ہر ایک مجلس میں تیرا ناک کاٹے گا اور ہر ایک لڑائی میں تجھے یہ قصہ جتائے گا اور اس سے کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعویٰ کر دے کہ رام دئی میری ہی عورت ہے کیوں کہ وہ اشارہ سے یہ بھی کہہ گیا ہے کہ آئندہ بھی میں تجھے نہیں چھوڑوں گا لالہ دیوث نے کہا کہ نکاح کا دعویٰ ثابت ہونا تو مشکل ہے البتہ یارانہ کا اظہار کرے تو کرے تا ہماری اور بھی رسوائی ہو بہتر تو یہ ہے کہ ہم دیش ہی چھوڑ دیں بیٹا ہونے کا خیال تھا، وہ تو ایشر نے دے ہی دیا، بیٹے کا نام سُن کر عورت زہر خندہ ہنسی، اور کہا کہ تجھے کسی طرح اور کیوں کر یقین ہوا کہ ضرور بیٹا ہوگا۔ اول تو پیٹ ہونے میں ہی شک ہے اور پھر اگر ہو بھی تو اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ لڑکا ہی ہوگا کیا بیٹا ہونا کسی کے اختیار میں رکھا ہے۔ کیا ممکن نہیں کہ حمل ہی خطاء جائے، یا لڑکی پیدا ہو لالہ دیوث بولے کہ اگر حمل خطاء گیا تو میں کھڑک سنگھ کو جو اسی محلہ میں رہتا ہے نیوگ کے لیے بلا لاؤں گا۔ عورت نہایت غصہ سے بولی کہ اگر کھڑک سنگھ بھی کچھ نہ کر سکا تو پھر کیا کرے گا۔ لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگھ بھی ان دونوں سے کم نہیں اس کو بلا لاؤں گا پھر اگر ضرورت پڑی تو جیمل سنگھ لہنا سنگھ، بوڑ سنگھ، جیون سنگھ، صوبا سنگھ، خزان سنگھ، ارجن سنگھ، رام سنگھ کشن سنگھ، دیال سنگھ سب اسی محلہ میں رہتے ہیں اور زور اور قوت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہیں عورت بولی کہ میں اس سے بہتر تجھے صلاح دیتی ہوں کہ مجھے بازار میں ہی بٹھا دے تب دس بیس کیا ہزاروں لاکھوں آ سکتے ہیں منہ کالا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا مگر یاد رکھ بیٹا ہونا پھر بھی اپنے بس میں نہیں اور اگر ہوا بھی تو تجھے اس سے کیا جس کا نطفہ ہے آخر وہ اُس کا ہوگا اور اسی کی خو بولے گا کیوں کہ درحقیقت وہ

اسی کا بیٹا ہے اِس کے بعد رام دئی نے کچھ سوچ کر پھر رونا شروع کیا اور دور دور تک آواز گئی آواز سُن کر ایک پنڈت نہال چند نام دوڑا آیا اور آتے ہی کہا لالہ سکھ تو ہے۔ یہ کیسی رونے کی آواز آئی ،لالہ ناک کٹانا چاہتا نہیں تھا کہ نہال چند کے سامنے قصہ بیان کرے مگر اس خوف سے کہ رام دئی اس وقت غصہ میں ہے اگر میں بیان نہ کروں تو ضرور بیان کردے گی کچھ کھسیانا سا ہو کر زبان دبا کر کہنے لگا کہ مہاراج آپ جانتے ہیں کہ وید میں وقت ضرورت نیوگ کے لیے آگیا ہے سو میں نے بہت دنوں سوچ کر رات کو نیوگ کرایا تھا مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ میں نے نیوگ کے لیے مہر سنگھ کو بلا لیا پیچھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کرم سنگھ کا بیٹا اور نہایت شُر ید آدمی ہے وہ مجھے اور میری استری کو ضرور خراب کرے گا وہ وعدہ کر گیا ہے کہ میں یہ ساری کیفیت خوب شائع کروں گا۔ نہال چند بولا کہ درحقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پھر بولا کہ وساوامل تیری سمجھ پر نہایت ہی افسوس ہے کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ نیوگ کے لیے پہلا حق برہمنوں کا ہے اور غالباً یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ اس محلہ کی تمام کھترانی عورتیں مجھ سے ہی نیوگ کراتی ہیں اور میں دن رات اسی سیوا میں لگا ہوا ہوں پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تھی تو مجھے بلا لیا ہوتا۔ سب کام سدھ ہو جاتا اور کوئی بات نہ نکلتی اس محلہ میں اب تک تین ہزار کے قریب ہندو عورتوں نے نیوگ کرایا ہے مگر کیا کبھی تم نے اس کا ذکر بھی سُنا۔ یہ سب پردہ کی باتیں ہیں سب کچھ ہوتا ہے۔ پھر ذکر نہیں کیا جاتا لیکن مہر سنگھ تو ایسا نہیں کرے گا۔ ذرا دو چار گھنٹوں تک دیکھنا کہ سارے شہر میں رام دئی کے نیوگ کا شور وغل ہوگا لالہ دیوث بولا کہ درحقیقت مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ اب کیا کروں اس وقت شُر ید پنڈت نے جو بباعث نہ ہونے رسم پردہ کے رام دئی کو دیکھ چکا تھا کہ جوان اور خوش شکل ہے نہایت بے حیائی کا جواب دیا کہ اگر اس وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرائے تو میں ذمہ دار ہوتا ہوں کہ مہر سنگھ کے فتنہ کو میں سنبھال لوں گا اور پہلا حمل ایک شکی بات ہے اور اب بہر حال یقین ہو جائے گا تب وساوامل دیوث تو اس بات پر بھی راجی ہو گیا مگر رام دئی نے سُن کر سخت

گالیاں اس کو نکالیں تب وساوامل نے پنڈت کو کہا کہ اس کا یہی حال ہے ۔ ہرگز نیوگ نہیں کرنا چاہتی ۔ پہلے بھی مشکل سے کرایا تھا جس کو یاد کر کے اب تک رو رہی ہے کہ میرا منہ کالا کیا اس سے تو اس نے چیخیں ماری تھیں جن کو آپ سن کر دوڑے آئے ، تب وہ شہوت پرست پنڈت وساوامل کی یہ بات سُن کر رام دئی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ نہیں بھاگوان نیوگ کو بُرا نہیں ماننا چاہیے یہ وید آ گیا ہے مسلمان بھی تو عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور وہ عورتیں کسی دوسرے سے نکاح کر لیتی ہیں سو جیسے طلاق ویسے نیوگ بات ایک ہی ہے ۔

(آریہ دھرم صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۳۴ ، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۳۴)

واضح ہو کہ آریہ سماج کے اصولوں میں سے نہایت قبیح اور قابل شرم نیوگ کا مسئلہ ہے جس کو پنڈت دیانند صاحب نے بڑی جرأت کے ساتھ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے اور وید کی قابل فخر تعلیم اس کو ٹھہرایا ہے اور اگر وہ اس مسئلہ کو صرف بیوہ عورتوں تک محدود رکھتے تب بھی ہمیں کچھ غرض نہ تھی کہ ہم اس میں کام کرتے ۔ مگر انہوں نے تو اس اصول انسانی فطرت کے دشمن کو انتہا تک پہنچا دیا اور حیاء اور شرم کے جامہ سے بالکل علیحدہ ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ ایک عورت جو خاوند زندہ رکھتی ہے اور وہ کسی بدنی عارضہ کی وجہ سے اولاد نرینہ پیدا نہیں کر سکتا مثلاً لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں یا باعث رقت منی کے اولاد ہی نہیں ہوتی یا وہ شخص گو جماع پر قادر ہے ۔ مگر بانجھ عورتوں کی طرح ہے یا کسی اور سبب سے اولاد نرینہ ہونے میں توقف ہو گئی ہے تو ان تمام صورتوں میں اس کو چاہیے کہ اپنی عورت کو کسی دوسرے سے ہم بستر کر دے ، اور اس طرح پردہ غیر کے نطفہ سے گیارہ بچے حاصل کر سکتا ہے گویا قریباً بیس برس تک اس کی عورت دوسرے سے ہم بستر ہوتی رہے گی ، جیسا کہ ہم نے مفصل کتاب کے حوالہ سے یہ تمام ذکر اپنے رسالہ آریہ دھرم میں کر دیا ہے اور حیاء مانع ہے کہ ہم اس جگہ وہ تمام تفصیلیں لکھیں غرض اس عمل کا نام نیوگ ہے ۔

اب ظاہر ہے کہ یہ اصول انسانی پاکیزگی کی بیخ کنی کرتا ہے اور اولاد پر ناجائز ولادت کا داغ لگاتا ہے اور انسانی فطرت اس بے حیائی کو کسی طرح قبول نہیں کرسکتی کہ ایک انسان کی ایک عورت منکوحہ ہو جس کے بیاہے کے لیے وہ گیا تھا اور والدین نے صدہا یا ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے اس کی شادی کی تھی جو اس کے ننگ و ناموس کی جگہ تھی اور اس کی عزت وآبرو کا مدار تھا۔ وہ باوجودیکہ اس کی بیوی ہے اور وہ خود زندہ موجود ہے اس کے سامنے رات کو دوسرے سے ہم بستر ہووے اور غیر انسان اس کے ہوتے ہوئے اسی کے مکان میں اس کی بیوی سے منہ کالا کرے اور وہ آوازیں سُنے اور خوش ہو کہ اچھا کر رہا ہے اور یہ تمام ناجائز حرکات اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں اور اس کو کچھ بھی جوش نہ آوے۔ اب بتلاؤ کہ کیا ایسا شخص جس کی منکوحہ اور سہروں کے ساتھ بیاہی ہوئی اس کی آنکھوں کے سامنے دوسروں کے ساتھ خراب ہو کیا اس کی انسانی غیرت اس بے حیائی کو قبول کرے گی۔

(نسیم دعوت صفحہ ۷۸ تا صفحہ ۸۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۸ تا صفحہ ۴۴۰)

اس عبارت کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ

مجھے ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں کہ نیوگ میں یعنی اپنی بیوی کو دوسرے سے ہم بستر کروا کر صرف گیارہ بچوں تک لینے کا حکم ہے یا زیادہ، مدت ہوئی کہ میں نے ستیارتھ پرکاش میں پڑھا تو تھا۔ مگر حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا آریہ صاحبان خود مطلع فرمائیں کیوں کہ بوجہ روز کی مشق کرنے کے ان کو خوب یاد ہوگا۔ (نسیم دعوت صفحہ ۷۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۹)

بے غسل لوڑا:

☆ اس شخص نے کہا کہ کیا ہم یہودی ہیں میں نے کہا تم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہارے قول وفعل کس سے ملتے ہیں اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو جی

مرزا ''رات کو لگائی سے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل لوڑا ابھرا ہوا ہوتا ہے'' اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے اور وہ الہام ہوا ہے میں مہدی ہوں مسیح ہوں۔

☆ مجھ جیسا انسان غیرت مند کب روا رکھ سکتا تھا کہ حضرت اقدس مرزا قادیانی افداہ جانی وروحی ونفسی وامی وابی) کی نسبت ایسا گندہ جملہ سُن سکے۔ بس میں نے اس کے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ اس کی ٹوپی پگڑی سر پر سے اُتر کر دور جا پڑی اور کہا مردود و دشمن مقبول الٰہی تو ایسا جملہ ناپاک ایسے صادق مصدوق طاہر ومظہر انسان کی نست اور میرے سامنے بکتا ہے اور نہیں جانتا کہ میں ان کا خادم اور مرید ہوں اور میرے آقا اور مرشد اور رہنما ہیں خبر دار جو آج سے میرے پاس آیا اور یا مجھ سے ملا۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۵۷)

☆ تذکرۃ المہدی کے جدید ایڈیشن میں قادیانیوں نے مذکور عبارت میں تحریف کر دی ہے۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۱۱ طبع جدید)

عورت کے رحم پر مہر اور پیٹ سے چوہا:

خدا تعالیٰ نے اس (میرے دشمن) کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۴۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۴)

اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہیں ہوا۔

(انجام آتھم صفحہ ۳۱۱ صفحہ ۳۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱-۱۷)

قادیانی خشوع قابل دید:

مرزا قادیانی نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ قد افلح المومنون ○ الذین ھم فی صلوتھم خاشعون ○ یعنی وہ مومن مراد پا گئے، جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یاد الٰہی میں فروتن اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے ۔۔۔ وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لیے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں اور جیسا کہ نطفہ اس وقت تک معرض خطر میں ہے جب تک کہ رحم سے تعلق نہ پکڑے ۔۔۔ یہی سنت اللہ بنی آدم کے لیے جاری ہے پس جبکہ انسان نماز اور یاد الٰہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لیے مستعد بناتا ہے سو نطفہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالت خشوع ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے اور جیسا کہ نطفہ کے لیے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے، ایسا ہی روحانی وجود کے پہلے مرتبہ کے لیے یعنی حالت خشوع کے لیے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش اور تعلق سے پہلے ہی برباد ہو جائے، جیسا کہ بہت سے لوگ ابتدا کی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نعرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دیوانگی ظاہر کرتے ہیں اور طرح طرح کی عاشقانہ حالت دکھلاتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جن کا نام رحیم ہے۔ کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی خاص تجلی کے جذبہ سے اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اس لیے ان کا وہ تمام سوز و گداز اور تمام وہ حالت خشوع ہی بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات

ان کا قدم پھسل جاتا ہے یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں

(تفسیر مسیح موعود جلد ۳ صفحہ ۲۔۳۵۱، ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵، صفحہ ۱۸۸ تا صفحہ ۱۹۰،

روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ تا ۱۸۸۱)

یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جب کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لیے علیحدہ آثار اور علامات ہیں پس یاد الٰہی میں ذوق وشوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے۔

(تفسیر مسیح موعود صفحہ ۳۵۴، ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۲)

جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع وخضوع اور حالت ذوق وشوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے۔ یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دینویہ کی بناء پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرام کار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے بہر حال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی

مشاہدہ ظاہر کرر ہا ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کے لیے کوئی لازمی علامت نہیں ہے۔

(تفسیر مسیح موعود جلد ۳ صفحہ ۳۵۴-۳۵۵، ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۳)

☆ اور پھر ایک اور مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے اور اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا او انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہ رونے کی صورت میں ہوتا ہے جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے اور جیسا کہ اختیار نطفہ اچھل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے کی ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور جیسی انزال کی لذت کبھی حلال طور پر ہوتی ہے جبکہ اپنی بیوی سے انسان صحبت کرتا ہے اور کبھی حرام طور پر جبکہ انسان کسی حرام کار عورت سے صحبت کرتا ہے یہی صورت خشوع اور سوز و گداز اور گریہ وزاری کی ہے یعنی کبھی خشوع اور سوز و گداز محض خدائے واحد لاشریک کے لیے ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا پس وہ لذت سوز و گداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے۔ مگر کبھی خشوع اور سوز و گداز اور ایسی لذت بدعات کی آمیزش سے یا مخلوق کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے مگر وہ لذت حرام کاری کے جماع سے مشابہ ہوتی ہے۔

(تفسیر مسیح موعود جلد ۳ صفحہ ۳۵۷، ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۶)

آلہ تناسل کاٹ دیتا:

حضرت مسیح موعود کے۔۔۔۔ (ایک دشمن) کے والد کا جس وقت نکاح ہوا۔ اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہ کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔

(خطبات محمود جلد ۳ صفحہ ۱۶۵، اخبار الفضل قادیان ۲ نومبر ۱۹۲۲ء جلد ۱۰، ش ۳۵)

یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ:

جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے، تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا اوپیرا سینما کو کہتے ہیں چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لیے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے کہ وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں تو یہ بھی ایک لباس ہے اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ صفحہ ۲۲۶، اخبار الفضل قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۳۴ء، تاریخ محمودیت صفحہ ۶۷)

قانون دکھائی مہذب کسبیاں (زانیہ عورتیں):

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

وزارت کے تبدیل ہوتے ہی ولایت کے نامور اور سر برآوردہ اخبار ٹائمز نے جس زور شور سے قانون دکھائی کو پھر جاری کرنے کے سلسلہ جنباتی کی ہے وہ ناظرین پر ظاہر کی جا چکی ہے۔ کمنسر وٹیو وزارت سے جو سرکاری عہدہ داران کی رائے کو ہمیشہ بڑی دقت سے دیکھتی ہے، اُمید ہوسکتی ہے کہ بالضرور وہ اس معاملہ پر غور کرے گی، کیوں کہ اس قانون کی منسوخی کے وقت سر جارج وائٹ صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند نے جو پرزور مخالفانہ رائے ظاہر کی تھی وہ اس قابل ہے کہ ضرور کمنسر وٹیو گورنمنٹ اس پر توجہ کرے، گورنمنٹ ہند بھی اس قانون کے منسوخ کرنے پر رضامند نہ تھی۔ پس ان واقعات کی رو سے پورے طور پر خیال ہوسکتا ہے کہ قانون دکھائی پھر جاری کیا جاوے اس میں شک نہیں ہے کہ قانون دکھائی کے منسوخ ہونے کے دن سے گورہ سپاہیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے دیکھا جاتا ہے کہ برٹش کے بہادر سپاہی بازاروں میں آتشک کی مریض فاحشہ عورتوں کے ساتھ خراب ہوتے پھرتے ہیں جس کا نتیجہ حسب رائے کمانڈر انچیف صاحب بہادر بہت خوفناک نکلنے کی امید ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ سرکاری طور پر ہمیں اس بات کی خبر نہیں ملی کہ سال 1894ء میں کتنے گورے سپاہی مرض آتشک میں مبتلا ہوئے، گو مخالفان قانون دکھائی نے مہم چترال کی گورہ فوج کی صحت کو دیکھ کر نہایت مسرت ظاہر کی تھی اور کہا تھا مویدان قانون دکھائی کی یہ رائے کہ اس قانون کے منسوخ ہونے سے تمام گورے سپاہی مرض آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو جائے گی غلط ٹھہرتی ہے، مگر یہ واقعہ اس قابل نہیں ہے کہ جس سے تشفی ہو سکے کیوں کہ مہم چترال میں چیدہ اور تندرست جوان بھیجے گئے تھے نیز لڑائی اور جنگلی ملک کی وجہ سے وہ کہیں خراب ہوکر بیمار نہیں ہو سکتے تھے اس امر کا دہرانا ضروری نہیں کہ گورے سپاہی چونکہ بالکل کم تعلیم یافتہ اور

دیہاتی نوجوان ہیں نیز بوجہ گوشت خور ہونے کے وہ زیادہ گرم مزاج کے ہیں اس لیے ان سے نفسانی خواہش رو کے رکھنے کی امید رکھنا محض لا حاصل ہے قانون دکھائی کے جاری ہونے کے دنوں ہر ایک گورہ پلٹن کے لیے کسبی (زانیہ) عورتیں ملازم رکھی جاتی تھیں جن کا ہمیشہ ڈاکٹری معائینہ ہوتا رہتا تھا اور تمام گورے لوگوں کو ان ملازم رنڈیوں کے علاوہ اور جگہ جانے کی شدید مخالفت تھی اس طریق سے ان کی صحت میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا تھا نیش اس طریق کے بن ہونے کی وجہ سے اور بھی کئی ایسی وارداتیں ہوئی ہیں جن سے اہل ہند کی طرف سے بہت ناراض پھیلتی جاتی ہے، جن میں سے میاں میر کا مقدمہ زنا بالجبر جو گورے سپاہیوں کی طرف سے ایک بدصورت بڈھی اور اندھی عورت سے کیا گیا تھا قابل غور ہے ایسا ہی ایک واقعہ مدراس کے صوبہ میں ہوا جہاں ایک ریلوے پھاٹک کے چوکیدار نے ہندوستانی عورتوں کی عفت بچانے میں اپنی جان دے دی تھی۔ اگر چندے گورے سپاہیوں کے لیے انتظام سرکاری طور پر نہ کیا گیا تو علاوہ اس کے کہ تمام فوج بیماری سے ناکارہ ہو جائے۔ ملک میں بڑی بھاری بد دلی پھیلنے کا اندیشہ ہے اور یہ دونوں امور قیام سلطنت کے لیے غیر مفید ہیں اس وقت جبکہ قانون دکھائی کو پھر جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ہمیں یہ ظاہر کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ اگر اب بھی قانون مذکور جاری کیا جاوے، تو گورنمنٹ ہند اور خصوصاً کمانڈر انچیف افواج ہند کو یہ بھی ضرور انتظام کرنا چاہیے کہ بجائے ہندوستانی عورتوں کے یورپین عورتیں ملازم رکھی جائیں کیوں کہ قانون دکھائی کے متعلق ہندوستانی اور انگریزی لفین کا سب سے بڑا اعتراض یہی تھا کہ ہندوستان کی غریب عورتوں کو دلالہ عورتوں کے ذریعہ سے اس فحش ملازمت کی ترغیب دی جاتی ہے اور بعض اوقات نہایت کمینہ فریبوں سے اچھے گھروں کی یتیم لڑکیوں کو اس پیشہ کے لیے مجبور کیا جاتا ہے اور یہی وجہ تھی جس سے ہند کے بہت سے باشندگان نے قانون دکھائی کی منسوخی میں معمول سے بڑھ کر انٹرسٹ لیا تھا ورنہ کسی معمولی سمجھ کے آدمی کو بھی

ان بدمعاش عورتوں سے ہرگز ہمدردی نہیں ہوسکتی تھی قانون دکھائی کے اجراء کی کوشش محض اس غرض سے کی جاتی ہے کہ گورہ سپاہیوں کی خواہش نفسانی کو پورا کرنے کے لیے سرکاری طور پر انتظام کیا جائے، ورنہ دیسی لوگوں کی بہتری کلاس میں ذرا بھی خیال نہیں اس لیے اگر مخالفین قانون مذکور کی دلجوئی گورنمنٹ کو منظور ہو تو یہی ایک طریق ہے جس سے بلا قانون مذکور کے جاری کرنے کے مقصد مطلوبہ حاصل ہوسکتا ہے اگر حسب تجویز ہماری یورپین سپاہیوں کے لیے یورپین عورتیں بہم پہنچائی جائیں تو ان سے مرض آتشک کا خدشہ نہیں رہ سکتا کیوں کہ ایک تو یورپ میں مرض مذکور شاید ہوگا ہی نہیں دوم ان عورتوں کی بروقت بھرتی ہونے کے وایہ ڈاکٹروں کے ذریعہ مثل فوجی سپاہیوں کے ملاحظہ کرایا جائے گا۔ اس سے فریقین کے مرض مذکور سے پاک ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری معائنہ کی ہمیشہ کے لیے ضرورت ہی نہ رہے گی اس طرح بغیر قانون دکھائی جاری کرنے کے سپاہیوں کی خواہش نفسانی کے لیے عمدہ طور سے انتظام ہوسکتا ہے۔

اس بات سے تو کوئی انکار ہی نہیں کرسکتا کہ ولایت میں مثل ہندوستان کے فاحشہ عورتیں موجود ہیں اس لیے گورنمنٹ کو اس انتظام میں ذرا بھی دقت نہ ہوگی۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ یورپ کی مہذب کسبیاں (فاحشہ عورتیں) بہادر سپاہیوں کو خوش رکھنے کے لیے نہایت خوشی سے اپنی خدمات سپرد کردیں گی۔ رہی یہ بات کہ ان عورتوں کے ہندوستان لانے اور واپس لے جانے میں گورنمنٹ کو رقم کثیر خرچ کرنی پڑے گی اس کا ہندوستان کے باشندوں کو ذرا بھی رنج نہ ہوگا جہاں وہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات کے لیے پہلے سے ہی لاتعداد روپیہ خوشی سے دیتے ہیں اس رقم کے اضافہ سے بھی ہرگز انہیں اختلاف نہ ہوگا بلکہ وہ اس تجویز کو جس سے ہندوستان کی بدبخت عورتوں کی عفت بچ رہے گی اور برٹش گورنمنٹ کے بہادر گورے سپاہی تندرست اور خوش رہ سکیں گے نہایت خوشی سے پسند کریں گے۔ اگر گورنمنٹ ہند کو یہ مطلوب ہے کہ ہندوستان کے نوجوان بھی جن میں دیسی پلٹنوں اور رسالوں کے سپاہی بھی شامل ہیں

بازاری عورتوں کے ذریعہ مریض ہونے سے بچ رہیں تو ہم تمام ہندوستان کی فاحشہ عورتوں کے لیے قانون دکھائی کے جاری ہونے کو صدق دل سے پسند کرتے ہیں کسی شریف ہندوستانی کو ان بدکار فاحشہ عورتوں کے ساتھ جو تمام قسم کے لوگوں کے لیے باعث خرابی ہیں ذرا بھی ہمدردی نہیں ہوسکتی ہم قبل ازیں بارہا کہہ چکے ہیں کہ ایسی عورتوں کے لیے جنہوں نے اپنے خاندان کے ناموس کو خیر باد کہدی ہے قانون دکھائی کی آزمائش باعث شرم نہیں ہوسکتی ہے، وہ عورتیں جو تھوڑے پیسوں میں بھنگی کے ساتھ منہ کالا کرنے کو تیار ہیں۔ معزز ڈاکٹر کے معائنہ سے کب شرمسار ہوسکتی ہیں بے شک یہ افسوس ناک امر ہے کہ عورتوں کی عفت کا مردوں کے ذریعہ امتحان کرایا جائے، مگر کیا ہوسکتا ہے ان بے شرم بدذات عورتوں کے لیے جنہوں نے دُنیا کی شرم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ قانون دکھائی کی ہندوستان میں سخت ضرورت ہے۔ جب یہ قانون جاری تھا تو ہر ایک بدکار عورت کو خوف ہوتا تھا کہ اگر وہ فحش پیشہ اختیار کرے گی تو اسے قانون دکھائی کی سخت آزمائش بھی برداشت کرنی پڑے گی بہت سی عورتیں اس خوف کی وجہ سے اپنی زندگی خراب کرنے سے بچی رہتی تھیں اس زمانہ میں جبکہ دکھائی کا طریق بند ہے۔ مرض آتشک کے ادویات کیا اشتہارات کثرت سے شائع ہوتے ہیں جو اس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ ملک میں مرض آتشک بہت پھیلا ہوا ہے اول تو ہمیں اس خراب فرقہ کے وجود سے ہی سخت اختلاف ہے۔ مگر ایسے زمانہ میں جبکہ اخلاق اور مذہب کی سخت کمزوری ہو رہی ہے یہ اُمید کرنا فضول ہے کہ یہ شیطانی فرقہ نیست و نابود ہو جائے گا اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان کے لیے کوئی ایسا قانون بنایا جائے، جس سے یہ اخلاق اور مذہب کو بگاڑنے کے علاوہ عوام کی صحت کو ہمیشہ کے لیے خراب کرنے کے قابل نہ رہ سکیں اور وہ قانون صرف قانون دکھائی ہی ہے، ہم نہایت شکر گزار ہوں گے اگر دوبارہ ہند میں قانون دکھائی جاری کیا جائے گا مگر یہ شرط ضرور ساتھ ہے کہ گورے لوگوں کے لیے یورپین رنڈیاں بہم

پہنچائی جائیں یقین ہے کہ گورنمنٹ ہنداور معزز ہمعصران سے ضرور توبہ اورغور فرمائیں گے۔
(آریہ دھرم صفحہ ۷۲ تا صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۷۲ صفحہ ۷۵)

مرزا بشیرالدین محمود کی بدکاری اور مکروہ شکل:

مرزا غلام احمد قادیانی ویسے تو خود بھی بڑا بدکار تھا۔ غیر محرم عورتوں سے اس کی خلوت میں ملاقاتیں حاضریاں ہم بالدلائل گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں مگر اب ہم مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور اس کے خلیفہ دوم مرزا بشیرالدین محمود کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا بشیرالدین محمود پر اس کے مریدوں نے زنا کا الزام لگایا جو تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اس نے قادیان اور ربوہ میں کسی بھی خوبصورت لڑکے اور عورت کو نہیں چھوڑا اس کی بدکاریوں پر خود قادیانیوں کا تبصرہ اعداد و شمار شواہد و حلفی بیانات مباہلے گورنمنٹ کو درخواستیں اور خود (مرزا بشیر الدین) محمود سے خط و کتابت یہ سب ریکارڈ پر بصورت کتب و تحریر موجود ہے، یہاں تک کہ مرزا بشیرالدین محمود سے اپنی بیٹیاں بھابی بھی بچ نہ سکیں اور اس نے ان کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اس بدکرداری کی نشاندہی پر مرزا محمود مذکور نے معروف کتب فروش قادیانی فخرالدین ملتانی کو قتل کروادیا تھا کہ اس نے مرزا بشیرالدین محمود کے کریکٹر کے متعلق ایک اشتہار شائع کیا تھا ہم اسی فخرالدین ملتانی کے بیٹے مظہر الدین ملتانی کی کتاب تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق سے چند چیزیں نقل کر رہے ہیں جس میں اس نے مرزا بشیرالدین محمود کی عریاں شرمناک سنگین رنگین کہانی کو حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ نقل کیا ہے اور قادیانی مردوں اور عورتوں کی حلفیہ گواہیوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود ایک زانی اور بدمعاش آدمی تھا جو تقدس کے پردہ میں عورتوں اور لڑکوں کا شکار کرتا تھا۔ پر ان امور کا بیان کرنے والا مظہر الدین ملتانی آخر وقت تک مرزائی مذہب پر قائم رہا اسی کی دوسری کتاب کمالات محمودیہ بھی اس موضوع کے متعلق ہے۔ ان کے چند اقتباسات اور حلفی شہادتیں ہدایہ قارئین کیے جاتے ہیں:

مباہلہ جائز ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے تین حوالہ جات پیش خدمت ہیں اس میں زنا کے الزام پر مباہلہ کرنے کی پوری پوری وضاحت موجود ہے اس سے یہ ثابت ہے کہ زنا کے الزام لگانے والے خواہ چار گواہ پیش نہ بھی کریں تو وہ میدان مباہلہ میں نکل آئیں تو ان سے مباہلہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ حضور کا حکم ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ مباہلہ صرف ایسے شخصوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین کی بناء پر رکھ کر کسی دوسرے کو مفتی اور زانی قرار دیتے ہیں۔

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

۲۔ دوم اس ظالم کے ساتھ جو بے جا تہمت کسی پر لگا کر اور اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے مثلاً مستورہ عورت کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے کیوں کہ میں نے بچشم خود اس کو زنا کرتے دیکھا ہے۔ یا مثلاً ایک شخص کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شراب خور ہے کیوں کہ بچشم خود اسے شراب پیتے دیکھا ہے، تو اس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے۔ کیوں کہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں کیوں کہ ایک شخص اپنے یقین اور رویت کی بناء رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانا چاہتا ہے۔

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

۳۔ یہ تو اسی قسم کی بات ہے جیسے کوئی کسی کی نسبت یہ کہے کہ میں نے اسے بچشم خود زنا کرتے دیکھا ہے یا بچشم خود شراب پیتے دیکھا ہے اگر میں اس بے بنیاد افتراء کے لیے مباہلہ نہ کرتا تو اور کیا کرتا۔

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲)

خلیفہ صاحب کی عیاری:

خلیفہ صاحب ربوہ (مرزا بشیر الدین محمود) نے جب یہ دیکھا کہ میری بد چلنی کا بھانڈا چورا ہے میں پھوٹ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے فتوٰی کی روشنی میں چار گواہوں کی بھی ضرورت نہیں اور کہیں احمدی جماعت کے افراد مجھے مباہلہ کے لیے تیاری شروع نہ کروادیں فوراً کمال چابکدستی سے پینترا یوں بدلا کہ میں مباہلہ کے لیے تیار ہوں مگر گمنام شخص دعوت مباہلہ دے رہا ہے اس لیے اس سے مباہلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا 8 ستمبر 1956ء کے الفضل میں گواہوں کو رد کرتے ہوئے۔ میاں زاہد کی گواہی کو سراہا اور یوں فرمایا کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میرے لیے میاں زاہد کی گواہی اور اپنا حافظہ کافی ہے۔

(الفضل 8 ستمبر 1956ء)

الفضل 11 جولائی 56ء میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ نے یہ بھی شکوہ فرمایا ہے کہ ہر عقل مند انسان سمجھ سکتا ہے کہ گمنام شخص سے مباہلہ کون کر سکتا ہے۔ (الفضل 11 جولائی 1956ء)

(تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۲۵، کمالات محمودیہ صفحہ ۲۔۲۱)

میاں زاہد سے میری بیویاں پردہ نہیں کرتیں:

چونکہ خلیفہ صاحب کو اپنے حافظہ پر ناز ہے بھولنا بھی ان کے بس کی بات نہیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر یاد کروانا ضروری خیال کرتا ہوں ہاں یہ وہی میاں زاہد ہیں جن کو آپ نے مؤرخہ 8 ستمبر 1956ء کے الفضل میں فرمایا تھا کہ میری بیویاں میاں زاہد سے پردہ نہیں کرتیں الفضل میں عرض کر رہا تھا یہ دونوں سورتیں میاں زاہد نے پوری کر دیں جو ان کے بیان سے ظاہر ہے اس لیے غور سے ملاحظہ کیجیے:

شہادت نمبر۱

فتمنوا الموت ان کنتم صدقین

چیلنج مباہلہ

بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

صدق و کذب میں فیصلہ کا آسان طریق:

اب میاں زاہد صاحب بیان مباہلہ بغیر تبصرہ کے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور میاں محمود احمد صاحب ان کی گواہی از خود تسلیم کر چکے ہیں اس لیے آپ بغیر کسی تاویل کے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی کے فتویٰ کی روشنی میں اس مباہلہ کو قبول فرمائیے مباہلہ ایسے لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین کی بناء رکھ کر دوسرے کو مفتی اور زانی قرار دیتے ہیں (اخبار الحکم) کیوں کہ آپ عجیب و غریب تفرقہ انگیز فتویٰ مثلاً یہ کہ تمام روئے زمین کے کلمہ گو مسلمان کافر ہیں ان کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے ان کے اور ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک پڑھنا ناجائز اور ان سے رشتہ و ناطہ حرام ہے صادر فرمانے کی وجہ سے مسلمانوں میں خصوصاً اور باقی دُنیا میں عموماً کافی شہرت رکھتے ہیں آنجناب کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا کے مقرر کردہ خلیفۃ المسلمین ہیں اور خدا نے ہی آپ کو دُنیا کی ہدایت و اصلاح کے لیے مامور فرمایا ہے اور اگر فی زمانہ کوئی روحانیت کا مجسم نمونہ اور اسلام کا سچا حامی علمبردار ہے تو وہ آپ کی ذات والا صفات ہے۔

خلافت مآب کے ان عظیم الشان دعووں نے ایک دُنیا کو حیرت میں ڈال رکھا تھا۔ لیکن یہ کیوں کر ممکن تھا۔ کہ وہ قادر مطلق خبیر و علیم جس سے کوئی نہاں در نہاں فعل پوشیدہ نہیں اور جس نے ابتدائے عالم سے مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے سامان پیدا کیے اور بالآخر ہمارے مولیٰ و آقا سید الکونین حضرت محمد ﷺ کو دُنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا کسی ایسے شخص کو زیادہ

مہلت دیتا۔ جو اس کے اور اس کے پاک رسول کے نام کی آڑ میں بندگان خدا کو گمراہ کر رہا ہو۔
آج اس سبب الاسباب کے پیدا کردہ یہ سامان ہیں کہ خود خلیفہ قادیان کے مخلص مرید آنجناب کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف کر رہے ہیں اور عرصہ سے خلافت مآب کو جو پیشتر ازیں ہر مخالف کو مباہلہ کے لیے بلایا کرتے تھے۔ اُن کے مشتبہ چال چلن پر مباہلہ کی دعوت دے رہے ہیں مگر آج تک اسی روحانیت پاکیزگی اور تعلق باللہ کے مدعی کو میدان میں آنے کی جرأت نہیں کی، خاکسار اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کے لیے اور دُنیا پر حقیقت کو بے نقاب اور جملہ برادران اسلامی کی آگاہی کے لیے بذریعہ اشتہار ہذا اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ یہ عاجز بھی عرصہ سے خلافت مآب کو یہی چیلنج دے رہا ہے کہ اگر ان کی ذات پر عائد کردہ الزامات غلط ہیں تو وہ میدان مباہلہ میں آ کر اپنی روحانیت کی صداقت کا ثبوت دیں مگر خلافت مآب نے آج تک اس چیلنج کو قبول ہی نہیں کیا آج پھر اتمام الحجت بذریعہ اعلان ہذا میں خلیفہ قادیان کو چیلنج دیتا ہوں کہ ان کے دعاوی میں ذرہ بھر بھی صداقت ہے تو اپنے چال چلن پر الزامات کے خلاف عداء مباہلہ کریں تا کہ فریقین میں سے جو جھوٹا اور کاذب ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے اور دُنیا اس مباہلے کے نتیجے میں حق و باطل کا فیصلہ کر سکے۔

کیا میں اُمید کروں کہ آنحضرت ﷺ کی مماثلت کا دعویٰ کر کے اہل اسلام کے دلوں کو مجروح کرنے والا اور تمام انبیاء کی پیشن گوئیوں کا مصداق ہونے کا دعویٰ دار اس دعوت مباہلہ کو قبول کر کے اپنی صداقت کا ثبوت دے گا۔ ذیل میں یہ عاجز اس ہستی کا فتویٰ درج کرتا ہے جس کے قائم مقام ہونے کا خلافت مآب کو دعویٰ ہے اور جس کو آپ بعد آنحضرت ﷺ حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں تا کہ خلیفہ صاحب یہ کہنے کی جرأت نہ کر سکیں کہ ایسا مباہلہ جائز نہیں۔

مباہلہ ایسے لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر بناء رکھ کر دوسرے کو مفتری اور زانی قرار دیتے ہیں (اخبار الحکم)

(خاکسار خلیفہ قادیان کا ایک سابق مرید محمد زاہد اخبار مباہلہ قادیان)

(تاریخ محمودیت کے چند اہم مگر پوشیدہ اوراق صفحہ ۲۵ تا صفحہ ۲۹، کمالات محمودیہ صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۴)

شہادت نمبر ۲

چونکہ شریعت نے پردے کی اجازت دی ہے اس لیے اس نام کو بے پردہ نہیں کیا گیا اس کی فی الحال ضرورت تو نہ تھی لیکن اس خوف سے کہ خلیفہ (قادیان) صاحب کو ٹال مٹول کا موقع نہ ملے کہ عورتوں کی گواہی کسی کی بھی نہیں اس لیے مباہلہ نامی اخبار قادیان میں جو بیان شائع ہوا ہے وہ ایک احمدی قادیانی خاتون کا ہے۔ وہ پیش خدمت ہے:

ایک احمدی خاتون کا بیان:

میں میاں (مرزا بشیر الدین محمود) صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں اور لوگوں میں میں ظاہر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ کیسی روحانیت رکھتے ہیں۔ میں اکثر اپنی سہیلیوں سے سنا کرتی تھی کہ وہ بڑے زانی شخص ہیں مگر اعتبار نہیں آتا تھا۔ کیوں کہ ان کی مومنانہ صورت اور نیچی شرمیلی آنکھیں ہرگز یہ اجازت نہ دیتی تھیں کہ ان پر ایسا الزام لگایا جا سکے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب نے جو ہر کام کے لیے حضور سے اجازت حاصل کیا کرتے تھے اور بہت مخلص احمدی ہیں ایک رقعہ حضرت صاحب کو پہنچانے کے لیے دیا جس میں اپنے ایک کام کے لیے اجازت مانگی تھی خیر میں رقعہ لے کر گئی۔ اس وقت میں (مرزا بشیر الدین محمود) صاحب نئے مکان قصر خلافت میں مقیم تھے میں نے اپنے ہمراہ ایک لڑکی لی جو وہاں تک میرے ساتھ گئی اور ساتھ ہی واپس آ گئی، چند دن بعد مجھے پھر ایک رقعہ لے کر جانا پڑا۔ اس وقت بھی وہی لڑکی میرے ہمراہ تھی جونہی ہم دونوں میاں صاحب کی نشست گاہ میں پہنچی، تو اس لڑکی کو کسی نے پیچھے سے آواز دی میں اکیلی رہ گئی۔ میں نے رقعہ پیش کیا اور جواب

کے لیے عرض کیا مگر انہوں نے فرمایا میں تمہیں جواب دے دوں گا گھبراؤ مت باہر ایک دو آدمی میرا انتظار کر رہے ہیں ان سے مل آؤں مجھے یہ کہہ کر اس کمرے کے باہر کی طرف چلے گئے اور چند منٹ بعد پیچھے کے تمام کمروں کو قفل لگا کر اندر داخل ہوئے اور اس کا بھی باہر والا دروازہ بند کر دیا اور چٹخیاں لگا دیں جس کمرے میں میں تھی وہ اندر کا چوتھا کمرہ تھا۔ میں یہ حالت دیکھ کر سخت گھبرائی اور طرح طرح کے خیال دل میں آنے لگے آخر میاں صاحب نے مجھ سے چھاڑ شروع کی اور مجھ سے بُرا فعل کروانے کو کہا میں نے انکار کیا آخر زبردستی انہوں نے مجھے پلنگ پر گرا کر میری عزت برباد کر دی اور ان کے منہ سے اس قدر بدبو آ رہی تھی کہ مجھ کو چکر آ گیا اور وہ گفتگو بھی ایسی کرتے تھے کہ بازاری آدمی بھی ایسی نہیں کرتے، ممکن ہے جسے لوگ شراب کہتے ہیں انہوں نے پی ہو کیوں کہ ان کے ہوش و حواس بھی درست نہ تھے مجھ کو دھمکایا کہ اگر کسی سے ذکر کیا تو تمہاری بدنامی ہوگی اور مجھ پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔ از حضرت مرزا غلام احمد و مسیح موعود کی تحریر میں مرزا محمود احمد کی تصویر۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۲۹ تا صفحہ ۳۱، کمالات محمودیہ صفحہ ۶۔۲۵)

شہادت نمبر ۳

خاکسار پرانا قادیانی ہے اور قادیان کا ہر فرد بشر مجھے خوب جانتا ہے ہجرت کا شوق بھی مجھے دامن گیر ہوا اور میں قادیان ہجرت کر آیا قادیان میں سکونت اختیار کی خلیفہ قادیان کے محکمہ قضاء میں بھی کچھ عرصہ کام کیا مگر دل میں آرزو آزاد روزگار کی تھی اور اخلاص مجبور کرتا تھا کہ اپنا کاروبار شروع کر کے خدمت دین بجالاؤں۔ چنانچہ خاکسار نے احمدیہ دوا گھر کے نام سے ایک دواخانہ کھولا۔ جس کے اشتہارات عموماً اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں اگر میں یہ کہوں تو بجا ہوگا کہ قادیان کی رہائش میری عقیدت کو زائل کرنے کا باعث ہوئی، ورنہ اگر میں

قادیانی بھائیوں کی طرح دور دور ہی رہتا تو آج مجھے اس تجارتی کمیٹی کے ایکٹروں کے سربستہ رازوں کا انکشاف نہ ہوتا یا اگر میں خاص قادیان میں اپنا مکان بنالیتا یا خلیفہ قادیان کا ملازم ہو جاتا تو بھی مجھے آج اس اعلان کی جرأت نہ ہوتی۔۔۔

خاکسار شیخ مشتاق احد احمدیہ دوا گھر قادیان

(تاریخ محمودیت صفحہ ۲۔۳۱، کمالات محمودیہ صفحہ ۳۲)

شہادت نمبر ۴

میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے، یہ شہادت دیتا ہوں کہ میں اس ایمان اور یقین پر ہوں کہ موجودہ خلیفہ مرزا محمود احمد دُنیا دار بدچلن اور عیش پرست انسان ہے میں ان کی بدچلنی کے متعلق خانہ خدا خواہ وہ مسجد ہو یا بیت اللہ شریف یا کوئی اور مقدس مقام ہو میں حلف مؤکد بعذاب اُٹھانے کے لیے ہر وقت تیار ہوں اگر خلیفہ صاحب مباہلہ کے لیے نکلیں تو میں مباہلہ کے لیے حاضر ہوں یہ الفاظ میں نے دلی ارادہ سے لکھ دیئے ہیں تا کہ دوسروں کے لیے ان کی حقیقت کا انکشاف ہو سکے۔

والسلام خاکسار ڈاکٹر محمد عبداللہ آنکھوں کا ہسپتال لائلپور رحال

(تاریخ محمودیت صفحہ ۳۲، کمالات محمودیہ صفحہ ۳۴)

شہادت نمبر ۵ (حلفیہ شہادت)

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ مرزا محمود احمد دُنیا دار عیش پرست اور بدچلن انسان ہے میں ہر وقت اس سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔

مستری اللہ بخش احمدی قادیان۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۳۴، کمالات محمودیہ صفحہ ۳۵)

شہادت نمبر ۶

بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم ہم زلف خلیفہ ربوہ فرماتی ہیں مرزا محمود احمد خلیفہ ربوہ بد چلن زنا کار انسان ہیں میں نے ان کو خود زنا کرتے دیکھا اور میں اپنے دونوں بیٹوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر موکد بعذاب حلف اُٹھاتی ہوں۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۳۴، کمالات محمودیہ صفحہ ۳۵)

بے خوف مجاہد:

خان عبدالرب خان صاحب برہم صدر انجمن کے دفتر بیت المال میں کام کرتے اور سر محمد ظفر اللہ کی کوٹھی کے ایک حصہ میں رہائش پزیر تھے آپ نے مرزا محمود احمد کی ہمشیرہ کا دودھ بھی پیا ہوا ہے اس سے آپ گہرے مراسم کا اندازہ لگایئے باوجود اس قدر گہرے تعلق کے جب حق کی بات کا قصہ آیا حق کو مقدم کر کے خدا کو خوش کر لیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آپ نے ایک مخلص قادیانی دوست کو مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی آلودہ زندگی کے مخفی در مخفی حقائق سُنائے، اس پر مخلص احمدی دوست نے مرزا محمود احمد صاحب کو لکھ کر بھیجا کہ خان صاحب موصوف نے آپ کی بد چلنی کے واقعات سُنا کر مجھے محو حیرت کر دیا اور دلائل اس نے ایسے دیئے ہیں جو میرے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں اس شکایت کے چند گھنٹے بعد مرزا بشیر احمد المعروف قمر الانبیاء نے خان صاحب کو بلا کر سمجھایا کہ اگر حضور کچھ باتیں دریافت کریں تو اس سے لاعلمی کا اظہار کر دینا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ مرزا بشیر احمد صاحب کے دل میں خیال آیا اب بس کام بن گیا۔

ان کے ایک آدھ گھنٹہ بعد برہم صاحب کو قصر خلافت میں مرزا محمود احمد صاحب نے بُلایا جب آپ وہاں گئے تو وہ مخلص احمدی دوست بھی موجود تھا اور دخان صاحب موصوف کے والد محترم بھی وہیں تھے اور دو تین تنخواہ دار ایجنٹ بھی تھے اور سب کو اکٹھے کرنے کا مقصد یہ تھا تاکہ

رعب ڈال کر حق کو بدلا جا سکے میں عرض کر رہا تھا کہ خلیفہ صاحب نے جب خان صاحب موصوف سے دریافت کیا تو اس بے خوف مجاہد نے کہا جو کچھ میں نے آپ کی بد چلنی کے متعلق ان صاحب سے کہا وہ حرف بحرف درست ہے آخر جب کام نہ بنا تو کھڑے ہو کر خلیفہ صاحب نے احسان گننے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی یہ کہا کہ تم نے میری ہمشیرہ کا دودھ بھی پیا ہوا ہے، خان صاحب موصوف نے کہا یہ درست ہے لیکن یہ حق کا معاملہ ہے دُنیاداری کے مقابلہ میں حق مقدم ہے اور اس حق کے لیے ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے اس لیے آپ نے قصر خلافت سے آکر از خود بیعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا آپ نے ایک کتاب بلائے دمشق بھی لکھی ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ خلیفہ قادیان غیر صالح ہے اس کا اشتہار اس کتاب کے صفحہ 80 پر ملاحظہ کریں خان صاحب کا حلفیہ بیان درج ذیل ہے۔

شہادت نمبر ۷ (حلفیہ شہادت)

میں شرعی طور پر پورا پورا اطمینان حاصل کرنے کے بعد خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب یعنی مرزا محمود احمد صاحب کا چال چلن نہایت خراب ہے اگر وہ مباہلہ کے لیے آمادگی کا اظہار کریں تو میں خدا کے فضل سے ان کے مدمقابل مباہلہ کے لیے ہر وقت تیار ہوں عبدالرب خان برہم۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۳۴ تا صفحہ ۳۵، کمالات محمودیہ صفحہ ۶۔۳۵)

شہادت نمبر ۸ (حلفیہ شہادت)

میری قادیانی جماعت سے علیحدگی کے وجوہات منجملہ دیگر دلائل و براہین ایک وجہ اعظم جناب خلیفہ (مرزا بشیرالدین محمود) صاحب کی سیاہ کاریاں اور بدکاریاں ہیں یہ حقیقت ہے کہ خلیفہ صاحب مقدس اور پاکیزہ انسان نہیں بلکہ نہایت ہی سیاہ کار اور بدکار ہے۔

اگر خلیفہ صاحب اس امر کے تصفیہ کے لیے مباہلہ کرنا چاہیں تو میں بطیب خاطر میدان مباہلہ میں آنے کے لیے تیار ہوں فقط

خاکسار عتیق الرحمٰن فاروق سابق مبلغ جماعت احمدیہ (قادیان)

(تاریخ محمودیت صفحہ ۳۵۔۳۶، کمالات محمودیہ صفحہ ۳۶۔۳۷)

شہادت نمبر ۹

جناب ملک عزیز الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ حقیقت پسند پارٹی لاہور قادیانی جماعت کے مشہور و معروف سرگرم مبلغ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی مصنفہ احمدیہ پاکٹ بک کے حقیقی برادر ہیں آپ وقف زندگی ہو کر ربوہ میں عرصہ تک قیام پذیر رہے اور دختر پرائیویٹ سیکرٹری میں بطور سپرنٹنڈنٹ کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور آپ فارن مشن اکاؤنٹس کے انچارج بھی تھے ان کی شہادت پیش خدمت ہے۔

حلفیہ شہادت نمبر ۱۰

میں اس قہار خدا کی قسم کھا کر کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یہ بیان کرتا ہوں کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی ربوہ (حال راولپنڈی) نے میرے سامنے میرے مکان واقعہ لاہور پر کئی ایک ایسے واقعات بیان کیے جن سے خلیفہ صاحب ربوہ کے اول درجہ بدکار ہونے کا یقین کامل ہو جاتا ہے اس نے میرے اور چند دوستوں کے سامنے بالوضاحت یہ بیان دیا کہ خلیفہ صاحب ربوہ میں اپنی بیویوں کے باقاعدہ پروگرام کے تحت بدکاری کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے اس تمام بدکاری کو بچشم خود دیکھا اگر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض اس بیان مذکورہ بالا سے انحراف کریں تو میں ان سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ کروں گا مزید برآں مجھے چونکہ خلیفہ صاحب کے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

میں بطور سپرنٹنڈنٹ کام کرنے اور خلیفہ صاحب کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا ہے، میں بھی خلیفہ صاحب سے اس ضمن میں اور ان کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے بارہ میں مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔

فقط ملک عزیز الرحمٰن جنرل سیکرٹری احمدیہ حقیقت پسند پارٹی لاہور۔

(تاریخ محمودیت ۸۔۳۷، کمالات محمودیہ صفحہ ۸۔۳۷)

شہادت نمبر ۱۱

اگرچہ میں نے خلیفہ صاحب۔۔۔ کا مطالبہ پورا کر دیا ہے ہوسکتا ہے کہ ان تحریروں میں کسی نقص کا جواز نکال لیں عین ممکن ہے کہ کہیں کہ میری زنا کاری کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس لیے مباہلہ نہیں کرسکتا۔ وقت کی بچت کی خاطر محمد یوسف صاحب ناز کا بیان ہدیہ ناظرین ہے۔

محمد یوسف ناز کا حلفیہ بیان:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے نبی اور خاتم النبیین اور اسلام سچا مذہب ہے میں احمدیت کو برحق سمجھتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان رکھتا ہوں اور مسیح موعود مانتا ہوں اور اس کے بعد میں مؤکد بعذاب حلف اُٹھاتا ہوں۔

میں اپنے علم مشاہدہ اور رؤیت اور آنکھوں دیکھی بات کی بناء پر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس پاک ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ربوہ نے خود اپنے سامنے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد سے زنا کروایا اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا کی لعنت اور عذاب مجھ پر نازل ہو اس بات پر مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بالمقابل حلف اُٹھانے کو تیار ہوں

دستخط محمد یوسف ناز معرفت عبدالقادر تیرتھ سنکھ بے ملوئی روڈ عقب شالیمار ہوٹل کرچی از حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی تحریر میں مرزا محمود احمد کی تصویر۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۹۔۳۸، کمالات محمودیہ صفحہ ۹۔۳۸)

شہادت نمبر ۱۲

خلیفہ صاحب کے رفیق کار جن کو ۱۹۲۴ء میں انگلستان ہمراہ لے گئے تھے یعنی فاضل اجل حضرت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری مولوی فاضل بی اے کا مکمل بیان آگے آئے گا آپ کی خلیفہ صاحب سے بیعت کی علیحدگی کے اسباب کا بیان درج ہے۔

موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔اس کام کے لیئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے اور دور حاضر کا مذہبی آمر۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۰۔۳۹، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۱)

جناب عبدالمجید صاحب اکبر احمدی مخلص نوجوان ہیں قادیان کی مقدس سرزمین میں آپ پیدا ہوئے اور مختلف طریق سے جماعت کی۔ جناب عبدالمجید صاحب اکبر احمدی مخلص نوجوان ہیں قادیان کی مقدس سرزمین میں آپ پیدا ہوئے اور مختلف طریق سے جماعت کی خدمت میں منہمک رہے۔اس خدمت کی وجہ سے آپ اس قدر مقبول ہو گئے آپ کو سیکرٹری خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد اقصیٰ منتخب کر لیا گیا آپ ہر کس و ناکس سے متانت اور سنجیدگی سے پیش آتے تھے ان اوصاف حمیدہ کی وجہ سے مزید مقبولیت حاصل ہو گئی اور ممبر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لاہور کی رکنیت بھی خدمت کے اصول کے پیش نظر اعزازی طور پر قبول فرمائی ان کا حلفیہ بیان پیش خدمت ہے۔

شہادت نمبر ۱۳ (حلفیہ شہادت)

قسم ہے مجھ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قسم ہے مجھ کو قرآن پاک کی سچائی کی قسم ہے مجھ کو حبیب کبریا کی معصومیت کی کہ میں اپنے قطعی علم کی بناء پر جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ کو ایک ناپاک انسان سمجھنے میں حق الیقین پر قائم ہوں نیز مجھے اس بات پر بھی شرح صدر حاصل ہے کہ آپ جیسے شعلہ بیان یعنی (سلطان البیان) مقرر سے قوت بیان کا چھن جانا اور دیگر بہت سے امراض کا شکار ہونا مثلاً نسیان فالج وغیرہ یقیناً خدائی عذاب ہیں جو کہ خدائے عزیز کی طرف سے اس کی قدیم سنت کے مطابق مفتریان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں علاوہ دیگر واسطوں کے آپ کے مخلص ترین مریدوں کی زبانی وقتاً فوقتاً آپ کے گھناؤنے کردار کے بارے میں عجیب وغریب انکشافات اس عاجز پر ہوئے، مثال کے طور پر آپ کے ایک مخلص مرید جناب محمد صدیق صاحب شمس نے بارہا میرے سامنے جناب خلیفہ صاحب کے چال چلن اور غیر شرعی افعال کے مرتکب ہونے کے بارے میں بہت سے دلائل وثبوت اور خلیفہ صاحب کے پرائیویٹ خط پیش کیے اس جگہ میں احتیاطاً یہ لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اگر محترم محمد صدیق صاحب کو میرے بیان بالا کی صحت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو میں ہر دم ان کے ساتھ اپنے اس بیان کی صداقت پر مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔

احقر العباد عبدالمجید اکبر مکان نمبر ۵، بلاک ڈی ٹمپل روڈ لاہور۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۱۔۴۰، کمالات محمودیہ صفحہ ۱۔۴۰)

شہادت نمبر ۱۴ (حلفیہ شہادت)

میں خدا کو حاضر وناظر جان کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو جبار وقہار ہے جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی اور مردود کا کام ہے۔ حسب ذیل شہادت دیتا ہوں۔ میں 1932ء سے

لے کر 1936ء تک مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے گھر میں رہا اس دوران میں کئی مرتبہ ایک عورت مسماۃ عزیز بیگم صاحبہ کے خطوط خفیہ طریقہ سے ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کہ ان خطوں کا کسی سے بھی ذکر نہ کرنا۔ خلیفہ محمود کے پاس لے جاتا رہا اور خلیفہ مذکور بھی اس طریقہ سے اور ہدایت بالا کو دہراتے ہوئے جواب دیتا رہا خطوط انگریزی میں تھے اس کے علاوہ اس عورت کو رات کے سدس بجے بیرونی راستہ سے لے جاتا رہا جب کہ اس کا خاوند کہیں باہر ہوتا۔ عورت غیر معمولی بناؤ سنگھار کر کے خلیفہ کے دفتر میں آتی تھی۔ میں بموجب ہدایت اسے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد لے آتا تھا ان واقعات کے علاوہ بعض اور واقعات سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خلیفہ صاحب کا چال چلن خراب ہے اور میں ہر وقت ان سے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ (حافظ عبدالسلام پسر حافظ سلطان حامد خان صاحب استاد میاں ناصر احمد)

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۲، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۳-۴۴)

شہادت نمبر ۱۵

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھ سے حضرت صاحب (یعنی مرزا محمود احمد) کو صادقہ کے ساتھ زنا کرتے دیکھا اگر میں جھوٹ لکھ رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ غلام حسین احمدی

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۳، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۵)

شہادت نمبر ۱۶ (حلفیہ شہادت)

مجھے دلی یقین ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نہایت بد چلن لوگ کریکٹر انسان ہے، بے شمار عینی شہادتیں جو مجھ تک پہنچ چکی ہیں جن کی بناء پر میں یہ جاننے کے لیے تیار ہوں کہ واقعی خلیفہ صاحب قادیان زانی اور اغلام باد (فاعل و مفعول) بھی ہیں۔

اس دلی یقین کا ثبوت میں یہاں تک دے سکتا ہوں اگر خلیفہ صاحب قادیان اپنے کریکٹر چال چلن کی صفائی کے لیے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں تو ہر طرح سے اسے قبول کرنے کو تیار ہوں (مرزا منیر احمد نصیر) (تاریخ محمودیت صفحہ ۴۳، کمالات محمودیہ صفحہ ۶۔۴۵)

مرزا محمود احمد کی اپنی گواہی:

حکیم عبدالعزیز صاحب (سابق پریزیڈنٹ انجمن انصار احمدیہ قادیان پنجاب) نے خلیفہ صاحب کی بدچلنی کے پیش نظر مسجد اقصیٰ میں جب خلیفہ صاحب مجمع عام کے سامنے تقریر کر رہے تھے علی الاعلان لکھ کر دیا کہ آپ زنا کار اور بدچلن ہیں اس لیے میں آپ کی بیعت نہیں کر سکتا۔ آپ پر بھی 1937ء میں حملہ کروایا گیا پندرہ بیس دن ہسپتال میں رہے اور خلیفہ صاحب کو للکارتے رہے آپ نے مرزا محمود احمد صاحب کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے تحریر کیا کہ سنا ہے کہ آپ نے چار گواہوں کا ذکر لوگوں سے کیا ہے اگرچہ ہم سے تو نہیں کیا اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ اس کے لیے تیاری فرمالیں ہم صرف چار ہی نہیں بلکہ بہت سی شہادتیں علاوہ عورتوں اور لڑکیوں کی شہادت کے خود جناب والا کی اپنی شہادت بھی پیش کریں گے۔ اگر ہم ثبوت نہ دے سکے تو آپ کی بریت ہو جائے گی اور ہم ہمیشہ کے لیے ذلیل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار ہیں حکیم صاحب موصوف کا حلفیہ بیان درج ذیل ہے۔

شہادت نمبر ۱۷ (حلفیہ شہادت)

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یہ تحریر کرتا ہوں کہ میں مرزا محمود احمد صاحب کی بیعت سے اس لیے علیحدہ ہوا تھا کہ میرے پاس ان کے خلاف احمدی لڑکوں اور لڑکیوں اور عورتوں کے صحیح واقعات پہنچے تھے جن کے ساتھ مرزا محمود احمد نے بدکاری کی تھی اس بناء پر میں نے مرزا محمود احمد صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کے

خلاف احمدی لڑکے لڑکیاں اور عورتیں اپنے واقعات بیان کرتی ہیں ایسی صورت میں آپ یا جماعتی کمیشن کے سامنے معاملہ پیش ہونے دیں یا میدان مباہلہ کے لیے تیار ہوں یا حلف مؤکد بعذاب اُٹھائیں یا ہمیں موقع دیں کہ ہم تمام واقعات پیش کر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام احمدیوں کی موجودگی میں آپ کے سامنے حلف مواکد بعذاب اُٹھائیں گے تاکہ روز بروز کا جھگڑا ختم ہو کر حق کا بول بالا ہو لیکن مرزا محمود احمد صاحب کو کسی طریق پر عمل پیرا ہونے کی بھی جرأت نہیں ہوئی سوائے کفار والا حربہ بائیکاٹ مقاطع استعمال کرنے کے۔

37 سے لے کر آج تک میں اس عقیدہ پر علی وجہ البصیرت قائم ہوں کہ میاں محمود احمد ایک زانی اور بدچلن انسان ہے جس کو خدا و رسولؐ اور اس کے خادم حضرت مسیح موعود سے کسی قسم کی کوئی نسبت نہیں اگر میں اپنے اس عقیدہ میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔

حکیم عبدالعزیز سابق پریزیڈنٹ مجلس انصار احمدیہ قادیان

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۵۔۴۴، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۶۔۴۷)

شہادت نمبر ۱۸ (حلفیہ شہادت)

میں خدا کو حاظر و ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے یہ تحریر کرتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا محمود احمد صاحب قادیان کو اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اس نے میرے ساتھ بھی بدفعلی کی ہے اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو میں بچپن سے وہیں رہتا تھا۔ (منیر احمد) (تاریخ محمودیت صفحہ ۴۶، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۷)

شہادت نمبر ۱۹ (حلفیہ شہادت)

مصری عبدالرحمٰن صاحب کے بڑے لڑکے حافظ بشیر احمد نے میرے ساتھ ہاتھ میں قرآن شریف لے کر یہ لفظ کہے خدا تعالیٰ مجھے پارہ پارہ کردے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں کہ

موجودہ خلیفہ صاحب نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر یہ واقعہ لکھ رہا ہوں

(بقلم خود محمد عبداللہ احمدی سیمنٹ فرنیچر ہاؤس مسلم ٹاؤن لاہور)

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۶، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۸)

شہادت نمبر ۲۰ (حلفیہ شہادت)

مرزا گل محمد صاحب مرحوم (آپ قادیان کے رئیس اعظم تھے اور وہاں بڑی جائیداد کے مالک تھے) اور مرزا غلام احمد خاندان کے رکنی تھے ان کی دوسری بیوہ (چھوٹی بیگم) نے مجھے بیان کیا کہ خلیفہ صاحب کو میں نے اپنی آنکھوں سے ان کی ساجزادی اور بعض دوسری عورتوں کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے خلیفہ صاحب سے ایک دفعہ عرض کی۔ حضور یہ کیا معاملہ ہے؟

آپ نے فرمایا کہ قرآن و حدیث میں اس کی اجازت ہے۔ البتہ اس کو عوام میں پھیلانے کی ممانعت ہے۔ (نعوذ باللہ) من ذلک

میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان تحریر کر رہی ہوں شاید میری مسلمان بہنیں اور بھائی اس سے کوئی سبق حاصل کریں فقط

سیدہ اُم صالحہ بنتِ سید ابرار حسین سمن آباد لاہور

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۷، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۸)

شہادت نمبر ۲۱ (حلفیہ شہادت)

چوہدری علی محمد صاحب واقف زندگی اپنے خاندان میں صرف اکیلے ہی احمدی ہیں جنہوں نے سب کچھ قربان کر کے احمدیت جیسی نعمت کو پا لیا۔۔۔ خلیفہ صاحب چوہدری صاحب موصوف سے خاص ملاقاتیں بھی کیا کرتے تھے حافظ عبدالسلام وکیل اعلیٰ نے جب کسی

بات پر چوہدری صاحب کی شکایت خلیفہ صاحب سے کی، خلیفہ صاحب نے بالوضاحت جواب میں کہا جو درج ذیل ہے:

میرے نزدیک تو یہ محنت اور دیانت داری سے کام کرتے ہیں۔

الغرض چوہدری صاحب موصوف نے مختلف شعبہ جات میں اکاؤنٹ اور بطور نائب آڈیٹر کے کام کیے ان کے علم اور یقین کے پیش نظر ان کو تمام مخفی رازاز بر بھی یاد ہیں وہ روپے پیسے کیسے اور کس طریق سے ہضم کیا جاتا ہے پھر آپ نے ایک کتاب میں حساب بنا کر پیش کیا ہے اور چیلنج بھی دیا ہے کہ یہاں مالی بدعنوانیوں خیانتوں اور دھاندلیوں کے ریکارڈ کی رو سے میں عینی شاہد ہوں۔

بہر حال چوہدری صاحب موصوف کی خدمت جلیلہ قابل قدر ہیں ضرورت پڑنے پر وقت کے تقاضوں کو ضرور پورا کریں گے قیام ربوہ میں ان سے جو حالات پیش آئے اس کے ذرائع سے ان کا حلفیہ بیان پیش خدمت ہے:

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس پاک ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ صوفی روشن دین صاحب جو ربوہ میں انجمن کی چکی پر عرصہ تک بطور مستری کام کرتے رہے اور وہ قادیان کے پرانے رہنے والوں میں سے ہیں اور مخلص احمدی ہیں اور جن کے مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے خاندان کے بعض افراد سے قریبی تعلقات تھے اور خصوصاً مرزا حنیف احمد ابن مرزا محمود احمد کے صوفی صاحب موصوف کے ساتھ نہایت عقیدت مندانہ مراسم تھے اور قلبی عقیدت کی انتہاء پر مرزا حنیف احمد گھنٹوں صوفی صاحب کے پاس روزانہ ان کے گھر جا کر بیٹھتے اور بسا اوقات صوفی صاحب کو قصر خلافت میں اپنے ایک کمرہ خاص میں بھی لے جا کر ان کی خاطر و مدارت کرتے تھے انہوں نے مجھ سے بارہا بیان کیا کہ مرزا حنیف احمد خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جس کو تم لوگ خلیفہ اور مصلح الموعود سمجھتے ہو وہ زنا

کرتا ہے اور یہ کہ مرزا حنیف نے اپنی آنکھوں سے اپنے والد کو ایسا کرتے دیکھا صوفی صاحب نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے کئی دفعہ حنیف احمد سے کہا کہ تم ایسا سنگین الزام لگانے سے قبل اچھی طرح اپنی یادداشت پر زور ڈالو۔ کہیں ایسا تو نہیں جس کو تم کوئی غیر سمجھے ہو وہ دراصل تمہاری کوئی والدہ ہی تھیں مبادا خدا کے قہر و غضب کے نیچے آ جاؤ، تو اس پر مرزا حنیف احمد اپنی رؤیت عین پر حلفاً مصر ہے کہ ان کا والد پاک سیرت نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے والد کی کبھی کوئی کرامت مشاہدہ نہیں کی۔ البتہ یہ تڑپ شدت کے ساتھ پائی ہے کہ کس طرح انہیں جلد از جلد دُنیاوی غلبہ حاصل ہو جائے۔

اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں اور افراد جماعت کو اس سے محض دھوکہ دینا مقصود ہے تو خدا تعالیٰ مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر ایسا عبرتناک عذاب نازل فرمائے، جو مخلص اور ہر دیدہ بینا کے لیے ازدیادِ ایمان کا موجب ہو۔

ہاں اس نام نہاد خلیفہ کی مالی بدعنوانیوں خیانتوں اور دھاندلیوں کے ریکارڈ کی رو سے میں عینی شاہد ہوں کیوں کہ خاکسار نے ساڑھے نو سال تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں میں اکاؤنٹنٹ اور نائب آڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا ہے۔

(خاکسار چوہدری علی محمد عفی عنہ واقف زندگی حال نمائندہ خصوصی کوہستان لائل پور)

(تاریخ محمودیت صفحہ ۴۷ تا صفحہ ۴۱، کمالات محمودیہ صفحہ ۴۸ تا صفحہ ۵۱)

شہادت نمبر ۲۲ (حلفیہ شہادت)

جناب مولوی محمد صالح نور واقف زندگی سابق کارکن وکالت تحریک جدید ربوہ مولانا محمد یامین صاحب تاجر کتب کے چشم و چراغ ہیں صحابی ہونے کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کا بے شمار لٹریچر شائع کرتے ہیں آپ قادیان کی مقدس سرزمین میں 1929ء میں پیدا ہوئے اور مولوی فاضل تک تعلیم حاصل کی بعد ازاں مختلف شعبہ جات میں آپ نہایت خوش اسلوبی سے خدمت سرانجام

دیتے رہے مثلاً

۱۔ قادیان میں مسجد خدام الاحمدیہ کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔

۲۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر ربوہ

۳۔ نائب منتظم تبلیغ مرکز خدام الاحمدیہ ربوہ۔

۴۔ سندھ ویجی ٹیبل اور پروڈکٹس کے ہیڈ آفس میں کام کیا۔

۵۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور سن رائز اخبار کے مینیجر بھی رہے۔

۶۔ محتسب امور عامہ کا معتمد خاص ربوہ بھی رہے۔ ان شعبہ جات کے علاوہ بھی جماعتی طور پر جس خدمت پر بھی مامور کیا گیا آپ نے دیانت اور تقویٰ کی راہ پر چل کر صحیح معنوں میں خدمت کی آپ میں عبدالحکیم صاحب جو خلیفہ صاحب کے داماد ہیں ان کے پرسنل اسسٹنٹ وکیل التسلیم تحریک جدید ربوہ بھی تھے۔۔۔ آپ کا حلفیہ بیان درج ذیل ہے:

حلفیہ شہادت

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر مندرجہ ذیل بطور محض اس لیے سپرد قلم کر رہا ہوں کہ جو لوگ اب بھی مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ کے تقدس کے قائل ہیں ان کے لیے راہنمائی کا باعث ہو اگر میں درج ذیل بیان میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ کا عذاب مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر نازل ہو۔

میں پیدائشی احمدی ہوں اور 57ء تک میں مرزا محمود احمد کی خلافت سے وابستہ رہا خلیفہ صاحب نے مجھے ایک خود ساختہ فتنہ کے سلسلہ میں جماعت ربوہ سے خارج کر دیا ربوہ کے ماحول سے باہر آ کر خلیفہ صاحب کے کردار کے متعلق بہت ہی گھناؤنے حالات سننے میں آئے۔ اس پر میں نے خلیفہ صاحب کی صاحبزادی امۃ الرشید بیگم، بیگم میاں عبدالرحیم احمد سے ملاقات کی۔ انہوں نے خلیفہ صاحب کے بدچلن اور بدقماش اور بدکردار ہونے کی تصدیق کی

باتیں تو بہت ہوئیں لیکن خاص بات قابل ذکر یہ تھی کہ جب میں نے امتہ الرشید بیگم سے کہا کہ آپ کے خاوند کو ان حالات کا علم ہے تو انہوں نے کہا کہ صالح نور صاحب آپ کو کیا بتلاؤں کہ ہمارا باپ ہمارے ساتھ کیا کچھ کرتا رہا ہے۔ اگر وہ تمام واقعات میں اپنے خاوند کو بتلا دوں تو وہ مجھے ایک منٹ کے لیے بھی اپنے گھر میں بسانے کے لیے تیار نہ ہوگا۔ تو پھر میں کہاں جاؤں گی اس واقعہ پر امتہ الرشید کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور یہ لرزہ خیز بات سُن کر میں بھی ضبط نہ کر سکا اور وہاں سے اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا اس وقت میں ان واقعات کی بناء پر جو میں ڈاکٹر نذیر احمد ریاض محمد یوسف ناز راجہ بشیر احمد رازی سے سُن چکا ہوں حق الیقین کی بناء پر خلیفہ صاحب کو ایک بدکردار اور بدچلن انسان سمجھتا ہوں اور اسی کی بناء پر وہ آج خدا کے عذاب میں گرفتار ہیں۔

خاکسار محمد صالح نور وقف زندگی سابق کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۵۱ تا صفحہ ۵۴، کمالات محمودیہ صفحہ ۲۔۵۱)

شہادت نمبر ۲۴ (حلفیہ شہادت)

حضرت ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض مولوی فاضل واقف زندگی خلیفہ ربوہ کے خاص ڈاکٹر تھے اور خلیفہ صاحب نے از خود سلسلہ کے خرچ سے حکمت اور ڈاکٹر کی تعلیم دلوائی، ڈاکٹر موصوف علاج مخصوصہ میں کافی زیادہ مہارت رکھتے ہیں اور عرصہ دراز تک خلافت مآب کے چرنوں میں رہے، آپ نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی سوانح حیات مرتب کر کے شائع کی ہے جو تقریباً 300 صفحات پر مشتمل ہے آپ جامعۃ المبشرین میں پروفیسر بھی تھے۔ آپ اپنی خداداد دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے خلیفہ صاحب کی آلودہ زندگی سے ہی نہیں بلکہ اندرون خانہ کے ہر شعبہ سے پوری طرح واقف راز بھی ہیں یعنی بہت سے بچشم خود راز دار خصوص کے علاوہ آپ خلیفہ صاحب کے اصول کے متعلق فرماتے ہیں آپ کو یاد ہوگا جب تک ہم ربوہ میں رہے

ہماری آپس میں کچھ ایسی قلبی مجانست رہی کہ باہم مل کر طبیعت بے حد خوش ہوتی تھی کبھی شعرو شاعری کے سلسلہ میں تو کبھی مخلص کے مصنوعی تقدس پر نکتہ چینی کرنے میں بڑا لطف آتا تھا۔ دراصل خلیفہ صاحب کا اصول ہے کہ

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں انہیں اور پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں انہیں

اور خود خوب رنگ رلیاں مناؤ عیش و عشرت میں بسر کرو۔۔۔ اگر میں جھوٹ بولوں تو خدا کی لعنت ہو مجھ پر۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۵۴ تا صفحہ ۵۶، کمالات محمودیہ صفحہ ۲ـ ۵۴)

شہادت نمبر ۲۴ (حلفیہ شہادت)

جناب غلام حسین صاحب احمدی فرماتے ہیں

میں نے اپنی شہادت کے علاوہ حبیب احمد کا بھی ذکر کیا تھا وہ مجھے قادیان میں مل گئے۔ میں نے ان سے قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے قسم کھا کر مجھے بتلایا کہ حضرت صاحب (مرزا محمود احمد) نے دو مرتبہ ان سے لواطت (یعنی لونڈے بازی) کی ہے ایک دفعہ قصر خلافت میں اور دوسری دفعہ ڈلہوزی میں، میں نے اس سے تحریر شہادت مانگی تو پوری تفصیل کے ساتھ نہیں لکھی۔ بلکہ نامکمل لکھ کر دی۔ حبیب احمد صاحب اعجاز اس کی پوری پوری تصدیق فرما رہے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وعلی عبدہ المسیح الموعود نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف جناب بھائی غلام حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد التماس ہے کہ میں نے آپ کو۔۔۔ جو بات بتائی تھی میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ وہ بات بالکل صحیح ہے اگر میں جھوٹ بولوں تو خدا کی لعنت ہو مجھ پر۔ میں علی وجہ البصیرت شاہد ناطق ہوں خاکسار حبیب احمد اعجاز۔ (تاریخ محمودیت صفحہ ۵۶ـ۵۷، کمالات محمودیہ صفحہ ۵۴)

شہادت نمبر ۲۵

راجہ بشیر احمد رازی خلف

مکرمی و محترمی راجہ علی محمد صاحب ریٹائیرڈ افسر مال امیر جماعت احمدیہ گجرات کے چشم و چراغ ہیں آپ نے خدمت دین کے لیے 1945ء میں اپنے آپ کو وقف کیا اور پورے اخلاص کے ساتھ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا اور خلیفہ ربوہ کے بلاوے پر آپ ربوہ تشریف لائے اور نائب آڈیٹر انجمن احمدیہ ربوہ کے کام پر مامور کیا گیا آپ نے اس کام کو یا جو کام بھی آپ کے سپرد کیے جاتے نہایت ہی استقلال اور محنت و دیانت داری سے سرانجام دیتے رہے۔۔۔آپ کے مراسم شیخ نور الحق صاحب احمدیہ سنڈیکیٹ سے ہوئے، تو انہوں نے خلیفہ صاحب کی آلودہ زندگی کا ایسا بھیانک منظر پیش کیا آپ ششدرره گئے۔ آپ کا ذہن اس آلودہ زندگی کو تسلیم نہیں کرتا تھا کہ ایسا مقدس انسان بدکار نہیں ہو سکتا بالآخر رفتہ رفتہ آپ کے مراسم راز دار خصوصی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض سے ہو گئے تو انہوں نے بھی اس ناپاک انسان کے عشرت کدہ کی رنگین مجالسوں کا ذکر فرمایا اور ان کی مزید پختگی کے لیے اس رنگین اور سنگین مجالس تک لے جانے کا وعدہ کر کے اس مجلس میں شامل کر لیا رازی موصوف نے جب اس مجالس خاص میں عملاً رسائی حاصل کر لی اور اپنی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھا تو آپ محو حیرت ہو گئے بعد ازیں۔۔۔اپنے دوستوں سے کھلم کھلا اظہار کرتے رہے رازی صاحب موصوف کا بجواب خط بیان درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں

ارشاد گرامی پہنچا، خلیفہ صاحب سے عدم وابستگی کی اصل وجہ تو وہی ہے جو ہمارے مکرم بھائی مرزا محمد حسین صاحب بی کام فرمایا کرتے ہیں کہ جو سفر ہم نے ماموریت سے شروع کیا اسے آمریت پر ختم کرنا ہمیں گوارا نہیں۔

مگر یہ اجمال شاید آپ کے لیے وجہ تسلی نہ بن سکے لیجیے مختصراً ہماری روئیداد بھی سُن لیجیے

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہم ربوہ کے کچے کوارٹروں میں خلیفہ صاحب ربوہ کے کچے قصر خلافت کے سامنے رہائش پذیر تھے قرب مکانی کے سبب شیخ نورالحق احمد احمدیہ سنڈیکیٹ سے راہ رسم بڑھی تو انہوں نے خلیفہ صاحب کی زندگی کے ایسے مشاغل کا تذکرہ کیا جن کی روشنی میں ہمارا واقف کار احمقاں نظر آنے لگا اتنے بڑے دعویٰ کے لیے شیخ صاحب کی روایت کافی نہ تھی خدا بھلا کرے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض کا جن کی ہم رکابی میں مجھے خلیفہ صاحب کے ایک ذیلی عشرت کدہ میں چند ایسی ساعتیں گزارنے کا موقع ہاتھ آیا جس کے بعد میرے لیے خلیفہ صاحب ربوہ کی پاکدامنی کی کوئی سی بھی تاویل وتعریف کافی نہ تھی اور میں اب بفضل ایزدی علی وجہ البصیرت خلیفہ صاحب ربوہ کی بداعمالیوں پر شاہد ناطق ہو گیا ہوں میں صاحب تجربہ ہوں کہ یہ سب بداعمالیاں ایک سمجھی سوچی سکیم کے تحت وقوع پذیر ہوتی ہیں اور ان میں اتفاق یا بھول کا کوئی دخل نہیں جن دنوں ہم تھے۔

محاسب کا گھڑیال:

ان رنگین مجالس کے لیے سٹینڈرڈ ٹائم (Standard Time) کی حیثیت رکھتا تھا اب نہ جانے کون سا طریقہ رائج ہے۔ میرے اس بیان کو اگر کوئی صاحب مذکور چیلنج کرے تو میں حلف مؤکد بعذاب اُٹھانے کو تیار ہوں والسلام

بشیر رازی بی کام سابق نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(تاریخ محمودیت صفحہ ۵۷ تا صفحہ ۵۹، کمالات محمودیہ صفحہ ۵۴ تا صفحہ ۵۶)

شہادت نمبر ۲۶

چوہدری صلاح الدین صاحب بنگالی (حلف)

خاں بہادر ابوالہاشم خاں مرحوم چودھری صاحب موصوف کے والد محترم نے بنگال میں جماعت احمدیہ کی قیادت کی اور آپ نے پورے اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی تعلیم

کو اجاگر کیا اور آپ نے مرزا محمود کی تفسیر کا انگریزی میں ترجمہ بطور خدمت کے کیا۔۔۔
چودھری صاحب فرماتے ہیں میں نے تقدس کے پردے میں جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہماری اس جماعت سے علیحدگی اس کا نتیجہ ہے انہوں نے بتایا کہ میں مشرقی پاکستان کے ایک معزز خاندان کا نوجوان ہوں اور امام جماعت احمدیہ کی دھاندلیوں کی وجہ سے علیحدہ ہو گیا ہوں اور دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ ان کے خلاف آمریت کا ایک واضح نمونہ ہے۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۶۰ تا صفحہ ۶۲، کمالات محمودیہ صفحہ ۵۶ تا صفحہ ۵۸)

اس کے بعد مظہر الدین ملتانی نے ہائی کورٹ لاہور کا فیصلہ بھی لکھا ہے جو مرزا بشر الدین محمود کے متعلق دی گئی درخواست کہ موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے کے نتیجہ کے طور پر تھا۔

(تاریخ محمودیت صفحہ ۲۰۱ تا صفحہ ۲۰۵)

ملک عطاء الرحمٰن راحت جو معروف قادیانی محقق و مصنف ملک عبدالرحمٰن خادم کے بھائی ہیں نے مرزا بشیر الدین محمود کو مباہلہ کو چیلنج دیا کہ

کیا آپ میرے ساتھ اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ بچپن میں آپ پر عالم مفعولیت طاری نہیں رہا۔

(کمالات محمودیہ صفحہ ۲۸)

مقبول اختر بیگم صاحبہ جو عرصہ دراز تک مرزا بشیر الدین محمود کے چرنوں میں رہی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ میں ۷ سال سے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے گھر میں ہوں میں نے جو اپنی آنکھوں سے حالات دیکھے ہیں وہ قلمبند کر رہی ہوں پہلے تو برداشت کرتی رہی مگر اب نہ کر سکی اور میں نے اپنی جان بچانے کے واسطے وہاں سے نکلنا منظور کیا یعنی قادیان میں خلیفہ صاحب نے کوئی لڑکی یا عورت نہیں چھوڑی جو خوبصورت ہیں سخت ہی عیش پسند ہیں شراب

بیٹے سے زنا کرنے سے بالکل خدا کا خوف نہیں اور طریقہ یہ اختیار کیا ہوا ہے کہ دفتر میں نوجوان لڑکے ہیں وہ آتے ہیں اور لڑکیاں اس جگہ پر بلا لیتے ہیں تو آپ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں یعنی اس میں اپنی لڑکیاں بھی شامل کرتے ہیں یعنی ناصرہ قیوم رشید امتہ العزیز او ایک بیوی جس کا نام مریم۔۔۔وہ بھی اس میں شامل ہے (اس کے بعد بعض لڑکیوں کا حمل ہو جاتا اور اس کا حمل ساقط کروانا وغیرہ تفصیل سے لکھا ہے)

(کمالات محمودیہ صفحہ ۱۔۳۰)

جناب قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی اے سابق محتسب و پریزیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان اور سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور۔۔۔سردست شبنم کے چند قطرے جو عمل طور پر قریشی صاحب موصوف نے تحریر کیے ہیں ہدیہ ناظرین ہیں:

جب میں لاہور میں آیا تو میں نے آپ کے اخلاق اور آپ کی بیویوں لڑکیوں اولڑکوں اور میاں شریف احمد صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب اور ان کے لڑکوں کے اخلاق کے متعلق بہت سی (حیاسوز) باتیں سُنی تھیں لیکن خوش اعتقادی کی وجہ سے میں یقین نہ کرتا تھا۔آخر جب میں قادیان آیا تو سب سے پہلے غائب سے ان کے متعلق تحقیقات کرنے کی تحریک میرے دل میں ڈالی گئی تو پھر جب میں محتسب ہوا تو آفیشل طور پر بھی میں نے تحقیق کی اور جو جو معلومات مجھے اس بارے میں ہوئیں اور میں نے کچھ تو نظارت کی معرفت اور کچھ براہ راست تحریری طور پر آپ (مرزا بشیر الدین محمود) کو پہنچا دیں ان معلومات میں سے بعض کا ذکر ذیل میں مجمل طور پر کرتا ہوں۔۔۔۔

ا۔ آپ منڈے بازی کرتے ہیں۔

ب۔ آپ محرم اور نامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرتے ہیں

ج۔ آپ اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو دوسرے (لڑکوں) کے حوالے کرتے ہیں کہ اُن

کے ساتھ زنا کریں گویا آپ نے ایک حسن بن صباحی باطنی فرقہ بنایا ہوا ہے۔

د۔ آپ شراب پیتے ہیں۔

ہ۔ آپ کا لڑکا مبارک زنا کرتا ہے شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا۔

ر۔ میاں (مرزا) بشیر احمد (ایم اے) منڈے بازی کرتے ہیں۔

ح۔ میاں بشیر احمد صاحب کے لڑکے منڈے بازی کرتے ہیں نمازیں نہیں پڑھتے۔

ذ۔ میاں شریف احمد منڈے بازی کرتے ہیں نماز بہت کم پڑھتے ہیں۔

میں نے ایک رپورٹ میں ثابت کر دیا تھا کہ آپ کی بیوی عزیزہ کا شیخ بشیر احمد کے ساتھ تعلق ہے آپ نے نہ کوئی گواہ کو سزا دی اور نہ ہی اپنی بیوی کو، نہ ہی شیخ بشیر احمد کو، معاملات بدستور ہیں۔ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔۔۔۔ان تمام واقعات کے میرے پاس مکمل ثبوت ہیں۔

(کمالات محمودیہ صفحہ ۴۳_۳۳)

محمد یوسف ناز کا بیان ہے کہ ایک موقع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود کی ملاقات پر چار چار جگہوں پر تلاشی لی جانے لگی میں بمشکل حضرت صاحب تک پہنچا تو صورت احوال کے متعلق پوچھا تو اس کے جواب میں میرے عضو مخصوص (عضو تناسل) کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جامہ تلاشی کہاں ہوئی کہ جس مخصوص ہتھیار سے تمہیں کام لینا ہے وہ تو تم تمام احتیاطی تدبیر کے باوجود اپنے ساتھ اندر لے آئے ہو۔ (کمالات محمودیہ صفحہ ۴۰)

قاضی خلیل احمد صدیقی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔۔۔کے تعلقات (مرزا) طاہر احمد اور نعیم برادر خورد میاں ناصر احمد سے خاصے گہرے ہو گئے۔۔۔آپ کا حلفیہ بیان مندرجہ ذیل ہے:

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے حلف مؤکد بعذاب شہادت دیتا ہوں کہ میں نے خلیفہ صاحب ربوہ کے صاحبزادے مرزا نعیم احمد کو اپنی آنکھوں سے زنا کرتے دیکھا ہے اور کئی بار میں نے خود بھی مرزا نعیم احمد کے ایماء پر زنا کرنے

میں شرکت کی ہے مرزا نعیم احمد نے اپنے گھر کو کوئی نوکرانی و مہترانی (جو کہ مسلمان ہیں) کو زنا کیئے بغیر نہیں چھوڑا، نیز ایک موقع پر مرزا نعیم احمد صاحب نے مجھے خلیفہ صاحب (مرزا بشیر الدین محمود) کی بیوی مہر آپا بنت سید عزیز اللہ شاہ کے ساتھ بُرا کام کرنے کو کہا میں نے مرزا نعیم احمد کو جواباً کہا میاں صاحب وہ تو ہماری ماں ہیں۔۔۔تو مرزا نعیم احمد نے جواب دیا بھئی ماں واں مت سمجھو جو بات میں نے تم سے کہی ہے یہ مہر آپا کے فرمان کے مطابق کہا ہے تمہیں ان کا حکم ٹالنے کی اجازت نہیں۔۔۔(اس کے علاوہ بھی) اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں وغیرہ کی عصمتوں سے جو ہولی کھیلی جاتی ہے وہ نا قابل بیان ہے۔

(کمالات محمودیہ صفحہ ۴۲-۴۳)

عبدالرزاق مہتہ قادیانی نے اپنا واقعہ خود بیان کیا ہے کہ وہ مرزا محمود احمد کی بیویوں اور لڑکیوں سے بھی حیا سوز حرکات زنا کاری کرتے رہے بلکہ مرزا بشیر الدین محمود کی مفعولیت اور خود فاعل ہونے کا بھی تذکرہ کیا ہے مگر پھر بھی قادیانیت پر صدق دل سے ایمان رکھا ان کا واقعہ خود انہی کی زبانی سُن لیجیے:

(ایک روز) حضرت خلیفہ ثانی (مرزا بشیرلدین محمود) صاحب حکم فرماتے ہیں، عشاء کے بعد اُم طاہر کے صحن والی سیڑھیوں کی طرف سے آنا چنانچہ حاضر ہو کر دستک دی حضور خود دروازہ کھول کر اپنے ساتھ صحن میں لے گئے، کیا دیکھتا ہوں کہ دو بڑی چار پائیاں ہیں جن پر بستر لگے ہیں جن کی پوزیشن یوں تھی۔ سرہانہ شمال قبلہ رخ والی چار پائی کے پاس لے جا کر اس پر بیٹھنے کا حکم دیا تو دوسری پر حضور لیٹ گئے، مقام خلیفہ کے تقدس کے خیال سے کبھی برابری میں بیٹھنے کا وہم و خیال بھی نہ ہوتا تھا اسی شش و پنج میں حیران پریشان کھڑا بت بنا رہا الٰہی کیا شامت اعمال ہے کیا مصیبت آنے والی ہے اتنے میں حضور تشریف لائے، پکڑ کر بٹھاتے ہوئے فرمایا فکر نہ کرو شرماؤ نہیں جس کے چند ہی سیکنڈ بعد چار پائی پر بچھی چادر کے نیچے سے کچھ حرکت معلوم

ہوئی، سکڑا سنبھلا کہ ایک چٹکی پیٹھ پر کٹتی ہے گھبرایا ہوش و ہواس گم ہی تھے کہ اب چادر کے نیچے سے کوئی ذرا زیادہ ہلتا ہوا معلوم ہوا۔ دراصل کروٹ لی گئی تھی کروٹ لیتے دراصل دو چار چٹکیاں کٹتی ہیں پھر بھی صم بکم بنا بیٹھا تھا۔ کہ پھر حضور آئے شرماؤ نہیں لیٹ جاؤ فرماتے چادر کے اندر منہ کر کے اس صاحبہ سے کچھ کہا جس نے نصف اُٹھتے ہوئے اپنے بازو میری کمر کے گرد حائل کرتے کھینچ کر اپنے اوپر لٹا لیا اس کھینچنے کے نتیجے میں سر ہاتھ اچانک جو اس جسم نفیس پر لگے تو حیرانی ہوئی کہ محترمہ الف ننگی پڑی ہیں ادھر میں بے حس و حرکت پتھر بنا پڑا تھا۔ مجھے علم نہ ہو سکا کس وقت میرے کپڑے بھی اتار پھینکے اور کیسے پوری طرح اپنے اوپر لٹنے لگیں بدمستی کی شرارتیں کرتے آخر جیت ان کی ہوئی اور ہار میری گویا ان ٹرینڈ کو ٹرینڈ کر کے مستقل ممبر سر روحانی (یہ نام میرا دیا ہوا ہے) کا اعزاز بخشا گیا ہاں یہ صاحبہ آخر کون تھیں آپ جستجو تو ضرور کر رہے ہوں گے لیکن فی الحال بغیر نام بتائے اتنا عرض کیئے دیتا ہوں کہ وہ صاحبہ حضور خلیفہ ثانی (مرزا بشیر الدین محمود) کی بیٹی تھیں بس پھر کیا تھا پانچوں گھی میں سر کڑاہی میں والا معاملہ آئے دن بلاوے۔ دن ہو یا رات دختر یا چوکیدار گو پہلے بھی روک ٹوک نہ تھی، مگر اب تو بالکل ہی ختم سیدھے اوپر، بیٹیوں سے بڑھتے اب بیگمات کے پیش ہونے یا کیے جانے لگے پہلے پہل تو گھروں میں پھر قصر خلافت کے ایک کمرہ ملحقہ باتھ روم جو دراصل مستقل وار عیش کی رنگ رلیوں کے لیے مخصوص فرمایا ہوا تھا۔ جہاں بیک وقت ایک ہی بیٹی اور بیگم صاحبہ سے خود بھی اکثر شریک رنگ رلیاں ہو جاتے گویا تینوں ایک ہی چارپائی پر پڑے محو مستیاں ہوتے۔۔۔۔ ایک عرصہ جب کہ ایک بیٹی سے دونوں ہی رنگ رلیاں مناتے محو مستیاں ہوتے کہ مؤذن نے آکر نماز کی اطلاع دی مجھے یوں فرمایا تم مزے کرتے رہو میں نماز پڑھا کر ابھی آیا چنانچہ اسی حالت میں جب کہ پسینہ میں شرابور تھے وضو تو درکنار اعضاء بھی نہ دھوئے۔ نماز پڑھی اور سنتیں نوافل پھر بیٹی کے سینے پر پڑے غرق عیش و عشرت ہو گئے۔۔۔ جن سے یہ رنگ رلیاں منائی

منوائی گئیں فی الحال تعداد لکھ دیتا ہوں بوقت کاروائی اسمائے گرامی سے مطلع کروں گا۔ بیگمات تین صاحبزادیاں بھی تین ان دو صاحبزادیوں سے دو دو دفعہ اور ایک تو قریباً مستقل یہاں لگے ہاتھوں ایک بیگم صاحبہ (بڑی) اُم ناصر کی حسرت جو قبر میں ساتھ لے گئے، یوں فرمایا دیکھو اُم ناصر ہیں کہ یہ شریک محفل نہیں ہوتیں تبھی تو موٹی بھینس ہوتی جاتی ہیں اس کے مقابل غور فرمایا جائے۔ ام مظفر (مرزا بشیر احمد ایم اے کی بیوی) کو دیکھو کیسی خوبصورت نازک سی چلتی پھرتی ہیں کیوں کہ یہ کرواتی رہتی ہے۔۔۔ اُن بیگم صاحبہ نے مجھے اپنے سینہ سے لگاتے کہا آپ (مرزا بشیر محمود) مجھے اپنی چہیتی کہتے ہیں یہ میرا چہیتا ہے۔۔۔ فرمایا میں نے تمام بچوں کو کہہ دیا ہوا ہے کہ جس کے اولاد نہ ہو ایک دوسرے سے کر لی جائے۔۔۔ ایک دفعہ یوں فرمایا خلیفہ صلاح الدین کا جو رشتہ میں سالا تھا۔ وہی پنجابی لفظ اعضاء کتنا موٹا اور لمبا ہے۔

(مرزائیوں کی روحانی شکارگاہ صفحہ ۲۱ تا صفحہ ۲۷)

مرزا محمود کی عیش پرستی بدکاری دیگر امور قبیحہ پر قادیانیوں کی طرف سے متعدد کتب ربوہ کا پوپ، دور حاضر کا مذہبی آمر، چند قابل غور حقائق وغیرہ شائع شدہ ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود کا اپنی بدکاری وسیاہ کاری کا اقرار کرنا:

مرزا بشیر الدین محمود نے خود اپنے کلام میں لکھا کہ

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا　　　سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

(کلام محمود صفحہ ۸۰)

عیسائی پادریوں کی تائید اور ان کی شکر گزاری مرزا قادیانی کی طرف سے:

یہ بھی تو سوچو کہ پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے، لہذا ہمارے ادب کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں اور اس طرح پر ایک دو تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں گورنمنٹ اگر ان کو باز پرس کرے تو ہم کس قدر باز پرس کے لائق ٹھہریں گے اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی، سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو، اور اس محسن گورنمنٹ کو دعائیں دو جس نے تمام رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھا۔

(البلاغ صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۲)

بزدلی کی وجہ سے حج نہ کرنا:

مرزا قادیانی نے اپنے قتل کے خوف سے تمام زندگی حج نہیں کیا چنانچہ اس کی زبانی ملاحظہ کر لیجئے کہ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔۔۔ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھا دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمرے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۸)

بزدلی کی وجہ سے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنا:

مرزا قادیانی نے جب حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو مناظرے کا چیلنج دیا جسے انہوں نے قبول کر لیا تو پیر صاحب مرزا کے چیلنج کے موافق لاہور تشریف لائے، تو مرزا قادیانی مناظرہ گاہ لاہور میں بھی نہ آیا اور مناظرہ سے راہ فرار کی وجہ یہ بیان کی کہ اور میں بہرحال لاہور پہنچ

جاتا مگر میں نے سُنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص (مرزا) واجب القتل ہے تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ۴۶۱، واقعات صحیحہ، صفحہ ۴۹ فاتح قادیان یا گستاخ اکھیں صفحہ۱۹)

مرزا کا کورٹ کے ڈر سے آئندہ پیش گوئی کرنے سے توبہ کرنا:

اور ہم تو ایک عرصہ گزر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیش گوئی نہیں کریں گے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ۳۰۰)

حفاظت کے لیے پولیس کا پہرہ اور کتا محافظ:

حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب شروع دعویٰ مسیحیت میں دہلی تشریف لے گئے اور مولوی ۔۔۔ کے ساتھ مباحثہ کی تجویز ہوئی تھی اس وقت شہر میں مخالفت کا سخت شور تھا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے افسران پولیس کے ساتھ انتظام کر کے ایک پولیس مین کو اپنی طرف سے تنخواہ دینی کر کے مکان کی ڈیوڑھی پہ پہرہ کے لیے مقرر کر لیا پولیس مین پنجابی تھا اس کے علاوہ ویسے بھی مردانہ میں کافی احمدی حضرت صاحب کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔ (سیرت المہدی جلد۲ صفحہ۳۵۰)

اب بزدلی کے متعلق مرزا قادیانی کا ارشاد بھی ملاحظہ کر لیجیے کہ ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے ۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔ (ملفوظات جلد۴ صفحہ۲۸۶)

کتا محافظ کے متعلق روایت یہ ہے کہ

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ ایک گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیرو تھا، اس کی نگرانی بچے کرتے تھے یا میں قدرت اللہ خان صاحب مرحوم کرتے تھے جو گھر کے دربان تھے۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۔۸۱۶)

نام نہاد بہشتی مقبرہ:

☆ فرمایا کہ نماز (فجر) سے کوئی بیس یا پچیس منٹ بیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ ۳۶۰)

☆ بس پھر کیا تھا کہ مرزا قادیانی نے جس طرح جھوٹی تبوت کا ڈرامہ رچایا اس طرح مقبرہ بہشتی کا ڈرامہ رچایا جو کہ مرزا قادیانی نے اپنے اور اپنی نسل در نسل کے تمام اخراجات پورے کرنے کے لیے کہا پہلے تو یہ قادیان میں ہی تھا بعد میں پاکستان میں ربوہ میں بھی اس کی ایک برانچ کھول دی پھر باقی قادیانیوں کے لیے اس کے حق دار بننے کے لیے مخصوص چندہ وغیرہ کا تقرر کیا اور اس کے لیے قواعد وضوابط وضع کیے۔

(الوصیت صفحہ ۲۵ تا صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۳ تا صفحہ ۳۲۷)

☆ اور اس بہشتی مقبرہ نام نہاد میں دفن ہونے کی وصیت نہ کرنے والے قادیانی بھی ان کے نزدیک منافق ہیں۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۶، انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۱۶۶)

☆ پھر جو قادیانی موصی بلا عذر بروقت چندہ ادا نہ کرے تو اس کا حق ساقط اور چندہ جو ادا کر چکا ہوگا وہ ضبط ہو جائے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد۲۴ س ۶۲، مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء)

☆ اس نام نہاد بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ہم پلہ ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ش ۹۹، مؤرخہ ۲ فروری ۱۹۱۵ء)

☆ اور پھر مرزا قادیانی کی اولاد اس چندہ اور قواعد کی پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

(الوصیت صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۷)

☆ اس سے مرزا قادیانی کی لالچی ذہنیت واضح ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کا اپنی جھوٹی نبوت سے لے کر سارا ڈرامہ کاروبار کے طرز پر تھا جس طرح کہ مفتی صادق قادیانی نے مرزا کا پیشہ نبوت لکھ دیا ہے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۹۳)

☆ نام نہاد بہشتی مقبرہ کے متعلق ان کی کتاب قواعد وحیت مطبوع ہے۔

مرزا قادیانی کا تدریجی سفر دعووں کا

مرزا قادیانی گوشہ گمنامی میں:

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت سے قبل اپنے احوال کو یوں بیان کیا ہے کہ

☆ یہ وہ زمانہ تھا جس میں کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیوں کہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک احد من الناس زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸_۲۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۰)

☆ اس قصبہ قادیان کے تمام لوگ اور دوسرے ہزار ہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زمان میں درحقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا۔ جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹_۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مرحلہ وار دعوے:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت سے قبل مرحلہ وار بے شمار دعوے کیے ہم ان کو اختصار کے ساتھ نقل کر رہے ہیں:

مرزا غلام کا مجدد ہونے کا دعویٰ:

☆ جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۸، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۱، لا نبی بعدی صفحہ ۱۶)

☆ میں اس وقت محض اللہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُر آشوب دور میں زمانہ قرآن کی خوبیوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی خوبیاں بیان کروں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۱۸، سلسلہ تصانیف احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

☆ ڈاکٹر بشارت قادیانی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے براہین احمدیہ میں آپ (مرزا) نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا لیکن اس دعویٰ مجددیت کا اعلان خاص طور پر آپ نے ۱۸۸۵ء کے شروع میں ایک اشتہار کے ذریعے کیا۔ (مجدد اعظم جلد ا صفحہ ۱۱۴)

☆ مولوی محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ

ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو اس صدی کا مجدد مانتے ہیں۔

(ہم کون ہیں صفحہ ۴، و بمعناہ بیان القرآن جلد ا صفحہ ۱۱)

محدث ہونے کا دعویٰ:

☆ مسیح موعود جو آنے والا ہے، اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہو گا۔ یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا، لیکن اس جگہ نبوت نامہ کاملہ مراد نہیں کیوں کہ نبوت نامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے۔ بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۱۰۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۸)

☆ نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از اُمت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے

بعد اس اُمت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا ہاں محدث آئیں گے۔ جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کیے جاتے ہیں اور اُن میں سے میں ایک ہوں۔

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱-۳۹۰)

☆ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہٖ انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب عذاب ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور مذکورہ بالا اس میں پائے جائیں۔ (توضیح مرام صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۰)

☆ نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔

(ازالہ اوہام جلد صفحہ ۴۲۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

☆ محدث جو مرسلین میں سے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی، اُمتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے اور محدث کا وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور پر اُمتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا

ہے اور محدث کے لیے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے، جو اس نبی کا نام ہے۔ (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۵۶۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۷)

☆ میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی۔۔۔ میں نے لوگوں کے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح محدثین سے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۹۶-۲۹۷)

☆ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۳، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۳)

امام مہدی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴-۳، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴-۳)

☆ مرزا بشیر الدین محمود کا بیان ملاحظہ کر لیجئے کہ

رسول کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ بھی کئی تغیرات ہوں گے مہدی کے متعلق جو پیشن گوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو حضرتؑ مرزا صاحب ہیں اور آئندہ بھی کئی مہدی آ سکتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ ش ۶۸، مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۲۸ء)

☆ تفصیلات سے قطع نظر امام مہدی کے متعلق جو نشانیاں حدیث میں وارد ہوئی ہیں کہ وہ حسنی حسینی سید ہوں گے والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے ان کا نام محمد ہوگا ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۷، سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۲، مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۳۷۶، مستدرک جلد ۵ صفحہ ۳۷۵ صفحہ ۳۵۶، الحاوی للفتاوٰی جلد ۲ صفحہ ۷، سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۹، الفتن لنعیم بن حماد صفحہ ۳۷۱)

جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد والد کا نام غلام مرتضٰے اور ذات مغل تھی کیا یہ ساری احادیث اس بدبخت مرزا قادیانی کی صریح طور پر تکذیب نہیں کر رہی ؟ یقیناً مرزا کی کذب بیانی اور دجل اس سے ظاہر ہے پھر امام مہدی ہونے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے مگر یہ مرزا بدبخت تو اپنے کفریات کے سبب دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے۔

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین بھیروی کے مشورہ سے جس نے اس کو مسیح موعود ہونے کا اعلان کرنے کا مشورہ دیا تھا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا مرزا قادیانی اپنے ایک خط میں حکیم نورالدین مذکور کو لکھا کہ

☆ جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے، تو اس میں حرج کیا ہے، درحقیقت اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں یہ بننا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز اور مطیع بندوں میں داخل کر لیوے لیکن ہم ابتلا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلاء ہی رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون)

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۹۔۹۸)

☆ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سُنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بہ تصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہو گا، میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگا دے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۹۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

☆ یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔۔۔ میں اسی الہام کی بناء پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں مجھے اس بات سے انکار بھی نہیں کہ میرے سوا کوئی اور مثیل مسیح بھی آنے والا ہو۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۷-۱۷۶)

☆ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۴۹۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳)

☆ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے اشد درجہ کی نسبت رکھتی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۱۵)

☆ اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات کے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بہ شدت مناسبت و مشابہت ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۵، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۸)

☆ میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو اور شاید یہ پیشن گوئیاں جو میرے حق میں روحانی طور پر ہیں ظاہری طور پر اس پر جمتی ہوں اور شاید سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو۔ (تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۵۹، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

☆ غرض مجھ پہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بہ وجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوئی پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔۔۔۔ سو خدا تعالیٰ نے اس عام قاعدے کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اخرج منہ الیزیدون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کیے گئے۔

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۷۳۔۶۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۔۱۳۴)

☆ بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے کیوں کہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دُنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشن گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھی ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا، وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ (ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۵۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰۔۱۷۹)

☆ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کا انتظار بے سود ہے۔۔۔۔ پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بلکہ ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں کیوں کہ یہ عاجز اس دُنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویش اور غربت کے لباس میں آیا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لیے اشکال ہی کیا ہے ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔ (ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۹۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)

☆ اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آئے اور ممکن ہے کہ اول دمشق میں نازل ہو۔ (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۲۹۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے عین حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ

اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو، اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا ہے اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے، میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا کہ دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے ساتھ بھیجا گیا تھا جس کی روح

ہیرو ڈلیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان پر اُٹھائی گئی سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لیے آیا جس کے حق میں ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ، تو اسکو بھی جو پانی کارروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا۔ ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا، اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا۔ جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا۔ جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا کہ سمجھنے والوں کے لیے نشان ہو۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۱۔۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۔۷)

☆ سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانے میں کسی ایسے شخص والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا۔۔۔ پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربع میں سے کسی سلسلے میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۵۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۶)

☆ سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے۔ حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اس فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا کہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔

سو میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں میں آسمان سے اُترا ہوں اوران پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔

(فتح اسلام صفحہ ۱۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱)

ازاں جملہ ایک یہ اعتراض کہ اگر ہم فرضی محال کے طور پر قبول کرلیں کہ حضرت مسیح اپنے جسم خاکی کے سمیت آسمان پر پہنچ گئے تو اس بات کے اقرار سے ہمیں چارہ نہیں ہے وہ جسم جیسا کہ تمام حیوانی وآسمانی اجسام کے لیے ضروری ہے آسمان پر بھی تاثیر زمانہ سے ضرور متاثر ہوگا اور یہ مرور زمانہ الابدی ولازمی طور پر ایک دن ضرور اس کے لیے موت واجب ہوگی پس اس صورت حال میں تو حضرت مسیح کی نسبت یہ ماننا پڑتا ہے کہ اپنی عمر کا دورہ پورا کر کے آسمان پر ہی فوت ہو گئے ہیں اور کواکب کی آبادی جو آج کل تسلیم کی جاتی ہے اسی کے کسی قبرستان میں دفن کیے گئے ہوں گے اور اگر پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا اس کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پھر فوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں پھر ایسی حالت میں ان کا دُنیا میں تشریف لانا بجز ناحق تکلیف کے اور کچھ فائدہ بخش نہیں معلوم ہوتا۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۸۵، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۹)

☆ چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۳، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵)

☆ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اس عاجز

کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۸۵، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۹)

☆ اس اُمت کے مسیح موعود کے لیے ایک اور مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے اور وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پورے طور پر بنی اسرائیل میں سے نہ تھے بلکہ صرف ماں کی وجہ سے اسرائیلی کہلاتے تھے۔ ایسا ہی اس عاجز کی بعض دادیاں سادات میں سے ہیں گو باپ سادات میں سے نہیں اور حضرت عیسیٰ کے لیے خدا نے جو یہ پسند کیا کہ کوئی اسرائیلی حضرت مسیح کا باپ نہ تھا اس میں یہ بھید تھا کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی کثرت گناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۵)

☆ مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے، تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعوے مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار یہ بتصریح لکھا گیا ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

☆ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل خفیف ہو جائے گی۔ اس لیے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مرمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو نما پاتا رہا پھر ---مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت اس سرّ خفی کی مجھے خبر نہ دی۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۰)

☆ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں میری نسبت ہی کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۲)

☆ ہم اپنی کتابوں میں بہت جگہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے رنگ میں بھیجا گیا ہے، بہت سے امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہے، یہاں تک کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں ایک قدرت تھی۔ اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک قدرت ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور یہ امر انسانی پیدائش میں نادرات سے ہے۔ کیوں کہ اکثر ایک ہی بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۲)

☆ آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ ان ہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں علم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الہیہ کا ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸)

مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیح ابن مریم کے پس پردہ دعویٰ نبوت:

☆ مسیح موعود جو آنے والا ہے اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا، لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیوں کہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو کہ محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے، سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۷۰۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۸)

☆ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۵)

☆ جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور اُمتی بھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱)

☆ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴-۱۵۳، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۷۷، انوار العلوم جلد ۲، شان مسیح موعود صفحہ ۵-۲۴، قول بلیغ صفحہ ۷۰)

حضرت عیسیٰ پر برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ پر اپنی فضیلت و برتری کا بھی دعویٰ کیا اس کی متعدد عبارات ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں یہاں صرف ایک عبارت نقل کر رہے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰، درثمین صفحہ ۵۸، القول الفصل صفحہ ۱۶، اُصول موتی صفحہ ۳، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، سیرت طیبہ صفحہ ۳۱۸، القول المجد صفحہ ۱۶، آپ بیتی باجوہ صفحہ ۵، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۳۲، پندرہ روزہ پیغام صلح لاہور صد سالہ یوم وصال مسیح موعود نمبر صفحہ ۳۲، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۵۹، خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۳۶۷، خطبات نور صفحہ ۲۰۵)

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت (نعوذ باللہ)

☆ (میں) رسول اور نبی ہوں مگر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔۔۔ خدا نے مجھے نبی اور رسول کے نام سے پکارا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۶، ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۱، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۶۔۵۷۵، قول بلیغ صفحہ ۳۷)

☆ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴-۱۵۳، مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت سے انکار، صفحہ ۱۷۷)

☆ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

☆ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۰-۱۱، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۲)

☆ میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آ چکے ہیں۔۔۔ جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جا سکتا ہے، وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں۔ میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۱۲، ش ۲۶، مؤرخہ ۱۰، اپریل ۱۹۰۸، ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۱۶، اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۸۵، مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

☆ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ ش ۷، مؤرخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۰ء صفحہ ۷)

☆ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶-۴۰۷، قول بلیغ صفحہ ۴۱)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

اگر کوئی شخص متقی بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا، تو اسے اس خیال کی لغویت خود ہی معلوم ہو جائے گی اور روز روشن کی طرح اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ضرور نبی ہیں کیوں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم نبی رکھے، آنحضرت ﷺ نبی رکھیں کرشن نبی رکھے زرتشت نبی رکھے، دانیال نبی رکھے اور ہزاروں سالوں سے اس کے آنے کی خبریں دی جا رہی ہوں، لیکن باوجود ان سب شہادتوں کے وہ پھر بھی غیر نبی کے غیر نبی ہی رہے۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۹۸، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۱۴)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بھی اپنی کتابوں میں اپنے دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

(دیکھو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۴، ش ۳، ص ۱۱۰)

☆ غور کا مقام ہے کہ ہم موسیٰ کو صرف اس لیے نبی کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس کو نبی کہا ہے، عیسیٰ کو نبی اللہ صرف اس لیے جانیں کہ قرآن کریم میں اس کی نسبت نبی کہا ہے، عیسیٰ کو نبی اللہ صرف اس لیے جانیں کہ قرآن کریم میں اس کی نسبت نبی کا لفظ استعمال کیا گیا مگر جب مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا سوال آوے، تو ہم اصول کو چھوڑ کر لفظی تاویلات میں

پڑ جائیں۔ موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے کلام نے ان کو بطور نبی کے پیش کیا ہے۔ پس جب اسی خدا کے کلام (مرزا کی وحی) میں مسیح موعود (مرزا) کو کئی دفعہ نبی کے نام سے پکارا گیا ہے، تو ہم کون ہیں کہ اس کی نبوت کا انکار کریں۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۱۴ اش ۳ صفحہ ۱۱۴)

☆ ہم دلی یقین سے۔۔۔حضرت مرزا صاحب کو علی وجہ البصیرت اور بکمال شرح صدر خدا کا نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں۔ (تبلیغ ھدایت صفحہ ۲۶۳)

قادیانی کے لاہوری گروپ کا مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرنا:

قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے متعلقین آج کل یہ باور کراتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مسیح موعود مانتے ہیں حالانکہ ان کے اکابر بھی مرزا قادیانی کو نبی قرار دیتے رہے، اس کا ثبوت ابھی ہم نقل کریں گے مگر یہ بات ضرور یاد رکھیے کہ مرزا قادیانی جیسے دجال کذاب کو تو مسلمان ماننے والا کافر ہے، چہ جائیکہ اس کو نبی یا مجدد مانا جائے، لاہوری گروپ کا ترجمان لکھتا ہے کہ

معلوم ہوا، کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے یا اُن میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج علیہ کو اہلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے، خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (مرزا قادیانی) کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا سلب ایمان سمجھتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ دُنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور

آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہوسکتی۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶، اکتوبر ۱۹۱۳ء بحوالہ قول بلیغ صفحہ ۲۶۔۲۵)

☆ قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے اس ترجمان میں ایک نظم شائع ہوئی، اس کے چند اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

کیا ختم رسالت نے کمال اپنا دکھایا ۔۔۔ اُمت میں ہے دریائے نبوت کو بہایا

اس فیض کے ملنے ہوئے خیر امم ہم ۔۔۔ کیا حرج ہے اُمت میں نبی بن کے گر آیا

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۲، فروری ۱۹۱۴ء بحوالہ قول بلیغ صفحہ ۲۷)

لاہوری قادیانی ٹولے پر ہم نے اس کتاب کے آخر میں ایک تفصیلی مضمون لکھا ہے وہاں تفصیل ملاحظہ کرلیں۔

مرزا قادیانی کا ظلی اور بروزی نبی ہونے کا ڈرامہ کرنا:

مرزا قادیانی نے اپنی نام انہاد نبوت کے لیے ظلی اور بروزی کے الفاظ استعمال کر کے عامتہ الناس کو دھوکہ دیا ہے۔ سب سے پہلے ان دونوں الفاظ کے معانی دیکھ لیجیے، پھر ہم مرزا کی عبارات نقل کردیں گے:

ظل: ظل کا معنی سایہ ہے یعنی مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کا ظل تھا۔ (نعوذ باللہ) اس کا یہ مطلب تھا کہ حقیقی نبی تو نہیں آسکتا البتہ نبی کریم ﷺ کے فیضان نبوت سے نبی بن سکتا ہے۔

بروزی: بروز کا معنی ہے، اخفاء سے ظاہر ہونا، اس سے اس بدبخت دجال مرزا قادیانی کی مراد یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اتنی صدیاں گزرنے کے بعد پردہ اخفاء میں چلی گئی اور آپ ﷺ کی نبوت کا ظہور اپنے فیوض و برکات سے عام نہ رہا پھر اللہ نے آپ ﷺ کی نبوت کو دوبارہ ظاہر فرمانا چاہا تو مرزا قادیانی کو مبعوث کیا گویا مرزا قادیانی نبوت محمدی کا ظہور ثانی ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی نبوت عین نبوت محمدی ہے۔ (نعوذ باللہ) من ھذہ الخرافات

☆ اور اس کے نام محمد اور احمد سے مس ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا ہوں اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور پر خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیوں کہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۷، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۱، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۵)

☆ غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے، ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دُنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و اخرین منهم لم يلحقوا بهم۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ رواحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵_۲۱۴، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۸_۵۷۷)

☆ اس آیت (ولكن رسول الله و خاتم النبيين) میں ایک پیشن گوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ جو کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دُنیا دست و پا ہے، کیوں کہ نبوت پر مہر ہے، ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا، سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمے سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۵، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۸)

☆ مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا گیا ہے اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اور رسول رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں بلکہ محمد ﷺ ہے۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد ﷺ کی چیز محمد ﷺ کے پاس ہی رہی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۴۱، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶،
انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۹)

☆ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیوں کہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت **واخرین منھم لما یلحقوا بھم** بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہیں اور خدا نے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیوں کہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیوں کہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمد مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا رنگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۶۷ ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲،
انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷۶)

☆ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے لیکن خدا تعالیٰ نے

ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے کمالات معتدیہ کے اظہار و اثبات کے لیے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے، سو اس طرح سے خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی، اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا کہ میں آنحضرت ﷺ کے فیض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰)

☆ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے اور اگر میں کوئی علیحدہ شخصی نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ نے میرا نام محمد اور احمد مصطفےٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔

(نزول المسیح صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۳۸۱)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

پس اس لیے اُمت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا، کیوں کہ ہر ایک کا کام نہیں کہ اتنی ترقی کر سکے بے شک اس اُمت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے، جو علماء اُمتی کی بنیاد بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان میں سوائے، مسیح موعد (مرزا قادیانی) کے کسی نے بھی نبی کریم کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم کا کامل ظل کہلا سکے اس لیے نبی کہلانے کے لیے صرف مسیح موعود (مرزا) مخصوص کیا گیا۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ش ۳، صفحہ ۱۱۶)

☆ پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا منکر کافر تو ضرور ہوا مگر ہاں اس پر کفر کا فتویٰ مسیح موعود

کی طرف سے نہیں لگایا جائے گا، بلکہ خود دربار محمدی سے یہ فرمان جاری ہوگا، کیوں کہ مسیح موعود اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ محمد رسول اللہ کا کامل ظل ہونے کی وجہ سے قائم ہے۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ش ۳ صفحہ ۱۵۷)

مرزا قادیانی کا حقیقی اور صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے حقیقی اور صاحب شریعت نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے، مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی اُمت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیوں کہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك اذكىٰ لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اس اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گزر گئی، اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی، اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان هذا لفی الصحف الاولىٰ صحف ابراهيم وموسىٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۶، صفحہ ۹۳، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۵ - ۴۳۶)

☆ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے، اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔۔۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔ (اربعین جلد ۴ صفحہ ۶ صفحہ ۹۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵)

۲۔ مرزا قادیانی نے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا جو کہ ایک تشریعی امر ہے۔اس سے بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے بقول بھی تشریعی نبی ہے۔(نعوذ باللہ) جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان مرزا قادیانی نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

☆ جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے، حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے پر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۳ صفحہ ۱۰۱ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۳)

☆ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے، مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۷۳، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۱۵)

☆ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۰۸، تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۴۷)

☆ میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہو جائیں گے۔ کیوں کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لیے حرام ہے، اب جنگ اور قتال

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲۔۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۸۔۷۷، درثمین صفحہ ۵۹، تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۴۹، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۱۰)

۳۔ مرزا قادیانی نے نزول جبریل کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

اور کہیں گے تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا کہ خدا ذوالعجائب ہے میرے پاس آئیل (جبرائیل) آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے کئی طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶، جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۲، تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ ۴۴۹، مواہب الرحمٰن صفحہ ۴۳)

نزول جبریل کا دعویٰ بھی مرزا قادیانی کا صاحب شریعت ہونے کے دعویٰ کو مستلزم ہے

نزول جبریل کے دعویٰ کے لیے مزید دیکھیے۔۔۔ النبوۃ فی الالہام صفحہ ۳۰، اخبار الفضل قادیان جلد ۹ ش ۷۹، مؤرخہ ۱۰، اپریل ۱۹۲۲ء، ماہنامہ خالد ربوہ مصلح موعود نمبر صفحہ ۵۵۔

۴۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے لکھا ہے کہ

درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو۔ تمام کمالات نبوت اس میں اس حد

تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی۔ (القول الفصل صفحہ۱۲، انوار العلوم جلد۲ صفحہ۲۷۴)

☆ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے، اس کے معنی سے حضرت (مرزا قادیانی) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ۱۷۴، انوار العلوم جلد۲ صفحہ۴۹۴)

☆ محمد ابراہیم قادیانی نے لکھا ہے کہ

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانے کا احمدی ہوں اور میں ۱۸۹۹ء میں بیعت کی تھی، میں ان معنوں میں حضرت مسیح موعود کو خدا کا نبی اور رسول یقین کیا کرتا تھا جن معنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام اپنی پیشن گوئی میں نبی اللہ رکھا ہے۔ (ماہنامہ فرقان قادیان۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یاایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد۱۴ ش۳ صفحہ۱۱۴)

☆ عبدالرحمٰن قادیانی کا بیان ملاحظہ کریجیے کہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کی زبان مبارک سے بار بار براہ راست اپنے کانوں سُنا، حضور کی موجودگی میں حضور کو نبی اللہ اور خدا کا رسول کے نام سے ذکر کیا گیا ذکر کرنے والوں میں سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب خصوصیت سے پیش پیش تھے اور بعض احباب کے استفسار پر حضور نے مہر تصدیق بھی ثبت فرمائی۔

(ماہنامہ فرقان قادیان۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء، صفحہ۱۶، جلد۱، ش۱۰)

☆ بابو غلام محمد کی حلفیہ شہادت بھی ملاحظہ کرلیں کہ

میں حلفی بیان دیتا ہوں کہ خدا ایک اور محمد رسول اللہ اس کے سچے نبی خاتم النبیین ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب اسی طرح نبی اللہ ہیں جس طرح دوسرے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی اللہ تھے، ذرا فرق نہیں۔ (ماہنامہ فرقان قادیان۔ جلد ا، ش ۱۰، مؤرخہ اکتوبر ۱۹۴۲ء، صفحہ ۱۲)

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک صاحب شریعت انبیائے کرام کا انکار کفر وارتداد ہے اور اپنے انکار پر بھی یہی فتویٰ لاگو کرتے ہیں یہ بھی اس کے دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کو مستلزم ہے، اولاً مرزا کی عبارت ملاحظہ کرلیں کہ انبیائے کرام کا انکار کفر وارتداد ہے

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۰۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲)

مرزا قادیانی کے نزدیک نزول وحیات مسیح کے عقیدہ کے منکر ہونے سے کوئی کافر نہیں بن جاتا چنانچہ لکھا ہے کہ

☆ اول تو جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔

(ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۱۴۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

☆ گویا مرزا قادیانی کے نزدیک صاحب شریعت نبی کا انکار کرنے والے ہی کافر ہیں تو خود مرزا قادیانی نے اپنے منکرین ومعاندین کے متعلق کیا حکم جاری کیا ہے لکھا ہے کہ علاوہ اس

کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا، کیوں کہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشن گوئی موجود ہے۔۔۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے احکام کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدائے تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳۔۱۶۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۸)

☆ کفر دو قسم پر ہے، ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرا یہ کفر کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا و رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے، پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے، تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹۔۱۸۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۵)

مرزا قادیانی کا ایک مرید عبدالحکیم اس سے علیحدہ ہو گیا تو مرزا قادیانی نے اس کے مرتد ہونے کا فتویٰ دے دیا لکھا ہے کہ

☆ اب کہاں ہے میاں عبدالحکیم خان مرتد جو میری اس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہو گیا چاہیے کہ آنکھیں کھول کر دیکھے کہ کس طرح خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے اس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے توحید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اس کی معرفت یہاں حاصل ہوتی ہے، خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱)

☆ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ ۶۰۷)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سُنا، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵، انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۱۱۰)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ش ۳، ص ۱۱۰)

☆ اب معاملہ صاف ہے کہ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیوں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو (نعوذ باللہ) نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیوں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود (مرزا) آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے اور آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ (کلمۃ الفصل مندرجہ رسال ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴، ش ۳ صفحہ ۱۱۰)

خود مرزا قادیانی کے بقول صاحب شریعت نبی کا انکار کفر وارتداد ہے تو مرزا قادیانی کا اپنے منکرین ومعاندین کی تکفیر کرنا بھی اس کا صاحب شریعت ہونے کے دعویٰ کو مستلزم ہے۔

☆ اب آخر میں ہم مرزا بشیر الدین محمود کا ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس نقل کر رہے ہیں کہ

جن پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے وہ معمولی انسان نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ہستیاں دُنیا

سے جدا ہوتی ہیں اور ان کے لیے خدا تعالیٰ یہاں تک کہتا ہے کہ اگر کوئی میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، تو اس کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ان کے ذریعہ حاصل کرو اور ایسے انسان شرعی ہوں یا غیر شرعی ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا ہے ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ جو شریعت نہ لائے، ہاں اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا۔۔۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود بڑی وضاحت سے فرماتے ہیں مولوی لوگ حدیثیں لیے پھرتے ہیں مگر حدیثوں کا یہ کام نہیں کہ میرے متعلق فیصلہ کریں بلکہ میرا کام ہے کہ میں بتاؤں فلاں حدیث درست ہے اور فلاں غلط۔۔۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب کوئی نبی آجائے، تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعہ ملتا ہے یوں اپنے طور پر نہیں مل سکتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لیے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے، یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لیے یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہوگا۔۔۔ اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گی، حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے۔ اس طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲، ش ۴ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء، خطبات محمود جلد ۸ صفحہ ۵۷-۳۵۴)

مرزا قادیانی کا عین محمد ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے عین محمد ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ

منم مسیح زماں منم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴، درثمین صفحہ ۲۴۸، نور ہدایت صفحہ ۱۷، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۴۱۲، تحریک احمدیت جلد ۲ صفحہ ۱۰، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت سے انکار صفحہ ۱۴۰، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷، ش ۶۵، مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۱)

☆ ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، اور شروع ہی میں اس کو خدا اور خدا کے رسول پاک کا نام سنایا جاتا ہے۔ بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی، میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا، جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) محمد است و عین محمد است۔

(اخبار الفضل قادیان ۱۷، اگست ۱۹۱۵ء)

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یقیناً محمد تھے اور آپ کو چونکہ آنحضرت صلعم کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لیے آپ عین محمد تھے اور آپ میں جمیع کمالات محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اس لیے آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ش ۳۷، مؤرخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

☆ اس رؤیت اور معرفت سے مراد وہ مرتبہ رؤیت و معرفت ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ ماعرفنی وماراٰی یعنی جس نے میرے اور حضرت محمد مصطفےٰ کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا، اس نے نہ مجھے شناخت کیا اور پہچانا، اور نہ ہی دیکھا اور سمجھا، پس حضور کے اس ارشاد

کے مطابق حضور (مرزا) کا دیکھنا اور پہچاننا ان ہی معنوں میں ہے کہ حضور (مرزا) کو محمد مصطفےٰ ہی یقین کیا جائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲، ش ۱۵۶، مؤرخہ ۱۷ جون 1915ء، صفحہ ۷)

☆ دیگر مقامات پر بھی یہی دعوے مسیح موعود (مرزا) محمد است وعین محمد است موجود ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ش ۵۵، مؤرخہ ۲۸، اکتوبر 1915ء)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کا وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴، ش ۳، صفحہ ۱۰۴)

مرزا قادیانی کا آخری نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا قادیانی) کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۵۶ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۱)

☆ پس اس وجہ سے (اس اُمت میں) نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے، ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشن گوئی پوری ہو جائے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶)

☆ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خداتعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرنا ہے۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۱۲ ش ۸، اگست ۱۹۱۷ء، صفحہ ۱۱)

دعووں کی بھر مار:

انگریز منحوس بدبخت نے دشمنی اسلام کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لیے کھڑا کر دیا اور اس کو عقیدہ ختم نبوت بالخصوص اور دین اسلام بالعموم سے کھیلنے کے لیے گُر پڑھائے، اس بدبخت مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور انگریز منحوس کے زیر سایہ یہ فتنہ بڑھتے ایک مستقل فرقہ بن گیا مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان پر اس قدر دعووں کی بھر مار ہوئی کہ خود مرزا قادیانی کے پیروکار خواہ ربوی قادیانی ہوں یا لاہوری قادیانی ہوں یہ متعین نہیں کر سکتے کہ مرزا قادیانی ہے کیا؟ دعویٰ مجددیت سے لے کر دعویٰ نبوت تک کا تدریجی سفر ہم بیان کر چکے ہیں مگر ابھی ہم مرزا قادیانی کے متعدد دعوے جو اس نے کیے ہیں درج کر رہے ہیں اس کو پڑھ کر آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مرزا قادیانی کے دعوی تضاد بیانی اور کذب بیانی اور لایعنی اباطیل کا مجموعہ ہیں۔

۱۔ خدا کی توحید ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت منی بمنزلة توحیدی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۲ حقیقۃ الوحی ۸۹)

۲۔ تفرید خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۲ حقیقۃ الوحی ۸۹)

۳۔ فرستادہ خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں (مرزا قادیانی)

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۸۸)

۴۔ خدا ہونے کا عویٰ (نعوذ باللہ)

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(تذکرہ صفحہ ۱۹۲)

۵۔ پسندیدہ خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ایک رات مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اس نے مجھے اپنے لیے اختیار کر لیا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۱۹)

۶۔ خدا کا وقار ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تو خدا کا وقار ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۱)

۷۔ کلمۃ الازل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تو کلمۃ الازل ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۱)

۸۔ خدا کے ہمراز ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا ہمراز بنالیا

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۰)

۹۔ نور خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تمہارے پاس خدا کا نور (مرزا قادیانی) آیا

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳)

۱۰۔ خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۵، صفحہ ٦٦، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۱)

☆ اس ناقابل بیان تعلق کو قاضی یار محمد قادیانی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔

(ٹریکٹ نمبر ۳۴، اسلامی قربانی صفحہ ۱۳)

۱۱۔ خدا کے شوہر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو فرماتا ہے یا شمس یا قمر اے سورج اے چاند، سورج کی خاصیت یہ ہے کہ وہ چاند کو روشنی دیتا ہے اور چاند کی خاصیت یہ ہے کہ وہ سورج سے روشنی لیتا ہے گویا اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو سورج کہا اور خود چاند بنا اسی طرح عورت مرد سے نطفہ لیتی ہے اور مرد نطفہ دیتا ہے اور سورج کا قائم مقام مرد ہے او چاند کا قائم مقام عورت ہے اس وقت بھی لوگوں نے حضرت مسیح موعود پر اعتراض کیا کہ خود سورج بنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چاند بنایا ہے اور اب بھی لوگ اعراض کر سکتے ہیں (میں نے) اللہ تعالیٰ کو عورت دیکھا۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۳۵، ش ٦۷، مؤرخہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء، صفحہ ۲)

۱۲۔ عرش خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت منی بمنزلة عرشی

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۱۰)

۱۳۔ نطفہ خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا خدا کی طرف سے) انت من ماء ناوھم من فشل

تو ہمارے نطفہ سے ہے اور لوگ بزدلی کے کیچڑ سے

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۷، انجام آتھم صفحہ ۵۵، اربعین جلد ۱ صفحہ ۳۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵، تبلیغ رسالت جلد ۵ صفحہ ۴۳)

۱۴۔ خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت منی بمنزلۃ ولدی

(تذکرہ صفحہ ۵۲۶، حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)

۱۵۔ خدا کے باپ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انا نبشرك بغلم حليم مظهر الحق و العلاء كان الله نزل من السمآء

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا، گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸-۹۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸-۹۹)

۱۶۔ خالق زمین و آسمان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سو میں (مرزا) نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۹۲)

۱۷۔ مظہر خدا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۸)

۱۸۔ خدا کے آئینہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خداتعالیٰ کا آئینہ میں ہوں۔

(نزول المسیح صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۲)

۱۹۔ خدا کی مثل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔ (اربعین جلد ۳ صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۳)

۲۰۔ مالک کن فیکون ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انما امرك اذا اردت شی ان تقول له کن فیکون

تیرا کام یہ کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵، روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰۳)

۲۱۔ خدا کے پیر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

بایعنی ربی مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔

(واضح البلاء صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)

۲۲۔ خدا کے جانشین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(خداتعالیٰ فرماتا ہے) میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے (مرزا قادیانی کو) پیدا کیا۔ (کتاب البریہ صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۲)

۲۳۔ زندگی اور موت کے مالک ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اعطیت صفة الافناء والاحیاء۔

اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۶۔۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۶۔۵۵)

۲۴۔ اعلیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

لا تخف انك انت الاعلیٰ

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۸)

۲۵۔ میں محمد ہوں کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

وحی الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۳)

۲۶۔ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) محمد رسول اللہ (تم ہی ہو)۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۳)

۲۷۔ احمد ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

قال ما هذا بيمينك يا احمد

مجھے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲)

۲۸۔ احمد زماں ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

احمد زماں اس زمانہ کا احمد۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۷)

۲۹۔ مصطفیٰ و مجتبیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اگر میں کوئی علیحدہ شخصی نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔

(نزول المسیح صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۱)

۳۰۔ رحمۃ اللعلمین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) وما ارسلنك الا رحمة للعلمين

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۶۔۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۶۔۵۵)

۳۱۔ سراجاً منیرا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) وداعیاً الی اللّٰه باذنه سراجا منیرا

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۱، براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

۳۲۔ احمد مختار ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

آدم نیز احمد مختار۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۰۱، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۴۷۷)

۳۳۔ مدثر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا یھاالمدثر

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۱، براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

۳۴۔ صاحب کوثر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انا اعطینك الکوثر

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۴، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۷)

۳۵۔ فخر احمد ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) فخر احمد۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۹۵)

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بازو ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

حضور نے مجھے اپنا دوسرا بازو ٹھہرایا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۳۸۱)

۳۷۔ خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲)

۳۸۔ یسین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا خدا کی طرف سے) ویٰسٓ انك لمن المرسلين

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۶۴)

۳۹۔ احمد مقبول ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) احمد مقبول۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۷۰)

۴۰۔ خیر الانام ہونے کا دعویٰ:

(الہام ہوا) الامام خیر الانام۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۷۰)

۴۱۔ امین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام) آج تو میرے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۹)

۴۲۔ سلطان احمد مختار ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی۔۔۔اور تصوری کے

عین ویبار میں حجۃ اللہ القادر وسلطان احمد مختار لکھا تھا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۶، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۲)

۴۳۔ نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

دُنیا میں ایک نبی آیا مگر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۴)

۴۴۔ نبی اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا نبی اللّٰہ

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۵)

۴۵۔ رسول اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا، اس کے یہ الفاظ ہیں ۔۔۔) قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۔۳۵۱)

۴۶۔ مذکر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انما انت مذکر

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۸۵، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۰، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸)

۴۷۔ رسول اللہ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انی معك یا ابن رسول اللّٰہ

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۷۷)

۴۸۔ محمد مفلح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے ۔۔۔ الہام ہوا محمد مفلح

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۵۷)

۴۹۔ غوث محمد ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

غوث محمد نام رکھا گیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۵۵)

۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے (ملخصاً)

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۳)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے نشانات (معجزات) دس لاکھ بتائے ہیں۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۷)

☆ مرزا نے نشان اور معجزہ کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۶۲، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۳)

☆ اس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۳)

۵۱۔ تمام جہانوں سے افضل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انی فضلتك علی العالمین

میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۵)

۵۲۔ اول المومنین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) قل انی امرت وانا اول المؤمنین

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۴، براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

۵۳۔ مرسل بالہدیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۵، براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

۵۴۔ تمام انسانوں کا نجات دہندہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۹۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۵)

۵۵۔ مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لیے بھیجا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۱۸)

۵۶۔ خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں تجھے (مرزا کو) خاتم الخلفاء بناؤں گا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات، صفحہ ۵۳۹)

۵۷۔ تمام انبیاء کرام کے مظہر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم اسلام کا مظہر ٹھہرایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۰)

۵۸۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک سب نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۰)

۵۹۔ حضرت یحییٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ۔اے یحییٰ اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۲)

۶۰۔ اسرائیل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۴۷)

۶۱۔ ابن مریم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ابن مریم۔۔۔عیسیٰ وہ میں ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۱)

۶۲۔ عیسیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۳، ماہنامہ تحریک جدید ربوہ، نومبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۵)

۶۳۔ مسیح الخلق ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مجھے ایک الہام میں یہ فقرات القاء ہوئے تھے کہ یا مسیح الخلق

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۹، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۶)

۶۴۔ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۵)

۶۵۔ بروزی مسیح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۵۴، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳)

۶۶۔ حضرت عیسیٰ بن مریم سے برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۲۰، درثمین صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰)

۶۷۔ مسیح موعود سے افضل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا نے اس اُمت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)

۶۸۔ مسیح موعود کی ماں ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا تعالیٰ نے اس کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۰، ماہنامہ تحریک جدید ربوہ نومبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۵)

۶۹۔ مہدی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مجھے مسیح اور مہدی بنایا گیا۔

(نجم الہدیٰ صفحہ ۷۸، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۷۸)

۷۰۔ مہدی معہود ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ان المسیح الموعود الذی یرقبونه والمهدی المعهود الذی ینظرونه هوانت۔

(اتمام الحجہ صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۵۷)

۷۱۔ ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

الہام میں حضور (مرزا قادیانی) کا نام ذوالقرنین رکھا گیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۰۴)

۷۲۔ ملہم اور کلیم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام اور کلام سے مشرف کیا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۳)

۷۳۔ بشارت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق اپنے کو قرار دیا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۶۳)

۷۴۔ اونچے تخت والا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۴۳)

۷۵۔ خدا کے ممدوح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یحمدك الله خدا تیری تعریف کرتا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۹)

۷۶۔ رسولوں کے ناز والے زمانے والا ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس (مرزا قادیانی) کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۴)

۷۷۔ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی اُمت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیوں کہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔

(اربعین جلد۴ صفحہ۶ صفحہ۴۔۹۳، روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۶۔۴۳۵)

۷۸۔ مرسل الی الخلق ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) قل ارسلت الیکم کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۵)

۷۹۔ صدیق ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) ایھا الصدیق (اے صدیق)

(براہین احمدیہ جلد۴ صفحہ۴۹۱، روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۵۸۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ۶۷)

۸۰۔ ظل فاروق ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

الہام ہوا اے مرزا) تجھ میں مادۂ فاروقی ہے۔

(براہین احمدیہ جلد۴ صفحہ۵۵۹، روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۶۶۶، تذکرہ صفحہ۱۰۵)

۸۲۔ علی المرتضیٰ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸، روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۱۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰۸)

۸۳۔ ذوالفقار علی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سو وہ ہاتھ (مرزا قادیانی کا) ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجھہ ہے۔

(نشان آسمانی صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد۴ صفحہ ۳۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۳)

۸۴۔ زندہ علی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۴ ش ۴۱، مؤرخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ صفحہ ۲۔۱، ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

۸۵۔ نور اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یریدون ان یطفئو انور اللّٰہ بافواھھم

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۷)

۸۶۔ نذیر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

دنیا میں ایک نذیر (مرزا قادیانی) آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۴)

۸۷۔ خلیل اللہ اور اسد اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

الہام ہوا اے مرزا تو) خلیل اللہ ہے اسد اللہ ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۵)

۸۸۔ امام حسین پر برتری کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے

(دافع البلاء صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)

۸۹۔ حسنی المشرب ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) علی شرب الحسن

(اخبار الحکم قادیان جلد ۴ ش ۴۰، مؤرخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۳)

۹۰۔ فرقان اور برہان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا)انت برهان وانت فرقان

(اربعین جلد۲ صفحہ۳۶ صفحہ۴۲، روحانی خزائن جلد۱۷صفحہ ۳۸۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۷۷)

۹۱۔ شفیع اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

شفیع اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے۔

(اخبار بدر قادیان جلد۲ ش ۳۵، مؤرخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ۳، اخبار الحکم جلد۱۰، ش ۳۱، مؤرخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶، صفحہ۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۷۰)

۹۲۔ سورج اور چاند ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا)یا قمر یا شمس

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۰)

۹۳۔ حکم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ہمارا نام حکم عام بھی ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۴۲، براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۵۶)

۹۴۔ آسمانی خاوند ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۶۱)

۹۵۔ آسمانی بادشاہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس جگہ دُنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ۴، روحانی خزائن جلد۲۰، صفحہ ۳۹۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۲)

۹۶۔ مقبول الرحمٰن ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) مقبول الرحمن (مرزا قادیانی)

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۲۲)

۹۷۔ نور جہان ہونے کا دعویٰ:

تو (مرزا) جہان کا نور ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۸۳، تو حانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۰)

۹۸۔ قائم الشریعہ ہونے کا دعویٰ:

(الہام ہوا) یقیم الشریعة (شریعت کو قائم کرے گا (مرزا)

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۰)

۹۹۔ محی الدین ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یحیی الدین (مرزا) زندہ کرے گا دین کو)

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۰)

۱۰۰۔ پیران پیر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

وہ (فرشتہ) عین ہمارے منہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں پیران پیر۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ ۷۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۹۸)

۱۰۱۔ بادشاہ خسروان ہونے کا دعویٰ:

دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰۲)

۱۰۲ تا ۱۰۴۔ قائم النفس اور مظہر الحیی اور مبدء الامر ہونے کا دعویٰ:

(الہام ہوا) انت القائم علی نفسہ مظہر الحیی و انت منی مبدء الامر

تو خدا کے نفس پر قائم ہے، زندہ خدا کا مظہر اور تو میری طرف سے امر مقصود کا مبدء ہے۔

(اربعین جلد ۲ صفحہ ۳۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۸۔۳۷۷)

۱۰۵۔ سلطان عبدالقادر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا۔

(اخبار بدر قادیان جلد ۶ ش ۱۴، مورخہ ۴، اپرایل ۱۹۰۷ء، اخبار الحکم قادیان جلد ۱۱ ش ۱۱، مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۱۰)

۱۰۶۔ عبدالقادر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا عبدالقادر انی معك (اے عبدالقادر (مرزا) میں تیرے ساتھ ہوں۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۴، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۔۱۹)

۱۰۷۔ بیت اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۵ صفحہ ۳۔۱۰۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۔۴۴۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۶)

۱۰۸۔ حجر اسود ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے اسے کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۱۰ ش ۳۷، مورخہ ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۶ء، صفحہ ۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۶)

۱۰۹۔ مدینۃ العلم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت مدینۃ العلم (تو علم کا شہر ہے)

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۳۳ صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۹۲)

۱۱۰۔ حجۃ اللہ القادر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) حجة اللّٰه القادر (مرزا تو ہے)

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۶، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ)

۱۱۱۔ متوکل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سمیتك المتوكل (میں نے تیرا نام متوکل رکھا)

(براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۰، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۷)

۱۱۲۔ سلطان القلم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۳)

۱۱۳۔ نمازی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں نمازی رکھا گیا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۲۲)

۱۱۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چابک ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے اپنا چابک بنایا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۱، روحانی خزائن صفحہ ۵۶۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۲۲)

۱۱۵۔ خلیفۃ اللہ السلطان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

حکم اللّٰہ الرحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان۔ (وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لیے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۸۵۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۸۔۱۸۷)

۱۱۶۔ فرشتہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۲۵ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۳)

۱۱۷۔ میکائیل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۲۵ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۳)

۱۱۸۔ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تو (مرزا) درگاہ میں وجیہ ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۶)

۱۱۹۔ آواہن ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

آواہن (خدا تیرے اندر اُتر آیا)

(کتاب البریہ صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۱)

۱۲۰۔ کلمۃ الازل ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تو (مرزا) کلمۃ الازل ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۸۳، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱۱)

۱۲۱۔ عالی قدر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) اے عالی قدر امام میں تیرے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۱۳)

۱۲۲۔ گواہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

مجھے خدا فرماتا ہے کہ میں اس زمانہ کے لیے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۳)

۱۲۳۔ سلمان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۴)

۱۲۴۔ امام ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

پھر ذوالفقار اس امام (مرزا) کو دے گا۔

(نشان آسمانی صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۷)

۱۲۵۔ امام الزماں ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں امام الزماں ہوں۔

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۲۰)

۱۲۶۔ منصور ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) وانك من المنصورين تم منصور اور مظفر ہے۔

(اربعین جلد ۲ صفحہ ۷ صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۶۱)

۱۲۷۔ محدث اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) انت محدث اللّٰہ تو محدث اللہ ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۵)

۱۲۸۔ حب اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) حب اللہ اور (مرزا قادیانی) دوست خدا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۵)

۱۲۹۔ ولی اللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا ولی اللّٰہ کنت لا اعرفك عینی اے خدا کے ولی میری آنکھ تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔

(سراج منیر صفحہ ۷۰ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۹۹)

۱۳۰۔ ولی الرحمٰن ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) تو ولی الرحمٰن ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۸ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۲۴)

۱۳۱۔ عبداللہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) یا عبداللّٰہ انی معك

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۳۷)

۱۳۲۔ عبدالحکیم ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

(الہام ہوا) اے عبدالحکیم (مرزا)۔۔۔عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۷۶)

۱۳۳۔ مظفر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اے مظفر (مرزا قادیانی) تجھ پر سلام۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۹۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۳۷)

۱۳۴۔ سرور ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انی معك یا مسرور۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۴۷)

۱۳۵۔ عبدالرافع ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

یا عبدالرافع انی رافعك الی

(مکتوبات احمدیہ جلد ا صفحہ ۴۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۲)

۱۳۶۔ مبارک ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انت مبارك فی الدنیا والآخرة

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۰، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۲۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۶)

۱۳۷۔ حارث ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ایک شخص حارث ۔۔۔۔ جو یہ عاجز ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۷۶)

۱۳۸۔ موتی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

کمثلك در لا یضاع

(انجام آتھم صفحہ ۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۶)

۱۳۹۔ حارث ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

حارث کے معنی زمیندار کے ہیں۔۔۔۔ یہ بات حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۷۶)

۱۴۰۔ آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۱)

۱۴۱۔ کرشن ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۱)

۱۴۲۔ اوتار ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

آخری زمانے میں ایک اوتار آئے گا، جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ میں ہوں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۰۔۱)

۱۴۳۔ رودر گوپال ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیت میں لکھی گئی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۰، میری کہانی صفحہ ۱۷۱)

۱۴۴۔ جوان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا۔

(بمعناہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹، تذکرہ مجموعہ الہامات ۶۱۷)

۱۴۵۔ فارسی جوان ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

خدا کے عالم الغیب نے ۔۔۔ بار بار اپنی وحی مقدس میں ۔۔۔ مجھ کو ابناء فارس کر کے پکارا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۔۶۳۳)

۱۴۶۔ مرد سلامت ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سلامت بر تو اے مرد سلامت

(سراج منیر صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۹۷)

۱۴۷۔ سب سے زیادہ بہادر ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سب انسانوں سے زیادہ (تو) بہادر ہے۔

(اربعین جلد ۲ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۵۶)

۱۴۸۔ ایلچی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۳۳، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵)

۱۴۹۔ سپہ سالار ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اس عاجز کی تصویر تھی ۔۔۔ جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۲)

۱۵۰۔ سید ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح سب سادات میں سے تھیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)

۱۵۱۔ مغلوب ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

میں مغلوب ہوں۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۳، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۱)

۱۵۲۔ علی باسی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

تمہارا نام ہے علی باسی۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۰۶)

۱۵۳۔ بیج کی طرح ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

سو تو اس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۲)

۱۵۴۔ خدا کا بندہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

یا عبدی لا تخف

(انجام آتھم صفحہ ۵۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۴۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۷۵)

۱۵۵۔ مجاز ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انك انت المجاز۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۹۶)

۱۵۶۔ مجدد وقت ہونے کا دعویٰ:

مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔

(ضمیمہ سرمہ چشمہ آریہ صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۲۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۵)

۱۵۷۔ نجم الثاقب ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

انت منی بمنزلة نجم الثاقب۔

(ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۶۰، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۴۳)

۱۵۸۔ چمکتا ہوا ستارہ ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

اتنے میں مشرق کی طرف سے ایک چمکتا ہوا ستارہ نکلا۔۔۔وہ ستارہ میں تھا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۶۵، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰)

۱۵۹۔ نعمت ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو۔۔۔الآء سے مراد اس جگہ میں ہوں۔

(ریویو بر مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبداللہ چکڑالوی صفحہ ۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۴۱)

۱۶۰۔ زمین و آسمان کی معیت کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

الارض والسماء معك كما هو معی۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں، جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۷، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۶)

۱۶۱۔ برطانوی تعویذ اور مورچہ ہونے کا دعویٰ

میں اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے لیے بطور ایک تعویذ ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۵۲)

۱۶۲۔ گورنر جنرل ہونے کا دعویٰ

گورنر جنرلیم (مرزا) کی پیشن گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۴۴)

۱۶۳۔ امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ:

امین الملک جے سنگھ بہادر۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۷۲)

۱۶۴۔ مجسٹریٹ ہونے کا دعویٰ:

حکم میرے نام آتا ہے اور میں جاری کرتا ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۶۵)

۱۶۵۔ زنبور مار ہونے کا دعویٰ:

میں نے دیکھا تھا رؤیا میں کہ بہت سے زنبور ہیں اور میں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۲۰)

۱۶۶۔ سور مار ہونے کا دعویٰ:

سوروں کو مارنے والا (میں) ہوں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۸، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۰)

۱۶۷۔ کتوں کا ڈاکٹر ہونے کا دعویٰ:

میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتا ہے، میں اسے دوا دینے لگا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۱۷)

۱۶۸۔ پہرے دار ہونے کا دعویٰ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہرہ کے لیے پھرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۴۴)

۱۶۹۔ محافظ دفتر ہونے کا دعویٰ:

خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۱)

۱۷۰۔ بشر ہونے کا دعویٰ:

(الہام ہوا) قل انما انا بشر مثلکم۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۱، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۸۹)

۱۷۱۔ عاجز ہونے کا دعویٰ:

جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔

(براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴)

۱۷۲۔ ناکارہ، نالائق اور پر خطاء ہونے کا دعویٰ:

تیرا بندہ عاجز ناکارہ پر خطاء اور نالائق غلام احمد۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۱۸)

۱۷۳۔ احقر ہونے کا دعویٰ:

اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سُن کر معلوم کر لیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰)

۱۷۴۔ احقر العباد ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

قدرت الہیہ کی ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۷۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۷)

۱۷۵۔ ناچیز ہونے کا دعویٰ:

کسی اختلافی مکہ میں بحث کرنے کے لیے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۰، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰)

۱۷۶۔ چینی الاصل ہونے کا دعویٰ:

اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود پنجاب میں پہنچے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۷)

۱۷۷۔ خاکسار ہونے کا دعویٰ:

خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴)

۱۷۸۔ خاک کا کیڑا اور انسانوں کی جائے نفرت ہونے کا دعویٰ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۷، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۷)

۱۷۹۔ مسلوب القوی ہونے کا دعویٰ:

مسلوب القوی ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۱۷)

۱۸۰۔ مغل برلاس ہونے کا دعویٰ:

(ہم) مغل برلاس ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳)

۱۸۱۔ عاشق ہونے کا دعویٰ:

(الہام ہوا) انی مع العشاق۔ میں عاشقوں کے ساتھ ہوں۔

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۵۱)

(الہام ہوا) انی معك۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۵۱)

معلوم ہوا مرزا عاشق ہے۔

۱۸۱۔ مرزا ہونے کا دعویٰ:

مرزاوراظہروہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۲۹)

۱۸۲۔ غلام احمد قادیانی ہونے کا دعویٰ:

اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دُنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۷۹)

۱۸۳۔ عقل مند ہونے کا دعویٰ:

ذو عقل متین۔ اور قوی العقل ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ)

۱۸۴۔ عجیب آدمی ہونے کا دعویٰ:

شانک عجیب۔ تیری نشان عجیب ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۶، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۵)

۱۸۵۔ معجون مرکب ہونے کا دعویٰ:

بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے (میرا خاندان) ایک معجون مرکب ہے۔

(تریاق القلوب جلد ۱۵، صفحہ ۹۔۱۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۷۔۲۸۶)

۱۸۶۔ خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ:

میں خاتم الخلفاء ہوں۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۰، ماہنامہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ فروری ۱۹۱۶، صفحہ ۲۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے الہامات

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں ہی کثرت سے الہامات کے دعووں کا آغاز کردیا، مرزا قادیانی کے نزدیک الہام کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے، اس لیے الہام ہی صداقت وصحت عقیدہ کی سب سے بڑی دلیل ہے مرزا قادیانی کے الہامات کے باب میں یہ بات بہت قابل غور ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تو تھا کہ انہیں الہام من جانب اللہ ہوتے ہیں اور اسی دعویٰ کی بناء پر اپنے الہامات کی تشہیر بھی کی قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے الہامات کو تذکرہ کے نام سے ایک کتاب میں جمع کر کے شائع بھی کردیا ہے مگر حیران کن بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے الہامات کے معانی سے بھی واقفیت نہیں ہوتی تھی۔ یہ قادیانی جعلی نبوت کا یہ فلسفہ ہے کہ خدا کی طرف الہام بھی ہوں اور ملہم کو ان کے معانی سے واقفیت بھی نہ ہو۔ قادیانی جعلی نبی اپنے الہامات کے معانی ومفہوم تک رسائی کے لیے کبھی لغت کا اور کبھی عامۃ الناس انگریزوں کا سہارا لیتے ہیں اس چیز کا اظہار خود مرزا قادیانی نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔

(نزول المسیح صفحہ ۵۷، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵)

دوسری مرزا قادیانی اپنے پر الہام بھیجنے والے خدا (شیطان) سے یوں شکوہ کرتے ہیں کہ

اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں تکلف مالا یطاق ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۹، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۸)

قارئین کرام یہ بات بھی قابل حفظ ہے کہ الہام اور وحی ایک تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے اپنے برگزیدہ انبیاء وخواص پر ہوتے ہیں اور ایک الہام وہ ہے جو شیطان بد بخت اپنے چیلوں کے دلوں میں ڈالتا ہے جس کا تذکرہ خود رب تعالیٰ نے سورۃ الانعام آیت ۱۲۲، سورۃ الشعراء آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳ میں فرمایا ہے۔

شیطان کی طرف سے الہام ہونا بھی مرزا قادیانی کو خود تسلیم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جس دل پر در حقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظنی اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔

(نزول المسیح صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۷)

لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبے سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے، نہ ربانی۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۰۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۶)

الہام رحمانی بھی ہوتا ہے۔ شیطانی بھی اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے انکشاف کے لیے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کے توجہ کرتا ہے خاص کر اس حالت میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے، یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے، مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے۔۔۔ اب خیال کرنا چاہیے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں تورات اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت ومطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۱۲۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۰۔۴۳۹)

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا۔۔۔اب جبکہ سید عبدالقادر جیسے اہل اللہ اور مرو فرد کو شیطانی الہام ہوا تو دوسرے عامتہ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا وہ کیوں کر اس سے بچ سکتے ہیں اور ان کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں تا سید عبدالقادر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح شیطانی الہام کو شناخت کر لیں۔ (ضرورۃ الامام صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۷۔۸)

مرزا قادیانی کے اب چند ایک الہامات نقل کر رہے ہیں آپ خود غور فرمائیں کہ ان میں کیا اسرار و رموز پنہاں ہیں ان سے کون سے اخلاقی معاشرتی یا روحانی ترقی کے اصول ملتے ہیں یا یہ الہامات بے مقصد مہمل و مبہم اور فضول الہامات من جانب اللہ ہو سکتے ہیں؟

خدا کا نام یلاش:

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یلاش خدا ہی کا نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یالاشریک۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۳، و بمعناہ حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۲۴)

انگریز نوجوان کی صورت میں فرشتہ:

ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۶۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۱ طبع اول)

تذکرہ طبع اول کے بعد کے ایڈیشنوں میں عبارت مذکور کو بدل دیا گیا۔

آؤ اسے (بلی کو) پھانسی دے دیں:

میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے اور بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی۔ تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے، پھر بھی باز نہ آئی۔ تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا، بار بار رگڑتا تھا۔ لیکن پھر بھی سر اُٹھاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔

(اخبار بدر قادیان جلد ۲ ش ۲۴ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ء، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۸۳، مکاشفات صفحہ ۳۴

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۴۷،

تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۵، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۷)

شیشی پر خاکسار پیپر منٹ لکھا ہوا تھا:

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء حالت کشفی میں جب کہ حضور (مرزا صاحب) کی طبیعت ناساز تھی ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا خاکسار پیپر منٹ۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۲۷، مکاشفات صفحہ ۳۸

ایک کاغذ پر خدا کے دستخط:

۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا پبلک نے کر دیئے ہیں میں نے کہا میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہو گئی۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۰، مکاشفات صفحہ ۴۸

نمونہ قیامت کی وحی:

پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لیے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے لیے ایک نشان ہوگا اس لیے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیوں کہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لیے بشارت دے گا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیوں کہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دُنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیوں کہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے اور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے، اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا۔۔۔ یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی۔ اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔۔۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ (کم) درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یادر ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دے دی۔۔۔ اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳)

تخیل موسیٰ وفرعون:

دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں نظر اُٹھا

کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے وگاڑیوں ورتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا کلا ان معی ربی سیھدین اتنے میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۵۴)

کولا وائن کی صورت میں کتاب:

۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کہ کولا وائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس نے دی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۱۲، مکاشفات صفحہ ۵۲)

گویا ایک انگریز سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے:

ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں یہ الہام ہوا، آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا، آئی ایم ود یو، یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر الہام ہوا آئی شیل ہیلپ یو، یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین وہاٹ آئی ول ڈو، یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا وی کین وہاٹ وی ول ڈو یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے، اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۰ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲-۵۷۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴-۶۳)

قادیانی اسرار و رموز اور گپت الہام:

اشتہار دہم۔ جولائی ۱۸۸۷ء کی پیشن گوئی کا انتظار کریں۔ جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے۔۔۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے رب کی قسم ہے، کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے، میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے، ۲۸، ۲۷

۱۴، ۲، ۲۷، ۲، ۲۶، ۲، ۲۸، ۱، ۲۳، ۱۵، ۱۱، ۱، ۲، ۲۷، ۱۴، ۱۰، ۱، ۲۸، ۲۷، ۴۷، ۱۶، ۱۱، ۳۴

۱۴، ۱، ۱۱، ۱۷، ۱، ۵، ۳۴، ۲۳، ۳۴، ۱۱، ۱۴، ۷، ۲۳، ۱۴، ۱، ۱، ۱۴، ۵، ۲۸، ۷، ۳۴، ۱، ۷، ۳۴

۱۱، ۱۶، ۱، ۱۴، ۷، ۲، ۱، ۷، ۵، ۱، ۱۴، ۱، ۱۴، ۲، ۲۸، ۱، ۷

والسلام علی من فهم اسرارنا، واتبع الهدی الناصح المشفق،

خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۴۷، تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۵، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۷)

حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئے:

رؤیا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں اسی اثناء میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے، ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے (ملخصاً)

(مکاشفات صفحہ ۱۷، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۴۷)

خرگوش نما قلم:

رؤیا دیکھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی، تو میں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں واپس آتے ہوئے بھی راستہ میں گرد و غبار کے سبب تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے، چند قدم چل کر روشن ہوگئی، آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے، اس پر اُتر پڑا، وہاں چند ایک لڑکے ہیں انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آ گئے، پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ اور اسلام علیکم کہا مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اس سے کام چلاتا ہے، وہ چیز اس طرح سے ہے، جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے، بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے، اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے، جس سے وہ قلم بغیر محنت کے بآسانی چلنے لگتا ہے، میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی نے منگوایا ہوگا، میں نے کہا اچھا میں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۸۰۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ ش ۲۱، مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۸، صفحہ ۱۰)

ہاتھی سے بھاگنا اور قلم پر دو نوک لگانا:

رؤیا ہم ایک جگہ جا رہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اُس سے بھاگے، اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے، لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے، ہمارے نزدیک نہیں آیا پھر نظارہ بدل گیا گویا گھر میں بیٹھے ہیں قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا، اس کے بعد الہام ہوا، ان اللہ عزیز ذوانتقام۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۰۴)

یہ اوتار اور کرشن ہیں:

ہندوؤں کے بارے میں فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عالمگیر طوفان وباء (طاعون) میں یہ ہندوؤں کی قوم بھی اسلام کی طرف توجہ کرے گی، چنانچہ ہم نے باہر مکان بنوانے کی تجویز کی تھی تو ایک ہندو نے ہم کو آ کر کہا تھا، کہ ہم تو اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر آپ ہی کے پاس باہر رہا کریں گے، اس طرح دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں پھر ایک دفعہ الہام ہوا ہے کہ کرشن رودر گوپال تیری مہما اور تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔ لفظ اودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنی بشیر کے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

پتھر کا خوبصورت بھینس بن جانا:

مجھے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات کو جس میں انتشار روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا۔ ایک رؤیا ہوا، یہ رؤیا ان کے لیے ہے، جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لیے کوشش کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں تب میں نے اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے، اور میں اس دعا میں محو ہو گیا جب بعد اس کے میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے سب سے پہلے میری نظر اس کی

آنکھوں پر پڑی، اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں، تب میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے، خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۳-۴۴۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۲۸)

خوارزم بادشاہ کی تیر کمان سے شیر کا شکار:

خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سلٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے دونوں کام نکالتا ہے اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ (خوارزم) جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے، اور وہ بادشاہ بھی۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۵۸)

مرزا قادیانی کے مرتبہ کے متعلق الہام:

ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا موجود تھا مجھے الہام ہوا یسئلونک عن شانک قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کہ تیری کیا شان اور کیا مرتبہ ہے کہہ وہ خدا ہے، جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے، پھر ان کو اپنی سہو ولعب میں چھوڑ دے، سو میں نے یہ الہام اپنی اس جماعت کو جو گورداسپور میں میرے ہم راہ تھی، جو چالیس آدمی سے کم نہیں ہوں گے، سنا دیا۔۔۔ پھر بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریق ثانی کے وکیل

نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے، میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے، اس نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے، تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا، قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا اور ہماری تمام جماعت کے زیادت ایمان کا موجب ہوا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۔۲۷۷)

مرزا حاضر ہے:

میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں دیکھا تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف رشتہ دار کہ ہاتھ میں ایک مثل لیے ہوئے پیش کر رہا ہے، حاکم نے مثل اُٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی، اس نے مجھے کہا اس پر بیٹھو، اور اس کے مثل ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۱، مکاشفات صفحہ ۹۔۲۸)

علاج دندان اخراج دندان:

نشان (نبوت) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا، کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے، اس نے کہا کہ علاج دندن اخراج دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی، میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھا دیا تھا اور تھوڑی دیر نیند سی آ گئی، جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام ونشان نہ تھا۔ اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔ واذا مرضت فھو یشفین۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷)

الہامی خواب میں مرزا کا رشوت دینا:

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء خواب میں دیکھا جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ ہے شبہ گزرتا ہے کہ مجسٹریٹ ایک شخص قائم علی ہے اور اس کے سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر مرحوم ہیں اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم مدعی ہیں اور مدعا علیہ کو بلواتا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا۔ جس کو ہم نے بھی سُن لیا وہ کہتا ہے کہ یہ پچیس روپیہ طلبانہ داخل کردیں اور فریق ثانی کو بلوایا جاوے ہم نے جیب سے پچیس روپیہ دے دیئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔ (مکاشفات صفحہ ۴۰، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۴۸)

اکیس، اکیس، اکیس:

(مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا) رؤیا میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا اور فوت شدہ خیال کر کے ان سے کہا کہ میری عمراتنی ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے، اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ تحصیل دار، میں نے انہیں کہا کہ آپ غیر متعلق بات کیوں کرتے ہیں جس امر کے لیے کہا ہے، اس کے لیے دعا کریں تو انہوں نے سینہ تک ہاتھ اُٹھائے، مگر آگے نہ اُٹھائے اور کہا اکیس اکیس اور یہی کہتے ہوئے چلے گئے۔
(صادقوں کی روشنی صفحہ ۴، انوار العلوم جلد ا صفحہ ۹۲)

محافظ دفتر:

ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات کے فیصلے ہورہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے، اتنے میں ایک اردلی دوڑتا ہوا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۔۶۰)

اللہ تعالیٰ کا نیا اسم:

انی انا الصاعقہ (مرزا قادیانی کا یہ الہام سُن کر) مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ کا نیا اسم ہے، آج تک کبھی نہیں سُنا، حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا بے شک۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۴۷)

انگریزی الہامات:

1. I love you. — میں تم سے محبت کرتا ہوں۔
2. I am with you. — میں تمہارے ساتھ ہوں۔
3. Yes i am happy. — ہاں میں خوش ہوں۔
4. Life is pain. — زندگی دکھ ہے۔
5. I shall help you. — میں تمہاری مدد کروں گا۔
6. I can what I will do. — میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔
7. We can what will do. — ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔
8. God is coming by His army. — خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔
9. He is with you to Kill enemy — وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے تمہارے ساتھ ہے۔
10. The days shall come when God shall help you. — وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔
11. Glory be to the Lord God maker of earth and Heaven. — خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۔۳۱۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵ تا ۶۳)

You have to go to Amritsar. تمہیں امرتسر جانا پڑے گا۔

(مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۴، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۴ صفحہ ۱۱۷)

He halts in the Zila Peshawar. وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۴، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۷)

World and two girls ایک کلام اور دو لڑکیاں۔

(البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۳)

Fair man. معقول آدمی۔

(البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۸۴)

Though all men should angry, but God is with you, He shall help you, words of God can not exchange.

اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا، خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

(مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۴، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۴، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۶۱، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۶)

اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔

I shall give you a large Party of Islam.

چونکہ اس وقت آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۶۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۲)

مرزا قادیانی کے انگریزی الہامات میں سے چند ایک کو ہم نے نقل کر دیا ہے۔

عربی زبان میں الہامات:

مرزا قادیانی پر عربی زبان میں ہونے والے چند الہامات درج ذیل ہیں:

☆ شانك عجيب واجرك قريب۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۶)

☆ الارض والسمآء معك كما هو معي۔

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸، تذکرہ صفحہ ۶۳۲)

☆ انت منی بمنزلة۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

(تذکرہ صفحہ ۶۴۲، حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)

☆ انت منی بمنزلة عرشي۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، تذکرہ صفحہ ۶۴۲)

☆ بشریٰ لك یا احمد انت مرادی و معی۔

تجھے بشارت ہو اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۲، تذکرہ صفحہ ۵۱۰)

☆ ابنا عاج ۔ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۲-۱۰۱، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳)

☆ انت منی بمنزلة اولادی۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۹۹)

☆ انت منی وانا منك۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۰۷، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴، روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۷۷)

☆ انت من ماءٍ نا وهم من فشل۔

تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ لوگ (بزدلی) سے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۰۲، انجام آتھم صفحہ ۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۔۵۵)

☆ انت منی بمنزلة بروزی۔ تو مجھ سے ایسا ہے، جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینیہ میرا ظہور ہو گیا۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۴)

☆ انی حمی الرحمن۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

عبرانی زبان میں الہامات:

مرزا قادیانی کو عبرانی زبان میں جو الہامات ہوئے ان میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱۔ پھر اس کے بعد فرمایا ھو شعنا نعسا۔ پر یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۲)

۲۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۔۱۰۱)

مرزا قادیانی کو الہام کا معنی معلوم ہونا تو درکنار اسے تو یہ بھی یقین سے معلوم نہیں کہ یہ الہام کس زبان میں ہے۔ اندازے سے کہتے ہیں کہ یہ عبرانی زبان میں ہے۔

سنسکرت زبان میں الہامات:

ایک دفعہ الہام ہوا ہے، کرشن رودر گوپال تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

عجیب وغریب زبان میں الہامات:

پریشن عمر براطوس یا پلاطوس۔۔۔اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۱۵)

مہمل الہامات:

☆ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

☆ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

(حقیقۃ الوحی ۸۔۱۰۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ا۔۱۱۰)

☆ فی شائل مقیاس۔ (حقیقۃ الوحی ۲۸۰، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۲)

☆ اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

مرزا قادیانی کے الہامی فرشتے ٹیچی ٹیچی اور خیراتی:

☆ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرا نام ہے۔ ٹیچی ٹیچی۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۹۔۵۲۸، حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

☆ اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے، ایک کا نام خیراتی تھا۔

(حیات النبی جلد اصفحہ ۹۵)

مرزا قادیانی کے لہامات پر ہماری چند معروضات:

انبیائے کرام کی تاریخ بلکہ خود قرآن مجید شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ وہ اپنے ہر نبی پر اس کی قوم کی زبان میں وحی کا نزول فرماتا رہا جیسا کہ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴ سے ظاہر ہے، مگر مرزا قادیانی کے لیے جو خالص پنجابی تھا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستور بدل دیا حالانکہ مرزا قادیانی کے متعلقین میں عربی سے واقفیت رکھنے والے یقیناً قلیل لوگ تھے۔ اس پر الہامات عربی میں نازل ہوئے۔ مرزا قادیانی نے جو اس سوال کا جواب دیا ہے، ہدیہ قارئین ہے اس سے مرزا قادیانی کی تضاد بیانی بھی ظاہر ہو جائے گی، مرزا نے لکھا کہ

☆ یہی ایک زبان ہے جو پاک اور کامل اور علوم عالیہ کا ذخیرہ اپنے مفردات میں رکھتی ہے اور دوسری زبانیں ایک کثافت اور تاریکی کے گڑھے میں پڑی ہوئی ہیں اس لیے وہ اس قابل ہرگز نہیں ہوسکتیں کہ خدا تعالیٰ کا کامل اور محیط کلام ان میں نازل ہو۔

(آریہ دھرم صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۰، صفحہ ۸)

مرزا قادیانی کی توجیہہ کو دیکھیے اور پھر اس پر غور کیجئے کہ اس خدا نے دیگر زبانوں میں باوجود ان کی کثافت و تاریکی کے ایک دو نہیں بلکہ بے شمار الہامات کا نزول کیا پھر یہ سوال بڑا جاندار ہے کہ عربی زبان کی فوقیت اور باقی زبانوں کے کثافتوں سے آلودہ ہونے کے باوجود مرزا قادیانی نے عربی زبان کو چھوڑ کر ۷۲ کتب دیگر زبانوں میں لکھ دیں اور اپنا دیوان جو اُردو اور فارسی کے بے شمار اشعار پر مشتمل ہے لکھ مارا اور پھر مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآنی آیات بھی موجود ہیں جن میں کہیں کہیں کوئی نیا پیوند لگا ہوا ہے، خدا تعالیٰ نے یہ آیات دوبارہ

کیوں نازل فرمائیں جب یہ آیات قرآن پاک میں یقیناً موجود تھیں تو کیا اللہ تعالیٰ کے پاس عربی الفاظ کا مزید ذخیرہ ختم ہو چکا ہے، پھر پر لطف بات یہ ہے ان آیات کے ساتھ جو پیوند لگا ہوا ہے، فصاحت کے لحاظ سے آیات قرآنی کے ہم سطح نہیں ہے اس پر کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مثال کے طور پر صرف ایک الہام پر ہم گفتگو کرتے ہیں قرآن کریم میں ہے یآ دم اسکن جبکہ مرزا کے الہام میں ہے یا مریم اسکن حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تو مرد ہونے کی وجہ سے اسکن ہی ٹھیک ہے، جبکہ حضرت مریم چونکہ عورت تھیں اس لیے ان کے لیے اسکن کی بجائے اسکنی چاہیے تھا۔ یہ تو ہم نے گرائمر کے اعتبار سے الہام میں غلطی کی مثال نقل کر دی ہے ورنہ مرزا قادیانی کے الہامات میں اس طرح کی بے قاعدتیوں او بوالعجبیوں کی ستر سے زیادہ مثالیں ہمارے پیش نظر ہیں جنہیں ہم خود طوالت کی وجہ سے ترک کر رہے ہیں۔ پھر رسول کا کام ابلاغ رسالت ہے نہ کہ صرف اپنی بڑھائی بشارات پر نظر مرکوز رکھنا ہاں بوقت ضرورت معجزہ دکھا سکتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی کی ساری زندگی صرف اپنے آپ کو منوانے اپنے نشانات وغیرہ میں گزری ہے، پھر تاریخ انبیاء کرام پر آپ نظر دوڑا لیجیے بلکہ قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ظاہری پر ہی اگر نظر مرکوز کر لیں تو آپ اس میں عبادات اقتصادیات سیاسیات مطالعہ کائنات پر مکمل روشن اور روحانی ہدایات پائیں گے یہاں پیشن گوئیوں پر اپنی نبوت کو قربان کرنے کی سعی نہیں ہے، تاویلات کا خرخشہ نہیں ہے، انعامی اشتہارات کا چرچا نہیں، قیصر و کسریٰ کی یا کسی بھی دنیاوی چودھری کی خوشامد نہیں صرف انسانیت کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر کرنا مقصود ہے دوسری طرف مرزا قادیانی کے الہامات جو بیس اجزاء پر مشتمل ہیں میں حیات انسانی کا کوئی لائحہ عمل نہیں ملتا نہ ان میں نماز روزے کا ذکر ہے، نہ حج و زکوٰۃ کا، نہ حلال و حرام کا اور ماشاء اللہ اس میں کیا ہے، صرف مرزا قادیانی کی تعریفیں یہ تاریخ انسانی کا پہلا واقعہ ہے کہ اللہ نے ایک رسول کو بھیج کر الہام کی ساری مشینری اس کے اوصاف تراشنے پر

لگا دی اور مخلوق کی طرف نظر التفات نہیں کی، نعوذ باللہ، یہ تو مرزا قادیانی کی نوازش کہ انہوں نے چند صفحات میں اصلاح اخلاق پر توجہ کی ورنہ خدا تعالیٰ نے تو ۱۸۶۵ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک شاید ہی کوئی الہام اصلاح خلق کے لیے نازل کیا ہو، پھر مرزا قادیانی کے الہامات ربانی میں تو زبان کے تلفظ اور اُردو ادب کے اعتبار سے اس قدر غلطیاں ہیں کہ ان کا احاطہ بھی شاید مشکل ہو جائے۔

کیا یہ تمام امور اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی کے تمام الہامات رحمانی نہیں شیطانی تھے اور خود ساختہ تھے، خدا تعالیٰ پر تو اس بدبخت نے بہتان باندھے، مرزا قادیانی کے الہامات جن سے اس کی کتب بھری پڑی ہیں۔ اس قدر مہمل بے ربط اور بے سروپا ہیں کہ ان سے مرزا کے مافی الضمیر کا پتہ چلانا مشکل ہے۔ ایسے مہمل بے ربط جملے تو کسی عام پڑھے لکھے انسان کے شایان شان نہیں چہ جائیکہ ان بے معنی باتوں کو خدا کا الہام کہا جائے، ان الہامات سنانے والے کو نبی یا مجدد مان لیا جائے، اس لیے کہ خود مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ

☆ خدا تعالیٰ کا کلام لغو باتوں سے منزہ ہونا چاہیے۔ (ازالہ اوہام جلد اصفحہ ۱۵۵)

ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کذاب بدبخت تھا، ہر ذی شعور مرزا قادیانی کی عبارات بالا سے یہی نتیجہ اخذ کرے گا۔

انہی الہامات کو قادیانی کیا درجہ دیتے ہیں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۰)

اس مفہوم کے لیے یہ مقامات بھی دیکھ لیجئے۔

(اربعین جلد۴ صفحہ۲۵، روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۴۵۴، تبلیغ رسالت جلد۸ صفحہ۶۴ مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ۳۰۶، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۶، روحانی خزائن جلد۱۸ صفحہ۲۱۰، نزول المسیح صفحہ۹۹، روحانی خزائن جلد۱۸ صفحہ۴۷۷، درثمین صفحہ۲۸۷، منکرین خلافت کا انجام صفحہ۴۹، اخبارالفضل قادیان جلد۲۲ش۸۴، مؤرخہ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

☆ قاضی محمد یوسف قادیانی نے لکھا ہے کہ

خداتعالی نے حضرت احمد (مرزا قادیانی) علیہ السلام کے مجموعی الہامات کو الکتاب المبین فرمایا ہے اور جداجدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ (النبوۃ فی الالہام صفحہ۴۳)

☆ مرزا بشیرالدین محمود خلیفہ قادیانی نے کہا ہے کہ

حقیقی عید ہمارے لیے ہی ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام (الہامات مرزا) کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا) پر اُترا، بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں جو سرور اور یقین قرآن شریف سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کسی اور سے نہیں ہوسکتا، اسی طرح وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہاموں کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہوسکتی، جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوس اور ناامیدی میں نہ گرے گا، مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے، خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور اُمید جاتی رہے، وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائے گا، کیوں کہ وہ سرچشمہ اُمید سے دور ہوگیا اگر وہ خداتعالیٰ کا کلام پڑھتا رہتا، اور دیکھتا کہ خداتعالی نے کیا کیا وعدے دیئے ہیں اور پھر ان پر دل سے یقین رکھتا، تو ایسا مضبوط ہوجاتا کہ کوئی مصیبت اسے ڈرا نہ سکتی پس حقیقی عید سے فائدہ اُٹھانے کے لیے ضروری ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی)

کے الہامات کو پڑھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ش ۷۸، مورخہ ۳، اپریل ۱۹۲۸ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

اس سے بڑھ کر ان قادیانیوں کو اپنی عقل کا ماتم ہی کرنا چاہیے جو ابھی بھی مرزا قادیانی کے الہامات خود ساختہ کو ذریعہ ہدایت و نجات جانتے ہیں قادیانیوں کی لاہوری جماعت کے محقق عبدالرحمٰن مصری نے تو اس موضوع پر ایک مستقل کتاب بعنوان ''الہامات حضرت مرزا صاحب'' تحریر کی ہے۔ تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی کی اندھی عقیدت و محبت نے انہیں شیطنت پر قائم کیا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کا اپنی جعلی نبوت کو اپنی پیشن گوئیوں کی بھینٹ چڑھانا

تاریخ انبیائے کرام اس پر شاہد ہے کہ انبیائے کرام کو اپنی نبوت پر اس درجہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اس کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے آپ ان کے کلام میں کبھی یہ جملہ نہ پائیں گے کہ اگر ایسا نہ ہوا تو میں خدا کا نبی نہیں اور نہ وہ اپنی نبوت کو اپنی کسی بات کی عدم تصدیق پر ختم کرتے ہیں انبیائے کرام اپنی نبوت کو اپنے دعوؤں اور پیشن گوئیوں کی بھینٹ نہیں چڑھاتے نہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوں اس قسم کی کوئی شرط نہیں لگاتے جس سے ان کی نبوت کے منصب کی توہین و تنقیص ہو خود امام الانبیاء ﷺ نے بھی جو امور نہایت تحدی سے بیان کیے ہیں ان میں بھی کسی امر کو اپنی نبوت کی نفی پر محمول نہیں کیا کہ ایسے نہ ہو تو میں نبی نہیں یا میں جھوٹا ہوں مثلاً حضور اکرم ﷺ نے قرآن مجید کو اس کی شان اعجاز سے بڑی تحدی سے پیش فرما کر فرما دیا کہ اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ یہ قرآن میں نے اپنی طرف سے ترتیب دیا ہے تو تم بھی ایک ایسی سورت بنا لاؤ، سورۃ البقرہ ۲۳، اس میں یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم بنا لائے تو میں نبی اللہ نہیں ہوں گا، بلکہ ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے، سورۃ البقرہ ۲۴، عذاب آخرت سے تو ضرور قوم کو ڈرایا مگر یہ نہیں فرمایا کہ تم پر طاعون کی وباء پھیلے گی یا ہیضے کا مرض پھیلے گا وغیرہ ایسی کوئی بات آپ کو اللہ کے سچے نبیوں کے کلام میں یقیناً نہ ملے گی۔ وہ ہمیشہ آخرت کی پکڑ سے ڈراتے ہیں اپنے انکار سے کسی دنیاوی مصیبت سے نہیں ڈراتے،

انسانوں کی کسی کمزوری سے فائدہ نہیں اُٹھاتے تمام انبیائے کرام کی تاریخ پڑھ کر آپ دیکھ لیں تمام انبیائے کرام کی حیات میں آپ ایسی کوئی چیز نہ ملے گی مگر دوسری طرف مرزا قادیانی اس قسم کی ڈرامائی کاروائی سے اپنی جعلی نبوت کو سہارا دیتا رہا پیغمبرانہ صداقت کی اس اجتماعی پالیسی کے خلاف مرزا قادیانی کے ان دعوؤں اور پیشن گوئیوں کو آپ پڑھ کر دیکھ لیں تو آپ کو مختلف امور پر یہ دعوے ملیں گے کہ اگر ایسا نہ ہوتو میں جھوٹا کذاب دجال وغیرہ ہوں گا ہم یہ کہنے میں مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی نبوت کے بلند مقام کی وجاہت سے ہی بے خبر تھا اور نہ سمجھ سکا کہ نبوت کے بلند منصب کو کسی طرح بھی اپنی پیشن گوئیوں کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا، اب مرزا قادیانی کے اس قسم کے چند ارشادات ملاحظہ کر لیں تا کہ آپ پر ہماری بات کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے،

پنڈت لیکھرام بدبخت جو حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں توہین وتنقیص کرتا رہتا تھا،

☆ مرزا قادیانی نے اس کے متعلق پیشن گوئی کی کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی مصیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے، اور اگر میں اس پیشن گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵-۳۰۴، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۵۱، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۱)

☆ مرزا قادیانی نے جب محمدی بیگم کے والد کو خط لکھا تو اس میں اپنا مطلب پورا ہونے کی وحی ربانی سے خبر ان الفاظ میں دی کہ اگر یہ بات نہ ہو پائے، تو میرے گلے میں رسہ ڈالنا اور میرے پاؤں زنجیروں میں جکڑ دینا یعنی ایسا ہو کر رہے گا، خدا تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کیے

ہوئے وعدوں کا خلاف نہیں کرتا اس میں پاؤں میں زنجیریں ڈالنے کے ساتھ یہ بھی کہا کہ ان زنجیروں میں مجھے اس طرح گھسیٹنا کہ اب تک کوئی اس طرح نہ گھسیٹا گیا ہو (ملخصا)

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۴، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۴)

انبیائے کرام علیہم السلام تو اپنا زیادہ وقت اخلاقی اقدار اور اعتقادیات کے اظہار پر لگاتے ہیں اپنے آپ کو منوانا الٰہی امور کے ضمن میں ہوتا ہے مگر مرزا قادیانی کی ساری زندگی اس چیز کے برعکس امور میں گزرتی ہے ایک اور جگہ اپنا مامور من اللہ ہوتا اس طرح بیان کرتے ہیں۔

☆ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ (اربعین جلد ا صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۶)

مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی ایک کی موت کی پیش گوئی نہیں کی بلکہ چار کی پیش گوئیاں کی ہیں:

۱۔ آتھم کے متعلق ۲۔ لیکھرام کے متعلق

۳ احمد بیگ کے متعلق (کہ وہ اپنی لڑکی مجھے کیوں نہیں دیتا) ۴۔ احمد بیگ کے داماد کے متعلق

☆ مرزا قادیانی نے اپنی پیشن گوئیوں کے حوالہ سے بھی لکھا ہے کہ

اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشن گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۶۱)

☆ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشن گوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیشن گوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشن گوئیاں پوری ہو گئیں ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اس رنگ کی ہیں جیسا کہ پہلے نبیوں کی پیشن گوئیاں تھیں تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھہروں گا۔

(اربعین جلد ۲، صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۹)

☆ بلکہ مرزا قادیانی نے تو ایک موقع پر منی آڈر آنے پر اپنی نبوت کو موقوف بتایا لکھا کہ میں نے بیان کیا کہ اگر آج یہ روپیہ نہ آیا تو میں حق پر نہیں ایک ہندو بشن واس نام بول اُٹھا کہ میں اس بات کا امتحان کروں گا اور میں ڈاکخانہ میں جاؤں گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۵)

• گویا اگر اس دن منی آڈر موصول نہ ہوتو نبی نبوت سے ہی دستبردار ہو جائے یہ کیسی نبوت ہے؟ پھر مرزا قادیانی نے اپنی پیشن گوئیوں کو انبیائے کرام کی پیشن گوئیوں کی طرح قرار دیا ہے۔ مگر ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ خدا کے لیے اتنا تو بتا دو کہ کس اللہ کے نبی نے اپنی نبوت کو اپنی کس پیشن گوئی کی بھینٹ چڑھایا ہے۔ نتیجہ بالکل واضح ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت ہی جعلی تھی، تو اس کے دلائل بھی اس قسم کے ہو سکتے تھے۔ پھر اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے کوئی پیشن گوئی کرنا اس صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ پیشن گوئی اپنے ظاہر پر مبنی ہو مقابلے کی پیشن گوئی اس طرح کی ہو سکتی ہے پھر مرزا قادیانی نے اپنی پیشن گوئیوں کی مثال حمل کے پوشیدہ بچوں سے بھی دی ہے۔ حالانکہ مقابلے کی پیشن گوئی یقیناً ظاہری معنی پر مبنی ہونا ضروری ہے پھر مقابلے کی پیشن گوئی کے پوری ہونے کا عرصہ اتنا طویل نہ ہونا چاہیے کہ جن کے سامنے یہ پیشن گوئی کی گئی ہے ان کی عمریں بھی ختم ہو جائیں اور انبیاء کرام کے وارث ابھی متعلقین کو تسلیاں دیتے تھک جائیں پھر جن پیشن گوئیوں کو کس نبوت کی صداقت کا نشان کہا جائے، ان میں کوئی خفیہ شرطیں نہیں رکھی جاتیں کہ ان کے پورا نہ ہونے پر وہ شرائط سامنے

لائی جائیں کہ چونکہ یہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اس لیے یہ بظاہر پوری نہیں ہوئی، جیسے کوئی قادیانی کہے کہ آتھم ایک وقت مقررہ پر اس لیے نہیں مرا کہ وہ دل سے تائب ہو گیا تھا، اس لیے وہ پیشن گوئی اپنے وقت پر پوری نہ ہو سکی اس قسم کی لایعنی تاویلات باطلہ بچوں کا کھیل تو کھلا سکتی ہیں مگر ان کے پورا ہونے یا نہ ہونے سے کسی نبوت کو پرکھا نہیں جا سکتا۔ مقابلے کی پیشن گوئی چونکہ عوام کے سامنے کی جاتی ہے اسلیے اس میں ان کے فہم کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اس عام فطری تقاضے کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے نہ ہی اپنی نبوت کو اپنی پیشن گوئیوں کے بھینٹ چڑھایا اور ان میں ایسی کوئی خفیہ شرائط چور دروازے رکھے جو مرزا قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کو پروان چڑھانے کے لیے پاپڑ بیلے، یہ انبیاء کرام کی شان سے بعید ہے۔

مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں میں قادیانی چور دروازے:

☆ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب و اشتہارات میں جس قدر پیشن گوئیوں کی بھرمار ہے، اسی قدر انہی پیشن گوئیوں میں مرزا کی فریب کاری و مکاری کارفرما ہے، ان میں چور دروازے بکثرت موجود ہیں جن فریب کاریوں سے حقیقی نبوت کا تقدس بُری طرح مجروح ہوتا ہے ہم انہی قادیانی چور دروازوں کی بھی نشاندہی کرنا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ عامۃ الناس قادیانی دجل و فریب سے پوری آگاہ ہو سکیں۔

☆ ایک نام نہاد پیر کا طریقہ واردات یہ تھا کہ جب کوئی عورت بچے کی دعا کرانے اس کے پاس آتی تو وہ کہتا، پیشن گوئی کرتا کہ وہ لڑکا نہ لڑکی، عورت خوش و خرم واپس چلی جاتی کہ پیر صاحب نے بچے کی بشارت دی ہے، وضع حمل پر لڑکی پیدا ہوتی تو وہ پیر کہہ دیتا، میں نے تو دو ٹوک لفظوں میں کہا تھا لڑکا نہ لڑکی، اور اگر بچہ ہوتا تو کہتا تھا۔ ہم نے تو پہلے ہی بشارت دے دی تھی کہ لڑکا، نہ لڑکی، اگر سرے سے اولاد ہی نہ ہوتی تو نام نہاد پیر کہتا کہ ہم نے تو پہلے بتا دیا تھا

کہ لڑکا نہ لڑکی، گویا کذاب بدبخت کی ایسی پیشن گوئی تھی جس کو تمام صورتوں پر منطبق کر لیتا تھا۔ یہی صورت حال مرزا قادیانی کی تھی، مرزا قادیانی کی بیوی ایک مرتبہ حاملہ ہوئی تو مرزا قادیانی نے ایک قابل اور مبارک بیٹے کی پیشن گوئی کر دی مگر مرزا قادیانی کی بیوی کے ہاں لڑکی پیدا ہو گئی۔ تو مرزا قادیانی نے کہا کہ ہم نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ وہ قابل اور مبارک بیٹا اس حمل سے پیدا ہو گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں بیٹا آئندہ سہی۔ پھر اس کے بعد مرزا کی بیوی حاملہ ہوئی، تو مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ اے ناظرین۔۔۔ میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لیے میں نے اشتہار ۱۸ دسمبر ۱۸۸۷ء میں پیشن گوئی کی تھی کہ وہ خدا سے اطلاع پا کر اپنے کھلے بیان میں لکھا تھا۔۔۔ آج سولہ ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ بمطابق ۷، اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ہے، تبلیغ رسالت جلد ا صفحہ ۶۹، مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۲۲، پھر وہ بچہ چند ماہ زندہ رہنے کے بعد مر گیا اور اس کی قابلیت کے جوہر سامنے نہ کھل سکے۔ تو اس مرنے والے بچے کے آگے اول کا لفظ بڑھا دیا گیا تا کہ پیشن گوئی کسی پیدا ہونے والے دوسرے بچے پر پوری آ سکے اور لوگ اس بشیر دوم کا انتظار کر لیں۔ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں پیشن گوئیوں کے پورا اترنے میں جو چند تاویلات فاسدہ پر مبنی صورتیں ہیں اپنے پیش نظر رکھیں:

۱۔ حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ صرف پیشن گوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا وہ پورا ہو جائے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

(ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی کا عندیہ کھل کر سامنے آ گیا کہ مرزا قادیانی کی پیشن گوئیاں اپنے ظاہر پیرایہ میں پوری نہ ہوتی تھیں اس لئے تو مرزا قادیانی ان پیشن گوئیوں کا انکار کرنے والوں کو بدنصیب کے لفظ سے یاد کر رہا ہے۔

۲۔ قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر مسیح کی پیشن گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہ نکل سکیں امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض پیشن گوئیاں بھی اس صورت میں ظہور پزیر نہیں ہوئیں جس صورت میں حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ رکھی تھی۔ (ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

۳۔ پیشن گوئیاں حاملہ عورتوں سے مشابہت رکھتی تھیں مثلاً ہم ایک حاملہ عورت کی نسبت یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں کوئی بچہ ضرور ہے اور یقیناً وہ نو مہینے اور دس دن کے اندر اندر پیدا بھی ہو جائے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا شکل رکھتا ہے اور اس کی حالت جسمی کیسی ہے اور اس کے نقش چہرہ کس طرح کا واقع ہیں اور وہ لڑکا یا بلا شبہ لڑکی ہے شاید اس جگہ کسی کے دل میں یہ اعتراض خلجان کرے کہ اگر کوئی پیشن گوئیوں کا ایسا ہی حال ہے تو لائق اعتبار نہ رہیں او اس لائق نہ رہیں کہ کسی نبی کی صدق نبوت پر بطور دلیل اور شاہد ناطق کے تصور کی جائیں یا کسی مخالف منکر کے سامنے پیش کی جائیں تو اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہ بات کہ پیشن گوئیاں کبھی اپنے ظاہر پر ہی پوری ہو جاتی ہیں اور کبھی باطنی طور پر ان کا ظہور ہوتا ہے۔ اس سے ربانی پیشن گوئیوں کی عظمت میں کچھ بھی فرق نہیں آتا۔

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۴۰۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

۴۔ تمام انبیاء کا یہی مذہب رہا ہے کہ وہ پیشن گوئی کی اصل حقیقت کو خدا تعالیٰ کے وسیع علم پر چھوڑتے رہے ہیں۔ (ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۴۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۵۔ اس خدا کے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر فلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے، جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر فلاح سے انحراف کیا تو

اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۶، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)

☆ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر فلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی، ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنادے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۶، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)

مرزا قادیانی کا یہ وہ پیرایہ پیشن گوئی ہے جس کی رو سے وہ اپنی پیشن گوئی میں ایسے الفاظ داخل کر دیتا تھا کہ مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں اس کو وقت ضرورت کسی بھی من پسند پیمانہ میں ڈھالا جا سکے۔

۶۔ جب مرزا قادیانی نے پادری آتھم کے متعلق پیشن گوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا اور جب وہ نہ مرا، مرزا قادیانی نے پینترا یوں بدلا کہ پیشن گوئی میں یہ شرط تھی کہ اگر آتھم حق کی طرف رجوع نہ کرے تو وہ پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا اور اس آتھم نے ایک بڑے جلسے ستر آدمیوں کے سامنے رجوع الی الحق کر لیا تھا۔ یہاں بات قابل غور ہے کہ اگر آتھم پادری نے پندرہ ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے رجوع الی الحق کر لیا تھا تو مرزا قادیانی پندرہ ماہ کی مدت کی آخری رات تک خدا سے رو رو کے یہ دعا کیوں کرتا رہا کہ اے اللہ آتھم کو موت دے اور اس کے لیے مرزا قادیانی کے متبعین طرح طرح کے عملیات میں شب و روز معروف عمل رہے معروف قادیانی محقق یعقوب علی عرفانی نے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء (جو مرزا قادیانی کی پیشن گوئی کے مطابق آتھم کے مرنے کی آخری تاریخ تھی) کو اپنی جماعت قادیان کا حال ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

آتھم کی پیشن گوئی کا آخری دن آگیا اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں

اور دل سخت منقبض ہیں بعض لوگ مخالفین سے اس کی (آتھم کی) موت پر شرطیں لگا چکے ہیں کہ ہر طرف سے اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہیں۔ لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں اے خداوند ہمیں رسوا مت کر یو غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے ہیں۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ ۷)

اگر رجوع الی الحق سے مراد عقیدہ کی تبدیلی کی بجائے فقط دجال کہنے سے رک جانا مقصود تھا تو پھر جب آتھم پندرہ ماہ کے کچھ عرصہ بعد مر گیا تو پھر اس رجوع سے مراد اس کا عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہونا کیسے مراد لے لیا گیا اس پس نظر میں مرزا قادیانی کی اپنی عبارت بغور پڑھیں جو مرزا نے اس پیشن گوئی کے غلط ہونے پر اپنے معاندین کے خلاف لکھی تھی کہ بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرا، حالانکہ پیشن گوئی میں صاف لفظوں میں یہ کہہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا تو پندرہ مہینے میں نہیں مرے گا۔

سو اس نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا۔ (کشتی نوح صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ٦)

پھر جب آتھم پادری نے واقعی رجوع الی الحق کر لیا تھا تو کیا اس وقت یہ پیشن گوئی کھیل نہ ہو گئی تھی۔ پھر اسے پندرہ ماہ تک لٹکانے اور بار بار آتھم کی موت کے لیے دعائیں کرنے اور کرانے کی کیا ضرورت باقی رہ گئی تھی؟ پھر جب آتھم اس پندرہ ماہ کی مدت گزرنے کے بعد کسی وقت اپنی طبعی موت سے مرا، تو مرزا قادیانی نے پھر اپنی وہی پیشن گوئی کیوں زندہ کر دی کہ چونکہ اس نے اپنے اس منحوس عقیدہ سے رجوع نہ کیا تھا۔ اس لیے میرے مرنے سے پہلے مر گیا گو پندرہ مہینے کی مدت کے بعد ہی مرا اب اس پیشن گوئی کو بھی بغور پڑھ لیں کہ

اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا مرتو گیا یہ اس لیے ہوا کہ پیشن گوئی میں بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔

(کشتی نوح صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶)

مرزا قادیانی اپنی پیشن گوئیوں کے پیچ وغم میں پوری نگاہ رکھتے ہوئے اپنے پیروؤں کو اس طرح بیوقوفی کی دلدل میں پھینکتے ہیں کہ

کوئی ایسی پیشن گوئی میری نہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہ ہو سکا اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشن گوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی، جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی،

(کشتی نوح صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶)

اب اس میں مرزا قادیانی نے اپنی پیشن گوئیوں میں ایک اور شرط پوری ہونے کے لیے عائد کر دی کہ وہ اس کے منہ سے نکلی ہو کہیں لغزش قلم کا سہارا مل سکے۔

قارئین کرام! یہ تھے مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں میں چور دروازے مگر جھوٹ کا منہ کالا ہی ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کی اس مکاری وفریب کاری نے بھی مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں پر صداقت کی مہر نہ لگنے دی پھر بھی کذب بیانیاں اس کی روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔

بہت چھپایا چھپ نہ سکا راز محبت ۔۔۔ افسانہ اُن کے عشق کا مشہور ہو گیا

مرزا قادیانی کی پیشن گوئیاں جو جھوٹی ثابت ہوئیں

☆ مرزا قادیانی شب و روز اپنی جعلی نبوت کو سہارا دینے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا رہا۔ انہی میں اس لیے وہ ہر روز نت نئی پیشین گوئیاں کرنے کا بہت شوقین تھا اس لیے اس نے اپنی زندگی میں متعدد پیشین گوئیاں کیں اور انہیں قطعیت کے ساتھ اپنے صدق و کذب کے پرکھنے کا پیمانہ قرار دیا اور ان کو اپنی جعلی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشین گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۸)

☆ پھر حالانکہ مرزا قادیانی کے نزدیک کبھی نجومیوں بدکاروں تک کی پیشین گوئیاں بھی پوری ہو جاتی ہیں گویا پیشین گوئیاں پوری ہو جانے سے نبی ہونا ضروری نہیں ہے، مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ بلکہ بعض فاسقوں اور نہایت درجہ کے بدکاروں کو بھی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔

(توضیح المرام صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۵)

☆ بعضِ اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے، کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسرو آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔

(توضیح المرام صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۵)

☆ اور یہ سب خبریں ایسی ہیں جن کے ساتھ اقتدار اور قدرت الوہیت شامل ہے یہ نہیں کہ نجومیوں کی طرح صرف ایسی ہی خبریں ہوں کہ زلزلے آویں گے قحط پڑیں گے قوم پر قوم چڑھائی کرے گی، وبائیں پھیلیں گی مبری پڑے گی وغیرہ وغیرہ۔

(براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۱)

☆ دُنیا میں بجز انبیاء کے اور بھی بہت لوگ ایسے نظر آتے ہیں کہ ایسی ایسی خبریں پیش از واقعہ بتلایا کرتے ہیں کہ زلزلے آویں گے وباء پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی قحط پڑے گا ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی، یہ ہوگا وہ ہوگا۔ (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۸، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۹-۵۵۸)

☆ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی پیشین گوئیوں کی صداقت پر اس قدر وثوق سے یقین تھا اسی وثوق سے مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشین گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔ (اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۶۱)

☆ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئی ٹل جائیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵)

☆ اور کوئی ایسی پیشین گوئی میری ایسی نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی، یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشن گوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی، مگر بے شرمی اور بیخبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشین گوئیاں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۶)

☆ پیشن گوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا — قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۱، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۱)

☆ توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشن گوئی کو قرار دیا ہے۔

(استفتاء صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

☆ پھر مرزا قادیانی کے نزدیک بھی کسی کذاب (جھوٹے) کی پیشن گوئی پوری نہیں ہوتی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ صاف ارشاد فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشین گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ (آئینہ کمالات اسلام ۳۲۲_۳۲۳، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲۲_۳۲۳)

☆ مدعی کاذب کی پیشین گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۶، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲۶)

جھوٹ بولنے والے اور جھوٹی پیشین گوئی کرنے والے کے متعلق مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ ملاحظہ کر لیجیے کہ

☆ کسی انسان کا اپنی پیشین گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۵۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۲)

☆ غلط بیانی اور بہتان تراشی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔ (آریہ دھرم صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۳)

☆ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۲۲، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۱)

☆ محض نفسی کے طور پر یا لوگوں پر اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یہ الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑوہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑوہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

قادیانی مبلغین اور مناظرین مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کو سچی ثابت کرنے کے لیے تاویلات فاسد کے بحر بیکراں میں غوطہ زن رہتے ہیں ان کو اپنے گرو مرزا قادیانی کی یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی، تو پھر پیشن گوئی کچھ بھی باقی نہ رہے گی بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا، کیوں کہ پیشن گوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشن گوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر محمول کرنا چاہیے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیوں کہ اس طرح تو مقدمہ کا فیصلہ ہی نہیں ہوسکتا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۱)

قادیانی مناظرین اور مبلغین کو اپنے مسیح موعود ظلی نبی مجدد وقت مرزا قادیانی کے مقرر کردہ اس اصول کو ضرور بالضرور پیش نظر رکھنا چاہیے اور اپنی تاویلات فاسدہ کے ذریعہ ان پیشن گوئیوں کو سچا کر کے عامۃ الناس کو گمراہ کرنے سے باز رہنا چاہیے ہم نے قادیانیت کے لٹریچر میں جس قدر کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔جس میں یعقوب علی عرفانی قادیانی کی کتاب آئینہ حق نما دوست محمد قادیانی کی کتاب آئینہ احمدیت، دوست محمد شاہد کی کتاب تاریخ احمدیت، ابوالعطاء جالندھری کی کتاب تفہیمات ربانیہ، قاضی نذیر کی کتاب تحقیق عارفانہ وغیرہ بے شمار کتابیں ہمارے پیش نظر ہیں ان کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کے ڈھیر میں ایک بھی پیشین گوئی ایسی نہیں ہے جسے تاویل کی سان پر نہ چڑھایا گیا ہو۔

اب ہم اختصار کے ساتھ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں میں سے چند ایک پیشین گوئیاں نقل کرتے ہیں جن سے مرزا قادیانی کا اپنے وضع کردہ پیمانہ کے مطابق بھی کذاب اور دجال ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پہلی پیشین گوئی: مرزا قادیانی کی عمر کا مسئلہ:

مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے متعلق یہ الہام ہوا کہ

تری نسلا بعیدا ولنحیینك حیوٰة طیبة ثمانین حولا او قریباً من ذلك او تزید علیه سنینا و کان وعد الله مفعولا۔

ترجمہ: تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۶۵)

☆ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی، اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۷، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

مرزا قادیانی نے اپنا یہ الہام اپنی متعدد کتب میں بیان کیا ہے۔

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳-۸، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴، جلد ۱۷ صفحہ ۶۹، اربعین جلد ۳ صفحہ ۲۹، جلد ۴ صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸-۴۷۱، مواہب الرحمٰن صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۹، حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۰، ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۴۲، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۳، ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۸-۵۲۷، نشان آسمانی صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۴۔

☆ اسی اسی سال کی عمر کو پیشن گوئی کے طور پر پیش کیا ہے۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۹۳)

مرزا قادیانی کے ان الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بقول اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اس کی عمر ۸۰ سال یا چند سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اس بناء پر مرزا قادیانی نے پیشن گوئی کر دی کہ اس کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ مگر اس کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال کی ہوئی، اور اس کی پیشن گوئی جھوٹی نکلی۔ مرزا قادیانی کی تاریخ وفات تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے۔

اب رہا اس کی ولادت کب ہوئی، خود مرزا قادیانی نے لکھ دیا ہے کہ

☆ میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷)

☆ یہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریر سے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی 1839ء یا 1840ء میں پیدا ہوا، اس اعتبار سے مرزا قادیانی کی عمر 68 یا 69 سال بنتی ہے۔ مرزا قادیانی کے باپ کی موت 1874ء میں ہوئی۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۱۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۹۴)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے باپ کی موت کے وقت اپنی عمر یوں بیان کی ہے کہ

میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۷۴، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲)

اس سے بھی وہی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی عمر 68 یا 69 سال ہوئی ہے

☆ پھر مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کی پیدائش 1856ء میں ہوئی تھی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

☆ مرزا قادیانی نے مرزا سلطان احمد کی پیدائش کے وقت اپنی عمر ان لفظوں میں بیان کی ہے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا تو اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۵۵)

☆ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب گویا ابھی بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تھے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۷)

☆ پھر مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کی پیدائش 1856ء میں ہوئی تھی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۳)

اس سے بھی مرزا قادیانی کی عمر کا حساب کر لیں کہ اگر 1855 یا 1856ء میں عمر سولہ سال ہو تو تاریخ پیدائش 1839ء یا 1840ء ہی بنتی ہے تو مرزا قادیانی کی 1908ء میں موت ہو تو عمر 63 یا 69 سال ہی بنتی ہے پھر مرزا قادیانی کی عمر چالیس سال کی ہوئی، تو ان کو الہام ہوا کہ

فقد بعثت فیکم عمرا من قبلہ

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۲، روحانی خزائن صفحہ ۶۱۱)

یہ کتاب مرزا قادیانی نے 1880ء میں شروع کی تھی، تاریخ احمدیت جلد ا صفحہ ۱۷۰، حیات طیبہ ۴۷، مجلہ احمدیہ صد سالہ جشن تشکر ۱۹۸۹ء صفحہ ۳۱، سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۴۔

یہ قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ ہے، جو نبی کریم ﷺ نے اپنے چالیس سالہ پاکیزہ کردار کی شہادت کے لیے اپنے دعویٰ کی تصدیق میں پیش فرمائی گویا اس الہام کے وقت (1880ء) میں مرزا قادیانی کی عمر چالیس سال تھی اس کو مرزا قادیانی نے صریح طور پر بھی تسلیم کیا ہے لکھا ہے تریاق القلوب میں جو کہ اس نے 1899ء میں لکھی تھی کہ

اسی طور سے خدا تعالیٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے، چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ 512 پر میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گزر گئے اور وہ یہ

ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افتراء اور دروغ نہیں ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۲۸۳)

گویا مرزا قادیانی کی عمر 1880ء میں 40 سال اور 1899ء میں 59 یا 60 سال تھی تو 1908ء میں مرزا قادیانی کی عمر 68 یا 69 سال ہی بنتی ہے جو ان دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔ پھر ۱۶ مئی ۱۹۰۱ء کو مرزا قادیانی نے گورداسپور کورٹ میں بطور گواہ مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ میں بیان دیا کہ

☆ اللہ تعالیٰ حاضر ہے میں سچ کہوں گا، میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ ش ۲۹، منظور الٰہی صفحہ ۲۴۱)

غور کیجئے کہ ۱۹۰۱ء میں جب عمر مرزا قادیانی کی ساٹھ سال ہو تو ۱۹۰۸ء میں 68 یا 69 سال ہی بنتی ہے۔

☆ پھر مرزا قادیانی نے تحفہ گولڑویہ نامی کتاب لکھتے وقت اپنی عمر ساٹھ سال بتائی۔ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰)

☆ بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گزشتہ عمر کے دن ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا تھا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۴)

☆ تحفہ گولڑویہ کتاب مرزا قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں لکھنا شروع کی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۷)

تو معلوم ہوا کہ ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ سال تھی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کی موت ہو گئی تو عمر 68 سال ہوئی۔

پھر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف کے وقت اپنی عمر قریباً 68 سال بتائی ہے کہ

☆ میری عمر اس وقت قریباً 68 سال کی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۲ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

☆ مرزا قادیانی نے حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۸)

۱۹۰۷ء میں مرزا قادیانی کی عمر 58 سال کے قریب ہوگی تو مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں موت کی آغوش میں چلا گیا اب اس پر خود غور کر لیں کہ اس سے بھی مرزا قادیانی کی عمر 68 یا 69 سال ہی ثابت ہوتی ہے۔

پھر مرزا قادیانی نے 1898ء میں بھی اپنی عمر ساٹھ سال کے قریب بتائی ہے یعنی 58 یا 59 سال ہوگی لکھا کہ

☆ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۹۰)

اس سے بھی مرزا قادیانی کی عمر 69 سال تک ہی جاتی ہے ستر سے اوپر یقیناً نہیں۔

☆ پھر مرزا قادیانی کی پیدائش دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں ہوئی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

اب سوال یہ ہے کہ دُنیا کی عمر کا چھٹا ہزار کب ختم ہوا۔ تو غور کریں کہ مرزا قادیانی نے جب تحفہ گولڑویہ لکھی تو ساتویں ہزار سے بھی پچاس سال گزر گئے تھے اور دُنیا ساتویں ہزار میں جا رہی تھی۔ تحفہ گولڑویہ ۱۳۱۸ھ، ۱۹۰۰ء میں لکھنا شروع کی گئی تو معلوم ہوا کہ پچاس سال پہلے چھٹا ہزار ختم ہوا ہوگا تو ۱۳۱۸ھ میں ۵۰ نکال لیں تو ۱۲۶۸ھ رہتا ہے۔

☆ مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کے متعلق لکھا کہ اس عاجز کی پیدائش اس وقت ہوئی جب چھٹے ہزار میں گیارہ سال باقی رہتے تھے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۵)

اب ۱۲۶۸ھ سے گیارہ سال کی کم کرلیں تو یہ ۱۲۵۷ھ بنتا ہے اور یہ مرزا کی تاریخ پیدائش ہے تو مرزا کی موت ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء میں ہوئی، ۱۳۲۶ھ سے ۱۲۵۷ھ نکال لیں تو یہ تقریباً مرزا کی عمر ۶۹ سال ہی بنتی ہے۔

☆ پھر مرزا قادیانی نے آتھم بدبخت کے متعلق لکھا کہ

اس (آتھم) کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۹)

☆ اعجاز احمدی کتاب مرزا قادیانی نے ۱۹۰۲ء کے آخر میں نومبر ۱۹۰۲ء میں لکھ کر شائع کی۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۴۷)

۱۹۰۲ء کے آخر میں مرزا کی عمر ۶۴ سال کے قریب یعنی ۶۳ سال ہو تو ۱۹۰۸ء میں مرزا کی موت کے وقت اس کی عمر ۶۹ سال ہی بنتی ہے۔

☆ پھر حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اول قادیانی نے بھی مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش 1839ء لکھی ہے۔ (نورالدین صفحہ ۱۷۰)

☆ قادیانی محقق و مورخ یعقوب علی عرفانی نے بھی 1839ء ہی مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش لکھی ہے۔ (حیات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۔۶۴)

قادیانی محقق و مؤرخ مرزا خدا بخش قادیانی نے بھی لکھی ہے کہ

☆ حضرت مرزا صاحب کی ولادت با سعادت سکھوں کے آخری وقت یعنی 1839ء یا 1840ء میں ہوئی۔ (عسل مصفیٰ جلد ۱ صفحہ ۵۷۵)

قادیانی محقق ومورخ معراج دین عمر نے بھی یہی مفہوم بیان کیا ہے۔

(مسیح موعود کے مختصر حالات، براہین احمدیہ)

ایک انگریز مؤرخ مسٹر لیپل گریفن (جس کی ثقاہت تاریخ مرزا قادیانی کو خود مسلم ہے ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۱۲۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۹) نے پنجاب کے زمینداروں کی ایک تاریخ انگریزی میں Punjab Chief کے نام سے تحریر کی ہے، جس کا سید نوازش علی نے تاریخ رؤسائے پنجاب کے نام سے ترجمہ مطبع نولکشور لکھنو سے ۱۹۱۱ء میں شائع کیا جس میں مسٹر گریفن نے مرزا قادیانی کی عمر 1839ء ہی تحریر کی ہے۔ ۱۹۱۱ء کا یہ مطبوعہ ایڈیشن پنجاب پبلک لائبریری میں موجود ہے وہاں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش 1839ء یا 1840ء ہے۔ اس کی 68 یا 69 سال کی عمر میں وبائی ہیضہ سے موت واقع ہوگئی قادیانیوں نے بالخصوص ان کے محققین ومناظرین مرزا بشیر الدین محمود مرزا بشیر احمد قاضی محمد نذیر لائل پوری دوست محمد شاہد جلال الدین شمس اور ڈاکٹر بشارت قادیانی وغیرہ نے بڑی کوشش کی کہ کس طرح مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کو تبدیل کیا جاسکے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے ان کی تاویلات فاسد بھی مرزا قادیانی کی پیشن گوئی مذکور کو سچا ثابت نہ کرسکیں بلکہ یہ مرزا کی پیشن گوئی جھوٹی نکلی اور مرزا کی یہ پیشن گوئی اس کے جھوٹا ہونے کی بین دلیل ہے اس لیے کہ خدا کے وعدے تو کبھی جھوٹے نہیں ہوتے۔

یاد رہے کہ مسٹر لیپل گریفن کی کتاب پنجاب چیفس میں مرزا قادیانی کی تاریخ ۱۸۳۹ء ہونا مرزا بشیر احمد نے بھی تسلیم کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۲۳)

مرزا قادیانی کی دوسری پیشن گوئی: خواتین مبارکہ سے نکاح

مرزا قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمیعت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی جو نہ 1852ء میں ہوئی۔ جس سے اس کے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے، پھر 1884ء میں دہلی کے ایک وہابی گھرانے میں مرزا قادیانی کی دوسری شادی میر ناصر نواب کی بیٹی نصرت جہاں بیگم سے ہوئی۔ جس سے اس کی باقی اولاد ہوئی۔ 1886ء میں مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے یہ الہام بیان کیا کہ

☆ پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۹۶، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۴۰، تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۶۰)

☆ اس عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشن گوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۱۳، تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۸۹)

☆ مگر اس پیشن گوئی کے بعد مرزا قادیانی کے نکاح میں کوئی خواتین مبارکہ یا بابرکت عورتیں نہیں آئیں قادیانی اس کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمدی بیگم ہے اس کے جواب میں ہم اولاً یہ کہتے ہیں کہ یہ پیشن گوئی 1886ء کی ہے جبکہ محمدی بیگم کا مسئلہ کئی سال بعد میں شروع ہوا ثانیاً کیا اکیلی محمدی بیگم خواتین مبارکہ یا بابرکت عورتیں ہو سکتیں ہے۔ یقیناً نہیں ثالثاً کیا محمدی بیگم ہی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی۔ یقیناً نہیں سو اس طرح مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی کا خود یہ قول قابل غور ہے کہ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ (انجام آتھم صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱)

مرزا قادیانی کی تیسری پیشن گوئی: بکر و ثیب (کنواری اور بیوہ مرزا کے نکاح میں)

مرزا قادیانی کو جب تیسری شادی کا شوق چڑھا تو کہا کہ مجھے خدا تعالٰی کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ مرزا قادیانی کی زبانی وہ سارا الہام ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ

☆ تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے۔ میں نے اس کو یہ الہام سُنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے بکر اور ثیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیئے کہ خدا تعالٰی کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں دے گا۔ ایک بکر ہو گی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا، پورا ہو گیا او اس وقت بفضلہ تعالٰی چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۹، تریاق القلوب صفحہ ۳۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

☆ ایک دفعہ جس کو تقریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا۔۔۔۔ اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا کہ بکر و ثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۷۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۰)

☆ مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے مطابق ایک کنواری اور ایک بیوہ مرزا کے نکاح میں آئیں گی، مرزا قادیانی کے بقول کنواری والا الہام تو پورا ہو گیا البتہ بیوہ کے نکاح والا الہام پورا ہونے کا انتظار ہے مگر اس پیشن گوئی کے بعد مرزا قادیانی کا پوری زندگی مرنے تک کسی بیوہ

سے نہ بالخصوص محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا مرزا کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو گئی جلال الدین شمس قادیانی کا اس الہام کو ایک ہی بیوی پر منطبق کرنا نری سینہ زوری ہے اس لئے کہ مرزا تو اسے صرف کنواری پر محمول کر کے بیوہ کے نکاح میں آنے کا منتظر رہا پھر مرزا تو خود کہتا ہے ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۸)

مرزا قادیانی کی چوتھی پیشن گوئی، پسر موعود کی

☆ مرزا قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو الہام ذیل شائع کرتے ہوئے پیشن گوئی کی کہ خدائے رحیم وکریم۔۔۔ نے مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔۔۔ تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک ترکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔۔۔اس کا نام عمنوایل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔۔۔ وہ صاحب شکو اور عظمت اور دولت ہو گا۔۔۔ اپنے مسیحی نفس سے۔۔۔ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔۔۔علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔۔۔زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۵۔۴، ماہنامہ خالد ربوہ مصلح موعود نمبر ۲۔۲۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۶۔۹۵، تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۵۸، ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ فروری ۱۹۹۶ء صفحہ ۸، ماہنامہ انصار اللہ ربوہ مصلح موعود نمبر ۴ صفحہ ۸۔۷)

☆ یہ پسر موعود کب پیدا ہو گا اس کے متعلق مرزا قادیانی نے لکھا کہ

ایسا لڑکا بہ موجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۹۸، تبلیغ رسالت جل ۱ صفحہ ۲۷ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ فروری ۲۰۱۱ء صفحہ ۹، تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۵، اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

☆ مرزا قادیانی نے ۸، اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعے پیشن گوئی کا اعلان کیا کہ جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸، اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔۔۔لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب ہو گا، یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں

نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا۔ اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تئیں چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف ۔۔۔ اس لیے اس قدر ظاہر کرتا ہے، جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۱۰۱-۲، تبلیغ رسالت جلد اصفحہ ۶-۷۵، ماہنامہ تحریک جدید ربوہ فروری ۲۰۱۱ء صفحہ ۹)

مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی جھوٹی نکلی لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔

☆ ایک صاحب ملازم دفتر اگزامینر ریلوے لاہور۔۔۔ اپنے خط مرسلہ ۱۳ جون ۱۸۸۶ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیشن گوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغ گو آدمی ہو۔

(تبلیغ رسالت جلد اصفحہ ۵-۸۴، مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۱۱۴)

پھر اس کے بعد ۷، اگست ۱۸۸۷ء کو مرزا قادیانی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو مرزا صاحب نے اسے پسر موعود سمجھ کر اس کا نام بشیر احمد رکھا اور اشتہار کے ذریعے اعلان کیا کہ

☆ اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لیے میں نے اشتہار ۸، اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشن گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے، ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذیقعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷، اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا فالحمد للہ علی ذلک اس لڑکے کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ (تبلیغ رسالت جلد اصفحہ ۹۹، مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۱۴۲)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کو پڑھیے، پھر ۸، اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار والی عبارت جو اوپر مذکور ہو چکی بھی پڑھ لیجیے، وہاں ''دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے''، بہر حال یہ لڑکا

بشیر احمد ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو مر گیا تو مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین بھیروری کو خط لکھا کہ

☆ میرا لڑکا بشیر احمد تیئس روز بیمار رہ کر آج بقضائے رب عزوجل انتقال کر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۷)

☆ مرزا بشیرالدین محمود خلیفہ وابن قادیانی نے بیان کیا ہے کہ

خلیفہ اول (حکیم نورالدین بھیروی) رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہی شخص ہے جس نے مجھے شکست دی ہے اور وہ میاں محمد خاں صاحب ہیں۔ بشیر اول کے فوت ہونے پر لوگوں نے حضرت (مرزا) صاحب کو بہت سے خطوط لکھے۔ مولوی نورالدین صاحب نے لکھا کہ اگر اس وقت میرا اپنا بیٹا مر جاتا۔ تو میں کچھ پرواہ نہ کرتا، مگر بشیر اول فوت نہ ہوتا اور لوگ اس ابتلاء سے بچ رہتے اور ساتھ ہی لکھا کہ اگر اس قسم کا کوئی اور خط بھی آیا ہو تو آگاہ فرمادیں۔ اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے مولوی صاحب کو دو خط بھیجے جن میں سے ایک میاں محمد خاں صاحب کا تھا انہوں نے لکھا تھا کہ اگر میرا ہزار بیٹا ہوتا اور وہ میرے سامنے قتل کردیا جاتا تو مجھے اس کا افسوس نہ ہوتا ہاں بشیر کی وفات سے لوگوں کو ابتلاء نہ آتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ ش ۱۵، مؤرخہ ۳۰، اگست ۱۹۲۰ء)

☆ مرزا قادیانی نے خود بھی لوگوں میں اسی شوروغل کا ذکر کیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

☆ مرزا بشیر احمد نے بھی لکھا کہ

اس واقعہ پر ملک میں ایک سخت شور اٹھا اور کئی خوش اعتقادوں کو ایسا دھکا لگا کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے۔ حضرت (مرزا) صاحب نے لوگوں کو سنبھالنے کے لیے اشتہاروں اور خطوط کی

بھر مار کردی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے۔۔۔ میرا یہی خیال تھا کہ شاید یہی وہ موعود لڑکا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۹۵)

☆ قادیانیوں کے لاہوری گروہ کے سیکرٹری و محقق عامر عزیز ازہری نے لکھا کہ

۷، اگست ۱۸۸۷ کو آپ کے بیٹے بشیر احمد اول پیدا ہوئے، حضرت مرزا صاحب نے اعلان بعنوان خوش خبری شائع فرمایا اور اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا کہ غالباً یہی وہ لڑکا ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے مگر خدا کی مصلحت اور تھی اور آپ کا یہ بیٹا بھی ۱۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا اور اس طرح یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ کا یہ اجتہاد صحیح نہیں تھا۔ اس بیٹے کی وفات پر بھی ایک طوفان مخالفت کھڑا کیا گیا۔ (اختلاف سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۳۵)

☆ قادیانی لاہوری محقق دوست محمد نے بھی اسے مرزا قادیانی کی اجتہادی غلطی قرار دیا ہے۔ (آئینہ احمدیت صفحہ ۳۲۶)

☆ قادیانی محقق شیخ عبدالرحمٰن مصری نے بھی اس پیشن گوئی میں مرزا قادیانی کی دو مرتبہ اجتہادی غلطی بیان کر رکھی ہے۔ (شان مصلح موعود صفحہ ۲۔۱)

☆ مرزا قادیانی نے ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کو حکیم نورالدین بھیروی کو خط میں لکھا کہ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کہ جو یہ ظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشن گوئی سمجھی گئی تھی وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشن گوئی تھی (ایک وہ جو فوت ہو چکا، ایک وہ جو آئندہ پیدا ہوگا) (رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ ش ۱۰ صفحہ ۴۱، مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

☆ ۱۸۸۹ء میں مرزا بشیر الدین محمود پیدا ہوا، تو اس کا نام بشیر اور محمود رکھا، بشیر اول کی موت کی وجہ سے اپنی جھوٹی پیشن گوئی کا حال مرزا قادیانی نے چونکہ دیکھ لیا تھا لہٰذا اب اسے مصلح موعود متعین نہ کیا بلکہ لکھا کہ تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۱۳، ش ۵، ص ۱۷۶، مجموعہ اشتہارات حاشیہ جلد ا صفحہ ۱۶۱)

اس کو مسیح موعود اس لیے بھی متعین نہ کر سکے مرزا قادیانی کی اصل پیشن گوئی میں ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

☆ یعنی تین بھائیوں کے بعد آئے گا، میعاد الہام نو برس ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء گزر گئی، لیکن مرزا قادیانی بدستور منتظر رہا۔ ۱۸۹۷ء میں تھا کہ ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہوگا۔ جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے۔ جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کا انتظار ہے، جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۸-۹)

مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے پورے سوا تیرہ برس بعد ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مرزا قادیانی کے ہاں ایک لڑکا مبارک احمد پیدا ہوا۔ اس پر بڑی خوشیاں کیں اور پورے وثوق سے اعلان کیا کہ

☆ میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشن گوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔۔۔ سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لیے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لیے۔۔۔ اسی پسر چہارم کی پیشن گوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہار شنبہ پورا کر دیا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

☆ یہ الگ بات ہے کہ پیشن گوئی میں درج تھا۔ دوشنبہ مبارک دوشنبہ مگر لڑکا چہار شنبہ کو پیدا ہو۔ اس پیشگوئی کے جھوٹ کو چھپانے کے لیے اس کی تشریح جو حقیقت میں تحریف ہے اور اپنے مبارک احمد کی شکم مادر میں کلام کرنے کی وجہ سے حضرت مسیح کا مہد میں کلام کرنا بتایا گویا حضرت مسیح پر مبارک احمد کی برتری بیان کی۔

(تریاق القلوب صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳-۱۸)

پھر جھوٹ کی نحوست کہ مرزا قادیانی کے بقول اس بچے نے پیدا ہونے سے انتیس مہینے پہلے مجھ سے کلام کیا حوالہ بالا، قارئین کرام پیدا ہونے سے انتیس مہینے پہلے، یہ بچہ پیٹ میں تھا ہی نہیں تو باتیں کرنا چہ معنی وارد؟ مرزا قادیانی کی یہ تحریر بھی قابل عبرت ہے۔ لکھا ہے کہ

☆ وہ (مبارک احمد) چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ (تریاق القلوب صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۸)

گویا کذب بیانی کا بھوت مرزا صاحب پر ایسا سوار تھا کہ یہ بھی نہ سوچا کہ صفر دوسرا مہینہ ہے اسلامی سال کا یا چوتھا مہینہ۔

☆ پھر مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں کا جھوٹا ہونا مزید ملاحظہ کریں مرزا مبارک احمد کے پیدا ہونے کے آٹھ سال بعد اگست ۱۹۰۷ کو وہ بخار کی مرض سے بیمار ہو گیا بیماری شدت اختیار کر گئی تو ۲۷، اگست ۱۹۰۷ء۔۔۔ ان کی نسبت (مرزا مبارک احمد کی) آج الہام ہوا، قبول ہو گئی

نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی۔

(اخبار بدر قادیان ۲۹، اگست ۱۹۰۷ء، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۲۷)

لیکن مرزا قادیانی کا یہ الہام جھوٹا نکلا کہ مرزا مبارک احمد مر گیا۔

☆ حکیم نورالدین صاحب۔۔۔ نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ تو چھوٹ چکی تھی انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا حضور کستوری لائیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) چابی لے کر قفل کھول ہی رہے تھے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت مولوی صاحب یکدم گر گئے۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ سُنا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تو آپ کاغذ قلم دوات لے کر بیٹھ گئے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰، ش ۴۷، مؤرخہ ۱۸، اکتوبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۰، خطبات محمود جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۰)

☆ آپ (حکیم نورالدین بھیروی) نے جب دیکھا کہ مبارک احمد فوت ہو رہا ہے، تو آپ کو اتنی گھبراہٹ ہوئی کہ آپ کھڑے بھی نہ رہ سکے زمین پر بیٹھ گئے۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۹۸، ماہنامہ انصار اللہ ربوہ خلیفۃ المسیح الاول نمبر صفحہ ۴۵)

☆ جب وہ (مرزا مبارک احمد) صبح کے وقت فوت ہوا، تو فوراً حضرت صاحب بڑے اطمینان کے ساتھ بیرونی احباب کو خط لکھنے بیٹھ گئے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۶۱، اصحاب احمد جلد ا صفحہ ۴۴)

☆ ۱۹۰۷ء میں ہمارا چھوٹا بھائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا اور اس بیماری میں بیچارہ اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ ش ۲۴۷، مؤرخہ ۳۰، اکتوبر ۱۹۴۰ء۔ مضامین بشیر جلد ا صفحہ ۴۲۴)

☆ صاحبزادہ مبارک احمد کا جب انتقال ہوا، تو آپ (مرزا قادیانی) نے رضا بالقضاء کا پورا نمونہ دکھلایا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ ش ۲۹، مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء)

اس پیش گوئی مرزا کا جھوٹا ہونا قادیانیوں کے لاہوری گروہ نے ان لفظوں میں تسلیم کر لیا کہ

☆ خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مصلح موعود کی پیش گوئی کو پہلے بشیر اول پر لگایا مگر واقعات نے اس اجتہاد کو غلط ثابت کر دیا کیوں کہ وہ بچہ فوت ہو گیا پھر حضور نے اس پیش گوئی کو مبارک احمد پر لگایا اور بار بار مختلف کتابوں میں آپ نے اس اجتہاد کو صریح لفظوں میں لکھ کر شائع فرمایا مگر واقعات نے اس اجتہاد کو بھی غلط ثابت کر دیا کیوں کہ وہ بھی فوت ہو گیا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ ش ۵۶، مؤرخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

ابھی قادیان ماتم کدہ بنا ہوا تھا کہ مرزا کی وحی لانے والا فرشتہ ٹیچی ٹیچی آ گیا اور الہام

ہوا۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

☆ خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا تو ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لیے اس نے بہ مجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا کہ یہ سمجھا جائے، کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا، بلکہ زندہ ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۱۷)

قارئین کرام! اس الہام کے ساڑھے پانچ مہینے بعد مرزا قادیانی مر گیا اور مرزا قادیانی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور مرزا کی پیشن گوئی مصلح موعود کے ساتھ تین ضمنی پیشن گوئیاں بھی تھیں۔

۱۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں لڑکے کی بشارت لیکن لڑکی کا پیدا ہونا۔

۲۔ مبارک احمد کی بیماری میں الہام قبول ہوگئی۔۔۔ بخار ٹوٹ گیا یعنی مبارک احمد کی صحت و شفا کی پیشن گوئی حالانکہ مبارک احمد مر گیا۔

۳۔ مبارک احمد کے مرنے پر ایک حلیم لڑکے کی بشارت جو یقیناً مرزا قادیانی کے ہاں اس الہام کے بعد پیدا نہیں ہوا۔

مصلح موعود کی پیشن گوئی سمیت یہ چاروں پیشن گوئیاں یقیناً جھوٹی نکلیں مرزا قادیانی کی یہ عبارت یہاں ضرور غور سے پڑھ لیں لکھا ہے کہ

☆ جو شخص تحدی کے طور پر۔۔۔ پیشن گوئی اپنے دعویٰ کی تائید میں شائع کرتا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا کی غیرت کا ضرور یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ابدا ایسی مرادوں سے اس کو محروم رکھے۔ (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۲ صفحہ ۹۰، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ)

مرزا قادیانی کی پانچوی پیشن گوئی: محمدی بیگم کے متعلق:

☆ جھوٹے مدعیان نبوت کی تاریخ یہ ہے کہ وہ غایت درجہ بے لگام نفسانی خواہشات کے غلام ہوتے ہیں اخلاقی اقدار سرے سے ان کے ہاں مفقود ہوتی ہیں۔نو جوان خوبصورت خواتین ان کی شیطانی ہوس کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت اسی شہوت پرستی میں مخمود رہتی تھی۔اپنی دو شادیوں کے بعد اس کی نظر اپنے خاندان کی ایک خوبصورت لڑکی محمدی بیگم پر پڑی تو اس کی جنسی ہوس کی رال ٹپکنے لگی اور اس نے نام نہاد وحی ربانی سے اس سے نکاح کی پیشن گوئی کردی بڑے جتن اور حربے استعمال کرنے کے باوجود وہ پیشن گوئی جھوٹی نکلی سب سے پہلے تو ہم مرزا قادیانی کی ذہنیت اس کے الہامات وخوابوں کی روشنی میں واضح کردینا چاہتے ہیں۔مرزا قادیانی کوالہام ہوا:

☆ بستر عیش (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۹۹)

مرزا قادیانی کی شہوت پرستی اس کے اس خواب سے بھی واضح ہے،لکھا ہے کہ

☆ مطابق ۳۰ ذوالحجہ بروز شنبہ آج میں نے بوقت صبح صادق چار بجے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے،اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے،تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے،اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے،میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے،آئی میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے،جس کے لیے اشتہار دیئے تھے،لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی،گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے،اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی،فالحمدللہ علی ذلک۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۹۷)

☆ رؤیا دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کہا آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔۔۔(خواب دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی، اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہارے لیے رہ گئی ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۲۵)

گزشتہ صفحات میں آپ نے مرزا قادیانی کے عشقیہ اشعار ملاحظہ کئے اس سے بھی ہمارا مؤقف و دعویٰ روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔

☆ اسی طرح مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کو ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ ایک خواب کو بیان کرتے ہوئے قرار دیا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۴۲)

مرزا قادیانی کی محمدی بیگم کے متعلق پیشن گوئی درج کرنے سے پہلے ہم مرزا قادیانی کا محمدی بیگم کا رشتہ بیان کرنا چاہتے ہیں جس سے بھی مرزا قادیانی کی گندی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔

۱۔ محمدی بیگم کا والد مرزا قادیانی کا ماموں زاد بھائی تھا (ماموں زاد بھائی کی بیٹی مرزا قادیانی کی کیا لگی خود غور کر لیں) مرزا امام الدین مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی اور محمدی بیگم کا حقیقی ماموں تھا۔

۲۔ محمدی بیگم کی والدہ مرزا قادیانی کی چچا زاد بہن اور مرزا امام الدین کی سگی بہن تھی۔

۳۔ محمدی بیگم مرزا قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی کے چچا زاد بھائی کی بیٹی تھی۔

۴۔ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی پیشن گوئی یوں کی لکھا کہ

☆ خدائے تعالیٰ نے پیشن گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۹۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

اس پر مرزا قادیانی نے مزید بشارت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

☆ اس پیشن گوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلے سے ایک پیشن گوئی فرمائی کہ یتزوج ویولدلہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اور اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیوں کہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے۔ جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشن گوئی موجود ہے، گویا اس جگہ جناب رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷)

محمدی بیگم سے نکاح کے لیے مرزا قادیانی نے کیا کیا جتن کیے اور کیا کیا حربے استعمال کیے ان تمام واقعات سے اور وہ بھی اس شخص کے متعلق ہیں جو نبی اور مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے۔ شرافت اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے اس کی کچھ تفصیل ذیل میں ہم درج کر رہے ہیں۔

محمدی بیگم کا والد اپنی ایک مجبوری کے سلسلے میں مرزا قادیانی کے پاس آیا، تو اس مرزا قادیانی محمدی بیگم کے نکاح کی شرط اس کا کام کرنے کے عوض میں رکھ دی باقی پوری صورت

احوال مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ

☆ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ (احمد بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین کی بیاہی گئی تھی، غلام حسین عرصہ پچیس سال سے۔۔۔مفقود الخبر ہے۔اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے، نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی، اب حال کے بندوبست میں۔۔۔نامبردہ۔۔۔نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین۔۔۔اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں۔۔۔چنانچہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔اس لیے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے یہ تمام عجز وانکساری ہماری طرف رجوع کیا تاہم واضح ہو کہ اس ہبہ نامہ پر دستخط کردیں اور قریب تھا کہ دستخط کردیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے۔۔۔ہماری عادت ہے، جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔۔۔۔وہ استخارہ کیا۔۔۔اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے، کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔۔۔لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تیرہ سال تک فوت ہوجائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔۔۔خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے۔۔۔ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔۔۔کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۵ تا صفحہ ۲۸۷، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۵۔۲۸۷، تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۶۶۔۱۵۵، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۶۔۷)

☆ مرزا قادیانی کی اس عبارت کو مفہوماً معروف قادیانی محقق قاضی محمد نذیر لائلپوری نے بھی نقل کیا ہے۔

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ ۳-۲۴۲، تحقیق عارفانہ صفحہ ۳۵۸)

☆ مرزا بشیر احمد ایم اے نے بھی اس تمام واقعہ اور پیشن گوئی کو نقل کر رکھا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۳-۱۰۲)

مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی میں پانچ اجزاء ہیں:

۱۔ مرزا قادیانی سے محمدی بیگم کا نکاح ضرور ہوگا۔

۲۔ محمدی بیگم کا والد اس کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ کرے تو لڑکی محمدی بیگم کا انجام بُرا ہوگا اور درمیانی زمانے میں اس پر مصائب آئیں گے۔

۳۔ مرزا قادیانی کے علاوہ کسی دوسرے سے محمدی بیگم کا نکاح ہوگا تو اس کا شوہر اڑھائی سال کے عرصے میں مر جائے گا۔

۴۔ محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ نکاح سے تین سال تک مر جائے گا۔

۵۔ ان کے گھر میں تنگی و تفرقہ ہوگی۔

قارئین! مرزا قادیانی ہر طرح کے پاپڑ بیلنے کے باوجود محمدی بیگم کو حبالۂ عقد میں لانے سے عاجز و قاصر رہا۔ حالانکہ مرزا قادیانی کو خدا نے اس نکاح کی بشارتیں دیں اور مرزا قادیانی نے متعدد مقامات پر پورے وثوق سے اس کو بطور پیشن گوئی پیش کیا ہے آخر وہ عورت (محمدی بیگم) اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔

(تبلیغ رسالت جلد ا صفحہ ۶۱، مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۹۶ حاشیہ)

☆ مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ نے تسلیاں دیں اور یقین دہانی کرائی مرزا نے لکھا ہے کہ یہ بھی الہام ہے، ویستنبؤنک احق ھو قل ای وربی انہ لحق وما انتم

بمعجزین زوجنا کما لا مبدل لکلماتی وان یروا ایة یعرضوا ویقولوا منحر مستمر اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح والی) یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

☆ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کے لیے اس کے باپ مرزا احمد بیگ کو لالچ بھی دیا اور دھمکی بھی دی ملاحظہ کر لیں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) بڑی لڑکی کے نکاح کے لیے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے۔۔۔ اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔۔۔ تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہو گا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہو گا اور نہ تمہارے لیے ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ موت ہو گا، پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے۔۔۔ اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔۔۔ پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوڑی چڑھا کر چلا گیا (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳-۲-۵۷۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳-۲-۵۷۲، آئینہ احمدیت صفحہ ۷-۴۰۶)

☆ مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ کو ایک خط لکھا کہ

خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے، کہ وہ بڑی لڑکی (محمدی بیگم) کا رشتہ (مرزا قادیانی سے) منظور کرے۔۔۔ ہمارے انعام واکرام بارش کی طرح اس پر نازل ہوں گے اور تنگی اور سختی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر انحراف کیا تو مورد عتاب ہوگا۔۔ اور ہمارے قہر سے نہ بچ سکے گا۔۔۔ (مرزا قادیانی اپنی طرف سے کہتا ہے) آپ کے حکم کو اپنے لیے (میں) فخر سمجھتا ہوں اور ہبہ نامہ پر جب لکھو حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے اور میں نے عزیز محمد بیگ کے لیے پولیس میں بھرتی کرانے کی اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش وسفارش کر لی ہے۔۔۔ اور اس کا رشتہ میں نے ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدت مندوں میں ہے تقریباً کر دیا ہے۔ (مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء)

(منقول از رسالہ نوشتہ غیب صفحہ ۱۰۰)

☆ مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ کو ایک خط میں لکھا کہ

اے عزیز سنیے، آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات کو لغو سمجھتے ہیں میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ نے۔۔۔ میری بات کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں آپ کو حصہ دوں گا۔۔۔ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے آپ کو دوں گا۔۔۔ آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۲)

☆ مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ کو ایک دوسرے خط میں لکھا ہے کہ

ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشن گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔۔۔ یہ عاجز۔۔۔ آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشن گوئی

کے پورا ہونے کے لیے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

(خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ، منقول از کتاب کلمۂ فضل رحمانی صفحہ ۱۴۸-۹، عقیدہ ختم النبوۃ جلد اصفحہ ۶۴۱)

☆ مرزا قادیانی کا محمدی بیگم سے نکاح کے متعلق اضطراب ان عبارات سے بالکل واضح ہے کہ وہ محمدی بیگم کے باپ کو ہر قسم کا لالچ ور پھر دھمکی بھی دے رہا ہے، آپ خود غور کریں کہ یہ باتیں کسی نبی تو کجا کسی شریف آدمی کو جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیا ہو زیب دیتی ہیں پھر مرزا قادیانی نے اپنے سمدھی مرزا علی شیر بیگ (جو مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا فضل احمد کا سسر اور محمدی بیگم کے والد احمد بیگ کا سالا تھا) کو خط لکھا کہ

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام علیکم۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی (محمدی بیگم) کا نکاح ہونے والا ہے۔ اب آپ کے گھر کے لوگ (بیوی) اس مشورہ میں ساتھ ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس مشورہ کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔۔۔ عیسائیوں کو ہسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے، رسوا کیا جائے۔۔۔ آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا کیا میں چوڑیا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔۔۔ جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے میں نے ان (آپ کی بیوی) کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں۔۔۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی (بیگم) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا، تو دوسری طرف سے فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا اور اگر نہیں دے گا، تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا۔۔ (۲ مئی ۱۸۹۱ء)

(منقول کتاب کلمہ فضل رحمانی ۱۵۰-۱، عقیدۃ ختم النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۳-۶۴۲)

☆ مرزا قادیانی کے خط کا مرزا علی شیر نے جو جواب دیا وہ بھی ملاحظہ کرلیں:

اخویم مرزا غلام احمد۔۔۔غریب طبع یا نیک جو کچھ بھی آپ تصور کریں آپ کی مہربانی ہے، ہاں مسلمان ضرور ہوں مگر آپ کی خودساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں۔۔۔اسی پر میرا خاتمہ بالخیر کرے۔۔۔باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ تو بہترین تعلق خدا کا ہے۔ وہ نہ چھوٹے اور باقی اس عاجز مخلوق کا ہوا تو پھر کیا ہوا، نہ ہوا تو پھر کیا ہوا اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں وہ ایک سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا، آپ کی طرف سے ہی ہوا نہ آپ فضول ایمان گنواتے اور الہام بازی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا۔۔۔آپ خیال فرمائیں کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں تو خدا لگتی کہنا کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع الرائض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا تو آپ رشتہ دیتے آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیے، لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں اور نظام عالم ان ہی باتوں سے قائم ہے، کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک پیغمبر کی نئی سنت دنیا پر قائم کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے دے ہی دے گا، تر نہ سہی خشک، مگر وہ خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے، میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے مگر میں ان کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا اور میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کس طرح لڑے۔۔۔ہاں اگر وہ خود مان لیں تو میں اور میری بیوی حارج نہ ہوں گے آپ خود ان کو لکھیں مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے اس سے جہاں تک ہو سکے احتراز کریں اور منت سماجت سے کام لیں۔

خاکسار علی شیر بیگ از قادیان ۴ مئی ۱۸۹۱ء

(منقول از کتاب نوشتہ غیب صفحہ ۸_۱۲۶)

☆ مرزا قادیانی نے مرزا علی شیر کی بیوی کو جو خط لکھا وہ بھی ملاحظہ کر لیں:

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی (بیگم) کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناتے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اس لیے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھاؤ کہ یہ ارادہ موقوف کراؤ، اور جس طرح بھی تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو، اور اگر ایسا نہ ہو گا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ، تو فضل احمد عزت بی بی کے لیے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے سے گریز کرے، یا عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اسکو وارث نہ سمجھا جاوے، یا عذر کرے، تو اس کو عاق کیا جاوے، اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وارثت کا نہ ملے۔۔۔ جس دن (محمدی بیگم کا) نکاح ہو گا۔ اسی دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔ (راقم مرزا غلام احمد ۴ مئی ۱۸۹۱ء)

(منقول از کتاب نوشتہ غیب صفحہ ۹_۱۲۸، کلمہ فضل رحمانی صفحہ ۳_۱۵۲، عقیدہ ختم النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۵_۶۴۴)

☆ مرزا قادیانی کی بہو عزت بی بی نے اپنی والدہ کو خط لکھا کہ

سلام مسنون کے بعد اس وقت میری تباہی و بربادی کا خیال کرو، مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں کو سمجھاؤ، تو سمجھا سکتی ہو اور اگر نہیں تو پھر طلاق ہو گی اور ہزار طرح کی رسوائی ہو گی، اگر منظور نہیں تو خیر مجھے اس جگہ سے لے جاؤ، پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ (۶ مئی ۱۸۹۱ء)

(منقول از کتاب نوشتہ غیب صفحہ ۲_۱۳۱، کلمہ فیض رحمانی صفحہ ۱۵۳، عقیدہ ختم النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۶۴۵)

مرزا احمد بیگ کا بڑا لڑکا محمد بیگ (جو کہ محمدی بیگم کا بڑا بھائی تھا) حکیم نورالدین بھیروی کے پاس ایک بیماری کے سلسلہ میں زیر علاج تھا۔ اس محمد بیگ نے مرزا قادیانی کو کئی خط لکھے کہ آپ حکیم نورالدین سے کہیں کہ وہ مجھے محکمہ پولیس میں ملازم کروا دیں اس پر مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین بھیروی کو خط لکھا وہ بھی ملاحظہ کر لیں اس میں بھی محمدی بیگم سے نکاح کا نوکری کا لالچ دے کر آمادہ کرنے کی کوشش کی لکھا کہ

☆ مخدومی مکرمی وخویم مولوی حکیم نوردین صاحب۔۔۔ محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے ۔۔۔ آں مکرم کو معلوم ہوگا کہ اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت وکینہ رکھتا ہے اور ایسا ہی اس کی والدہ بھی، چونکہ خدا تعالیٰ نے بوجہ اپنے بعض مصالح کے اس لڑکے کی ہمشیرہ (محمدی بیگم) کی نسبت وہ الہام ظاہر فرمایا تھا۔ (محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے نکاح ہوگا ضرور)۔۔۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ امر۔۔۔ کیوں کر اور کس راہ سے وقوع میں آئے گا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نرمی کارگر نہ ہوگی۔۔ اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خطوط اس مضمون کے پہنچے کہ مولوی (نورالدین) صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں آپ براہ مہربانی اس کو بلا کر نرمی سے سمجھائیں کہ تیری نسبت انہوں (مرزا قادیانی) نے بہت کچھ سفارش لکھی ہے اور تیرے لیے جہاں تک گنجائش اور مناسب وقت ہو کچھ فرق نہ ہوگا۔ غرض آں مکرم میری طرف سے اس کے ذہن نشین کر دیں کہ وہ (مرزا قادیانی) تیری نسبت بہت تاکید کرتے ہیں۔ (مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

یہ تو تھا ملازمت کا لالچ دے کر محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کی کوشش مرزا قادیانی کا کرنا اب ملاحظہ کر لیں انعام و رشوت کا لالچ دے کر بھی اپنے مقصود کے حصول کی کوشش مرزا قادیانی نے کی مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے کہ

☆ محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے

رشتہ کرا دینے کی کوشش کی۔۔۔ وہ حضرت (مرزا) صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا ۔۔۔حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۷۶)

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کے لیے لالچ اور دھمکی ہر حربہ استعمال کیا اپنی بہو کو بھی طلاق دلوائی۔ اس کو قادیانی محقق قاضی نذیر لائلپوری نے بھی تسلیم کر رکھا ہے اور اپنے بیٹوں فضل احمد کو عاق کرنے کا بھی اشتہار دھمکی دیا اور اپنی پہلی بیوی کو بھی اسی جرم میں طلاق دے دی مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے سلطان احمد کے متعلق قطع تعلقی و عاق کا جو اشتہار شائع کیا وہ بھی ملاحظہ کر لیں تا کہ مرزا قادیانی کی گندی ذہنیت کا مزید اندازہ ہو سکے۔

☆ میرا بیٹا سلطان احمد۔۔۔ اور اس کی تائی۔۔۔ اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا نکاح کسی سے کیا جائے۔۔۔ اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔۔ لہذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۹۱ء ہے، عوام وخواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔۔۔ تو اس نکاح (محمدی بیگم) کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد۔۔۔ اپنی اس بیوی (عزت بی بی) کو۔۔۔ طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۹-۱۱، مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۸۶-۷)

☆ مرزا قادیانی کی اپنی دونوں بیٹوں کو عاق کی دھمکی پر مبنی خط و کتابت کا ذکر مرزا بشیر احمد نے بھی کیا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۶)

☆ مرزا قادیانی نے اس موقع پر اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی اس کا ذکر مرزا بشیر احمد نے بھی کیا ہے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۳۰)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی پیشن گوئی میں یہ الفاظ تھے کہ اس (احمد بیگ) کے گھر تفرقہ اور تنگی پڑے گی، غور کیجئے کہ تفرقہ اور تنگی کی مصیبت کس کے گھر ٹوٹی خود مرزا قادیانی کے، اس لیے اس کا گھر اپنا برباد ہوا۔ اس کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کو طلاق سے فضل احمد کا گھر برباد ہوا۔ مرزا کے دونوں بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد محروم الارث اور عاق ہو گئے۔ مرزا قادیانی کی اپنی بیوی کو طلاق، اس سے بھی یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوگئی،

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی کے دونوں بیٹوں نے مرزا کی تصدیق نہ کی جبکہ دوسری جگہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہ کی اور قبول نہ کیا اصل عبارت یہ ہے۔

☆ تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينفع من معارفها ويقبلني عيصدق دعوتي۔۔ الاذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷-۵۴۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۷-۵۴۸)

کیا اب ہم مرزا قادیانی کے ان بیٹوں کو کنجریوں کی اولاد کہہ سکتے ہیں۔

محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہونے کے باوجود اپنی وتی پر مرزا قادیانی کو ایمان کامل رہا مرزا قادیانی نے اپنا ایک خواب بیان کیا۔

☆ 14 اگست 1892ء مطابق 20 محرم 1309ھ آج خواب میں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیشن گوئی ہے باہر کی تکیہ میں بمعہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے، میں نے اس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا، اور میں نے دونوں ہاتھ اس

کے سر پر اُتارے ہیں اور پھر خواب میں میں نے یہی تعبیر کی ہے اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے، اور ایک کاغذ مہر ان کے ہاتھ میں ہے، جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۹۸-۹)

☆ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے شوہر سلطان محمد کے مرنے کی پیشن گوئی کرتے ہوئے لکھا کہ

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشن گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے، جس کی معیاد آج کی تاریخ سے جو 21 ستمبر 1893ء ہے۔ تقریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے، یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی ہیں۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۷۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۷۵)

محمدی بیگم سے نکاح پر یقین کامل ہونے کا مرزا قادیانی نے انگریزی عدالت گورداسپور میں بھی بیان دیا کہ احمد بیگ کی دختر (محمدی بیگم) کی نسبت جو پیشن گوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔۔۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت (محمدی بیگم) میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی، مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا،۔۔۔ عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی اُمید کیسی یقین کامل ہے یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔ (منظور الٰہی صفحہ ۲۴۴-۵)

مرزا قادیانی نے یہ الہام پورے یقین کامل سے متعدد مقامات پر بیان کیا ہے۔

کرامات الصادقین صفحہ سرورق آخر نمبر ا، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۲، تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۳، مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۹۷، جلد ا صفحہ ۹۹۳

مرزا قادیانی نے اس امر کو تقدیر مبرم (قطعی و یقینی) قرار دیا۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۳)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی ان تمام تر کوششوں لالچ و دھمکیوں اور شیطانی الہامات کے باوجود محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے 7، اپریل 1892ء کو بڑے دھوم دھام سے ہو گیا ذلت ورسوائی مرزا قادیانی کے مقدر میں تھی مرزا قادیانی نے اپنے گرو شیطان کے بل بوتے پر پھر بھی ہمت نہیں ہاری بلکہ مزید الہامات گھڑے کہ یہ محمدی بیگم سلطان محمد کی عارضی منکوحہ ہے بالآخر یہ میرے نکاح میں ضرور آئے گی مگر جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی یہ حسرت لے کر واصل فی النار ہو گیا مگر محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آئی۔ بلکہ وہ سلطان محمد کے نکاح میں اس نے لمبی عمر پائی مرزا سلطان محمد 1948ء میں فوت ہوا، جبکہ محمدی بیگم 1966ء میں فوت ہوئی اور محمدی بیگم سے مرزا سلطان محمد کی اولاد بھی ہوئی، مرزا قادیانی نے جب ہر طرف سے ناکامی کا سامنا کیا تو اس نے محمدی بیگم کے خاندان والوں کے لیے بددعائیں کرنا شروع کر دیں اور یہ بھی پیشن گوئی کر دی کہ محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ تین سال اور اس کا شوہر سلطان محمد اڑھائی سال کی مدت میں مر جائے گا۔

(کرامات الصادقین صفحہ سورق آخر نمبر، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۲)

مرزا قادیانی نے اس موقع پر مزید پیشن گوئیاں کرتے ہوئے لکھا کہ میں اشتہار 10 جولائی 1888ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت (محمدی بیگم) کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا یا فلاں وقت تک مر جائے گا مگر میری اس پیشن گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس

نکاح سے کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا، اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشن گوئی سچے ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۴۔۵، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲۴۔۵ وبمعناہ شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۷۷)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی ان عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ مرزا قادیانی شرم وحیاء سے عاری تھا اسلیے کہ محمدی بیگم کا سلطان محمد کی منکوحہ بن جانے کے باوجود مرزا قادیانی نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور اس کی عزت کو اچھالنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی اور ایک عرصہ دراز اس خبیث مشغلے میں دن رات بسر کیے، کسی بھی عام شریف آدمی سے ایسی خبیث حرکت کی توقع نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ اس کو اللہ کا نبی اور مامور مان لیا جائے۔ یہ مرزا قادیانی کی زندگی میں اس کا گھناؤنا کردار ہے اور یہی قادیانی مذہب کی شرافت ہے۔ اسی کو مدنظر رکھ کر قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے قادیانی نوجوان لڑکیوں کے ذریعے نوجوان مسلمان لڑکوں کو گمراہ کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں قادیانی نوکری اور چھوکری کا لالچ دے کر قادیانی بنانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی کے اپنے گھر کے حوالہ سے اگر ایسی صورت حال درپیش ہوتی ہے تو مرزا قادیانی اس کو بے حیائی کی حرکات قرار دیتا ہے۔ محمد بخش جعفر زٹلی نے اپنے رسالہ میں اعلان شائع کیا کہ میں عنقریب (مرزا قادیانی کی بیوی) نصرت جہاں بیگم سے نکاح کروں گا اور اس نے چند خواب اور بشارتیں بھی بیان کیں تو اس پر مرزا قادیانی کے تاثرات ملاحظہ کر لیں لکھا ہے کہ میری بیوی کی نسبت شیخ محمد حسین کے دوست جعفر زٹلی نے محض شرارت سے گندی خوابیں

بنا کر سراسر بے حیائی کی راہ سے شائع کیں اور میری دشمنی سے اس میں وہ لحاظ ادب بھی نہ رہا جو اہل بیت رسول کی پاک دامن خواتین سے رکھنا چاہیے مولوی کہلا نا اور یہ بے حیائی کی حرکات افسوس ہزار افسوس۔ (تحفہ گولڑ دیہ صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۹)

اگر مرزا قادیانی کی بیوی سے متعلق خواب اور بشارتیں سنانے والا بے حیا ہے تو کیا مرزا قادیانی کی بے حیائی تمام حدود کو کراس نہیں کر گئی۔ جو مدعی نبوت ہو کر سلطان محمد کی بیوی کے متعلق خواب بشارتیں الہامات نہ صرف سُناتا رہا بلکہ اشتہارات اور کتابیں شائع کرتا رہا۔ پھر مرزا قادیانی نے یہ سارے جھوٹ خدا کے الہام کے نام پر شائع کیے اس سے بڑھ کر بے حیائی کیا ہوگی، مرزا قادیانی بداخلاقی کی کس سطح تک گر چکا تھا کہ مرزا احمد بیگ اپنی مجبوری کے پیش نظر مرزا قادیانی کے پاس آتا ہے تو وہ اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر محمدی بیگم کے نکاح کی اپنی طرف سے شرط عائد کر دیتا ہے کیا کسی بھی شریف آدمی سے ایسی توقع کی جا سکتی ہے اور یہ ساری بے حیائی کو خدائی الہام و پیغام بتایا ہے۔

مرزا سلطان محمد کی موت کی پیش گوئی میں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے اس کی معیاد مقرر کی۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۷۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۷۸)

مرزا قادیانی کی مقرر کردہ یہ میعاد ۲۱، اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہو جاتی ہے گویا مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد ۲۱، اگست ۱۸۹۴ء کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا مگر اس پیشن گوئی کا جھوٹا ہونا روز روشن کی طرح پوری دُنیا کے سامنے واضح ہو گیا کہ اس میعاد میں سلطان محمد نہ مرا تو مرزا قادیانی نے اپنے متعلقین کو تسلی دیتے ہوئے پھر الہام بیان کیا کہ

اب بہت سے جاہل اس میعاد گزرنے کے بعد ہنسی کریں گے اور اپنی بدنصیبی سے صادق (مرزا قادیانی) کا نام کاذب رکھیں گے۔ لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہو گا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے

پورے ہو جائیں گے کیا کوئی زمین پر ہے جو ان کو روک سکے۔۔۔اے بدفطرتو اپنی فطرتیں دکھلاؤ لعنتیں بھیجو ٹھٹھے کرو، اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغ گو رکھو لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۱۶، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)

عذاب کی میعاد ایک تقدیر معلق ہوتی ہے جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے۔۔۔لیکن نفس پیشن گوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیوں کہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہ ٹلے گی پس اگر ٹل جائے، تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۹۔۳۹۸)

☆ مرزا قادیانی کو خدائی الہام میں اس امر میں شک سے بھی منع کر دیا کہ یہ ہو کر رہے گا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۲۲۲، صفحہ ۲۴۴)

☆ تقدیر مبرم کے متعلق مرزا کی یہ عبارت قابل غور ہے:

جب تقدیر مبرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی۔

(انوار الاسلام صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۸۰)

☆ اس پیشن گوئی کو مرزا قادیانی نے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا ہے لکھا کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشن گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشن گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسے ہی پوری کر دے گا۔

(انجام آتھم صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے دوٹوک لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ اگر سلطان محمد اس میعاد میں نہ مرا تو میں جھوٹا کذاب ہوں دوسرے مقام پر پھر لکھا کہ

یادرکھو کہ اس پیشن گوئی کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا، اے احمقو یہ انسان کا افتراءنہیں یہ کس خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸)

اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشن گوئیوں کو پوری کر دے گا اور اگر یہ باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشن گوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔۔۔ اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں۔۔۔ اگر اے خداوند یہ پیشن گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اور اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔۔۔ اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۴۵۲، تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۸۶، انوار الاسلام صفحہ ۹۔۲۸،

روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵۔۱۲۴)

اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو (سلطان محمد اس معیاد میں نہ مرے) تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۴، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۴)

قارئین کرام! قادیانیوں کو اپنے نبی اور مجدد کے ان بیانات پر آمین کہنی چاہیے کہ اس کے کذاب دجال لعنتی ہونے پر قادیانیوں کی طرف سے بھی مہر تصدیق ثبت ہو جائے، مرزا قادیانی ضروری ۱۸۸۸ء میں محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی پیشن گوئی کی تھی۔ جبکہ مرزا احمد بیگ نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد سے ۷؍ اپریل ۱۸۹۲ء کو کر دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۰، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۰)

پھر مرزا قادیانی نے مرزا سلطان محمد کی موت کی پیشن گوئی کی کہ یہ نکاح سے اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا اس حساب سے ۶، اکتوبر ۱۸۹۴ء کا دن مرزا سلطان محمد کی زندگی کا آخری دن ہونا چاہیے تھا مگر وہ تو زندہ رہا بلکہ نکاح کے بعد ۵۶ سال زندہ رہا اور ۱۹۴۸ء میں فوت ہوا اور محمدی بیگم جو مرزا قادیانی کے کذاب ہونے کا کھلا نشان تھی اس اپنے شوہر کے مرنے کے ۱۸ سال بعد فوت ہوئی۔ مرزا قادیانی کے مرنے کے بھی ۴۰ سال بعد تک محمدی بیگم سلطان محمد کے نکاح میں رہی ان تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ محمدی بیگم کے نکاح کے لیے مرزا قادیانی نے خدا پر افتراء کیا اور الہامات و پیشن گوئیاں گھڑتا رہا اگر یہ الہامات یا پیشن گوئیاں خدا تعالٰی کی طرف سے ہوتے تو مرزا قادیانی کو اس طرح کی ذلت و رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اس طرح کی پیشن گوئیاں گھڑنے والوں کے متعلق ہم خود مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ ہی نقل کر دیتے ہیں۔

ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشن گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کراوے۔

(سراج منیر صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷)

ہمارے ان تمام دلائل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مرزا قادیانی کی پیشن گوئی محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی اور اس کے ضمن میں کئی پیشن گوئیاں جھوٹی نکلیں مگر قادیانی سورج کی طرح روشن اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں قادیانی محقق عبدالرحمن خادم نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ مرزا صاحب کی یہ پیشن گوئی (اپنی تمام صورتوں میں) پوری ہوئی۔

(پاکٹ بک صفحہ ۴۴۶)

ہم اس پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی پڑھنا مناسب سمجھتے ہیں پھر قادیانیوں کی اس پیشن گوئی کے تناظر میں مرزا احمد بیگ وغیرہ کا بے دینی و بریہ قسم ہونا بیان کرتے ہیں جس طرح دوست محمد قادیانی کی کتاب آئینہ احمدیت قاضی نذیر لائلپوری کی تحقیق عارفانہ اور احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک میں مذکور ہے حالانکہ مرزا قادیانی کے سمدھی مرزا علی شیر کا خط ہم نقل کر چکے ہیں جس میں اس نے احمد بیگ کے سیدھے سادھے مسلمان ہونے کی تصریح کر رکھی ہے، بچہ قادیانی محقق ملک عبدالرحمٰن خادم نے پاکٹ بک اور قاضی نذیر نے تحقیق عارفانہ اور احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک میں سلطان محمد کا رجوع وتوبہ بیان کی ہے اس پر ہم چند معروضات پیش کررہے ہیں ان پر غور کریں اور قادیانیوں کے دجل وفریب کا اندازہ کریں۔

اولاً ہم پوری دنیائے قادیانیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ بتلاؤ اور ثابت کرو کہ سلطان محمد اور محمدی بیگم نے قادیانیت کو قبول کرلیا تھا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر رجوع وتوبہ کا کیا معنی اور پھر جب تک وہ قادیانیت کو قبول نہ کریں تمہارے فتوؤں سے تو وہ کافر ہی رہے، بلکہ مرزا قادیانی کے بقول کنجریوں کی اولاد رہے مرزا قادیانی کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور مرزا بشیرالدین محمود کی آئینہ صداقت اور انوار خلافت اور مرزا بشیر احمد ایم اے کی کتاب کلمۃ الفصل ہمارے دعوے کی تصدیق کرتی ہیں۔

ثانیاً توبہ کیسے ہونی چاہیے خود مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ۔

مثلاً اگر کافر ہے تو سچا مسلمان ہو جائے، اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو سچ مچ اس جرم سے دستبردار ہو جائے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کی رو سے سلطان محمد کی توبہ یہ ہونی چاہیے تھی کہ محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے بعد اور اپنے سسر کی موت سے متاثر ہو کر محمدی بیگم کو طلاق دے دیتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا، سلطان محمد کا نکاح سے پہلے نہ ڈرنا خود مرزا قادیانی کی عبارات سے ثابت

ہے اور نکاح کے بعد اس پر قائم رہنا بھی قادیانیوں کو مسلم ہے، نکاح کے دن ۷، اپریل ۱۸۹۲ء سے ۱۹۴۸ء تک ۵۶ سال وہ اس محمدی بیگم پر متصرف رہا اور اسے اس محمدی بیگم کے بطن سے مرزا قادیانی کی عبارات کے خلاف ایک درجن کے قریب اولاد بھی حاصل ہوئی، یہ بھی مرزا قادیانی کی صریح تکذیب پیشن گوئی ہے اس لیے کہ مرزا قادیانی نے تو پیشن گوئی میں کہا تھا کہ جس سے یہ بیاہی جائے گی اس کے لیے یہ نکاح بابرکت نہ رہے گا اس اعتبار سے مرزا کی پیشن گوئی یہ بھی جھوٹی نکلی سلطان محمد مالی پوزیشن کے اعتبار سے بھی ایک رئیس تھا۔ کئی مربعوں کا مالک تھا اور اس کو معقول پنشن ملتی تھی اور اس کے کئی بیٹے معقول روزگار پر تھے۔ اس اعتبار سے یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نکاح اس کے لیے کسی نحوست کا سبب نہ بنا۔ مرزا سلطان محمد کی زندگی مرزا قادیانی کے الہام بستر عیش کو بھی جھوٹا ثابت کر رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا سلطان محمد کے رجوع کی بات کرنا غلط بیانی ہے اس کا اصل جرم تو یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کے بستر عیش کی خواہش وتمنا کے پورا ہونے میں رکاوٹ تھا۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۸۸ء سے محمدی بیگم کے عشق کا شکار ہو کر نکاح کے لیے کوششیں شروع کیں ۱۹ برس تک ان انتھک کوششوں بے شمار الہامات پیشن گوئیوں خطوط لالچ دھمکیوں کا سلسلہ جاری رہا اس لیے کہ مرزا قادیانی تو دلی طور پر مطمئن تھا ناکامی کا تو کوئی تصور تک نہ تھا یہاں تک دعوے کیے کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

مگر مرزا قادیانی جس کی محبت میں مرا تھا۔ اس قدر ذلت و رسوائی بھی اُٹھائی وہ محبوب ہاتھ نہ آیا اور مرزا قادیانی ان حسرتوں کو لئے کف افسوس ملتا ہوا قبر میں چلا گیا پھر قادیانیوں کا اس مرزا کی پیشن گوئی کو اپنی تاویلات فاسدہ کے بھینٹ چڑھانا بے کار ہے اور جو شروط بیان کرتے ہیں وہ پیشن گوئی میں قطعاً موجود نہ تھیں قادیانیوں نے بڑی کوشش کی کہ مرزا قادیانی کو

سچا ثابت کرسکیں مگر یہ کہ مرزا قادیانی کی کذب بیانیاں تو خود اس کی اپنی عبارات سے ہی ظاہر ہیں یہی وجہ ہے۔قادیانی محقق قاضی نذیر اپنا اس بارے میں عجز کا اظہار کرتے ہوئے یہ لکھ کر جان چھڑاتے ہیں کہ

پیشن گوئیوں میں بعض دفعہ اجتہادی خطاء۔۔۔واقع ہوسکتی ہے

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ ۲۵۷)

پھر مرزا کے جس الہام کو بنیاد بنا کر توبہ پر موقوف کرتے ہیں یہ پیشن گوئی قاضی نذیر کے بقول وہ الہام تو مرزا قادیانی نے نظر انداز کردیا تھا چنانچہ قاضی نذیر لائلپوری کی عبارت ملاحظہ کرلیں کہ الہام ذیل **ایما المراۃ توبی توبی**۔۔۔کے نظرانداز ہوجانے کی وجہ سے اصل پیشن گوئی کے الہامی الفاظ **لا مبدل لکلمات اللہ** کے پیش نظر اجتہاد کیا کہ پیشن گوئی میں تاخیر ڈالی گئی ہے، یہ ٹلی نہیں ہے اس لیے آپ (مرزا) نے اس قسم کی عبارتیں یقین اور وثوق پر مشتمل تحریر فرمائیں کہ محمدی بیگم کا خاوند ضرور مرے گا اور وہ بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔ (احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ ۲۵۹)

پھر یہ خواب او خواب **ایماالمراۃ توبی** محمدی بیگم کی نانی کے متعلق ہیں انصاف سے کہیے اس کی نانی کو یہ جملہ کہنے سے نکاح فسخ کیسے ہوگیا چلئے اگر اس سے مراد محمدی بیگم بھی ہو تو توبہ سے نکاح کا رشتہ کیسے ٹوٹ گیا۔ بیوی اگر گناہ سے توبہ کرلے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے کس قدر عجیب بات ہے محمدی کا نکاح مرزا سے اللہ نے پڑھا اور زبردستی اس کے اقرباء نے کی کہ سلطان محمد کے حوالے کردی سلطان احمد اور فضل احمد کی ماں کو مرزا نے طلاق دے دی اور توبہ کرے محمدی بیگم کس چیز پر بہرحال یہ بات مانے بغیر چارہ نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ عظیم الشان پیشن گوئی جھوٹی نکلی حکیم نورالدین بھیروی نے اپنے دل کو کیسے تسلی دی ملاحظہ کرلیں:

حکیم نورالدین بھیروی نے لکھا ہے کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے

جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں۔۔۔میں نے بارہا عزیزم محمود کو کہا کہ اگر حضرت (مرزا قادیانی) کی وفات ہو جاوے، اور یہ لڑکی (محمدی) نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۷،ش ۶، جون جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷۹)

گویا اگر مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے نہ ہو تو اس کی اولاد یا جانشینوں میں سے کسی سے بھی ہو جائے، تو پیشن گوئی پوری ہے۔ مگر ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر ہے۔ ایسا بھی ہوا نہیں اور یقیناً نہیں۔

محمدی بیگم والی پیشن گوئی کے جھوٹی ہونے کو لاہوری قادیانی گروہ کے بانی مولوی محمد علی نے بھی دبے لفظوں میں مانا ہے۔ ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ

یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔۔۔ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں، کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے جب تک سب کو نہ لیا جائے، ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے صرف ایک پیشن گوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیشن گوئیوں کو چھوڑ دینا۔۔۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیشن گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

گویا مولوی محمد علی قادیانی نے بھی مرزا قادیانی کی محمدی بیگم سے نکاح والی پیشن گوئی کے جھوٹا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

قادیانی احمد بیگ کی موت کو مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل بنایا کرتے ہیں اولاً تو اس کا ثبوت غیر قادیانی لٹریچر سے قادیانیوں کو دینا چاہیے ثانیاً مرزا قادیانی کا ایک قانون ان کو پیش نظر رکھنا چاہیے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

دو جزوں میں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو وہ اس بات کو مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۷)

تو مرزا قادیانی کے قانون کے مطابق جب بنیادی پیشن گوئی مرزا کی جھوٹی نکلی کہ محمدی بیگم کا مجھ سے نکاح ہوگا تو دوسرے تمام اجزاء بھی باطل ٹھہرے پھر مرزا قادیانی کی گواہی کا کیا اعتبار ہے کہ جب ایک بات میں بھی جھوٹا نکلے تو اس کا اعتبار نہیں رہتا یہ مرزا قادیانی کا ہی اصول ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ۲۲۲، روحانی خزائن جلد۲۳ صفحہ۲۳۱)

الغرض مرزا قادیانی کی محمدی بیگم سے نکاح والی پیشن گوئی تمام صورتوں میں جھوٹی ثابت ہوئی۔

اس بحث کے آخر میں ہم مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی اقراری شہادت نقل کر رہے ہیں جس میں اس نے مرزا قادیانی کی پیشن گوئی محمدی بیگم سے نکاح والی کے جھوٹی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ ملاحظہ کرلیں مرزا بشیر الدین محمود نے بیان کیا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کی وفات ایسے وقت میں ہوئی جبکہ ابھی بعض پیشن گوئیاں پوری نہیں ہوئی تھیں اور چونکہ میں نے عین آپ کی وفات کے وقت ایک دو آدمیوں (قادیانیوں) کے منہ سے یہ فقرہ سُنا کہ اب کیا ہوگا۔ عبدالحکیم کی پیشن گوئی کے متعلق لوگ اعتراض کریں گے۔ محمدی بیگم والی پیشن گوئی کے متعلق لوگ اعتراض کریں گے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ میں خاموش سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی لاش مبارک کے پاس گیا اور سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر میں نے خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا اے خدا میں۔۔۔ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی پھر گئی تو میں۔۔۔ کھڑا ہوں گا۔ (مشعل راہ صفحہ۲۵، خطبات محمود جلد۱۹ صفحہ۲۱۰)

قادیان وکیل مبلغ بشارت حیدرآبادی نے بھی لکھا ہے کہ

محمدی بیگم والی پیشن گوئی بظاہر پوری نہیں ہوئی۔ (بشارت احمد۱۸۱)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی پیشن گوئی محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی نکلی اور سارے جہان میں مرزا قادیانی اور اس کے مریدین کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

مرزا قادیانی کی چھٹی پیشن گوئی: طاعون کے متعلق پیشن گوئیاں

جب اس صدی کی ابتداء میں ملک میں طاعون جیسی موذی وباء پھیلی تو مرزا قادیانی نے طاعون کے متعلق متعدد پیشن گوئیں کیں جو جھوٹی ثابت ہوئیں مثلاً

جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دُور نہ ہوگی۔

(دافع البلاء صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۵)

اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔۔۔ قادیان اس لیے محفوظ رکھا گیا کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔

(دافع البلاء صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۔۲۲۵)

طاعون دُنیا میں اس لیے آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ دکھ دیا گیا۔۔۔ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرلیں گے۔ (دافع البلاء صفحہ ۹۔۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۹)

طاعون دُنیا میں گو۔۔۔ستر برس تک رہے قادیان اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رہے گا کیوں کہ یہ اس کے رسول (مرزا قادیانی) کی تخت گاہ ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۰)

جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں سچا شفیع میں ہوں۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)

میں نے خدا سے ایک گروہ انسانوں کے لیے جو میرے قول پر چلنے والے (قادیانی) ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لیے خوشخبری پائی ہے۔

(کشتی نوح صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۹)

آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا۔۔۔جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی کہ میں ہر ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا، بشرطیکہ۔۔۔سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔

(کشتی نوح صفحہ ۲ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لیے جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۷۴)

مرزا قادیانی کی طاعون کے متعلق پیشن گوئی کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔ طاعون کی بیماری سے قادیان محفوظ رہے گا۔

۲۔ مرزا قادیانی کے گھر کی چار دیواری میں طاعون داخل نہ ہوگا۔

۳۔ مرزا قادیانی کے پیروکار جو بیعت میں داخل ہیں طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

۴۔ مرزا قادیانی کے انکار کرنے والے طاعون میں مبتلا ہوں گے۔

۵۔ طاعون کی بیماری اس وقت تک رفع نہ ہوگی جب تک مرزا قادیانی کو مان نہ لیا جائے

مرزا قادیانی کی طاعون کے متعلق پیشن گوئی کے اجزا خمسہ جس پر اس کی درج بالا عبارات شاہد ہیں مگر مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی اپنی تمام صورتوں میں جھوٹی ثابت ہوئی، اس پر درج ذیل دلائل ہیں:

اولاً اس پیشن گوئی کا پہلا جز کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا کیا ایسا ہوا نہیں اور یقیناً نہیں خود مرزا صاحب نے ایک اعلان میں کہا کہ آج کل ہر جگہ مرض طاعون زور پر ہے اس لیے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے لیکن۔۔۔

(اخبار البدر قادیان ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۷۸)

مرزا قادیانی کے لفظ نسبتاً سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون سے قادیان یقیناً محفوظ نہیں تھا، اس اعلان سے آٹھ ماہ قبل اخبار بدر کے ایڈیٹر نے لکھا تھا کہ

قادیان میں جو طاعون کی چند واردا تیں ہوئی ہیں ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس نشان سے ہمارے منکر اور مکذب کوئی فائدہ اُٹھاتے اور خدا کے کلام کی قدر اور عظمت اور جلال ان پر کھلتی انہوں نے پھر سخت ٹھوکر کھائی۔ (اخبار البدر قادیان ۲۴، اپریل ۱۹۰۳ء)

گویا قادیانی ایڈیٹر کی خواہش یہ ہے کہ پیشن گوئی کے جھوٹی ثابت ہونے پر بھی مرزا قادیانی پر اعتقاد اور بڑھنا چاہیے اور ایسے بے وقوف ان کو مزید درکار ہیں اسی ایڈیٹر نے ایک اور موقع پر اخبار میں لکھا کہ قادیان میں طاعون حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا قادیانی) کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کر رہی ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء)

طاعون کی بیماری کے ایام میں تو قادیان کا سکول بھی بند کر دیا گیا اور سرکاری روزنامچے میں صرف مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء میں ۳۱۳ اموات جو قادیان میں طاعون کی وجہ سے واقع ہوئیں درج ہوئیں قادیان کی آبادی ان دنوں اٹھائیس سو اشخاص پر مشتمل تھی، لوگ خوفزدہ ہو کر قادیان کو چھوڑ کر چلے گئے، تمام قادیان ویرانی کا منظر پیش کرنے لگا۔ یہاں تک کہ مرزا قادیانی اپنے متعلقین کے سمیت قادیان سے باہر باغ میں چلے گئے، مرزا قادیانی نے اپنے مرید کو خط میں لکھا ہے کہ

میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہوں، اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے۔لیکن ۔۔۔ دس یا پندرہ جون تک انشاءاللہ میں اسی جگہ باغ میں ہوں۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۲۴)

مرزا بشیر الدین محمود نے بھی اپنے خطبہ جمعہ میں کہا کہ

آپ (مرزا قادیانی) خدا تعالیٰ کے کلام کا ادب واحترام کرتے ہوئے باغ میں تشریف لے گئے، کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا

قادیانی) طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے اور تعجب ہے کہ میں نے بعض احمدیوں کے منہ بھی یہ بات سُنی ہے۔ الخ

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ش ۱۴۴، مؤرخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۳ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۳)

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ میرا لڑکا بیمار ہو گیا (ملخصاً)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴ صفحہ ۲۵۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷، صفحہ ۲۶۵)

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے ۔۔۔ پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے ارد گرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں۔ (سلسلہ احمدیہ جلد ا صفحہ ۱۲۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کی پیشن گوئی کی تھی وہ سراسر جھوٹی نکلی اس لیے کہ قادیان طاعون سے یقیناً محفوظ نہیں رہا خود مرزا قادیانی کے اقرار سے بھی یہی ثابت ہے۔ قاضی نذیر قادیانی کا یہ کہنا بے جا ہے کہ قادیان میں ویرانی نہ ہوئی تھی حالانکہ خود مرزا قادیانی جماعت سمیت اپنے گھروں کو چھوڑ کر باغ میں چلے گئے مگر ستیاناس ہو اس اندھی عقیدت کا کہ جس میں جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کئی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

ثانیاً مرزا قادیانی کی پیشن گوئی طاعون کا دوسرا جزو یہ تھا کہ مرزا قادیانی کے گھر کی چار دیواری میں جو ہوگا وہ مرض طاعون سے محفوظ رہے گا۔ ایسا ہوا یقیناً نہیں خود مرزا قادیانی نے اپنے مرید نواب محمد علی خاں کو خط میں لکھا کہ

بڑی نحوتاں (شاید ملازمہ ہو) کو تپ ہو گیا تھا۔ اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔ لیکن میری

دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔ احتیاطاً نکال دیا ہے، ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلی نکل آئی، اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ غرض ہماری اس طرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے۔۔۔ آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی، بخار ہو گیا ہے۔۔۔ میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ یہ وہم گزرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے اور خطرناک آثار ظاہر ہو گئے۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶۷، طبع ربوہ)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ مرض طاعون سے مرزا قادیانی کے گھر کی چار دیواری بھی محفوظ نہ رہی اوپر ہم حقیقۃ الوحی کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا شریف احمد کے انہی طاعونی ایام میں بیمار ہونے کا نقل کر چکے ہیں اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر کی چار دیواری مرض طاعون سے محفوظ نہ رہی اور اگر واقعی محفوظ رہتی تو مرزا قادیانی کو اس چار دیواری کو چھوڑ کر باغ میں پناہ گزیں ہونے کی ضرورت کیوں پیش آتی پھر مرزا قادیانی کے نزدیک جب انسان کا ایمان کامل ہو جاتا ہے تو اس کی نظر ایمانی میں اسباب کا سلسلہ بالکل معدوم ہو جاتا ہے، اس کا سارا بھروسہ اور توکل اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ جلد ۷ صفحہ ۸۔ ۵۰۷ طبع لاہور)

مگر خود مرزا قادیانی انہی طاعونی ایام میں فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔۔۔ گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں (طاعونی) جراثیم مر جاویں۔۔۔ انگیٹھی۔۔۔ (میں) کوئلہ ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر۔۔۔ جلایا جاتا تھا۔۔۔ کمرہ۔۔۔ اندر سے بھٹی کی طرح تپتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۴۵)

بات اس سے بھی ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر کی چاردیواری بھی مرض طاعون سے محفوظ نہ تھی اور اس کی یہ پیشن گوئی یقیناً جھوٹی نکلی۔

ثالثاً مرزا قادیانی کی پیشن گوئی کا تیسرا جزو یہ تھا کہ اس کے پیروکار طاعون کی وباء سے محفوظ رہیں گے کیا ایسا ہوا یقیناً نہیں مرزا قادیانی کے تمام پیروکار تو ایک طرف رہے اس کا مسکن قادیان طاعون سے محفوظ نہ رہا تھا۔ مرزا قادیانی نے اپنے مریدین و پیرو کے بارے لکھا ہے کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۸)

اگر ایک شخص ہماری جماعت میں سے طاعون سے مرتا ہے تو بجائے اس کے سو آدمی یا زیادہ ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۸)

اگر ہماری جماعت کا کوئی شخص طاعون سے مر جائے اور اس وجہ سے ہماری جماعت کو ملزم گردانا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ محض دھوکہ اور مغالطہ ہے۔ الخ

(ملفوظات احمدیہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۸)

ان عبارات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مرزا قادیانی کے پیروکار بھی طاعون کے مرض سے محفوظ نہ رہے تو مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی کہ اس کے پیروکار اس مرض طاعون سے محفوظ رہیں گے جھوٹی ثابت ہوئی۔

رابعاً مرزا قادیانی کی پیشن گوئی کا چوتھا جزو یہ تھا کہ اس کو نہ ماننے والے طاعون کا شکار ہوں گے، تو مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی نکلی اس لیے کہ ہندوستان میں اس وقت لاکھوں کی تعداد میں مرزا قادیانی کے منکرین و معاندین موجود تھے مگر کیا قادیانیوں کے

علاوہ تمام لوگ طاعون کی مرض میں مبتلا ہو کر مر گئے تھے نہیں اور یقیناً نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی اس وقت تکفیر و تردید کرنے والے بے شمار علماء و مشائخ اہل سنت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، قاضی فضل احمد لدھیانوی موجود تھے کیا یہ مرض طاعون میں مبتلا ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے نہیں اور یقیناً نہیں۔

خامساً مرزا قادیانی کی پیشن گوئی کا پانچواں جزو یہ تھا کہ طاعون اس وقت تک دفع نہ ہوگا جب تک لوگ مرزا قادیانی کو مان نہ لیں تو کیا طاعون اس وقت رفع ہوا جب تمام لوگ قادیانی ہو گئے تھے تو یہ یقیناً جھوٹ ہے بلکہ کافی تعداد میں لوگ ایسے تھے جو مرزا قادیانی پر اعتقاد سے پھر گئے تھے۔ بات سورج کی طرح روشن ہو گئی کہ مرزا قادیانی کی طاعون کی پیشن گوئی اپنی تمام صورتوں اور اجزاء کے ساتھ بھی جھوٹی ثابت ہو گئی۔

مرزا قادیانی کی ساتویں پیشن گوئی: ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی

مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو مرزا صاحب کے عیسائیوں سے بھی خوب علمی مناظرے ہوئے اشتہار بازی ہوئی، نوبت گالی گلوچ پر بھی نہ ٹھہری بلکہ مقدمات تک بات پہنچ گئی، ان تمام معرکوں میں سب سے زیادہ مشہور ڈپٹی پادری عبداللہ آتھم کا قصہ ہے اور یہ وہی آتھم ہے جس کے متعلق مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ آتھم صاحب عیسائیوں میں سے شریف اور سلیم المزاج ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۶۰، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۰)

مرزا قادیانی اور ڈپٹی آتھم کے مابین امرتسر میں ایک مناظرہ بھی ہوا ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی واقع امرتسر میں یہ مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں حکیم نورالدین بھیروی احسن امروہی اور شیخ اللہ دتہ مرزا قادیانی کے معاون تھے۔ دوسری طرف پادری ٹھاکر داس ٹمس ہاؤل اور ڈاکٹر مارٹن کلارک آتھم کے معاونین تھے الوہیت مسیح کے موضوع پر یہ مناظرہ طے تھا۔ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے لے کر ۵ جون ۱۸۹۳ء تک یہ مناظرہ ومباحثہ جاری رہا، مناظرہ کے آخری دن ۵ جون ۱۸۹۳ء کو تمام لوگوں کے سامنے مرزا قادیانی نے یہ الہامی پیشن گوئی کی کہ آتھم پادری ۵ جون ۱۸۹۳ء سے لے کر پندرہ ماہ تک اس عرصے میں ہاویہ میں گرادیا جائے گا مر جائے گا جس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء بنتی ہے مرزا قادیانی نے صریح لفظوں میں لکھا کہ

☆ آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا

جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے
اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی، اور اس وقت جب یہ پیشن گوئی ظہور
میں آوے گی۔ بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض
بہرے سننے لگیں گے۔

(جنگ مقدس صفحہ ۲۱۰-۲۰۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱-۲۹۲)

ہاویہ میں گرانے سے مرزا قادیانی نے کیا مراد لی ہے اس کی تشریح مرزا قادیانی نے
الہام سے یوں کی ہے کہ

☆ وبشرنی ربی بعد دعوتی بموته الٰی خمسه عشر الشهر من یوم خاتمة
البحث اور میری دعا کے بعد مجھے میرے رب نے بشارت دی ہے کہ آتھم خاتمہ بحث کے بعد
کے دن سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا۔

(کرامات الصادقین صفحہ ۱۲۱، روحانی خزائن جلد ۷، صفحہ ۱۶۳)

☆ مرزا قادیانی اس پیشن گوئی کے الہامی ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے لکھا کہ
سو الحمد لله والمنة کہ اگر یہ پیشن گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ ہوتی تو
ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ ظالم انسان کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں
دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا
ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا میں حیران تھا کہ اس
بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی
کہ اس نشان کے لیے تھا۔ میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشن گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ
فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے
بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل

کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس صفحہ ۲۱۱، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

☆ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہو اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔

(جنگ مقدس صفحہ ۲۱۱، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۳)

مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ

آتھم پادری خاتمہ بحث کے بعد پندرہ ماہ کے اندر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

حق کی طرف رجوع کا جملہ قابل غور ہے حق کا مطلب جاننے کے لیے پیشن گوئی کا یہ جملہ پڑھیے:

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ یعنی جھوٹ سے مراد عاجز انسان کو خدا بنانا ہے اور سچ کہا ہے "اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے" یعنی خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے اس پیشن گوئی کی رو سے رجوع الی الحق کا مفہوم صرف یہی ہو سکتا ہے کہ تثلیث کے عقیدہ سے تائب ہو کر عقیدہ توحید کو قبول کر لے۔

اب مرزا قادیانی کی پیشن گوئی الہامی کے مطابق آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ضرور مر جائے گا۔

قارئین کرام! اگر یہ پیشن گوئی مرزا واقعی الہام ربانی سے ہوتی تو مرزا قادیانی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر کہتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اسی لیے جب

دن گزرتے گئے اور قادیانی حلقوں میں اضطراب بڑھتا گیا۔خود مرزا قادیانی بہت پریشان تھے جب مقررہ وقت میں صرف چودہ دن رہ گئے اور آتھم تندرستی سے زندہ تھا۔ بڑھاپے کے باوجود تو مرزا قادیانی نے اپنے ایک مرید منشی رستم علی کو خط میں لکھا کہ

☆ عنایت نامہ مع کارڈ پہنچا۔اب تو صرف چندروز (چودہ دن) پیشن گوئی (آتھم کے مرنے کی) میں رہ گئے ہیں دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچاوے، شخص معلوم (آتھم) فیروز پور میں ہے اور تندرست وفربہ ہے خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلاء سے بچاوے آمین ثم آمین باقی خیریت ہے مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

☆ وقت مقررہ میں جب ایک دن رہ گیا تو کیا ہوا مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

جب آتھم کی معیاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ (عبداللہ سنوری) اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور اس پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔۔۔ہم نے یہ وظیفہ تقریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔۔۔اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے،اور فرمایا جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سُرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے،اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۶۳-۱۶۲)

معلوم ہوا مرزا قادیانی نے جب آتھم کے تندرست ہونے کا سُنا تو اس کے پاؤں کے نیچے زمین نکل گئی۔ اس نے خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے سفلی عملیات وغیرہ کا بھی سہارا لیا تا کہ کسی صورت یہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔

جب میعاد کا دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء آ گیا تو اس دن کی حالت قادیانیہ خود مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی زبانی ملاحظہ کر لیں کہ

☆ جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں بُرا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے۔۔۔ وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے ان کی چیخیں سو سو گز تک سُنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے۔ یا اللہ آتھم مر جائے، مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸، ش ۱۶۳، مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء، خطباتِ محمود جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۰)

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے دوسرے مقام پر لکھا کہ

حضرت مسیح موعود نے جب آتھم والی پیش گوئی کی اور معیاد کے ختم ہونے کا دن آیا تو مجھے وہ نظارہ اب تک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چیخیں مار مار کر دعائیں کرنے لگے کہ الٰہی یہ پیش گوئی ضرور پوری ہو جائے ایک پٹھان عبدالعزیز ہوا کرتا تھا وہ تو دیوار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر مارتا اور کہتا خدایا رب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے، حضرت مسیح موعود کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ باہر

تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چیخیں مار مار کر انہوں نے آسمان سر پر اٹھالیا ہے اگر جھوٹے ہوں گے تو ہم ہوں گے ان کو کس بات کی فکر ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۴۳۲)

☆ قادیانی محقق و مؤرخ یعقوب علی عرفانی نے لکھا ہے کہ

آتھم کی پیشن گوئی کا آخری دن آ گیا اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں اور دل سخت منقبض ہیں بعض لوگ ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں ہر طرف سے اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہیں لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں کہ اے خداوند ہمیں رسوا مت کریو غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے ہیں۔

(سیرۃ مسیح موعود صفحہ ۷)

☆ رحیم بخش قادیانی نے اپنے والد قادر بخش کے متعلق لکھا ہے کہ

۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیشن گوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا۔ آپ (قادر بخش ماسٹر) قادیان میں تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا مگر جب سورج غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈولنے لگے آپ فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی لیکن جس وقت حضور (مرزا) نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی، تو طبیعت بشاش اور انشراح صدر پیدا ہو گیا اور ایمان تازہ ہو گیا (قادر بخش) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جا کر عبداللہ آتھم کو خود دیکھا عیسائی اسے گاڑی میں بٹھائے ہوئے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لئے پھرتے تھے لیکن اسے دیکھ کر یہ (میں) سمجھ گیا کہ واقع میں یہ مر گیا ہے اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے جسے لیے پھرتے ہیں آج نہیں تو کل مر جائے گا۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۵ ش ۳۴، مؤرخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء)

ان تمام حیلوں دعاؤں اور وظائف کے باوجود ڈپٹی آتھم بدبخت زندہ صحیح و سالم رہا اور وہ بھی خدا کی بشارتیں ملنے اور قسمیں اُٹھانے کے باوجود آتھم نہ مرا قادیانیوں کے چہروں پہ ہوائیاں اُڑ رہی تھیں ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کا دن بھی گزر گیا مرزا قادیانی اور اس کے مریدین کو ندامت اور ذلت و رسوائی کی وجہ سے سر چھپانے کی جگہ نہ مل رہی تھی۔ ۶ ستمبر کی صبح ہوتے ہی بدبخت عیسائیوں نے مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر آتھم پادری کی قیادت میں بڑا جلوس نکالا اور اشتہار شائع کیے، مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے کا اقرار بادل نخواستہ قادیانیوں کو بھی کرنا پڑا نواب محمد علی خاں قادیانی نے حکیم نورالدین کے نام اپنے خط میں واضح دوٹوک لفظوں میں مان لیا کہ

☆ اب کیا یہ پیشن گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی، نہیں ہرگز نہیں عبداللہ آتھم اب تک صحیح و سالم موجود ہے اور اس کو یہ سزائے موت باویہ میں نہیں گرایا گیا۔۔ میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی، دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے۔ تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیشن گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو لڑکے کی پیشن گوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مر گیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی اب اس معرکہ کی پیشن گوئی کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں تو غضب ڈھادیا۔۔۔

(اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۸۔۱۶۷ از صلاح الدین، آئینہ حق نما صفحہ ۱۰۰۱ از یعقوب عرفانی)

قادیانی محقق قدرت اللہ سفوری نے بھی لکھا ہے کہ۔

☆ جب عبداللہ آتھم کی پیشن گوئی کی مدت پوری ہوگئی اور وہ نہ مرا۔ (سیرت احمد صفحہ ۱۷۷)

پھر مرزا قادیانی کے خلاف عیسائیوں کے جلوس او اشتہارات کا تذکرہ خود قادیانی محقق و مؤرخ دوست محمد شاہد نے بھی کی ہے مرزا بشیر احمد نے بھی عیسائیوں کے جلوس وغیرہ کا ذکر کیا ہے (سیرت المہدی جلد ۴ صفحہ ۴۴) عیسائیوں کے جلوس اور اشتہارات سے ایک چیز بالکل

واضح ہے کہ آتھم ڈپٹی اور اس کے متعلقین نے پیشن گوئی کی شرط رجوع الی الحق کو پورا نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ اپنے کفریات وطغیان پر ڈٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مرزا قادیانی کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ اور جبریل امین کی بہت توہین وتنقیص کی نہ صرف ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء بلکہ آتھم دین اسلام اور مرزا قادیانی کے خلاف مسلسل لکھتا رہا اس نے انہی ایام میں (پندرہ ماہ میعاد والے میں) ایک نہایت زہریلی کتاب خلاصہ مباحثہ لکھی جس میں مسئلہ تثلیث پر دلائل دیئے اور دین اسلام کا مذاق اُڑایا ان واقعات کی موجودگی میں قادیانیوں کا آتھم کے رجوع الی الحق کو بیان کرنا صرف طفل تسلی نہیں تو کیا ہے پھر آتھم کے ان تمام امور کی ایک بڑی دلیل تو خود اس (آتھم) کا خط جو اخبار وفادار لاہور ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا جو آتھم کے رجوع الی الحق کی تردید کے لیے کافی شافی ہے جب آتھم نے یقیناً رجوع الی الحق نہیں کیا تھا۔ تو وہ ہلاک کیوں نہیں ہوا جب کہ پیشگوئی خدا کی طرف سے تھی اور مرزا قادیانی نے اس پر قسمیں اُٹھا کر کہا تھا کہ وہ اللہ ضرور ایسا کرے گا، ضرور کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی بات نہ ٹلے گی اس اعتراض کے جواب میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ

☆ (خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو توڑ سکتا ہے کیونکہ) چونکہ سزا دینا یا سزا کا دعویٰ کرنا خدائے تعالیٰ کی صفات میں داخل نہیں جو اُم الصفات ہیں کیونکہ دراصل اس نے انسان کے لیے نیکی کا ارادہ کیا ہے اس لیے خدا کا وعدہ بھی جب تک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں۔

(انجام آتھم صفحہ ۱۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۰)

☆ پھر مرزا قادیانی نے آتھم کے متعلق لکھا کہ وہ بظاہر تو زندہ ہے مگر حقیقت میں مر گیا۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ

آتھم نے اپنی کمال سراسیمگی سے پیشن گوئی کی میعاد میں دُنیا پر ظاہر کر دیا کہ وہ پیشن

گوئی کی عظمت سے سخت خوف میں پڑھ گیا اور اس کے دل کا آرام جاتا رہا اکثر وہ روتا تھا۔۔۔آتھم صاحب موت سے پہلے ہی مر گئے، اور ہماری سچائی کے پوشیدہ ہاتھ نے ایسا انہیں دبایا کہ گویا وہ زندہ ہی قبر میں داخل ہو گئے،

(انجام آتھم صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰)

پھر مرزا قادیانی نے اپنے مریدین کو تسلی دیتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اسے بتایا ہے کہ اس نے آتھم کو مزید کچھ عرصہ کے لیے مہلت دے دی ہے اس لیے وہ وقت مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو نہیں مرا، مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا کہ

اطلع الله علی همه وغمه

خدا تعالیٰ نے اس کے ہم وغم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۲ صفحہ ۲۲ حاشیہ، انوار الاسلام صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲، جلد ۱۰ صفحہ ۲۲)

مرزا قادیانی کی کتاب انوار الاسلام ۲۷، اکتوبر ۱۸۹۴ء کی تصنیف ہے جبکہ پیشن گوئی کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ تھی اس میعاد کے گزرنے کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد خدا نے مرزا قادیانی کو بتلایا کہ ہم نے اسے مہلت دے دی ہے اس لیے وہ میعاد میں نہیں مرا، اگر یہ الہام خدائی ہوتا تو مرزا قادیانی کو بروقت پتہ چل جاتا نہ اس طرح ذلت ورسوائی اسے نصیب ہوتی اور نہ قادیان میں ماتم برپا ہوتا۔ پھر اس کے تقریباً ۸ سال بعد مرزا قادیانی نے اپنی ذلت ورسوائی پر پردہ ڈالنے ایک نئی چیز کا انکشاف کیا کہ آتھم نے اسی مجلس ۵ جون ۱۸۹۳ء میں رجوع کر لیا تھا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۹)

قارئین کرام! اس لیے تو کہتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، اگر آتھم نے اس مجلس میں رجوع الی الحق کر لیا تھا، تو پندرہ ماہ مضطرب رہنے کی اور پیشن گوئی کے بیان کی اور سفلی عملیات اپنانے وغیرہ کی کیا ضرورت تھی۔ اور اگر صرف دجال کے لفظ کے استعمال سے ہی

رجوع ہوتا تو پیشن گوئی میں اس کی تصریح چاہیے تھی اس کے باوجود ہمارے سوالات اس پر بھی قائم ہیں کہ پندرہ ماہ اضطراب کیوں رہا؟ اور اگر اسی دن رجوع ہو گیا تھا تو پیشن گوئی وہیں ختم ہو گئی تھی پھر مرزا قادیانی کی اس پر بھی اپنی تسلی نہیں ہوئی، تو اس نے پینترا بدلا، اور لکھ دیا کہ پیشن گوئی میں پندرہ ماہ کی میعاد تھی ہی نہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمیوں کے روبرو یہ کہا تھا، کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷)

حالانکہ مرزا قادیانی کی پیشن گوئی میں پہلے اور پیچھے کا کوئی ذکر نہیں تھا وہاں تو صرف اتنا ہی ہے عبداللہ آتھم کی نسبت پیشن گوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہوگا، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۲)

پھر مرزا قادیانی نے پینترا بدلا، کہ پیشن گوئی میں لفظ ہاویہ سے مراد موت نہیں تھی، بلکہ دماغی بے چینی تھی، جس میں آتھم پندرہ ماہ مبتلا رہا لہذا پیشن گوئی پوری ہوگئی، مرزا قادیانی نے اس کو ان الفاظ میں لکھا کہ

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ میں گرائے جانے کہ جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا۔ (انوار الاسلام صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۶۔۵۱)

حالانکہ ہاویہ کی تشریح ہم نے خود اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ مرزا قادیانی کی کتب کرامات الصادقین اور حقیقۃ الوحی سے نقل کر دی ہے پھر پیشن گوئی کے الفاظ پر غور کیجئے کہ "ہاویہ میں گرایا جائے گا۔۔۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" تو انوار الاسلام کی مذکورہ

عبارت سے تو ثابت ہوا، تو وہ ہاویہ اصل میں گرا دیا گیا تھا اس لیے کہ اس نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تھا۔ لیکن اعجاز احمدی صفحہ ۲ میں مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا کہ آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کر لیا تھا۔

اب قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے اگر وہ آتھم حق کی طرف رجوع کر چکا تھا تو پھر اسے اصل ہاویہ میں کیوں گرا دیا گیا اور اگر رجوع نہیں کیا تھا تو زندہ کیوں رہا مرزا قادیانی کی یہ عبارت بھی پیش نظر رہے، کہ

کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱)

قارئین کرام اب یہ تو قادیانی ہی بتلائیں گے کہ مرزا قادیانی کی ذلت کا فیصلہ تو خود اس کے قلم سے ہو گیا ایک مرتبہ پھر مرزا قادیانی کی الہامی پیشن گوئی پیش نظر رہے کہ

۱۔ مرزا قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو پیشن گوئی کی تھی کہ آتھم اب سے پندرہ ماہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ کے اندر اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا مر جائے گا۔

۲۔ اور جب یہ پیشن گوئی پوری ہو گی تو بعض اندھے دیکھنے لگیں گے بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

۳۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو مجھے ذلیل کیا جائے مجھے رسوا کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دی جائے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو، پیشن گوئی کی معیاد ختم ہونے سے ایک دن پہلے قادیان میں مرزا قادیانی سمیت تمام جماعت قادیان کا اضطراب اور چیخ و پکار اور ماتم کا سماں پیدا کرنا پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کی یہ عبارت پڑھ لیں لکھا کہ

☆ ایک جھوٹا شخص جب کسی اپنی پیشن گوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جھوٹ کھل جائے گا تو بے

شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہےاوراس کی خبیث ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اس سے صادر ہوں۔ (کتاب البریہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۳۸)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی پادری ڈپٹی آتھم کی موت کی پیشن گوئی یقیناً جھوٹی نکلی اور اپنے کیے ہوئے فیصلہ سے وہ خود ذلیل رسوا جھوٹا سب لعنتیوں سے بڑالعنتی ثابت ہوگیا۔

قارئین کرام! اسی طرح کی پیشن گویاں مرزا قادیانی اکثر کرتا رہتا تھا پھر جب وہ جھوٹی ثابت ہو جاتیں تو پھر ان کی تاویلات فاسدہ اور اگلی پیشن گوئی کا پروگرام بنالیتا اسی طرح کی پیشن گوئی اس نے ڈاکٹر عبدالحلیم پٹیالوی جو کہ پہلے اس کا مرید صادق تھااور مرزا نے اسے اپنے اصحاب تین سو تیرہ میں بھی شمار کیا ہے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۱صفحہ ۳۲۷اور مرزا قادیانی نے اسی ڈاکٹر مذکور کی بڑی تعریف وتوصیف بھی کی ہے ازالہ اوہام جلد ۲صفحہ ۸۰۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۷ کے متعلق کی تھی، جوکہ مرزائیت سے تائب ہوگیا اس پیشن گوئی کو اس نے اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۳صفحہ ۳۳۷ کیا ہے۔

☆ مرزا قادیانی نے دعا کی کہ اے میرے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور مخلص ہیں پس تو مجھے ہلاک کر جیسا کہ تو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۸صفحہ ۴۴۹)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے دشمنوں میں اس دور میں بھی جلیل القدر اولیائے کرام اور علماء اہل سنت شامل تھے، اسی بناء پر مرزا قادیانی کی یکطرفہ بددعا کی وجہ سے مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صبح ساڑھے دس بجے عبرتناک موت وبائی ہیضے سے مرگیا جبکہ یہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزا قادیانی کی موت سے ۱۱سال بعد ۱۹۱۹ء میں اس دُنیا سے چل بسا۔

ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی جوضمنی طور پر ہم نے پیش کی ہے وہ بھی جھوٹی نکلی اور آتھم بدبخت کے متعلق جو پیشن گوئی مرزا قادیانی نے کی تھی وہ بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزا قادیانی کی آٹھویں پیشن گوئی مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریل چلنے کی

مرزا قادیانی نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین سال کے اندر ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۵ء تک ریل چلنے کی پیشن گوئی کی اور اسے مسیح موعود کے زمانے کا یک عظیم الشان نشان قرار دیا مرزا قادیانی نے لکھا کہ

☆ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اُونٹ بیکار ہو گئے اور پیشن گوئی آیت کریمہ واذالعشار عطلت پوری ہوئی، اور پیشن گوئی حدیث ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے، یہی اس پیشن گوئی کا ظہور ہے، جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی، جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۸)

☆ یہ پیشن گوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی کیوں کہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی، وہی مکہ معظمہ آئے گی اور اُمید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا۔۔۔ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے۔۔۔اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل کا تیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دُنیا میں ریل کا پھر جاتا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۹، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۵)

تحفہ گولڑویہ کتاب یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو اور اعجاز احمدی ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئیں۔

اس اعتبار سے مرزا قادیانی کی پیشن گوئی کے مطابق تین سال کے اندر یعنی ۱۹۰۵ء تک مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چل جانی چاہیے تھی۔ ۱۹۰۵ء تک تو ایک طرف مرزا قادیانی کی موت کو ایک صدی سے زائد عرصہ گزر گیا ہے مگر اب تک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریل نہیں چلی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی نکلی۔

مرزا قادیانی کی نویں پیشن گوئی، میاں منظور محمد کے گھر ۹ نام والا لڑکا پیدا ہونے کی

مرزا قادیانی کا مرید میاں منظور محمد قادیانی جس کی بیوی کا نام محمدی بیگم (مرزا قادیانی جس محمدی بیگم کے عشق میں پاگل ہوا وہ محمدی بیگم اور ہے) تھا۔ اس کی دو لڑکیاں جن کے نام حامدہ اور صالحہ تھیں حامدہ کا نکاح کرم داد سے اور صالحہ کا نکاح میر اسحاق (مرزا قادیانی کا سالا) سے ہوا، میاں منظور محمد کی بیوی مذکورہ اپنی پہلی بیٹی حامدہ کی پیدائش سے کچھ عرصہ بعد ۱۹۰۶ء میں جب دوبارہ حاملہ ہوئی، تو مرزا قادیانی نے میاں منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی پیشن گوئی کر دی۔

☆ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا کہ

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیکھا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے، تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:

بشیر الدولہ

فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے، ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا، جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت ہو، لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا، خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۸)

اس الہام کے ساڑھے تین ماہ بعد مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے منظور محمد اور اس کی بیوی محمدی بیگم کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے دو نام ہوں گے مرزا قادیانی نے لکھا

ہے کہ ۷ جون ۱۹۰۶ء بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

۱۔ بشیر الدولہ ۲۔ عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:

۱۔ بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کی ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیش گوئی اور دوسری پیش گوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا۔ اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

۲۔ عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے، دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی، گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا، اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا، اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۲۲ و بمعناہ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

پھر اس روز مرزا قادیانی نے اپنا ایک اور الہام بیان کیا کہ منظور محمد کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کے ۴ نام ہوں گے اور یہ بھی الہامی بشارت دی کہ میاں منظور محمد کے نطفہ سے محمدی بیگم سے ۴ نام والا لڑکا پیدا ضرور ہوگا اس کی پیدائش تک میاں منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم بھی زندہ رہے گی، مرزا قادیانی نے لکھا کہ

اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں۔ ۱۔ ایک شادی خان کیوں کہ وہ اس جماعت کے لیے شادی کا موجب ہوگا۔ ۲۔ دوسرے کلمۃ اللہ خان کیوں کہ وہ خدا کا

کلمہ ہوگا، جو ابتداء سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا، اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشن گوئی پوری ہو اور گزشتہ الہام اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز اسی پیشن گوئی کو بیان کرتا ہے جس کا معنی ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیوں کہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۔۶۲۲)

اس الہام کے گیارہ دن بعد مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا کہ میاں منظور محمد کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے ۴ نام نہیں بلکہ ۹ نام ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنے اس الہام کو بیان کیا کہ

۱۹، جون ۱۹۰۶ء میاں منظور محمد کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا، بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:

۱۔ کلمۃ العزیز	۲۔ کلمۃ اللہ خان	۳۔ ورڈ
۴۔ بشیر الدولہ	۵۔ شادی خان	۶۔ عالم کباب
۷۔ ناصر الدین	۸۔ فاتح الدین	۹۔ ھذا یوم مبارک

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۔۶۲۶)

اس الہام کے ۲۷ دن بعد منظور محمد کے ہاں لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوگئی۔ ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو جس کا نام صالحہ بیگم رکھا گیا اس پر مرزا قادیانی نے اپنے مریدین کو تسلی دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

☆ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت گاہ جلد آنے والا ہے اس کے لیے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا۔۔۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔۔۔ خدا نے دعا قبول کر کے

زلزلہ کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی چنانچہ پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی ۱۰۰ حاشیہ، روحانی کزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳)

☆ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی۔ اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی، لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے، جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے، جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۔۶۵۵)

قارئین کرام! یہ مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانی ہے کہ اس نے لڑکی کی پیدائش سے چار ماہ پہلے بتا دیا تھا کہ لڑکے کا آنا مؤخر ہو گیا ہے، لڑکی کی پیدائش ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔ چار ماہ قبل ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی کو یہ بتانا چاہیے تھا، جبکہ اس مرزا نے تو ۷ جون کو الہام بتایا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کے دو نام ہوں گے پھر کہا چار نام ہوں گے ۱۹ جون کو الہام کے ذریعہ بتایا کہ اس لڑکے کے ۹ نام ہوں گے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوگئی پھر آخر الذکر دو عبارات سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس لڑکے کی پیدائش میں تاخیر ہوئی ہے، پیدائش منسوخ نہیں ہوئی مگر اس کے کچھ عرصہ بعد منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم مر گئی، اور اس بشیر الدولہ اور عالم کباب کے عالم وجود میں آنے کے تمام امکانات ہی ختم ہو گئے اس طرح ۹ نام والا لڑکا نہ آنا تھا نہ آیا مرزا قادیانی کی ہی پیشن گوئی ہر طرح سے جھوٹی نکلی اس پر قادیانی محقق بابو منظور الٰہی کو لکھنا پڑا کہ

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشن گوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی گو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس کا وقوع محمدی بیگم کے ذریعہ فرمایا تھا، مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے اس لیے اب تخصیص نام نہ رہی بہر صورت یہ پیشن گوئی متشابہات سے ہے۔

(البشریٰ جلد۲ صفحہ۱۱۶ طبع لاہور)

ہماری اس تفصیلی بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی میاں منظور محمد لدھیانوی کے گھر محمدی بیگم کے بطن سے ۹ نام والا لڑکا پیدا ہوگا جھوٹی نکلی۔اس سے بڑھ کر مرزا قادیانی کے کذاب ہونے پر کیا مہر تصدیق ثبت ہوسکتی ہے۔

مرزا قادیانی کی دسویں پیشن گوئی، شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہونے کی

مئی ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی۔ ان دنوں مرزا قادیانی نے یہ پیشن گوئی شائع کی:

شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

(اخبار بدر قادیان جلد ۳، ش ۱۸۔ ۱۹، مؤرخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱۰ اخبار الحکم قادیان جلد ۸، ش ۱۶، مؤرخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۱۳، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۱)

مگر مرزا قادیانی کے اس الہام کے تقریباً ایک مہینے کے بعد ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی، جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا۔

مگر وہ شوخ وشنگ لڑکا نہ اس حمل سے اور نہ اس کے بعد پیدا ہوا مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کی موت واقع ہوگئی اور مرزا قادیانی اپنی پیشن گوئیوں کے پوری ہونے کی حسرتیں لے کر قبر میں چلا گیا ذلت ورسوائی اس کا مقدر رہی مرزا قادیانی کی دوسری کئی جھوٹی پیشن گوئیوں کی طرح یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی نکلی۔ اب یہ تو قادیانی ہی بتلائیں گے کہ وہ شوخ وشنگ لڑکا کہاں گیا۔

مرزا قادیانی کی گیارہویں پیشن گوئی، ہماری موت مکہ میں یا مدینہ میں ہوگی

مرزا قادیانی نے اپنے الہامی ربانی سے اپنی موت کی پیشن گوئی کرتے ہوئے لکھا کہ

ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۵۹۱)

مرزا قادیانی کی وہ پیشن گوئی بھی دوسری پیشن گوئیوں کی طرح سراسر جھوٹی نکلی اور مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں واصل فی النار ہوا اور اس کی لاش بذریعہ ریل گاڑی قادیان انڈیا کی طرف روانہ کی گئی مرزا قادیانی کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں موت تو درکنار اپنی ساری زندگی ان مبارک مقامات میں داخل ہونے کی بھی توفیق نہ ملی، قادیانیوں کا اس پیشن گوئی کی تاویل مکی اور مدنی فتح سے کرنا ان کا نرا دجل وفریب ہے، دُنیا کی کسی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے، اگر موت کا معنی فتح ہے، تو تمام قادیانیوں کو چاہیے کہ زہر کھا کر یا ڈوب کر مر جائیں تا کہ ان کی مکمل فتح ہو جائے، مرزا قادیانی کا لاہور میں وبائی ہیضہ سے مر جانا قادیانیوں کے لیے بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں کے لیے تاویلات فاسدہ کا سہارا لینے سے پہلے اپنے نبی اور مجدد مرزا قادیانی کا اس عبارت پر ضرور غور کرنا چاہیے لکھا ہے کہ

اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی، تو پھر پیشن گوئی کچھ بھی نہ رہے گی، بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا، کیوں کہ پیشن گوئی کی تمام شوکت اور اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشن گوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں

اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر حمل کرنا چاہیے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیوں کہ اس طرح تو کسی مقدمہ کا فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۱)

مرزا قادیانی کی تمام پیشن گوئیوں کو قادیانیوں نے تاویلات کی سان پر چڑھایا ہے۔

ان کو اپنے گرو مجدد و نبی کی بات مان کر اپنے گردہ مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں کے جھوٹے ہونے کا اقرار کر لینا چاہیے۔

مرزا قادیانی کا چاند اور سورج گرہن کو اپنی صداقت کی گواہی کے طور پر پیش کرنا:

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مہدی قرار دیا مگر احادیث صحیحہ میں امام مہدی کی ایک نشانی یہ قرار دیا ہے کہ جب امام مہدی کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر دجال کو قتل کریں گے اور یہود و نصاریٰ کا صفایا کریں گے۔ امام مہدی کا نام نبی کریم ﷺ کے نام مبارک پر اوران کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد گرامی کے نام گرامی پر اور وہ سادات خاندان میں ہوں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد اس کے باپ کا نام غلام مرتضےٰ اور مغل برادری سے تعلق تھا اب جبکہ وہ ساری نشانیاں امام مہدی کی تو ایسی تھیں جو ادھر موجود نہ تھیں اس لیے امام مہدی کے حوالہ سے مرزا قادیانی متضاد بیانات لکھتا رہا مثلاً

محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۴۵۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

پہلے بھی کئی مہدی آئے اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۵۱۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۹)

میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۳۰-۴۲۹)

اس قسم کے متضاد بیانات مرزا قادیانی کی کتب میں اور بھی موجود ہیں۔

مگر مارچ ۱۸۹۴ء جب سورج اور چاند گرہن کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا تو مرزا قادیانی نے ایک موضوع روایت پر بنیاد رکھ کر اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا کہ رمضان

میں چاند اور سورج گرہن کا اجتماع میری ہی مہدویت کا نشان ہے میرے پاس خدا کی طرف سے گواہی ہے۔۔۔۔۔ مہدی معہود کے لیے قرآن شریف اور حدیث دار قطنی میں بطور نشان مندرج تھا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۳)

سب سے پہلے ہم وہ روایت نقل کر کے اس کا تحقیقی وفنی تجزیہ کریں گے جس کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ ملاحظہ کرلیں:

عن عمرو بن شمر عن جابر عنی محمد بن علی قال ان لمهدینا ایتین لم تکونا منذ خلق الله السموٰت والارض تکف القمر لاول لیلة من رمضان وتکف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموٰت والارض۔

محمد بن علی نے کہا بے شک ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی وہ نشانیاں (ظاہر) نہیں ہیں جب اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی وہ نشانیاں (ظاہر) نہیں ہوئیں، رمضان کی پہلی رات چاند گرہن ہو گا اور اس (رمضان) کے نصف میں سورج گرہن ہو گا، جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا وہ نشانیاں (ظاہر) نہیں ہوئیں۔ (سنن دار قطنی جلد ۲ صفحہ ۶۵ طبع مدینہ منورہ)

اس روایت کے ترجمہ میں بھی مرزا قادیانی نے دجل وفریب اور بددیانتی کے سارے ریکارڈ توڑ دیے ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ

(ترجمہ) یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے زمین و آسمان پیدا کیے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے، اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے رونما کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہو گا، جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات، اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہو گا جو درمیانی دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی

مدعی کے لیے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دعویٰ کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰)

ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی عبارت میں وہ کسی مدعی کے وقت۔۔ مہدی کے رونما کے وقت۔۔۔ جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات، اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو یہ الفاظ دارقطنی کی روایت کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے مرزا کے ترجمہ میں دارقطنی کا مفہوم بھی رہ سکتا ہے؟ لاول لیلة من رمضان کا ترجمہ تیرھویں رات کرنا اور فی النصف منہ کا ترجمہ اٹھائیس تاریخ کرنا کس قدر بددیانتی ہے اور پھر اس بدذیانتی پر بھی سینہ زوری کرتے ہوئے اپنی دلیل کو نہ ماننے والوں کو ظالم رئیس الدجال کہنا اور ہزار ہزار لعنت بھیجنا کس قدر بے شرمی کے ریکارڈ توڑنے کے مترادف ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۳۳۰)

پھر یہ روایت اصولی طور پر موضوع من گھڑت ہے اور نہ ہی محمد بن علی کا تعین موجود ہے۔

محدثین کرام نے اس روایت کے راویوں پر جو جرح کی ہے۔ ہم ہدیہ قارئین کر رہے ہیں سنن دارقطنی کی اس روایت کی سند میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے، اس کے متعلق امام ابن حجر عسقلانی اور امام ذہبی نے لکھا ہے کہ امام جوزجانی نے اسے کذاب (جھوٹا) قرار دیا امام یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ کچھ نہیں۔ امام ابن حبان نے کہا کہ وہ رافضی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا تھا اور ثقات سے موضوع من گھڑت روایات بیان کرتا ہے امام بخاری نے اسے منکر الحدیث قرار دیا امام یحییٰ بن معین نے کہا کہ محدثین کرام اس کی حدیث نہ لکھتے تھے (قبول نہیں کرتے تھے) امام نسائی اور دارقطنی وغیرہم محدثین کرام نے اسے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳، صفحہ ۲۶۸-۹، لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۳۶۶)

امام ابو حاتم رازی نے کہا کہ وہ سخت منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث تھا، محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ امام ابو زرعہ نے ضعیف الحدیث قرار دیا امام نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں اور محدثین اس کی حدیث نہ لکھتے تھے (قبول نہ کرتے تھے) امام ابن سعد نے کہا کہ سخت ضعیف اور متروک الحدیث تھا، امام ابو احمد حاکم نے کہا کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں (ضعیف) تھا، امام ابو عبداللہ الحاکم نے کہا کہ اس کی جابر سے کثیر موضوعات (من گھڑت روایات) ہیں امام عقیلی، دولابی، ابن جارود اور ابن شاہین نے اس کو ضعیف راویوں میں شمار کیا امام ابو نعیم نے کہا کہ وہ جابر سے موضوع منکر روایات بیان کرتا ہے۔ (لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۳۶۷)

امام بخاری نے اسے منکر الحدیث قرار دیا۔ (تاریخ کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۴۴)

امام نسائی نے اسے متروک الحدیث قرار دیا۔

(کتاب الضعفاء المتروکین مع تاریخ صغیر صفحہ ۴۰۰)

امام عقیلی نے لکھا ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے اسے لیس بشئی قرار دیا اور یہ کہ محدثین اس کی حدیث نہ لکھتے تھے امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا۔

(کتاب الضعفاء للعقیلی صفحہ ۵۲۸)

اس روایت دار قطنی کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے جس کو محدثین کرام نے کذاب اور متروک و مجروح قرار دیا ہے، امام ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ

ابن معین نے کہا کہ جابر کذاب تھا۔ محدثین اس کی حدیث نہ لکھتے (قبول نہ کرتے) امام یحییٰ بن سعید نے اس (کی روایت) کو ترک کر دیا تھا۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میں نے جابر سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا نہ دیکھا امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسے امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن نے ترک کر دیا تھا۔ امام نسائی نے کہا متروک الحدیث تھا ثقہ نہیں اور محدثین اس کی حدیث نہ لکھتے تھے۔ امام ابو احمد حاکم نے اسے ذاھب الحدیث قرار دیا لیث بن ابی سلیم نے

اسے کذاب قرار دیا امام ابوداؤد نے کہا کہ وہ محدثین کرام کے نزدیک حدیث میں قوی نہیں تھا (ضعیف تھا) امام ازائدہ نے کہا کہ وہ روایت اور رائے دونوں میں سخت ضعیف تھا۔ امام عقیلی نے ضعیف راویوں میں اسے شمار کیا امام سعید بن جبیر نے اسے کذاب قرار دیا امام عجلی نے کہا کہ وہ ضعیف اور غالی شیعہ تھا امام ساجی نے اسے ضعیف راویوں میں شمار کیا ابن عیینہ نے اسے کذاب قرار دیا احمد بن خداش نے کہا کہ جابر جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی عبداللہ بن سبا یہودی کے اصحاب پیروکاروں میں سے تھا۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۷ تا صفحہ ۵۰)

امام ذہبی نے بھی تقریباً یہی محدثین کرام کے اقوال جرح جابر جعفی کے متعلق نقل کر رکھے ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۸۰ تا صفحہ ۳۸۳)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول جابر جعفی کے متعلق جو اوپر مذکور ہوا کو امام ترمذی نے بھی نقل کر رکھا ہے۔ (کتاب العلل مع جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۸ طبع ریاض)

امام ابن حجر عسقلانی نے لکھا کہ جابر جعفی کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا طبقات المدلسین صفحہ ۵۳، امام عراقی نے بھی اسے جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف قرار دیا ہے

(تخریج احیاء العلوم الدین جلد ۴ صفحہ ۲۸۵)

امام ابن معین نے بھی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کا قول جابر جعفی کے متعلق مذکورہ بالا نقل کیا۔ (تاریخ ابن معین ۱۳۹۸)

امام ابن معین نے کہا جابر جعفی کذاب تھا (شیعہ کا عقیدہ) رجعت (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دنیا میں دوبارہ بظاہری حیات تشریف لانے کا) عقیدہ رکھتا تھا۔

(تاریخ ابن معین ۱۳۹۹)

جوزجانی نے کہا کہ وہ کذاب تھا۔ (احوال الرجال صفحہ ۲۸)

امام ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی (رافضی) تھا۔ (کتاب المجروحین جلد ا صفحہ ۲۰۸)

محدثین کرام کی اتنی شدید جرح سے روایت مذکور کا نا قابل اعتبار ہونا بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا پھر سورج اور چاند گرہن کی جو تاریخیں مقرر ہیں یعنی سورج گرہن کے لیے ۲۷، ۲۸، ۲۹ اور چاند گہن کے لیے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخیں مقرر ہیں جو خود ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷ میں مرزا قادیانی کو بھی تسلیم ہے اور مرزا قادیانی کے دور ۱۸۹۴ء میں بھی انہی تاریخوں میں سورج و چاند گرہن ہوتا ہے پھر نشان کیسا؟ جبکہ نشان ہوتا تو ان تاریخوں کے علاوہ نشان کے طور ہوتا مگر ایسا ہرگز نہیں ہوا پھر اسی دور میں امریکہ میں مسٹر ڈوئی نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور سوڈان میں محمد احمد نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو کیا یہ چاند اور سورج گرہن کو ان کی صداقت کا نشان ہونا قادیانی تسلیم کر لیں گے پھر حدیث میں امام مہدی کی علامات جو وارد ہوئی ہیں وہ مرزا قادیانی میں یقیناً نہیں پائی جاتیں اسی لیے خود مرزا قادیانی نے یہ تو مان لیا کہ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۶، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۶)

پھر روایت مذکور میں یہ مرقوم ہے کہ جب سے زمین آسمان بنے ہیں ان دونشانیوں کا ظہور نہیں ہوا اسی صورت ہو سکتا ہے۔ برتقدیر صحت، کہ اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے یعنی رمضان کی پہلی تاریخ اور پندرہ تاریخ چاند سورج گرہن ہو اس لیے کہ آج تک یقیناً اس کا وقوع نہیں ہوا جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں ۱۳ رمضان المبارک میں چاند گرہن اور ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن لگا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴)

ان تاریخوں میں تو چاند سورج گرہن مرزا قادیانی سے پہلے بھی بے شمار مرتبہ لگ چکا تھا۔ بلکہ مرزا قادیانی سے پہلے ۴۵ سال کے عرصہ میں تین مرتبہ رمضان المبارک کی انہی تاریخوں میں چاند سورج گرہن لگ چکا تھا معروف عیسائی منجم ڈاکٹر ڈیوڈ کمنائن آف شمالی افریقہ سے سوال

ہوا کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں رمضان المبارک کے مہینے میں چاند سورج گرہن کا اجتماع کتنی مرتبہ ہوا۔ ڈاکٹر ڈیوڈ کمائن نے جواب دیا کہ اسٹرانامی کی مختلف کتابوں اور کمپیوٹر کے پروگراموں کی مدد سے میں نے جو تحقیق کی ہے تو معلوم ہوا کہ کسی بھی خاص قمری مہینے میں چاند سورج گرہن ہر بائیس سال کے بعد گھوم کر انہی تاریخوں میں واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے دُنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے سورج اور چاند کے جزوی اور کامل گرہنوں کے رمضان میں اجتماع کے متعلق تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ ہر بائیس سال کے بعد باقاعدگی سے کم از کم ایک مرتبہ اور کبھی کبھی دو مرتبہ سورج اور چاند کے گرہنوں کا رمضان میں اجتماع ہوتا چلا آیا ہے۔

۱۸۲۹ء میں ایک معروف انگریز سکالر مسٹر کیتھ نے انگریزی زبان میں ایک کتاب ویوز آف دی گلوبس تحریر کی جو لندن سے شائع ہوئی، اس کتاب میں اس نے ۱۸۰۱ء سے ۱۹۰۰ء تک کے گرہنوں کی فہرست دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے اس ایک سو سال کے اندر پانچ مرتبہ چاند سورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا۔

فارسی زبان کی کتاب حدائق النجوم مطبوعہ مطبع محمدی لکھنو جو کہ ۱۲۵۶ھ میں شائع ہوئی کی فہرست میں ۶۳ سال کے اندر تین گرہنوں کا اجتماع رمضان المبارک میں مذکور ہے ان تین گرہنوں کے اجتماع پر دونوں کتب بالا کے مصنفین متفق ہیں۔

ویوز آف دی گلوبس صفحہ ۲۷۶۔۲۷۲، اور حدائق النجوم فارسی صفحہ ۲۰۷۔ اور مسٹر نارمن لو کیٹر کی کتاب اسٹرونوی صفحہ ۱۰۲، پر چاند سورج گرہن کا جدول جو موجود ہے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں ۱۸ھ سے ۱۳۱۳ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں چاند اور سورج گرہن کا اجتماع ہوا۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی جلد ۲۷ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو تریسٹھ سال پہلے سے ۱۹۰۱ تک گرہن کے متعلق کا تجربہ لکھا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ ہر مسلم گرہن ۲۲۳ سال پہلے

اور بعد اسی قسم کا گرہن ہوتا ہے، اب اسی نتیجے کے طور پر غور کر لیں کہ جب ۱۲۶۷ھ سے ۱۳۱۲ھ تک چھیالیس سال میں تین مرتبہ گرہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو ہوا۔ اس سے پہلے اور بعد کا خود ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

پھر مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ کسی مدعی نبوت و رسالت یا مہدویت کے دعویٰ کے وقت میں چاند سورج گرہن کا اجتماع نہیں ہوا صریح کذب بیانی ہے اس لیے کہ کئی ایسے بدبخت ہوئے جو مدعی نبوت و مہدیت ہوئے، جن کے دعویٰ کے زمانہ میں یہ اجتماع خسوف وکسوف ہوا۔ ایسا ہی ایک مدعی طریف تھا اس کے زمانہ میں ۱۱۷ھ ۷۳۶ء میں خسوف وکسوف کا یہ اجتماع ہوا، بلکہ صالح بن طریف برغواطی نے ۱۲۷ھ میں نبی اور مہدی اکبر ہونے کا مدعی ہوا اور اس کا زمانہ دعویٰ نبوت ۲۷ سال ہے۔ اس کے دور میں ۱۶۲ھ ۷۷۹ء میں رمضان المبارک میں چاند سورج گہن کا اجتماع ہوا بلکہ اس کے خاندان میں ۳۳۰ سال سلطنت و بادشاہت رہی، اسی طرح ابو منصور عیسیٰ نے ۳۴۱ھ میں دعویٰ نبوت کیا اس کے دعویٰ نبوت کا عرصہ ۲۳ سال ہے، رمضان المبارک ۳۴۶ھ میں اسی دور میں چاند سورج گرہن کا اجتماع ہوا پھر علی محمد باب ایرانی نے ۱۲۴۰ھ دعویٰ مہدیت کیا اس کے دور میں رمضان المبارک ۱۲۶۷ھ ۱۸۵۱ء میں چاند سورج گرہن کا اجتماع ہوا، پھر مرزا قادیانی کے اپنے دور میں امریکہ میں مسٹر ڈوئی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور محمد احمد سوڈانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ۱۸۹۴ء کے اجتماع چاند سورج گرہن (جس کو مرزا قادیانی اپنی صداقت کی دلیل بناتا ہے) کے موقع پر وہ دونوں بھی زندہ تھے کیا قادیانی ان کی صداقت کو بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ پھر مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ جھوٹا مدعی دعویٰ کے بعد ۲۰ سال سے زائد کامیابی کی زندگی نہیں گزار سکتا، صالح بن طریف کی زندگی سے تو وہ بھی غلط ثابت ہو جاتا ہے اس لیے کہ وہ دعویٰ کے بعد ۴۷ سال تک خود بادشاہ رہا اور اس کی اولاد میں بھی کئی سو سال حکومت رہتی ہے معلوم ہوا کہ

اس دعوئی میں بھی تمام صورتوں میں مرزا قادیانی جھوٹا نکلا اتنا صریح کذاب ہونے کے باوجود اس چاند سورج گرہن کی بناء پر مرزا قادیانی اپنی نبی کریم ﷺ پر فضیلت بیان کرتا ہے لکھا کہ لہ.

خسف القمر المنیر وان لی، غسا لقمران المشرقان اتنکر (اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند او سورج دونوں کا نشان ہوا اب کیا تو انکار کرے گا۔) (اعجاز احمدی صفحہ ا۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۳)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی کذب بیانیاں صریح طور پر ثابت ہیں قادیانیوں کو تاویلات فاسد، کو چھوڑ کر دین اسلام اور نبی کریم ﷺ کے دامن رحمت میں آ جانا چاہیے، تا کہ قبر و حشر میں پھر پچھتانا نہ پڑے۔

مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانیاں:

ایک مثال عامۃ الناس میں مشہور ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اگر ہم مرزا قادیانی کی زندگی کو بغور دیکھیں تو شاید اس مثال سو جھوٹ کو ٹھکرا کر ہزار جھوٹ بولنے کی بات کہنا پڑے مرزا قادیانی اپنی کذب بیانیوں میں شاید اپنا کوئی ثانی نہ رکھتا ہو اپنے جھوٹے دعووں کے ثبوت کے لیے مرزا قادیانی ہر روز نیا جھوٹ گھڑتا تھا۔ پھر ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے بے شمار جھوٹ گھڑتا۔ مرزا قادیانی کی کذب بیانی اس درجہ سینہ زوری پر پہنچی ہوئی تھی کہ خدا و رسول اور الہامی کتب پر بھی جھوٹ باندھتے ذرا شرم محسوس نہ کرتا اس میں مرزا مذکور کی پیشن گوئیوں کا حال آپ گزشتہ اوراق میں دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے نام سے جھوٹ بولتا اور پھر لایعنی تاویلات کرنے بیٹھ جاتا۔

اب ہم اس کی صریح کذب بیانیاں، پیشن گوئیوں کے علاوہ ہدیہ قارئین کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے ہم جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے اپنے اقوال نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ آپ کو خود مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ نہ کرنا پڑے بلکہ مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی مرزا صاحب کا مقام بتلا سکیں۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

☆ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۵)

☆ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(شحنہ حق صفحہ ۶۰، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

☆ جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹)

☆ دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۰)

☆ جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔

(انجام آتھم صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۴۳)

☆ خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لیے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۸)

☆ محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی، اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں ۔۔۔۔ عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱)

☆ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خوروں کا کام ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۸۸)

☆ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے، ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے

بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

(براہین احمدیہ جلد۵ صفحہ ۱۲۶، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۲)

☆ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۶)

☆ جھوٹ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲، صفحہ ۲۰۸)

☆ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے، تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت صفحہ، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۱)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں اور جھوٹ بولنا گناہ کے برابر ہے، جھوٹا کنجروں سے بھی بدتر ہے اور بے حیا ہے، جھوٹ کی زندگی لعنتی زندگی ہے اور جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا انسانوں کا نہیں کتوں کا طریق ہے جھوٹوں پر خدا کی قیامت تک لعنت ہے، جھوٹا نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو اس نجاست میں پیدا ہوتا ہے اور اس میں مر جاتا ہے اور یہ کتوں سوروں بندروں سے بدتر ہے جھوٹ بولنا مردار خوروں کا کام ہے، جب کسی کا ایک بات میں جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔

اب مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانیاں ملاحظہ کریں اور مرزا قادیانی کی درج بالا عبارات کی روشنی میں فیصلہ کریں:

۱۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قادیان کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

یہ مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے اس لیے کہ قرآن پاک میں قایان کا ذکر و نام نہیں ہے یا پھر مرزا قادیانی نے قادیانیوں کو قرآن پاک بھی الگ دیا ہے جو مسلمانوں سے جدا ہے۔

۲۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرآن شریف کے مطابق دُنیا کی عمر سات ہزار سال ہے، لکھا ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دُنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷)

یہ بھی مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانی ہے ورنہ قادیانیوں کو چاہیے کہ قرآن پاک کی آیت کا حوالہ دیں جس میں یہ چیز لکھی ہے۔

۳۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید میں مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑنے کا ذکر موجود ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۵، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۵)

یہ بھی مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے اس لیے کہ قرآن پاک میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں ہے، جس میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کی خبر موجود ہو۔

۴۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید میں مثیل ابن مریم کے آنے کا ذکر موجود ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ یہ امید و بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۴، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۱۴)

یہ بھی مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ بلکہ قرآن کریم پر بہتان ہے قرآن مجید میں اس کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔

۵۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید واحادیث میں یہ پیشن گوئیاں موجود ہیں کہ مسیح موعود اسلامی علماء کے ہاتھوں فتویٰ تکفیر کا دکھ اٹھائے گا، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشن گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا، تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا، وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۱۷ اصفحہ ۶۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ اصفحہ ۴۰۴)

یہ بھی مرزا قادیانی کا قرآن مجید پر بہتان اور صریح جھوٹ ہے اور احادیث صحیحہ میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، لہذا حدیث کے نام پر بھی مرزا قادیانی کا جھوٹ واضح ہوگیا۔

۶۔ مرزا قادیانی نے بڑے وثوق سے دعویٰ کیا کہ بخاری میں روایت ھذا خلیفہ اللہ المھدی کے الفاظ سے آسمان سے آواز آئے گی موجود ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی، ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے، جو ایسی کتاب میں درج ہے، جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۷)

مرزا قادیانی کا یہ صحیح بخاری کے نام پر صریح جھوٹ ہے، اس لیے کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت صحیح بخاری میں ہرگز نہیں ہے، پھر یہ بات قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی نے روایت کو بیان کرتے ہوئے نہ صرف حوالہ دیا کہ اسے سچ پر محمول کیا جائے بلکہ اسے بڑے وثوق کے

ساتھ صحیح بخاری اور اس کی صحت کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔قادیانی محقق ملک عبدالرحمٰن خادم نے سنن ابن ماجہ کا حوالہ دے کر دھوکہ دینے کی سعی مذموم کی ہے اولاً تو یہ روایت ضعیف ہے، ثانیاً اس میں مرزا قادیانی کے پورے الفاظ کہ آسمان سے آواز آئے گی موجود نہیں ہیں قادیانی محقق عبدالرحمٰن خادم نے پاکٹ بک میں اور قاضی نذیر لائکپوری قادیانی نے احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک میں یہی دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۷۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ تمام نبیوں نے اس (مرزا) کی بشارت دی ہے بلکہ اس کے دیکھنے کی تمنا بھی کی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت وتمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔(اربعین صفحہ ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲)

یہ بھی مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے ورنہ ہے کوئی قادیانی جو اس کا ثبوت گزشتہ انبیائے کرام کی کتب وصحائف یا قرآن وحدیث سے دکھلانے کے لیے تیار؟

۸۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ احادیث میں مثیل ابن مریم کے آنے کا دعویٰ موجود ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس اُمت میں پیدا ہوں گے تو پھر جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا دعویٰ کرتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

کسی حدیث میں صریح طور پر مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ موجود نہیں ہے۔لہذا یہ مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے جو اس نے حدیث کے نام پر بولا ہے پھر قرآن پاک کے

متعلق مرزا قادیانی کا کہنا کہ قرآن ابن مریم کو مارتا ہے یقیناً جھوٹ ہے اس کتاب ازالہ اوہام میں تمیں آیات سے وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ۱۲ سال خود مرزا قادیانی حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے بڑے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین كله (الصف ۹)

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۹، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳)

عسی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا و جعلنا جهنم الكفرین حصیر۔

(بنی اسرائیل 8)

خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے، اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے، یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے، یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ بھی زمانہ آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال

میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دُنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور نادرست کا نام ونشان نہ رہے گا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۶-۵۰۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲-۶۰۱)

حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۱، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۳۱)

قارئین کرام! یہ اس کتاب براہین احمدیہ کی عبارات ہیں جس کے متعلق مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب اس نے خدا کی طرف سے مامور ہو کر لکھی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۸-۲۷)

مرزا قادیانی کے بقول اس کتاب براہین احمدیہ کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۷۷)

مرزا قادیانی کے بقول یہ کتاب براہین احمدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقبول ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳-۱)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی ان عبارات سے ثابت ہو گیا کہ اس مرزا کا یہ کہنا کہ قرآن تو ابن مریم کو مارتا ہے نرا جھوٹ ہے۔

۹۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوع قیامت کا تعین کر دیا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

یہ بھی مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے اس لیے کہ کسی حدیث میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چودھویں صدی کے مجدد کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۸، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹)

یہ مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں چودھویں صدی اور اس کے سر پر مسیح موعود کے آنے کی خبر موجود نہیں ہے۔

۱۱۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۸۰ پر حدیث و ھذا لکتب الذی ھدی اللہ بہ رسولکم مخذ وابہ تھتد وا یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی ہے سوتم بھی اس کو اپنا رہنما پکڑو، تا کہ تم ہدایت پاؤ، پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتاب اللہ ماکان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل قضاء اللہ احق۔ دیکھو صفحہ ۲۹، ۳۷۷، ۳۴۸۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۱۰)

مرزا قادیانی کی یہ صحیح بخاری کے نام پر صریح کذب بیانی ہے۔

۱۲۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ انبیائے کرام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

مسیح موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں انبیاء علیہم اسلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے

یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۰)

یہ بھی مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانی ہے بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام پر بہتان ہے ورنہ قادیانی بتلائیں کہ اس کا ماخذ کیا ہے۔

۱۳۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ انبیاء کرام کے کشوف نے مسیح موعود کے چودھویں صدی اور پنجاب میں ہونے کی تصدیق کی ہے لکھا ہے کہ انبیائے گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین جلد ۲ صفحہ ۲۳، طبع قادیان قدیم)

یہ مرزا قادیانی کا صریح کذب بیانی ہے اور انبیائے کرام پر بہتان ہے بعد کے ایڈیشنوں میں انبیاء کی جگہ اولیاء کا لفظ لکھ دیا گیا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۱) مگر یہ بھی ان کی کذب بیانی ہی ہے۔

۱۴۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہندوستان میں ایک نبی جو سیاہ رنگ کا تھا کاہن نام تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا آپؐ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں اور آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان فارس میں بھی اُترا ہے، جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے این مشت خاک راگر نہ بخشم چہ کنم۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۳۸۲)

یہ مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے، بلکہ رسول اکرم ﷺ پر بہتان ہے اس لیے کہ یہ مرزا قادیانی کی من گھڑت حدیث ہے، ہے کوئی قادیانی جرأت کرے اور یہ مضمون کسی بھی حدیث صحیح سے دکھلانے کے لیے تیار؟

۱۵۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میرا کوئی استاذ نہیں ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدیت ہے، جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۴)

یہ مرزا قادیانی کی صریح کذب بیانی ہے اس لیے کہ مرزا قادیانی نے خود عربی فارسی قواعد، صرف ونحو وغیرہ میں اپنے استادوں کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً فضل الٰہی فضل احمد گل علی شاہ۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۱۔۳، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ تا صفحہ ۱۸۱)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے ہم نے ۱۵ جھوٹ نقل کیے ورنہ اس کی تعداد کذب بیانیوں کی سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے اب آپ خود فیصلہ کریں ایک طرف جھوٹ کے متعلق اس کی عبارات کو ملاحظہ کریں اور دوسری طرف اس کے صریح جھوٹ ملاحظہ کریں قادیانیوں کو بھی اپنے گرو مرزا قادیانی کو وہی کہہ دینا چاہیے جو اس کا فیصلہ جھوٹے کے متعلق ہم نقل کر چکے ہیں کہ جھوٹا مرتد کنجروں سے بدتر نجاست کے کیڑے کی طرح کتوں سوروں بندروں سے بدتر گوہ

کھانے والا مردار خور مرزا قادیانی ہے جب قادیانی اس مرزا کے دعویٰ نبوت تک بلا چوں چراں مان لیتے ہیں تو اس کے یہ فیصلے ماننے میں بھی ان کو ہچکچاہٹ نہ ہونی چاہیے۔

قارئین کرام! آپ نے ایک پنجابی مثال سنی ہوگی نالے چور نالے چتر یعنی چوری اور پھر اوپر سینہ زوری یہ مرزا قادیانی پر پوری فٹ ہوتی ہے اس قدر کذاب ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ

یاد رکھو اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۸۶)

مرزا قادیانی کی بے حیائی ملاحظہ کریں کہ اپنی بدکرداری بھی انبیائے کرام میں ثابت کرنے کی سعی مذموم کرجاتا تھا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو نقشہ اس بدبخت قلم مرزا نے کھینچا ہے اس کو پڑھ کر ہر اہل ایمان کا دل لرز جاتا ہے لکھا ہے کہ

یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پئے گا۔ اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ رکھے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱)

جو نقشہ اس بدبخت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کھینچا ہے وہ تو نری بکواس ہے ہاں یہ اس کی مکروہ شکل ضرور ہوگی اس لیے کہ وہ تو خود ابن مریم ہونے کا مدعی ہے یہ اس کی مکروہ منحوس خبیث شکل ہے۔

قادیانی تضاد بیانیاں

خدا تعالیٰ اور اس کے انبیائے کرام کا کلام ہر طرح کے تضاد سے پاک ہوتا ہے، مرزا قادیانی کا ایک طرف دعویٰ تو نبوت و رسالت کا ہے اور دوسری طرف اس کی عبارات میں تضاد بیانی بھی بے شمار مقامات پر موجود ہے، مرزا قادیانی بھی یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ متضاد خیالات رکھنے والا مخبوط الحواس جھوٹا اور منافق پاگل ہوتا ہے مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۲۰)

کسی سچے اور عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں سے ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲)

ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیوں کہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ (ست بچن صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۳)

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۵)

ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۱)

اب ہم پہلے مرزا قادیانی کی اپنی عبارات و کلام میں تضاد بیانیاں نقل کریں گے پھر مرزا قادیانی اور مرزا بشیر الدین محمود کا آپس میں موقف میں تضاد نقل کریں گے، ملاحظہ کریں۔

۱۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ میری دادیاں سادات میں سے تھیں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر ابن فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ میری دادیاں مغلیہ خاندان میں سے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشن گوئی کا مصداق ہے کیوں کہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارس الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۹، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)

۲۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میرا نام نمازی ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اس عاجز کا نام مکاشفات میں نمازی رکھا گیا ہے۔

(نشان آسمانی صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ نمازی نام رکھنا نبی کریم ﷺ کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام نمازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۸)

۳۔ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے سے انکار کیا ہے لکھا ہے کہ

اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے چنانچہ مرزا نے لکھا ہے کہ

میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۸، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۵)

۴۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام متواضع حلیم اور عاجز بندے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۴، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۹۴)

مگر دوسری طرف مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو متکبر شرابی کبابی خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا قرار دیا ہے۔ (نعوذ باللہ) لکھا ہے کہ

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔

(نور القرآن صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۸۷)

۵۔ مرزا قادیانی نے ایک طرف دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُمتی ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس اُمت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۶)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمتی قرار دینا کفر قرار دیا ہے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اُمتی قرار دینا ایک کفر ہے۔۔۔ میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ اُمتی ہرگز نہیں ہیں (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۴)

۶۔ مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد ان کی قبر کے متعلق متضاد بیانات ملاحظہ ہوں لکھا ہے کہ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا۔ پھر زندہ ہو گیا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)

اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۹)

سری نگر میں ۔۔۔ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔

(راز حقیقت صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۲)

۷۔ مرزا قادیانی نے ایک طرف مانا کہ حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۱، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

دوسری طرف مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کو کتاب وسنت میں ثابت نہیں مانتے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ نحن مناظرون فی امر نزول المسیح من السماء ولا تسلم انه ثابت من الكتاب والسنة۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۰۶)

۸۔ مرزا قادیانی نے لکھا کہ خدا کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔ چنانچہ مرزا نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۵۰)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھ دیا کہ خدا کا قانون قدرت بدل سکتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کے لیے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۴)

۹۔ مرزا قادیانی نے ایک طرف الہامی کتب سوائے قرآن کے محرف مبدل ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ

یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۸۳)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے انہی الہامی کتب کو محرف مبدل مانا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۹)

۱۰۔ مرزا قادیانی نے ایک طرف یہ کہا کہ کم بخت لوگ خدا سے طاعون مانگتے ہیں یہ دہریہ ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ

قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے کمبخت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو، کہ ہمیں ہدایت ہو جائے، طاعون ہی مانگتے ہی دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۴۹)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے خود بھی خدا سے طاعون آنے کی چاہت کی ہے چنانچہ مرزا نے لکھا ہے کہ جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آئے۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۵۷، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۵۳۳)

۱۱۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے کے طور پر جو پرندے اُڑنے سے انکار کیا ہے کہ پرندوں کے اُڑنے تو کجا جنبش کا بھی ثبوت نہیں ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۸، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۶۔۷)

دوسری طرف مرزا قادیانی نے انہی پرندوں کا اُڑنا قرآن سے ثابت مان لیا چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے، مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۸)

۱۲۔ ایک طرف تو مرزا قادیانی کے بقول ملہم کو الہام اس کی زبان میں ہی ہوتا ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۹، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۸)

دوسری طرف مرزا قادیانی کے بقول اس کو اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی الہامات ہوئے جن کو وہ سمجھ نہیں سکتا لکھتا ہے کہ

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ (نزول المسیح صفحہ ۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵)

۱۳۔ مرزا قادیانی نے ایک مقام پر دابة الارض سے مراد طاعون لکھا ہے، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابة الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۳۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵-۴۱۶)

مرزا قادیانی نے دوسری جگہ دابة الارض سے مراد علمائے سوء کو لیا ہے، چنانچہ قادیانی نے لکھا ہے کہ

ان المراد من دابة الارض علماء السوء

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۴۲، روحانی خزائن جلد ۷، صفحہ ۳۰۸)

۱۴۔ مرزا قادیانی نے ایک جگہ یہ لکھا کہ حضرت عیسیٰ دجال کو جو لد میں قتل کریں گے یہ لد ایک گاؤں ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

دوسری جگہ مرزا قادیانی نے لد بے جا جھگڑے کرنے والے کو قرار دیا ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے گا اور ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۹۲-۴۹۳)

۱۵۔ ایک طرف مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ انبیائے کرام کو احتلام نہیں ہوتا۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

دوسری طرف مرزا قادیانی کو دعویٰ نبوت و رسالت کے باوجود ایک مرتبہ احتلام ہو گیا چنانچہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت (مرزا) صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۷)

قارئین کرام! ہم نے خود مرزا قادیانی کی اپنی ہی عبارات میں اس کی تضاد بیانیوں کے چند نمونے کے آپ کے سامنے پیش کر دیئے۔ متناقض الکلام شخص کے متعلق جو مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔ کیا پورا مرزا مذکور پر فٹ نہیں ہے؟ اب ہم مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا آپس میں اختلاف و تضاد بھی ضرور دکھلانا چاہتے ہیں تاکہ قادیانی دھرم کی تضاد بیانی رفع الوقتی منافقت دجل و فریب ہر خاص و عام پر کھل کر واضح ہو جائے۔

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے اور خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود کے متضاد بیانات

۱۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمتی قرار دینا کفر ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

جو شخص اُمتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا، وہ یہ ہدایت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمتی قرار دینا کفر ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد۵ صفحہ ۱۸۸، روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ)

مگر دوسری طرف مرزا بشیر الدین محمود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمتی قرار دیا ہے لکھا ہے کہ قرآن سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تـنـو وامـتـن بـه ولتـنـصـرنـه ۔ پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہوئے۔

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۱۲ ش ۸، بابت اگست ۱۹۱۷ء صفحہ ۲۸)

۲۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بخوشی صلیب پر چڑھ گئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب پر چڑھے، گو خدا کے رحم نے ان کو بچالیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچا دیا سو انہوں نے سچائی کے لیے صلیب سے پیار کیا اور اس طرح اس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۹-۴۹۸)

دوسری طرف مرزا بشیرالدین محمود کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جبراً صلیب پر چڑھایا گیا چنانچہ لکھا ہے کہ

اگر حضرت مسیح کفارہ ہوئے ہیں تو ان کا کفارہ ہونا اسی صورت میں تسلیم کیا جاسکتا ہے جب وہ خوش اور انتہائی بشاشت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں جس شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لیے قربان ہوا ہے اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لیے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہیے تھا کہ وہ دوڑ کر صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس غرض کے لئے میں آیا تھا آج وہ پوری ہو رہی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۱۹۴)

۳۔ مرزا قادیانی کے بقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے لیے صرف مسلمان ہونا بتلایا ہے، نہ کہ نبی ہونا، چنانچہ لکھا ہے کہ

اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیوں کہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی، بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔

(توضیح مرام صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۵۹)

دوسری طرف مرزا بشیرالدین محمود نے مرزا قادیانی کے بیان کے برعکس کیا کہ دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔۔۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں اس امر کے حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۸۹، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۰۴)

۴۔ مرزا قادیانی کے نزدیک نبی کے لیے نئی شریعت لانا ضروری ہے قبلہ بدل دے، احکام بعض کو منسوخ کرے وغیرہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

انبیاء اس لیے آتے ہیں تاکہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ

سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لا دیں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۹)

مگر دوسری طرف مرزا بشیر الدین محمود نے درج بالا مرزا کے نظریہ کو غلط قرار دیا۔ لکھا ہے کہ

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود سے اس غلطی کو دور کروایا۔ (حقیقۃ النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۱۳، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۵۶)

۵۔ مرزا قادیانی کے بقول نبی کریم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے چند دن بعد فوت ہو گئے تھے اور والدہ چند ماہ کے بعد، چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش کے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔

(پیغام صلح صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۴۶۵)

یہ مرزا قادیانی کی سیرت کی کتب سے بھی جہالت ہے اس لیے کہ آپ ﷺ کی ولادت سے چند مہینے پہلے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال اس وقت ہوا جب کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی پھر اس بدبخت کا نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق لہجہ کلام دیکھیے۔

جو اس بدبخت کے بے ادب ہونے کو مستلزم ہے اور پھر اس کے برعکس مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبد المطلب کے دل میں غیر معمولی طور پر

محبت پیدا کردی۔ (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۹۷)

۶۔ مرزا قادیانی کے نزدیک کوئی نبی کسی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہو سکتا چنانچہ مرزا نے لکھا ہے کہ

صاحب نبوت تامہ ہرگز اُمتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور اُمتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۷)

مگر اس کے برعکس مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا قادیانی کے اس دعوے کو نادانی پر مبنی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے کہ

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں وہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ (النساء 65) اور اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب سبب قلت تدبر ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۲۷)

۷۔ مرزا قادیانی کے بقول نبی کریم ﷺ نے حقیقتاً چاند کو دو ٹکڑے اپنی انگلی کے اشارے سے فرمایا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایسا ہی شق القمر کا عالیشان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے، قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیوں کہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ

دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا۔ تو مکہ کے مخالف ہو گئے اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دوٹکڑے ہوئے ہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔ تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۴۲، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۱)

اس کے برعکس مرزا بشیر الدین محمود نے واقعہ شق القمر کا حقیقتاً وقوع میں آنے سے انکار کیا ہے لکھا ہے کہ

مفسرین نے غلطی سے اس کے یہ معنی کیے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ معجزہ دکھایا تھا کہ چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ حقیقۃً جسمانی طور پر پھٹ کر دوٹکڑے ہو گیا (فتح البیان) حالانکہ یہ غلط ہے اگر ایسا ہوتا تو عرب کے سب حصوں میں اور دُنیا کے سب حصوں میں ایسا نظر آتا بلکہ نظام شمسی کے لیے مہلک ثابت ہوتا کیوں کہ وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ جبکہ اس کے سب سیارے اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک رہیں پھر کسی صحابی نے بھی جو اس وقت اس مجلس میں ہو یا مکہ یا عرب کے کسی اور مقام پر ہو اس کی شہادت نہیں دی کہ چاند جسمانی طور پر پھٹ گیا تھا۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۷۰۶)

۸۔ مرزا قادیانی کے نزدیک تو یہ ہے کہ کرمہائے تو مارا کرو گستاخ چنانچہ مرزا نے لکھا ہے کہ

کرمہائے تو مارا کرو گستاخ۔۔۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۷۔۵۵۴، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۔۶۶۲)

مگر اس کے برعکس مرزا بشیرالدین محمود کے نزدیک تو یہ جملہ کہنے والا بے وقوف ہے۔

لکھا ہے کہ

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرجہائے تو مارا کرو گستاخ کیوں کہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔ بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴، ش ۵۷، ۵۸، مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء صفحہ ۱۳، خطبات محمود جلد ۵ صفحہ ۴۰۱)

۹۔ مرزا قادیانی کے نزدیک سورۃ الصف کی آیت کریمہ اسمہ احمد سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

مسیح علیہ السلام کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے، کیوں کہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح علیہ السلام اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۲)

مگر اس کے برعکس مرزا بشیرالدین محمود کے نزدیک اسمہ احمد سے مراد نبی کریم ﷺ نہیں ہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ چنانچہ مرزا بشیرالدین محمود نے لکھا ہے کہ پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں۔ تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیوں کہ سب نشانات جب آپ

میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔

(انوار خلافت صفحہ ۲۳، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۷-۸۸)

مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے دعویٰ پر مرزا قادیانی اور حکیم نور الدین بھیروی کو بھی پیش کر رکھا ہے۔ (انوار خلافت صفحہ ۲۱، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۶)

قارئین کرام! ہم نے اختصار کے ساتھ قادیانی اندھیر نگری میں صرف ان کی تضاد بیانی کو بھی اختصاراً بیان کیا ہے۔ تفصیل کے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔

قادیانیوں کی تحریفات

دشمنان اسلام کا شروع سے ہی وطیرہ کتب میں تحریف رہا ہے قادیانی بھی کس دشمن اسلام سے اس امر میں پیچھے نہیں رہے۔ دیگر دشمنان اسلام کی طرح قادیانیوں نے بھی تین طرح کی تحریفات کی ہیں۔

۱۔ تحریف لفظی

۲۔ تحریف منصبی

۳۔ تحریف معنوی

اب ہم تینوں طرح کی تحریفات کا قادیانی لٹریچر سے ثبوت نقل کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کی تحریف لفظی:

پہلے مرزا قادیانی نے جو قرآن مجید کی آیات مبارکہ میں تحریف لفظی کی ہے وہ چند ایک ہدیہ قارئین ہیں:

۱۔ مرزا قادیانی نے آیت کریمہ یوں نقل کی ہے:

وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

قارئین کرام! جو آیت مرزا قادیانی نے نقل کی ہے، اصل میں سورۃ الحج آیت ۲۵ ہے۔ اس میں وما ارسلنا من قبلك من رسلنا کے الفاظ تھے مرزا قادیانی نے من قبلك کے الفاظ اُڑا دیئے

۲۔ مرزا قادیانی نے ایک دوسری آیت یوں نقل کی ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ویرحم علیکم وھوارحم الراحمین۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۵۱)

مرزا قادیانی نے جو آیت نقل کی ہے وہ سورۃ آل عمران آیت ۳۱ ہے آیت کریمہ میں ویغفر لکم ذنوبکم کے بعد واللہ غفور الرحیم ہے، مگر مرزا قادیانی نے اس جملے کو اُڑا دیا اور اس کی جگہ ویرحم علیکم وھو ارحم الراحمین کے الفاظ درج کر دیئے۔

۳۔ مرزا قادیانی نے ایک آیت کریمہ یوں درج کی ہے۔

عسی ربکم یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا

(براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۵، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۱)

مرزا قادیانی نے جو آیت نقل کی ہے وہ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸ ہے اس میں الفاظ یرحمکم تھے مگر مرزا قادیانی نے کم کو اُڑا کر علیکم اپنی طرف سے لگا دیا۔

۴۔ مرزا قادیانی نے ایک آیت کریمہ یوں نقل کی ہے۔

یوم یاتی ربك فی ظل من الغمام (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

مرزا قادیانی نے یہ الفاظ جس ترتیب سے لکھے ہیں اسی ترتیب سے یہ الفاظ قرآن مجید میں نہیں ہیں تو گویا یہ من گھڑت آیت ہے۔اس سے ملتے جلتے الفاظ جو قرآن پاک میں ہیں وہ یہ ہیں ھل ینظرون الاان یا تیھم اللہ فی ظلل من الغمام (الخ) سورۃ البقرہ آیت ۲۱۰ روحانی خزائن کی جلد ۲۲ میں حقیقۃ الوحی میں آیت کی تصحیح تو اب کر دی گئی ہے مگر ترجمہ سابقہ من گھڑت آیت کا ہی درج کیا گیا ہے۔

۵۔ مرزا قادیانی نے ایک آیت کریمہ یوں نقل کی ہے۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق وتھذیب الاخلاق۔

(اربعین جلد ۳ صفحہ ۳۵، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۵)

مرزا قادیانی کی درج کردہ آیت کے آخری الفاظ اس آیت کے ساتھ تہذیب الاخلاق قرآن مجید میں نہیں ہیں۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے متعدد آیات کو اپنی طرف سے خودساختہ الفاظ سے یا آیت کو غلط ملط کر کے لکھا ہے اختصار مانع ہے۔ اب ہم صرف چند حوالہ جات نقل کر دیتے ہیں۔ جنگ مقدس صفحہ ۱۹۴، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۷۶، ازالہ اوہام صفحہ ۵۳، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۰ صفحہ ۱۰۷، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۰، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۸، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۷۔

۶۔ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ

انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین جلد ۲ صفحہ ۲۳، طبع قدیم قادیان)

بعد کے تمام ایڈیشنوں میں انبیاء گزشتہ کی جگہ اولیاء گزشتہ لکھ کر تحریف کر دی گئی۔

(اربعین جلد ۲ صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۱)

۷۔ معروف قادیانی محقق و ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل نے ایک منقبت مرزا قادیانی کی لکھی ہے۔ جس کا مطلع یہ ہے۔

امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دار الاماں میں

اس میں دو شعر بھی موجود تھے:

محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵، اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۴)

قاضی ظہور الدین اکمل کا دیوان ربوہ مکتبہ یادگار اکمل سے نغمۂ اکمل کے نام سے شائع کیا گیا اس (نام نہاد) منقبت کے یہ دو شعر اس میں سے اُڑا دیئے گئے۔ (نغمہ اکمل صفحہ ۶۔۵)

۸۔ قادیانی محقق یعقوب علی عرفانی نے حیات ناصر کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں مخاطب کر کے (مرزا قادیانی نے) فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔
(حیات ناصر صفحہ ۱۴ طبع قادیان)

حیات ناصر کے جدید ایڈیشنوں میں یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

۹۔ **کلمہ طیبہ میں تحریف:**

مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث مرزا قادیانی کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب انگریزی میں AFIRA SPEAKS شائع ہوئی ہے اس میں احمدیہ سنٹرل ماسک نائیجریا کی تصویر موجود ہے۔ اس عمارت پر یہ قادیانی کلمہ مرقوم ہے:

لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ

مرزا قادیانی کی تحریف منصبی:

قرآن مجید کی بے شمار آیات طیبات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطہر میں نازل ہوئیں مرزا قادیانی نے ایسی بے شمار آیات و احادیث کو اپنے اوپر فٹ کیا ہے اور ان کا مصداق خود بن گیا اس کے دلائل ہم عقائد کے باب میں دے چکے ہیں وہاں ملاحظہ کر لیں۔

مرزا قادیانی کی تحریف معنوی اور دیگر قادیانیوں کی:

قرآن مجید کی آیت کریمہ اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم
(النساء ۵۹)

اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور اولی الامر (جو مومنین میں سے ہوں) کی بھی، مگر مرزا قادیانی نے اس آیت کے جملہ اولی الامر سے مراد انگریزوں کی حکومت کی اطاعت کو فرض قرار دے کر تحریف معنوی کا ثبوت دیا ہے۔
(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے مگر مرزا قادیانی سے لے کر مرزا بشیرالدین محمود اور لاہوری ٹولے والے سب اسمہ احمد کا مصداق مرزا قادیانی کو قرار دیتے ہیں دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود اس بشارت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں مانتا صرف مرزا قادیانی کو مانتا ہے اس پر اس نے کئی کتب مثل انوار خلافت وغیرہ لکھ رکھی ہیں مگر لاہوری ٹولہ اس بشارت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی مصداق اور مرزا قادیانی کو مجازی مصداق مانتا ہے مولوی احسن امروہی نے بھی اس پر مستقل کتاب القول المجید لکھ رکھی ہے۔ حالانکہ ان بدبخت دونوں ٹولوں کی بات بکواس ہے۔ اس آیت کا مصداق صرف ہمارے آقا و مولی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مرزا بشیرالدین محمود نے آیت کریمہ کے الفاظ غیر المغضوب علیهم الا الضآلین کا ترجمہ یوں کیا ہے، جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہو گئے ہیں۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۴)

مرزا بشیرالدین محمود کا یہ ترجمہ غلط ہے قادیانیوں کی تحریفات معنویہ تو ان گنت ہیں ہم نے صرف خوف طوالت کی وجہ سے اختصاراً گفتگو کی ہے ورنہ اس پر ایک ضخیم دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی اکابر کی انگریز نوازی و وفاداری

مرزا قادیانی کی انگریز نوازی و وفاداری:

انگریز منحوس نے اہل اسلام کو مغلوب کرنے کے لیے جو سازش تیار کی تھی کہ

روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بدن سے نکال دو۔

اس کی تکمیل کے لئے جن لوگوں کو انگریز منحوس نے خریدا اور اپنی دولت کے بل بوتے پر ان سے اپنے مذموم مشن کی تکمیل کی سعی مذموم کی۔ ان میں ایک مرزا قادیانی ہے۔ جس طرح دیوبندی وہابی اکابر نے اپنے آقا انگریز منحوس کو خوش کرنے کے لیے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کو توہین وتنقیص کا نشانہ بنایا اور مسلمانوں کے دلوں سے عشق ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نکالنے کی سعی مذموم کی۔ بالکل اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی مجددیت سے لے کر تدریجاً دعویٰ نبوت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت وشان کو توہین وتنقیص کا نشانہ بنایا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ مارنے کی سعی مذموم کی ان بدعقیدہ بدبخت فرقوں اور اشخاص کو گورنمنٹ انگریزی کی سرپرستی حاصل رہی اس لیے تو دیوبندی وہابی اکابر کی طرح مرزا قادیانی انگریز حکومت کا وظیفہ خوار ہونے کی وجہ سے ساری زندگی انگریز حکومت کے گن گاتا رہا مرزا قادیانی کی کتابوں کا بڑا حصہ انگریز گورنمنٹ کی تعریف وتوصیف سے بھرا پڑا ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ جملہ تو اپنے متعلق خود تسلیم کرتا ہے اب ہم مرزا قادیانی کی انگریز نوازی اور وفاداری پر مبنی عبارات قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ کوئی حق کا متلاشی تذبذب میں نہ رہے۔

مرزا قادیانی نے تو اپنے آباؤ اجداد کو بھی انگریز گورنمنٹ کا وفادار بلکہ نوکر ہونا مانا لکھا ہے کہ

الم یذکر اننا ذریة اباء القذوا اعملوهم فی خدامات هذه الدولة

کیا گورنمنٹ (انگریزی) اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے اپنی عمریں حکومت (برطانیہ) کی خدمت میں صرف کردیں۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۳)

۲۔ مرزا قادیانی کے خاندان کی انگریز گورنمنٹ سے وفاداری کے اعتراف میں گورنمنٹ انگریزی نے مرزا غلام مرتضیٰ مرزا غلام قادر وغیرہ کو خطوط لکھ کر اعتراف وفاداری کیا جن کی نقل مرزا قادیانی نے خود درج کی ہیں۔

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادۃ القرآن صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ تا صفحہ ۳۸۷، کشف الغطاء صفحہ ۹۔۴، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۰ تا صفحہ ۱۸۵، سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ تا صفحہ ۱۲۲)

مرزا قادیانی نے اپنے آباؤ اجداد سے بھی زیادہ انگریز گورنمنٹ کی خدمات سرانجام دی تھیں مرزا قادیانی نے یہ اقرار وفاداری و خدمت گزاری خود کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

۳۔ میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے، چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ (انگریزی) کے لیے دلی جاں نثار۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۔۲۶)

۴۔ سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ (انگریزی) نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔۔ ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل وجان ہوا، خواہ اور وفادار رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے۔۔۔ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضےٰ۔۔۔ تمام زندگی ان کی گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی میں بسر ہوئی۔۔۔ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔۔۔ اور میں نے نہ صرف اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جُھکایا۔ بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزار ہا روپیہ خرچ کیا گیا۔۔۔ درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک نعمت تھی۔ جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی، اس لیے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔۔ خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لیے بھیج دیا۔ پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاویں، اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رنگ و ریشہ میں منقوش ہے ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے کے لیے تیار رہے۔۔۔ ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے ہم اس آرام اور امت کا ذکر کر سکیں جو اس گورنمنٹ سے ہم کو حاصل ہوئی، ہماری تو یہی دعا ہے کہ خدا اس گورنمنٹ محسنہ کو

جزائے خیر دے، اور اس سے نیکی کرے، جبکہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف رہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو دلوں میں جما دیں اور یہی وجہ ہے کہ میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مشغول ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف مائل کر رہے ہیں۔۔۔ میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ (انگریزی) کا اول درجہ کا وفادار ار جانثار یہی نیا فرقہ (قادیانیہ) ہے۔۔۔ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ (انگریزی) کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیوں کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرتا ہے۔۔۔ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے۔ جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔۔۔ سرکار دولتمدار (انگریزی) ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار۔ اثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم

خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار (انگریزی) کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا کہ ہر ایک شخص بوجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۲۳۲۔۲۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷ تا ۳۵۰، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۸۸ تا صفحہ ۱۹۸، تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۸ صفحہ ۱۶)

۵۔ ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکرگزار رہیں۔ (ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۱۳۲، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۶)

۶۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد و تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں، جن کی چھپوائی و اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے، اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا، کیا اس قدر بڑی کاروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے۔ جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا، کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیرخواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن

کانہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں ان کتابوں کے نام معہ ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے۔ (اس کے بعد مرزا قادیانی نے ۲۴، اپنی کتابیں اور اشتہار جو شائع کیے کی فہرست نقل کی ہے)

(کتاب البریہ صفحہ ۵ تا صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۹۔۶)، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۔۱۶۴)

۷۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۸۔۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۶۔۱۵۵)

قارئین کرام! مرزا قادیانی انگریز وفاداری و محبت و جانثاری میں اس قدر اندھا ہو چکا ہے کہ جھوٹ بولنے سے ذرا بھی شرم و حیا نہ آئی۔ مرزا مذکور کی کل کتب تقریباً ۸۷ کتابیں ہیں جن کو قادیانیوں نے خود روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع کر دیا ہے اس کے اشتہارات کا مجموعہ دو جلدوں میں اور اس کے مکتوبات دو جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں چلئے ہم مزید اس کے ملفوظات جو کہ پانچ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں کو بھی شامل کر لیں تو یہ تو ایک الماری میں بھی رکھ لیں تو ایک الماری بھی نہ بھرے گی مگر مرزا قادیانی کا دعویٰ پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کے ہے، اب ہم اس کو قادیان کے اس دجال کے دجل پر محمول نہ کریں تو کیا

کریں۔ مرزا قادیانی نے انگریز گورنمنٹ کی شکر گزاری کے حق کو نبھاتے ہوئے لکھا ہے کہ

۸۔ وہ تقریر جو دعا اور شکر گزاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں سُنائی گئی، جس پر لوگوں نے بڑی خوشی سے آمین کے نعرے مارے، وہ چھ زبانوں میں بیان کی گئی، تاہم ہمارے پنجاب کے ملک میں جس قدر مسلمان کسی زبان میں دسترس رکھتے ہیں اُن تمام زبانوں سے شکر ادا ہو اُن میں سے ایک اُردو میں تقریر تھی، جو شکر اور دعا پر مشتمل تھی، جو عام جلسہ میں سُنائی گئی اور پھر عربی اور فارسی اور انگریزی اور پنجابی اردو، پشتو میں تقریریں قلمبند ہو کر بڑھتی گئیں اُردو میں اس لیے کہ وہ عدالت کی بولی اور شاہی تجویز کے موافق دفتروں میں رواج یافتہ ہے اور عربی میں اس لیے کہ وہ خدا کی بولی ہے۔ جس سے دُنیا کی تمام زبانیں نکلیں اور جو اُم الالسنۃ اور دُنیا کی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ جس میں خدا کی آخری کتاب قرآن شریف خلقت کی ہدایت کے لیے آیا اور فارسی میں اس لیے کہ وہ گزشتہ اسلامی بادشاہوں کی یادگار ہے، جنہوں نے اس ملک میں تقریباً سات سو برس تک فرمانروائی کی اور انگریزی میں اس لیے کہ وہ ہماری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے معزز ارکان کی زبان ہے جس کے عدل اور احسان کے ہم شکر گزار ہیں اور پنجابی میں اس لئے کہ وہ ہماری مادری زبان ہے، جس میں شکر کرنا واجب ہے اور پشتو میں اس لیے کہ وہ ہماری زبان اور فارسی زبان میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال کا نشان ہے۔

اس تقریب پر ایک کتاب شکر گزاری جناب قیصرہ ہند کے لیے تالیف کر کے اور چھاپ کر اس کا نام تحفہ قیصرہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے اُن میں سے ایک حضرت قیصرہ کے حضور میں بھیجنے کے لیے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی، اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لیفٹینٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۔۱۱۴، تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۲۸ تا صفحہ ۱۳۰)

۹۔ مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔ (ستارہ قیصرہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۴)

۱۰۔ میرے اس دعویٰ پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں وہ ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو، تب بھی وہ دروغ گو ثابت ہو گا، (اول) یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے، دوسری یہ کہ میں نے کئی کتابیں عربی فارسی تالیف کر کے غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے، پس اگر کوئی نازویش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کاروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے کہ جو کتابیں عربی فارسی روم اور شام اور مصر اور مکہ مکرمہ مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئی اور ان میں زیادہ تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں وہ کاروائی کیونکر نفاق پر محمول ہو سکتی ہے کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی؟ کیا سول ملٹری گزٹ کے پاس کسی ایسی خیر خواہ، گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے؟ اگر ہے تو پیش کریں لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کاروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے کی ہے اس کی نظیر نہیں ملے گی۔
(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۴۶۲، تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

۱۱۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا

تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے طاعون کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔۔۔ سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادۃ القرآن صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۔۳۸۰)

۱۲۔ میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا جس کے دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ ان کے کامل اسباب مہیا تھے تاہم میں نے برابر ۱۶ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کے انجام کے لیے اپنی ہر ایک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا کہ اس گورنمنٹ (انگریزی) کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے اس لیے مسلمانان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل پر بد ارادوں سے رُکیں بلکہ اپنی سچی شکر گزاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلائیں۔۔۔ یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانان ہند کی محسن ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو دور سے ابر رحمت کی طرح لایا۔۔۔ پس اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرنا بد ذاتی ہے۔۔۔ اگر اب بھی ہم اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کے سامنے ناشکرے ٹھہریں گے۔۔۔ جس قدر ہم نے اس گورنمنٹ سے آرام پایا اور اس کے عدل اور رحم سے فائدہ اُٹھایا وہ (بلاد اسلامی والے) اس سے بے خبر ہیں میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تالیف کر کے۔۔۔ ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کیے اور بخوبی ظاہر کر دیا کہ اس محسن گورنمنٹ (انگریزی) کے ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۴۵۹ تا صفحہ ۴۶۱، تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۶۔۱۹۳)

۱۳۔ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے اور اس کے مبارک قدم سے ہم جلتے ہوئے تنور میں سے نکالے گئے ہیں، یہ کتابیں ہیں جو میں نے اس ملک اور عرب اور شام اور فارس اور مصر وغیرہ ممالک میں شائع کی ہیں چنانچہ شام کے ملک کے بعض عیسائی فاضلوں نے بھی میری کتابوں کے شائع ہونے کی گواہی دی۔۔اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ (انگریزی) کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندن پیش نہیں کر سکتا۔

(مجموہ اشتہارات، جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

۱۴۔ میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔۔۔سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگر چہ میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچر تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں، سو میں اس کی مدد کے لیے اپنے قلم اور ہاتھ کو اٹھایا، اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی میوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا۔ جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو، جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔

(نور الحق جلد ا صفحہ ۹۔ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۔ ۳۸)

۱۵۔ بعد اس کے گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ آیا یہ زمانہ نہایت پُر امن ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر ہم خالصۃ قوم کی عملداری کے دنوں کو امن عامہ اور آسائش کے لحاظ سے انگریزی عملداری کی راتوں سے بھی برابر قرار دیں تو یہ بھی ایک ظلم اور خلاف واقعہ ہوگا۔ یہ زمانہ روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ ہے اور آنے والی برکتیں اس کے ابتدائی بہار سے ظاہر ہیں۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۱۷۶)

۱۶۔ یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو فارسی عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بغداد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کر دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی، کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکا اور میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا۔ کیوں کہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے اس لیے میں مع اپنے تمام عزیزوں کو دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند وام ملکہ کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔ (ستارہ قیصرہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۴)

۱۷۔ سو اس نے مجھے بھیجا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت میں جگہ دی کہ جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں اگر چہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیوں کہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پزیر نہ ہو سکتے۔ اگر چہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

(تحفہ قیصرہ صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۳-۲۸۴)

۱۸۔ اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا دل و جان سے خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے۔ (ضمیمہ کتاب البریہ صفحہ۹، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ۱۰)

۱۹۔ یہ تو میرے باپ اور بھائی کا حال ہے اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لیے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں۔ قریباً انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے، جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیے اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیے اور میں نے اس غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت دل و جان سے اختیار کریں۔ (کشف الغطار صفحہ۹، روحانی خزائن جلد۱۴، صفحہ۱۸۵)

۲۰۔ بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں، لیکن پنجاب کے مسلمان ناشکر گزار ہوں گے اگر اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمت عظمیٰ یقین نہ کریں۔ (براہین احمدیہ جلد۱ صفحہ۱۴۰، روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۱۴۰)

۲۱۔ جسمانی سلطنت میں بھی یہ ہی خدائے تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے۔ جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم سے مراد جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے، اس لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔ (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۳)

۲۲۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیوں کہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں ۔ نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی بہت شہرت پا گئی ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۳، تبلیغ رسالت جلد ۱۰، صفحہ ۲۶)

۲۳۔ ہمیں اس گورنمنٹ (انگریزی) کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش کرنا عبث ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۵، مجموعہ اشتہارات جلد ۴ صفحہ ۹۵)

۲۴۔ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو، ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۰۹)

۲۵۔ پس حقیقت میں خداوند کریم ورحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سر سبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔

(براہین احمدیہ جلد ا صفحہ ۱۴۰، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۱۴۰)

۲۶۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے۔ وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے۔ جس کی ایک کاپی اس زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی۔ ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۔ ۱۹۵، تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۶)

۲۷۔ بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارہ ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں، تو پھر کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کا خیال اپنے دل میں رکھیں۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ا صفحہ ۴۶، طبع لاہور)

۲۸۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیے کہ اس ملک میں اور اس کے زمانہ بادشاہت میں خدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے کہ جو قصوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہے اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہوگیا ہے ورنہ دوسرے ملکوں میں اس کی نظیر نہیں۔ (سراج منیر صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۳)

۲۹۔ اس جماعت (قادیانی) کے نیک اثر سے جیسے عامہ خلائق متفع ہوں گی۔ ایسا ہی اس پاک باطن وجود جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لیے انواع اقسام کے فوائد متصور ہوں گے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عز وجل کا شکر گزار ہونا چاہیے ازاں جملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیر خواہ اور دعا گو ہوں گے کیوں کہ بموجب تعلیم اسلام (جس کی پیروی اس گروہ کا عین مدعی ہے) حقوق عباد کے متعلق اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کی بات اور خبث اور ظلم اور پلید راہ نہیں کہ انسان جس سلطنت کے زیر سایہ بامن و عافیت زندگی بسر کرے اور اس کی حمایت سے اپنے دین و دنیوی مقاصد میں بار آور کوشش کر سکے، اس کا بدخواہ و بداندیش ہو بلکہ جب تک ایسی گورنمنٹ کا شکر گزار نہ ہو تب تک خدائے تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں، پھر دوسرا فائدہ اس بابرکت گروہ کی ترقی سے گورنمنٹ کو یہ ہے کہ ان کا عمل طریق موجب انسداد جرائم ہے، فتفکر وا تاملوا۔

(ازالہ اوہام۔ جلد۲ صفحہ ۸۴۹، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۵۶۱)

۳۰۔ ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجیے، یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا، لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔۔ یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے فتح دے گا چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لیے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کہ کیوں کہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں کیوں کہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ

آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۵۰۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۳)

۳۱۔ سرکار انگریزی اس درخت کی طرح ہے، جو پھلوں سے لدا ہوا ہوا اور ہر ایک شخص جو میوہ چینی کے قواعد کی رعایت سے اس درخت کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی پھل اس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے، ہماری بہت سی مرادیں ہیں جن کا مرجع اور مدار خدائے تعالیٰ نے اس گورنمنٹ کو بنا دیا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ ساری مرادیں اس مہربان گورنمنٹ سے ہمیں حاصل ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۳۲۔ یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔ چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے ایسی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو جائیں اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے۔ لیکن اگر خدا نے چاہا تو امید رکھتا ہوں کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام کی طرف سے ایسی کارروائیوں کا ہونا ضروری ہے جس سے مسلمانوں کے دلوں میں منقوش ہو جائے کہ یہ سلطنت اسلام کے لیے درحقیقت چشمہ فیض ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ا ش ۱۲، ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۹۵، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱-۵۸۰)

۳۳۔ میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں اور نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں لہذا وہ اس الہام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۹، تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۶۹ حاشیہ)

۳۴۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دُنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں، جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے اگر یہ امن اور آزادی اور بے تعصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عرب میں ہوتی تو وہ لوگ ہرگز تلوار سے قتل نہ کیے جاتے۔ اگر یہ امن اور آزادی اور بے تعصبی اس وقت کے قیصر اور کسریٰ گورنمنٹوں میں ہوتی تو وہ بادشاہتیں اب تک قائم رہتیں۔ (ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۵۔ بے شک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس حکومت کی مہربانی سے ہمارے اموال ہماری جانیں ہماری ملت اور ہماری عزتیں ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کی مہربانی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ اس نے ہم کو اپنی عمدہ خصال کی وجہ سے راحت کا جام پلایا ہے۔ تہ دل سے اس کا شکریہ ادا کریں اور ہم پر سے بھی واجب ہے کہ ہم اس کے دشمنوں کو تلواروں کی چمک دکھلائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

۳۶۔ بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دُنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے اسی گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں ہم نے قبول کیا کہ ہماری اُردو کی کتابیں جو ہندوستان میں شائع ہوئیں ان کے دیکھنے سے گورنمنٹ عالیہ کو یہ خیال گزرا ہوگا کہ ہماری خوشامد کے لیے ایسی تحریریں لکھی گئی ہیں۔۔۔ لیکن یہ دانشمند گورنمنٹ ادنیٰ توجہ سے سمجھ سکتی ہے کہ عرب کے ملکوں

میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں، جن میں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گزاری اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں تھے ان میں گورنمنٹ کی خوشامد کا کون سا موقع تھا کیا گورنمنٹ نے مجھ کو مجبور کیا تھا کہ میں ایسی کتابیں تالیف کر کے ان ملکوں میں روانہ کروں اور ان سے گالیاں سُنوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری ان خدمات کی قدر کرے گی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ ۵۳۵، تبلیغ رسالت جلد ۱۰، صفحہ ۲۸)

۳۷۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو، مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے، سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۶)

۳۸۔ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان و مال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھالنے چاہئیں۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۴)

۳۹۔ ہم بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا کے جشن جوبلی کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لیے میری جماعت کے اکثر احباب دور دور کی مسافت قطع کر کے ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب ۲۲۵ آدمی تھے اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے۔ جن سے ایک گروہ کثیر ہو گیا وہ سب ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو اس مبارک تقریب میں باہم مل کر دعا اور شکر باری تعالیٰ میں مصروف ہوئے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۱۳، تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۲۸)

۴۰۔ یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئے گا اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عام ہوگا، جس کا ترجمہ انگریزی میں گورنر جنرل ہے سو یہ گورنری اس زمین کی نہیں ہوگی بلکہ ضروری ہے کہ وہ حضرت عیسٰی بن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آوے سوایسا ہی وہ ظاہر ہوا تا کہ وہ سب باتیں پوری ہوں جو صحیح بخاری میں ہیں کہ یضع الحرب یعنی وہ مذہبی جنگوں کو موقوف کر دے گا اور اس کا زمانہ امن اور صلح کاری کا ہوگا۔ جیسا کہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے زمانہ میں شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے اور بھیڑیئے اپنے حملوں سے باز آئیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایک ایسی سلطنت کے زیر سایہ پیدا ہوگا۔ جس کا کام انصاف اور عدل گیری ہوگا۔ سو ان حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزی سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے کیوں کہ وہ مسیح اسی سلطنت کے ماتحت پیدا ہوا ہے اور یہی سلطنت (انگریزی) ہے جو اپنے انصاف سے سانپوں کو بچوں کے ساتھ ایک جگہ جمع کر رہی ہے اور ایسا امن ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ اس لیے جو میں مسیح موعود ہوں زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۷۔۱۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۔۱۴۴)

۴۱۔ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا، جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں، اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور اُمید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہو گا۔۔۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا اور میرا کاشی

ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اور اس غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔

(ستارہ قیصرہ صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۲)

۴۲۔ میں نے تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصر ہند کی خدمت میں بھیجا گیا یہی حالات اور خدمات اور دعوات گزارش کی تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظمہ کے اخلاص وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعا گو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا ضرور آتا۔ اس لیے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند پر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے اس یاد دہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا ہے بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پر ارادات خط کے لکھنے کے لیے چلایا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرمادیں۔

(ستارہ قیصریہ صفحہ ۵-۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۵)

۴۳۔ جعل لی السلطنة البرطانیة ربوة امن دراحة و مستقرا حسنا للحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ نے میرے لیے سلطنت برطانیہ کو ربوہ امن و راحت کی پناہ گاہ بنایا ہے اور ٹھہرنے کی اچھی جگہ ہے اور اس پر خدا کی حمد ہے۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۸)

۴۴۔ جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا ہے اور انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کسر نہیں چھوڑی مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر آگ سے بچایا اُسی طرح جس طرح پر وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے میں ان واقعات کو مدنظر رکھ کر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بمراتب اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا پیلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا وہ دراصل مسیح کا مرید تھا اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اس وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہ لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لیے ایک جرأت دی ہے پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ (انگریزی) کی اطاعت کریں یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا۔ جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۴۔ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۔ ۲۷۱)

۴۵۔ اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیری حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو خوشی سے اس وقت میں جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کے چھوڑنے کے لیے کوشش کر۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۲۷۷)

۴۶۔ اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز رہے کہ ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارہ قیصریہ اور تحفہ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرمادے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مسرت فرماوے گی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۶۲، تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۶۱)

۴۷۔ یہ عاجز صاف اور مختصر لفظوں میں گزارش کرتا ہے کہ بباعث اس کے کہ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضےٰ مرحوم کے وقت سے آج تک اسی خاندان کے شامل حال ہیں اس لیے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ وریشہ میں شکر گزری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ ہو نہیں سکتیں جو وہ خلوص دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے، انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری میں اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور تہہ دل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو ہر گز دکھلا نہیں سکتا۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۸۲، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۷۸)

۴۸۔ ان دنوں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا، اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو۔۔۔۔نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً ۱۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر اُن کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیوں کہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان یہ

ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے گورنمنٹ کو اس بات کے لیے چن لیا تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ گے۔۔۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتووں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا۔۔۔ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لیے نصیحت کرتا رہوں سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو، کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔۔۔ یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو، جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لیگی، ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لیے دانت پیس رہی ہے کیوں کہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو، سو تم اس خدا داد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لیے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے، تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔۔۔ ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے قابل ہے۔ مگر تم نہیں ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۹۔۸۰۷، تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۲)

۴۹۔ پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے، اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔ (نور الحق صفحہ ۳۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۵۔۴۴)

۵۰۔ اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت برطانیہ غالب اور با سیاست جو ہمارے لیے مبارک ہے، خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے، کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا، کچھ رحم نہ کرتا۔ بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اُٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزائے خیر دے، جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے۔ (نور الحق جلد ۱ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶)

۵۱۔ جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے اور حضور قیصرہ ہند انگلستان میں شکر گزاری کا ہدیہ گزارے مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے میرے لیے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کاروائی کے لیے ملکہ معظمہ کی پر امن حکومت کی پناہ لوں سو خدا نے

مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا، جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لیے حضرت قیصرۂ ہند کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے جس امان کے ساتھ میں نے اس ملک میں بودوباش کر کے سچائی کو پھیلایا اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے اور اگرچہ میں نے اس شکر گزاری کے لیے بہت سی کتابیں اُردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دُنیا میں پھیلائی ہیں اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے لیکن میرے لیے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۵)

۵۲۔ اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں یہ الہام سترہ برس کا ہے کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے۔ غرض میں اس گورنمنٹ کے لیے بمنزلہ حرز سلطنت ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۹ تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۶۹ حاشیہ)

۵۳۔ اس مبارک گورنمنٹ کے زمانہ کو اگر اس امن کے زمانہ سے مشابہت دیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے وقت میں تھا تو یہ زمانہ سے مشابہت دیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے وقت میں تھا تو یہ زمانہ بلا وجہ اس کا مثیل غالب ہوگا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

۵۴۔ اب ہم ایک انگریز کی عبارت اس متعلق نقل کرتے ہیں سر لیپل گریفن کی کتاب پنجاب چیفس اس کا تعارف مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

کتاب پنجاب چیفس یعنی تذکرہ روسائے پنجاب میں جسے اولاً سر لیپل گریفن نے زیر ہدایت پنجاب گورنمنٹ تالیف کرنا شروع کیا اور بعد میں مسٹر میسی اور مسٹر کریک نے (جواب بوقت ایڈیشن ثانی کتاب خدا سر ہنری کریک کی صورت میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ممبر

ہیں) علی الترتیب گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے اسے مکمل کیا اور اس پر نظر ثانی کی ہمارے خاندان کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۱۷)

کتاب پنجاب چیفس کا اقتباس بھی مرزا بشیر احمد نے خود نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کرلیں کہ

مرزا غلام احمد۔۔۔ مشہور مذہبی سلسلہ کا بانی ہوا، جو احمدیہ سلسلہ کے نام سے مشہور ہے، مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا تھا۔۔۔ مرزا عربی فارسی اور اُردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا۔ جن میں اس نے مسئلہ جہاد کی تردید کی اور یقین کیا جاتا ہے کہ ان کتابوں نے مسلمانوں پر معتد بہ اثر کیا ہے۔ (سیرت المہدی جلس ا صفحہ ۱۲۳)

۵۵۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ

ولو لا هيبة سيف سلة عدل سلطنة البر طانية لحث الناس على سفلك دمى

اور اس تلوار کی ہیبت نہ ہوتی جو سلطنت برطانیہ نے سونت رکھی ہے تو لوگ میرا خون کر دیتے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸)

۵۶۔ اے نادانو گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی۔ بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لیے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پر امن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اس گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو ان کی خوشامدیں کرتے ہیں اُن کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر میں آ کر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کاروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ نہیں ہے۔ ولعنة الله على المنافقين بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے، جو ہمارے دل میں ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۴۸)

۵۷۔ قدیم سے میں اپنی بہت سی کتابوں میں بار بار یہی شائع کیا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ظاہری اسباب کی رو سے آپ کے رہنے کے لیے اور بھی ملک ہیں اور اگر آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا قسطنطنیہ میں چلے جائیں تو سب ممالک آپ کے مذہب اور مشرب کے موافق ہیں لیکن اگر میں جاؤں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب لوگ میرے لیے۔بطور درندوں کے ہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۲۹۴)

۵۸۔ بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں۔

(البلاغ صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۰)

۵۹۔ یہ ایک ایسی جماعت (قادیانی) ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۹۷، تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۸)

۶۰۔ اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں سلطنت برطانیہ کا عہد بخشا اور اس کے ذریعہ سے بڑی بڑی مہربانیاں اور فضل ہم پر کیے ہم نے اس سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی نعمتیں پائیں ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی اور بہائم کی زندگی سے نکلنا انہیں نصیب ہوا اور حیوانی جذبوں سے نکل کر انسان کمالات پر پہنچنا میسر آیا، سو ہمیں اس گورنمنٹ کے طفیل اُمید اور فکر سے بڑھ کر امن اور امان ملا۔۔۔اور یہ سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی اور تمہارے یاروں اور دوستوں اور مکانوں کی نسبت خوب سلوک کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ تیاری پناہ اور جائے امن ہے اب تم پر اس کے احسان کے حقوق ثابت ہیں۔۔۔سو مناسب ہے کہ اس گورنمنٹ کے شکر ادا کرنے میں اور ذکر و تذکرہ میں گونگے اور بے ہوش نہ

بن جاؤ۔ اس لیے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور شکر سے غفلت کرنا کفران ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سلطنت تمہارے لیے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور اس کے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت نہیں اور حقیقت میں ساری حمدیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں ایسا قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبر گیری اور پرواخت میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتا اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لائے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ تا صفحہ ۵۴۴)

۶۱۔ میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت ان کی محسن ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیے کہ وفاداری کے ساتھ اس کی شکر گزاری کرنی چاہیے ورنہ خدا تعالیٰ کے گناہ گار ہوں گے اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔۔۔۔ میں نے۔۔۔ (یہی) ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۲، صفحہ ۳۴۰، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۔۱۹۰)

۶۲۔ میں نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ابتداء سے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی، میں نے ہزار ہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جا بجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی چاہیے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بد ذاتی ہے اور میں نے ایسی کتابوں کو نہ صرف برٹش انڈیا میں پھیلایا ہے، بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد میں محض للّٰہی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے کیوں کہ یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جس کا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۸)

۶۳۔ اعملوا ایها الاخوان اننا قد نجونا من ایدی الظلمین فی ظل دولة هذهٖ المکیلة ۔۔۔ التی نضر نافی حکومتها کنضارہ الارض من ایّام التمتان ۔

اے بھائیو جان لو کہ ہم نے ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں ظالموں کے ہاتھوں نجات پائی ہے ہم اس حکومت کے سایہ میں اس طرح سرسبز ہوتے ہیں جیسے زمین موسم بہار میں سرسبز ہوتی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۱۷، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۱۷)

۶۴۔ میرے خیال میں مذاہب کے پرکھنے اور جانچنے اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے کے لئے اس سے بہتر کسی ملک کے باشندوں کو موقعہ ملنا ممکن نہیں جو ہمارے ملک پنجاب اور ہندوستان کو ملا ہے اس موقع کے حصول کے لیے پہلا فضل خدا تعالیٰ کا گورنمنٹ برطانیہ کا ہمارے اس ملک پر تسلط ہے ہم نہایت ہی ناسپاس اور منکر نعمت ٹھہریں گے اگر ہم سچے دل سے اس محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا نہ کریں، جس کے بابرکت وجود سے ہمیں دعوت اور تبلیغ اسلام کا وہ موقعہ ملا جو ہم سے پہلے کسی بادشاہ کو بھی نہ مل سکا۔ کیوں کہ اس علم دوست گورنمنٹ نے اظہار رائے میں وہ آزادی دی ہے، جس کی نظیر اگر کسی اور موجودہ عملداری میں تلاش کرنا چاہیں تو لا حاصل ہے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم لندن کے بازاروں میں دین اسلام کی تائید کے لیے وہ وعظ کر سکتے ہیں جس کا خاص مکہ معظمہ میں میسر آنا ہمارے لیے غیر ممکن ہے۔

(معیار المذاہب صفحہ ۲۔۳، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۶۰۔۱)

۶۵۔ ہمارے نظام بدنی اور امور دنیوی میں خدا تعالیٰ نے اس قوم میں سے ہمارے لیے گورنمنٹ (انگریزی) قائم کی، اور ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اس لیے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اس طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہیں سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس

کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں۔ تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ در حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۸۰)

۶۶۔ اب میں نے جو کچھ میرے اصول اور ہدایتیں اور تعلیم تھی۔ سب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں ظاہر کر دیں میری ہدایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ صلح کاری اور غریبی سے زندگی بسر کرو اور جس گورنمنٹ کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ اس کے سچے خیر خواہ اور تابعدار ہو جاؤ، نہ نفاق اور دُنیا داری سے آخر دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا اقبال دن بدن بڑھا دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے دل سے اس کے تابعدار اور امن پسند انسان ہوں آمین۔ (کشف الغطاء صفحہ ۳۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۳)

۶۷۔ تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام

ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہِ روزگار

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۱)

۶۸۔ ہم دُنیا میں فروتن کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لیے تیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۱۸)

۶۹۔ آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے۔ جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے کیوں کہ مسیح آچکا خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے (ضمیمہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۷۔۶، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۹۔۲۸)

۷۰۔ اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا دل وجان سے خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے۔ جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰)

۷۱۔ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیوں کر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ (تریاق القلوب صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۱۵۶)

۷۲۔ جو جماعت میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔ (ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۴)

۷۳۔ ہم نے اس مبارک عید کے موقع پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کر کے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی اور دیگر لوگوں کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے توجہ دلائی کہ سب لوگ تہہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جنگ میں جو ٹرینوال میں ہو رہی ہے۔ فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد اسلام کا عظیم ترین فرض، ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کارِ ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے دین کی محافظ ہے۔ اس لیے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہیں اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے ان زخمیوں کے واسطے جو جنگ ٹرینوال میں مجروح ہوئے ہیں چندہ دیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہٰذا اپنی جماعت کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شہر میں فہرست مکمل کر کے اور چندہ کو وصول کر کے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدا بخش کے پاس بمقام قادیان بھیج دیں کیوں کہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپ کا روپیہ مع فہرستوں کے آ جائے گا تو اس فہرست چندہ کو اس رپورٹ میں درج کیا جائے گا۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، ہماری جماعت اس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴_۳۶۳)

۷۴۔ میں تاج عزت عالی جناب حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈالتا ہوں کہ اس رسالے کو ہمارے عالی مرتبہ حکام توجہ سے اول سے آخر تک پڑھیں۔

(کشف الغطاء صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹)

۷۵۔ تمام نیک دل اور پاک طبع مسلمان جو گورنمنٹ عالیہ کے سچے خیر خواہ ہیں التزام جمعہ کی رسم کو اس محسن گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی اور دلی وفاداری کے لیے ایک علامت ٹھہراتے ہیں ۔۔۔ یہ مبارک دن (جمعہ) نہ صرف مسلمانوں کی عبادات خاصہ کا ایک دن ہو

گا۔ بلکہ گورنمنٹ کے لیے بھی ایک سچے مخبر کا کام دے گا اور ایک معیار کی طرح کھرے اور کھوٹے میں فرق کر کے دکھلاتا رہے گا۔ چنانچہ اس درخواست پر بھی صرف انہیں (گورنمنٹ انگریزی کے) سچے خیر خواہوں کے دستخط درج ہیں۔۔۔ (جنہوں نے) دلی سچائی سے گورنمنٹ کی حکومت کو قبول کر لیا ہے اور اپنے لیے سراسر برکت اور رحمت سمجھا ہے۔۔۔ گورنمنٹ کے دلی خیر خواہ بہت ترقی پزیر ہوں گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

۷۶۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مذہبی امور میں اس قدر غصہ بڑھایا جائے کہ مخالفوں کے حملوں کو قانونی جرائم کے نیچے لا کر گورنمنٹ سے ان کو سزا دلائی جائے، یا ان سے کینہ رکھا جائے بلکہ میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیے۔ اس وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب امہات المومنین کے سزا دلانے کے لیے انجمن حمایت اسلام کے ذریعے سے گورنمنٹ میں میموریل بھیجے تو میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے خلاف میموریل بھیجا اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر کوئی رنج دہ امر پیش آوے، تو اسلام کا اصول عفو اور درگزر ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر کوئی مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے، تو تنگ ظرف لوگوں کی طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو۔ قرآن نے ہمیں صاف کہا ہے کہ عیسائیوں سے محبت اور خلق سے پیش آؤ اور نیکی کرو۔ (کشف الغطاء صفحہ ۱۰۔۱، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۶۔۷)

۷۷۔ ہم رعایا کی یہ بھی تمنا ہے کہ جس طرح اسلامی ریاستوں میں ان سلاطین کا شکر کے ساتھ خطبہ میں ذکر ہوتا ہے، جو مذہبی امور میں قرآن کے منشاء کے موافق مسلمانوں کو آزادی دیتے ہیں ہم بھی جمعہ کی تعطیل کے شکریہ میں اور بلاد کے مسلمانوں کی طرح یہ دائمی شکر جمعہ کے مجروں پر اپنا وظیفہ کر لیں کہ سرکار انگریزی نے علاوہ اور مراحم اور الطاف کے ہم پر یہ بھی عنایت کی نظر کی۔ جو ہمارے عظیم الشان دین کو جو مدت سے اس ملک برٹش انڈیا میں مردہ کی

طرح پڑا ہوا تھا۔ پھر نئے سرے سے زندہ کر دیا سو بلاشبہ یہ ایسا احسان ہوگا کہ مسلمانوں کی ذریت کبھی اس کو فراموش نہیں کرے گی اور اسلامی تاریخ میں ہمیشہ عزت کے ساتھ یہ شکر ادا کیا جائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵۵۳)

۷۸۔ یہ بھی تو سوچو کہ پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہذا ہمارے ادب کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں گورنمنٹ اگر ان کو باز پرس کرے تو ہم کس قدر باز پرس کے لائق ٹھہریں گے اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے، کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی۔ سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو۔ اور اس محسن گورنمنٹ کو دعائیں دو جس نے تمام رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھا۔

(البلاغ صفحہ ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۲)

۷۹۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیوں کہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا، میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ (شہادت القرآن صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۸۰)

۸۰۔ گزشتہ دنوں میں میں نے مسلمانوں میں ایسی تحریروں سے ایک جوش دیکھ کر چند دفعہ ایسی تحریریں شائع کی تھیں جن میں ان سخت کتابوں کا جواب کس قدر سخت تھا ان تحریروں سے میرا مدعا یہ تھا کہ عوض معارضہ کی صورت دیکھ کر مسلمانوں کا جوش رک جائے۔ سو اگرچہ اس حکمت عملی کی تحریروں سے مسلمانوں کو فائدہ تو ہوا اور وہ ایسے رنگ کا جواب پا کر ٹھنڈے ہو گئے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

۸۱۔ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں سے اس مضمون کی بات

کی کہ جو حصہ سوم کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے شکر کے بارے میں شامل ہے اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی لکھے اور بعض نے سخت اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر ترجیح کیوں دی؟ لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کی رُو سے ترجیح ہو اس کو کیوں کر چھپا سکتے ہیں خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ میں پائی جائے۔ **الحکمۃ ضالۃ المومن الخ** اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں تھا کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اُس کا احسان اُٹھاوے اس کے ظل حمایت میں بامن وآسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے، اُس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے، پھر اسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اس کے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لاوے۔ (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۱۶)

۸۲۔ اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو بیس برس کا زمانہ ہے۔ ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خود غرض کا کام نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی ہے۔ ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی، اور حد اعتدال سے بڑھ گئی، اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار اور لدھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں۔۔۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا، کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی

سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو، تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے، تا کہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو، تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی، کیوں کہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لیے یہ طریق کافی ہو گا کیوں کہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزارہا مسلمان جو پادری عمادالدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے۔ یکدفعہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے۔ کیوں کہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اُس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اُس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی۔ گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے، تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے، کیوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں سو کسی مسلمان کا یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز ربانی کو اس حد تک پہنچائے، جس حد تک ایک عیسائی پہنچا سکتا ہے۔۔۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۶۱ تا صفحہ ۳۶۳، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۹ تا صفحہ ۴۸۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۵۵۔۷)

۸۳۔ جنگ سے مراد تلوار بندوق کا جنگ نہیں، کیوں کہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے، جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کیا جائے، اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کیے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کئے جاتے ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۰)

۸۴۔ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا، تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا کیوں کہ مسیح نہ تلوار اُٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا، بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا اور اس کی عقد ہمت اس کی تلوار ہوگی وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کرے گا اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہوگا ہائے افسوس کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت ﷺ کے منہ سے کلمہ یضع الحرب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا، تو لڑائیوں کا خاتمہ کردے گا۔ اور اس کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے، تضع الحرب اوزارھا یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک کہ مسیح کا وقت آجائے، یہی تضع الحرب اوزارھا ہے، دیکھو صحیح بخاری موجود ہے جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب مانی گئی ہے، اس کو غور سے پڑھو اے اسلام کے عالمو اور مولویو میری بات سنو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو، مسیح موعود جو آنے والا تھا آچکا، اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت وخون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آجاؤ، تو اب بھی خونریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے منہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے منہ بند کرے گا، بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۹۔۸، روحانی خزائن جلد ۱۷، ۹۔۸)

۸۵۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۸)

۸۶۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے، مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے، صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئے گا، تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا، سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵)

۸۷۔ جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے اور پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۰۱، رحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۳)

۸۸۔ میں خدا سے پاک الہام پا کر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عادتیں دُور ہو جائیں اور نفسانی جذبات سے ان کے سینے دھوئے جائیں اور ان میں آہستگی اور سنجیدگی اور حلم اور میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے اور یہ اپنی اس گورنمنٹ کی ایسی اطاعت کریں کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور یہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی ہی فساد کی رگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کسی قدر یہ مقصود مجھے حاصل بھی ہو گیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک

تعلیموں کے دل سے پابند ہیں اور یہ نیا فرقہ گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔

(تریاق القلوب ۵۔۲۹۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۔۲۹۴، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۸۔۳۵۷)

۸۹۔ اور جس وقت کہ وعدہ مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ موکد کیا گیا تھا اس بات نے تقاضا کیا کہ سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے مانند ہو اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۔۸۳، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۔۸۳)

۹۰۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیوں کہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنا دیا ہے

(۱) اول والد مرحوم کے اثر نے (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے

(۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۵۷، تریاق القلوب صفحہ ۳۶۳، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۱)

۹۱۔ اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لیے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے ایک محمد ﷺ دوسرا احمد ﷺ اور اسم محمد ﷺ جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا

اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ مواخذا نے ان دونوں ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت ﷺ کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی، لیکن یہ پیشن گوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (اتریاق القلوب صفحہ ۳۹۹، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۷)

۹۲۔ اب سے زمینی جہاد بند ہو گیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا، سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۰۱)

۹۳۔ اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال | دی کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۸۔۷۷، درثمین صفحہ ۵۹، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۱۰، اقبال اور احمدیت (پہلا شعر) صفحہ ۱۶۸)

۹۴۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا تو مرزا قادیانی نے اولی الامر سے مراد انگریز منحوس قرار دیتے ہوئے لکھا ہے

کہ جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اطیعو اللّٰہ و اطیعوا الرسول اولی الامر منکم اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزماں ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے۔ وہ ہم میں سے ہے، اس لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۳)

مرزا قادیانی کے انگریز کی تعریف کرنے کو قادیانی تسلیم کرتے ہیں اور جہاد کو حرام قرار دینا بھی مانتے ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جلد ۴۳ ش ۱۰، اکتوبر ۲۰۰۲، صفحہ ۲۸، جلد ۵۱، ش ۹، ستمبر ۲۰۱۰، صفحہ ۳)

۹۵۔ وہ خدا جو آسمان پر ہے، جو دل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے میں نے اس عریضہ کو لکھا ہے وہ میرے ساتھ ہوگا اور میرے ساتھ ہے وہ مجھے اس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کرے گا۔ اس کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ اس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں۔ تا سب کچھ جو اتمام حجت کے لیے چاہیے پورا ہو یہ سچ ہے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے کہتا ہوں اور وہی ہے جو میرا مددگار ہے، بالآخر میں اس بات کا بھی شکر کرتا ہوں کہ ایسے عریضہ کو پیش کرنے کے لیے میں بجز اس سلطنت محسنہ کے اور کسی سلطنت کو وسیع الاخلاق نہیں پاتا۔ اور گو اس ملک کے مولوی اگر کفر کا فتویٰ بھی مجھ پر لگائیں تب بھی میں کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ایسے عرائض کے پیش کرنے کے لیے عالی حوصلہ عالی اخلاق صرف سلطنت انگریزی ہے۔ میں اس سلطنت کے

مقابل پر سلطنت روم کو بھی نہیں پاتا۔ جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز کر کے ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے، اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارہ قیصریہ اور تحفہ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرمادے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرمادے گی۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۷۱۔۳۷۲، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۹۔۵۰۰)

۹۶۔ ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے، جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا۔ بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے۔ جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور پستی کی کمزوری سے اوپر کی طرف اُٹھاتی ہے۔

(نور الحق جلد ۱ صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

۹۷۔ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے، خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے ایک باران رحمت بھیجا ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کا احسان اٹھاوے، اس کے ظلِ حمایت میں باامن و آسائش رہ کر اپنا مقسوم دکھاوے، اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے، پھر اس عقرب کی طرح نیش چلاوے، اور دعا سے بھی انہوں نے اس گورنمنٹ کو بہت دفعہ یاد کیا ان کی آخری دعا ان کے اشتہارات مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں جس کی بیس ہزار کاپی چھپوا کر ہند اور انگلینڈ میں انہوں نے شائع کرنی چاہی ہے۔ یہ

کلمات دعائیہ مرقوم ہیں انگریز جن کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لیے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دُنیا کے لیے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہیں تا کہ ان کے گورے اور سپید منہ جس طرح دُنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔

(شہادت القرآن صفحہ ۷۔۹۲، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۸۸ تا صفحہ ۳۹۴)

۹۸۔ صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبدالکریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظّمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے۔ ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۴۷)

یہ انگریز منحوس کی خدمت کا ہی نتیجہ تھا کہ مرزا صاحب کو لاکھوں روپے کے منی آرڈر وصول ہوتے تھے مثلاً ہزار روپے سے زائد کا منی آڈر وصول ہوا۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۶۰۴) یہ آج کل کے لاکھوں روپے بنتے ہیں۔

۹۹۔۱۰۰۔ اب ہم مرزا قادیانی کی دو مختلف کتب ستار قیصریہ اور تحفہ قیصریہ کا عکس پیش کر رہے ہیں جس میں مرزا قادیانی نے وکٹوریہ ملکہ انگریزی کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ دُنیا میں ذلیل سے ذلیل تر بے حیاء سے بے حیاء بھی کسی شخص کی ایسی خوشامد نہ کرے گا۔ جیسی مرزا نے ملکہ کی کی ہے وہ ملاحظہ کریں۔۔۔

(ٹائیٹل پیج بار اول)

الہدیۃ المبارکہ

یعنی کتاب

تحفۂ قیصریّہ

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵ مئی ۱۸۹۷ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یہ عریضہ مُبارکبادی

اُس شخص کی طرف سے ہے۔ جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دُنیا کو چھوڑانے کے لئے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دُنیا میں سچائی قائم کرے۔ اور لوگوں کو اپنے پیدا کنندہ سے سچی محبت اور بندگی کا طریق سکھلائے۔ اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں۔ سچی اطاعت کا طریق سمجھلائے۔ اور بنی نوع میں باہمی سچی ہمدردی کرنے کا سبق دیوے۔ اور نفسانی کینوں اور جوشوں کو درمیان سے اُٹھائے۔ اور ایک پاک صلحکاری کو خدا کے نیک نیّت بندوں میں قائم کرے۔ جسکی نفاق سے ملونی نہ ہو اور یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکرگذاری ہے۔ کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ والی انگلستان و ہند دام اقبالہا بالقایہا کے حضور میں۔ بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔

مُبارک ! مُبارک !! مُبارک !!!

اُس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا۔
کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی شصت سالہ جوبلی کو دیکھا۔
جس قدر اِس دن کے آنے سے مُسرت ہوئی کون اس کو اندازہ کرسکتا ہے؟ ہماری
محسنہ قیصرہ مُبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور شکر سے بھری ہوئی مُبارکباد پہنچے
خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے!

وہ خدا جو زمین کو بنانے والا اور آسمانوں کو اُونچا کرنے والا اور چمکتے ہوئے
سُورج اور چاند کو ہمارے لئے کام میں لگانے والا ہے۔ اسکی جناب میں ہم دُعا
کرتے ہیں کہ وہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو جو اپنی رعایا کی مختلف اقوام کو کنارِ
عاطفت میں لئے ہوئے ہے جس کے ایک وجود سے کروڑہا انسانوں کو آرام پہنچ رہا
ہے۔ تادیر گاہ سلامت رکھے۔ اور ایسا ہو کہ جلسہ جوبلی کی تقریب پر (جسکی خوشی سے
کروڑہا دِل برٹش انڈیا اور انگلستان کے جوش نشاط میں ان پھولوں کی طرح حرکت کر
رہے ہیں جو نسیمِ صبا کی ٹھنڈی ہَوا سے شگفتہ ہو کر پرندوں کی طرح اپنے پروں کو
ہلاتے ہیں) جِس زور شور سے زمین مبارکبادی کے لئے اُچھل رہی ہے۔ ایسا ہی
آسمان بھی اپنے آفتاب و ماہتاب اور تمام ستاروں کے ساتھ مبارکبادیاں دیوے۔
اور عنایت صمدی ایسا کرے کہ جیسا کہ ہماری عالی شان محسنہ ملکہ معظمہ والی ہند و انگلستان
اپنی رعایا کے تمام بوڑھوں اور بچّوں کے دِلوں میں ہر دلعزیز ہے۔ ویسا ہی آسمانی
فرشتوں کے دلوں میں بھی ہر دلعزیز ہو جائے۔ وہ قادر جس نے بیشمار دُنیوی برکتیں
اسکو عطا کیں۔ دینی برکتوں سے بھی اسے مالا مال کرے۔ وہ رحیم جس نے اِس جہان
میں اسکو خوش رکھا۔ اگلے جہان میں بھی خوشی کے سامان اس کیلئے عطا کرے۔
خدا کے کاموں سے کیا بعید ہے کہ ایسا مبارک وجود جس سے کروڑہا بلکہ بے شمار
نیکی کے کام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کے ہاتھ سے یہ آخری نیکی بھی ہو جائے

کر انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائے۔ تا فرشتوں کی رُوحیں بھی بول اُٹھیں۔ کہ اے موحّدہ صدیقہ تجھے آسمان سے بھی مبارکباد جیساکہ زمین سے!!

یہ دُعا گو کہ جو دُنیا میں عیسیٰ مسیح کے نام سے آیا ہے۔ اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے۔ جیساکہ سیّدالکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا۔ سو اگرچہ جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دُعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے۔ اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکرگزاری کا ہدیہ گزرانے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لئے خدا نے پسند کیا کہ مَیں آسمانی کارروائی کے لئے ملکہ معظمہ کی پُرامن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا۔ جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لئے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امن کے ساتھ مَیں نے اِس ملک میں بُود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا۔ اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ مَیں نے اِس شکرگزاری کے لئے بہت سی کتابیں اُردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لئے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ سو اسی بناء پر آج مجھے جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جوبلی کے مبارک موقعہ پر جو سچی وفادار رعایا کے لئے بیشمار شکر اور خوشی کا محل ہے۔ اس

کے دلی مدعا کے پورا کرنے کے لئے جرأت ہوئی ہے۔ ۴۲
مَیں اس بات کو ظاہر کرنا بھی اپنی رُوشناسی کرانے کی غرض سے ضروری دیکھتا ہوں کہ مَیں حضرت ملکہ معظمہ کی رعایا میں سے پنجاب کے ایک معزز خاندان میں سے ایک شخص ہوں جو میرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوں۔ میرے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ اور اُن کے والد کا نام میرزا عطا محمدؐ اور اُن کے والد کا نام مرزا گل محمدؐ تھا۔ یہ آخر الذکر اس زمانہ سے پہلے والیانِ ملک میں سے تھے۔ مجھے خدا نے جیساکہ آگے بیان ہوگا۔ اپنی خدمت میں لے لیا۔ اور جیساکہ وُہ اپنے بندوں سے قدیم سے کلام کرتا آیا ہے۔ مجھے بھی اُس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف بخشا۔ اور مجھے اُس نے نہایت پاک اصولوں پر جو نوعِ انسان کے لئے مفید ہیں قائم کیا۔ چنانچہ منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصّہ دُنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں! اور ایک زمانہ ان پر گذر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیّت کے رُو سے جھُوٹا نہیں۔ اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سُنّت ابتدا سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افترا کرتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے۔ کبھی سرسبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اُس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اس بے باک کو ہلاک کرتا ہے۔ اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے۔ اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔ اور دلیری سے خدا پر

افترا کیا۔ پس خدا اس کو وہ عظمت نہیں دیتا۔ جو راستبازوں کو دیجاتی ہے۔ اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے۔ جو صادق نبیوں کیلئے مقرر ہے۔ ص۵

اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر یہی بات سچ ہے۔ تو پھر دُنیا میں ایسے مذہب کیوں پھیل گئے۔ جن کی کتابوں میں انسانوں یا پتھروں یا فرشتوں یا سُورج اور چاند اور ستاروں اور یا آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ مخلوق کو خدا کر کے مانا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے مذہب یا تو اُن لوگوں کی طرف سے ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ الہام اور وحی کے مدعی ہوئے۔ بلکہ اپنی فکر اور عقل کی غلطی سے مخلوق پرستی کی طرف جھک گئے۔ اور یا بعض مذہب ایسے تھے کہ درحقیقت خدا کے کسی سچے نبی کی طرف سے ان کی بنیاد تھی۔ لیکن مرورِ زمانہ سے ان کی تعلیم لوگوں پر مشتبہ ہو گئی۔ اور بعض استعارات اور مجازات کو حقیقت پر حمل کر کے وہ لوگ مخلوق پرستی میں پڑ گئے۔ لیکن دراصل وہ نبی ایسا مذہب نہیں سکھاتے تھے۔ سو ایسی صورت میں ان نبیوں کا قصور نہیں کیونکہ وہ صحیح اور پاک تعلیم لائے تھے۔ بلکہ جاہلوں نے بدفہمی سے ان کی کلام کے اُلٹے معنی کئے۔ سو جن جاہلوں نے ایسا کیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ تو نہیں کیا۔ کہ ہم پر خدا کا کلام نازل ہوا ہے اور ہم نبی ہیں۔ بلکہ نبوت کی کلام کو اجتہاد کی غلطی سے انہوں نے اُلٹا سمجھا۔ سو یہ غلطیاں اور گمراہیاں اگرچہ گناہ میں داخل ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ مگر ان کے پھیلنے کو خدا تعالیٰ اس طرح پر نہیں روکتا جس طرح اس مفتری کی کارروائی کو روکتا ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے۔ کوئی سلطنت خواہ زمینی ہے خواہ آسمانی ایسے مفتری کو مہلت نہیں دیتی جو ایک جھوٹا قانون بنا کر پھر سلطنت کی طرف منسوب کرتا ہے کہ وہ قانون اس گورنمنٹ سے پاس ہو کر نکلا ہے۔ اور نہ کوئی سلطنت جائز رکھتی ہے کہ کوئی شخص جھوٹے طور پر سرکاری

ملازم بنکر نا جائز حکومت کو عمل میں لاوے۔ اور ایسا ظاہر کرے کہ وہ گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ہے۔ حالانکہ وہ عہدہ دار کیا کسی ادنیٰ درجہ کا ملازم بھی نہیں۔

سو یہی قانون خداتعالیٰ کی قدیم سُنّت میں داخل ہے۔ کہ وہ نبوت کے جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا۔ بلکہ ایسا شخص جلد پکڑا جاتا اور اپنی سزا کو پہنچ جاتا ہے۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا۔ اور اُن کا مذہب دُنیا میں پھیل گیا۔ اور استحکام پکڑ گیا۔ اور ایک عمر پا گیا۔ اور اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس مذہب کے پابندوں کو بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں۔ تو ہمیں نہیں چاہیئے کہ وہ سب داغِ ملالت اُن مذاہب کے بانیوں پر لگادیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرّف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص کھلا کھلا خدا پر افترا کرے اور کہے کہ مَیں اُس کا نبی ہوں۔ اور اپنا کلام پیش کرے۔ اور کہے کہ "یہ خدا کا کلام ہے"۔ حالانکہ وہ نہ نبی ہو۔ اور نہ اس کا کلام خدا کا کلام ہو۔ اور پھر خدا اس کو سچوں کی طرح مہلت دے۔ اور سچوں کی طرح اس کی قبولیت پھیلائے۔

لہٰذا یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے۔ کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں۔ جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا۔ اور عمر پا گیا۔ اور کروڑہا لوگ اس مذہب میں آگئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے۔ اور اگر اس اصل کی تمام دُنیا پابند ہو جائے۔ تو ہزاروں فساد اور توہین مذہب جو مخالف امن عامہ خلائق ہیں اُٹھ جائیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ کسی مذہب کے پابندوں کو

ایک ایسے شخص کا پیرو خیال کرتے ہیں جو اُن کی دانست میں دراصل وہ کاذب اور مفتری ہے۔ تو وہ اس خیال سے بہت سے فتنوں کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اور وہ ضرور توہین کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس نبی کی شان میں نہایت گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں۔ اور اپنے کلمات کو گالیوں کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ اور صلح کاری اور عامہ خلائق کے امن میں فتور ڈالتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال اُن کا بالکل غلط ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے گستاخانہ اقوال میں خدا کی نظر میں ظالم ہوتے ہیں۔ خدا جو رحیم و کریم ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جو ایک جھوٹے کو ناحق کا فروغ دے کر اور اسکے مذہب کی جڑ جما کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے۔ اور نہ جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص باوجود مفتری اور کذّاب ہونے کے دُنیا کی نظر میں سچے نبیوں کا ہم پلّہ ہو جائے۔ مٹ

پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دِلوں میں ان کی عزّت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون اُنکو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت

اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے۔ اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا۔ اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اِس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے۔ مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو بُرا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہیئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہیئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پاگیا۔ اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑ ہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دُنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے۔ وہ اپنی اصلیت کے رُو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ تعلیم قابلِ اعتراض ہے۔ تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے۔ اور یا یہ سبب ہوگا۔ کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ جن کو توریت میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں۔ سو اب ایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتاب کاری ہوتی ہے ؂

خلاصہ یہ کہ دُنیا کی بھلائی اور امن اور صلحکاری اور تقویٰ اور خداترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں۔ جن کی سچائی کی نسبت کروڑہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو۔ اور خدا کی تائیدیں قدیم سے اُن کے شامل حال ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو خواہ یورپین ہمارے اِس اصول کو پسند کریگا اور آہ کھینچ کر کہیگا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہُوا۔ مَیں اس اصول کو اس غرض سے حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ امن کو دُنیا میں پھیلانے والا صرف یہی ایک اصول ہے جو ہمارا اصول ہے۔ اسلام فخر کر سکتا ہے کہ اس پیارے اور دلکش اصول کو خصوصیت سے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم ایسے بزرگوں کی کسرِ شان کریں۔ جو خدا کے فضل نے ایک دُنیا کو اُن کے تابعدار کر دیا۔ اور صدہا برسوں سے بادشاہوں کی گردنیں اُن کے آگے جھکتی چلی آئیں؟ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم خدا کی نسبت یہ بدظنی کریں کہ وہ جھوٹوں کو سچوں کی شان دے کر اور سچوں کی طرح کروڑہا لوگوں کا ان کو پیشوا بنا کر اور ان کے مذہب کو ایک لمبی عمر دے کر اور ان کے مذہب کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر کر کے دُنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے؟ اگر خدا ہی ہمیں دھوکا دے تو پھر ہم راست اور ناراست میں کیونکر فرق کر سکتے ہیں؟

یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے کہ جھوٹے نبی کی شان و شوکت اور قبولیت اور عظمت ایسی پھیلنی نہیں چاہیئے جیسا کہ سچے کی۔ اور جھوٹوں کے منصوبوں میں وہ رونق پیدا نہیں ہونی چاہیئے جیسا کہ سچے کے کاروبار میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اِسی لئے سچے کی اوّل علامت یہی ہے کہ خدا کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اسکے شامل حال ہو۔ اور خدا اسکے مذہب کے پودہ کو کروڑہا دلوں میں لگا دیوے۔ اور عمر بخشے۔ پس جس نبی کے مذہب

میں ہم یہ علامتیں پاویں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی موت اور انصاف کے دن کو یاد کرکے ایسے بزرگ پیشوا کی اہانت نہ کریں۔ بلکہ سچی تعظیم اور سچی محبت کریں۔ غرض یہ وہ پہلا اصول ہے۔ جو خدا نے ہمیں سکھلایا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم ایک بڑے اخلاقِ حسنہ کے وارث ہو گئے ہیں۔

اور دُوسرا اصول جس پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے۔ جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے۔ سو مجھے خدا تعالےٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آج کل جہاد سمجھا جاتا ہے۔ وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہیں۔ بے شک قرآن شریف میں لڑائیوں کا حکم ہُوا تھا۔ جو موسیٰ کی لڑائیوں سے زیادہ معقول اور یشوع بن نون کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدگی اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور اس کی بناء صرف اِس بات پر تھی کہ جنہوں نے مسلمانوں کے قتل کرنے کے لئے ناحق تلواریں اُٹھائیں۔ اور ناحق کے خون کیئے۔ اور ظلم کو انتہا تک پہنچایا۔ ان کو تلواروں سے ہی قتل کیا جائے۔ مگر پھر بھی یہ عذاب موسیٰ کی لڑائیوں کی طرح بہت سختی اپنے اندر نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ جو شخص قبول اسلام کے ساتھ اگر وہ عربی ہے۔ یا جزیہ کے ساتھ اگر وہ غیر عربی ہے پناہ لیتا تھا۔ تو وہ عذاب ٹل جاتا تھا۔ اور یہ طریق بالکل قانونِ قدرت کے موافق تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے عذاب جو وباؤں کے رنگ میں دُنیا پر نازل ہوتے ہیں۔ وہ صدقہ خیرات اور دُعا اور توبہ اور خشوع اور خضوع کے ساتھ بیشک زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ اِسی وجہ سے جب شدّت سے وبا کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو طبعاً دُنیا کی تمام قومیں دُعا اور توبہ اور استغفار اور صدقہ خیرات کی طرف مشغول ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کے لئے ایک طبعی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب کے نزول کے وقت طبائع

انسانیہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ایک طبعی امر ہے۔ اور توبہ اور دُعا عذاب کے وقتوں میں انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہُوا ہے۔ یعنی توبہ اور استغفار سے عذاب ٹل بھی جاتا ہے۔ جیساکہ یونس نبی کی قوم کا عذاب ٹل گیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کی دُعا سے کئی دفعہ بنی اسرائیل کا عذاب ٹل گیا۔ سو خدا تعالےٰ کا ان کفار کو جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں پر بہت سختی کی تھی۔ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے بھی قتل کئے تھے۔ تلوار کے عذاب سے شکنجہ میں گرفتار کرنا اور پھر اُن کی توبہ اور رجوع اور حق پذیری سے نجات دے دینا یہ وُہی خدا کی قدیم عادت ہے جس کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے۔ مـ۱۱

غرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسلامی جہاد کی جڑ یہی تھی کہ خدا کا غضب ظلم کرنے والوں پر بھڑکا تھا۔ لیکن کسی عادل گورنمنٹ کے سایہ معدلت کے نیچے رہکر جیساکہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سلطنت ہے۔ پھر اس کی نسبت بغاوت کا قصد رکھنا اس کا نام جہاد نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک نہایت وحشیانہ اور جہالت سے بھرا ہُوا خیال ہے۔ جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہو۔ اور پُورے طور پر امن حاصل ہو۔ اور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کر سکیں اس کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد۔ اسی لئے ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا۔ اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنی محسن اور مُربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ سو خدا تعالےٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیساکہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے۔ اور سچی شکرگزاری کی جائے۔ سو مَیں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں تالیف کیں۔ اور ان میں

تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانانِ برٹش انڈیا اِس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں۔ اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں۔ پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔ ص۱۲

یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں۔ اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اِس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیرخواہی سے بھرا ہوا ہے۔

میں نے اپنی تالیف کردہ کتابوں میں اِس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جو کچھ نادان مولوی تلوار کے ذریعہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ امر سچے مذہب کے لئے دوسرے رنگ میں گورنمنٹ برطانیہ میں حاصل ہے۔ یعنی ہر ایک شخص بتمام تر آزادی اپنے مذہب کا اثبات اور دوسرے مذہب کا ابطال کر سکتا ہے۔ اور میری رائے میں مسلمانوں کیلئے مذہبی خیالات کے اظہار میں قانونی حد تک وسیع اختیارات ہونے میں بڑی پُر خیر مصلحت ہے۔ کیونکہ وہ اس طور سے اپنی اصل غرض کو پاکر جنگجوئی کی عادات کو جو کتاب اللہ کی غلط فہمی سے بعضوں میں پائی جاتی ہیں بھلا دینگے۔ وجہ یہ کہ جیسا کہ ایک منشی چیز کا استعمال کرنا دوسری منشی چیز سے فارغ کر دیتا ہے۔ ایسا ہی جب ایک مقصد ایک پہلو سے نکلتا ہے۔ تو دوسرا پہلو خود سست ہو جاتا ہے۔

انہی اغراض سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مذہبی مباحثات کے بارے میں

صلا انگریزی آزادی سے فائدہ اٹھاؤں۔ اور نیز اسلامی جوشش کے لوگوں کو اِس جائزامر کی طرف توجہ دیکر ناجائز خیالات اور جوشوں سے ان کے جذبات کو روک دوں۔ مسلمان لوگ ایک خونی مسیح کے منتظر تھے۔ اور نیز ایک خونی مہدی کی بھی انتظار کرتے تھے۔ اور یہ عقیدے اس قدر خطرناک ہیں کہ ایک مفتری کاذب مہدی موعود کا دعوے کرکے ایک دنیا کو خون میں غرق کرسکتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اب تک یہ خاصیت ہے کہ جیساکہ وہ ایک جہاد کی رغبت دلانے والے فقیر کے ساتھ ہوجاتے ہیں۔ شاید وہ ایسی تابعداری بادشاہ کی بھی نہیں کرسکتے۔ پس خدا نے چاہا کہ یہ غلط خیالات دُور ہوں۔ اسلئے اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دے کر میرے پر ظاہر فرمایا۔ کہ کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی انتظار کرنا سراسر غلط خیال ہے۔ بلکہ خدا ارادہ فرماتا ہے۔ کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دُنیا میں پھیلا دے۔ سو میرا اصول یہ ہے کہ دُنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیرخواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ لیکن اس گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت نہ صرف اس قدر ہے۔ بلکہ چونکہ ہم اِس دولت کے سایہ عاطفت کے نیچے بامن زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ اس لئے اس دولت کے لئے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اس کی دُنیا اور آخرت کے لئے دُعا بھی کریں۔

افسوس کہ جس وقت سے مَیں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سُنائی ہے کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح دنیا میں آنے والا نہیں ہے۔ بلکہ ایک شخص صلح کاری کے ساتھ آنے والا تھا۔ جو میں ہوں۔ اس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں۔ اور مجھ کو کافر اور دین سے خارج ٹھہراتے ہیں۔ عجیب بات ہے۔

کہ یہ لوگ بنی نوع کی خونریزی سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر یہ قرآنی تعلیم نہیں ہے۔ ۱۳
اور نہ سب مسلمان اس خیال کے ہیں۔ یہ پادریوں کی بھی خیانت ہے کہ ناحق دائمی جہاد کے مسئلہ کو قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر بعض نادانوں کو دھوکہ میں ڈال کر نفسانی جوشوں کی طرف ان کو توجہ دیتے ہیں۔ اور مَیں نہ اپنے نفس سے اور نہ اپنے خیال سے بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گورنمنٹ کے سایہ عطوفت کے نیچے مَیں امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اس کے لئے دُعا میں مشغول رہوں اور اس کے احسانات کا شکر کروں۔ اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھوں۔ او جو کچھ مجھے فرمایا گیا ہے نیک نیتی سے اس تک پہنچاؤں۔ لہٰذا اس موقعہ جوبلی پر جناب ملکہ معظمہ کے ان متواتر احسانات کو یاد کر کے جو ہماری جان اور مال اور آبرو کے شامل حال ہیں۔ ہدیہ شکرگزاری پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ہدیہ دُعائے سلامتی و اقبال ملکہ ممدوحہ ہے جو دل سے اور وجود کے ذرہ ذرہ سے نکلتی ہے۔

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لئے دُعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں۔ اور ہماری رُوحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرہ ہند! اس جوبلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جان سے تجھے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے اُن نیکیوں کی بہت بہت جزا دے۔ جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں۔ جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کرسکتے۔ ہر ایک دُعا جو ایک سچا شکرگزار تیرے لئے کرسکتا ہے۔ ہماری طرف سے تیرے

حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو مُرادوں کے ساتھ ٹھنڈی رکھے۔ اور تیری عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے۔ اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے۔ اور تیری اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھا دے۔ اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے۔ ہم اس کریم و رحیم خدا کا بہت بہت شکر کرتے ہیں۔ جس نے اس مسرّت بخش دن کو ہمیں دکھایا۔ اور جس نے ایسی محسنہ رعیّت پرور داد گستر ہمدرد ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی۔ اور ہمیں اس کے مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقعہ دیا۔ کہ ہم ہر ایک بھلائی کو جو دُنیا اور دین کے متعلق ہو حاصل کر سکیں۔ اور اپنے نفس اور اپنی قوم اور اپنے بنی نوع کے لئے سچّی ہمدردی کے شرائط بجالا سکیں۔ اور ترقی کی ان راہوں پہ آزادی سے قدم مار سکیں۔ جن راہوں پر چلنے سے نہ صرف ہم دُنیا کی مکروہات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بلکہ ابدی جہان کی سعادتیں بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ؎۱

جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ تمام نیکیاں اور ان کے وسائل جناب قیصرہ ہند کی عہد سلطنت میں ہم کو ملی ہیں۔ اور یہ سب خیر اور بھلائی کے دروازے اسی ملکہ معظمہ مبارکہ کے ایام بادشاہت میں ہم پر کھلے ہیں۔ تو اس سے ہمیں اس بات پر قوی دلیل ملتی ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی نیّت رعایا پروری کے لئے نہایت ہی نیک ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ بادشاہ کی نیّت رعایا کے اندرونی حالات اور ان کے اخلاق اور چال چلن پر بہت اثر رکھتی ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب کسی حصّہ زمین پر نیک نیّت اور عادل بادشاہ حکمرانی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے۔ کہ اس زمین کے رہنے والے اچھی باتوں اور نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور خدا اور خلقت کے ساتھ اخلاص کی عادت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ امر ہر ایک آنکھ کو بدیہی طور پر نظر آرہا ہے۔ کہ برٹش انڈیا

میں اچھی حالتوں اور اچھے اخلاق کی طرف ایک انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے۔ اور وحشیانہ ۱۶
جذبات ملکوتی حالات کی طرف انتقال کر رہے ہیں۔ اور نئی ذرّیت نفاق کی جگہ
اخلاص کو زیادہ پسند کرتی جاتی ہے۔ اور لوگوں کی استعدادیں سچائی کے قبول کرنے
کے لئے بہت نزدیک آتی جاتی ہیں۔ انسانوں کی عقل اور فہم اور سوچ میں ایک بڑی
تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اکثر لوگ ایک سادہ اور بے لوث زندگی کے لئے تیار
ہو رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد سلطنت ایک ایسی روشنی کا پیش خیمہ ہے۔
جو آسمان سے اُتر کر دلوں کو روشن کرنے والی ہے۔ ہزاروں دل اس طرح پر
راستی کے شوق میں اُچھل رہے ہیں کہ گویا وہ ایک آسمانی مہمان کے لئے جو سچائی
کا نُور ہے پیشوائی کے طور پر قدم بڑھاتے ہیں۔ انسانی قویٰ کے تمام پہلوؤں میں
اچھے انقلاب کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اور دلوں کی حالت اس عمدہ زمین کی طرح
ہو رہی ہے۔ جو اپنا سبزہ نکالنے کے لئے پھول گئی ہو۔ ہماری ملکہ معظمہ اگر اس بات
سے فخر کریں تو بجا ہے کہ رُوحانی ترقیات کے لئے خدا اسی زمین سے ابتدا
کرنا چاہتا ہے۔ جو برٹش انڈیا کی زمین ہے۔ اِس مُلک میں کچھ ایسے رُوحانی انقلاب
کے آثار نظر آتے ہیں۔ کہ گویا خدا بہتوں کو سفلی زندگی سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ اکثر لوگ
بالطبع پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے میل کرتے جاتے ہیں۔ اور بہت سی
رُوحیں عمدہ تعلیم اور عمدہ اخلاق کی تلاش میں ہیں۔ اور خُدا کا فضل اُمید دے رہا
ہے کہ وہ اپنی اِن مُرادوں کو پائیں گے۔

اگرچہ اکثر قومیں ابھی ایسی کمزور ہیں کہ سچائی کی گواہی صفائی کے ساتھ دے نہیں
سکتیں۔ بلکہ سچائی کو سمجھ نہیں سکتیں۔ اور انکی تحریر اور تقریر میں کم و بیش تعصب کی رنگ
آمیزی پائی جاتی ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ انصاف پسند انسانوں میں حق شناسی کی قوت بڑھ
گئی ہے۔ وہ راستی کی چمک کو بہت سے پردوں میں سے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی قابل قدر

ص۱۷ بات ہے کہ اکثر لوگ عرفانی روشنی کی تلاش میں لگ گئے ہیں۔ ہاں تلاش کی دھن میں غلطیوں میں پڑ بھی رہے ہیں۔ اور غیر معبود کو حقیقی معبود کی جگہ بھی دیتے ہیں۔ مگر کچھ شک نہیں کہ ایک حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اور باتوں کی حقیقت اور اصلیت اور جڑ تک پہنچنا اور سطحی خیالات تک رُکے نہ رہنا قابلِ تعریف خلق سمجھا گیا ہے۔ جس سے آئندہ کی اُمیدیں مضبوط ہو گئی ہیں۔ پس اِس میں کیا شک ہے کہ یہ بھی بادشاہِ وقت کا ایک پرتوہ ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ گورنمنٹ ہندوستان میں داخل ہوتے ہی ایک رُوحانی سرگرمی اور حق کی تلاش کا اثر ساتھ لائی ہے۔ اور بلاشبہ یہ اس ہمدردی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جو ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دل میں برٹش انڈیا کی رعیت کی نسبت مرکوز ہے۔

اور اگرچہ میں ان احسانوں کا بھی بدرجہ غایت قدر کرتا ہوں۔ جو جسمانی طور پر جناب ملکہ معظمہ کی توجہات سے شاملِ حال مسلمانانِ ہند ہیں۔ لیکن ایک بڑا حصّہ عنایات حضرت قیصرہ ہند کا یہی ہے کہ ان کے ایام دولت میں ہندوستان کی بہت سی وحشیانہ حالتیں روبہ اصلاح ہو گئی ہیں۔ اور ہر ایک شخص نے رُوحانی ترقیات کا بڑا موقع پایا ہے۔ ہم صریح دیکھتے ہیں کہ گویا زمانہ ایک سچّی اور پاک صلاحیت کے نزدیک آتا جاتا ہے۔ اور دِلوں کو حقیقت شناسی کی طرف توجہ پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مذہبی امور میں بوجہ تبادلِ خیالات کے ہر ایک حق کی تلاش کرنے والے کو آگے قدم رکھنے کی جرأت ہو گئی ہے۔ اور وہ سچّا اور اکیلا خُدا جو بہتوں کی نظر سے پوشیدہ تھا۔ اب اپنی تجلّیات کے دکھلانے کے لئے صریح ارادہ کرتا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ بھی گزرتا ہے کہ اس سے پہلے اِس مُلک کی فارغ البالی اور دولتمندی اس کی رُوحانی ترقی کی بہت مانع تھی۔ اور ہر ایک مال اور دولت رکھنے والا عیاشی اور آرام پسندی کی طرف اعتدال سے زیادہ جُھک گیا تھا۔ اگر ہندوستان کی وُہی صُورت رہتی تو آج شاید

Click For More Books

اِس مُلک کے رہنے والے وحشیوں سے بھی بدتر ہوتے۔ یہ اچھا ہُوا کہ بسبب احسن تدبیر گورنمنٹ برطانیہ کے اِس مُلک کے اسباب تنعم و آرام طلبی کچھ مختصر کئے گئے۔ تا لوگ فنون اور علوم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور رُوحانی ترقیات کا بھی دروازہ کُھلے۔ اور نفسانی جذبات کے وسائل کم ہو جائیں۔ سو یہ سب کچھ عہدِ سعادت مہدِ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں ظہور میں آیا۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ مصیبت اور محتاجگی بھی انسان کی انسانیت کیلئے ایک کیمیا ہے۔ بشرطیکہ انتہا تک نہ پہنچے اور تھوڑے سے دن ہو۔ سو ہمارا ملک اس کیمیا کا بھی محتاج تھا۔ میرا اِس میں ذاتی تجربہ ہے کہ ہم نے اِس کیمیا سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور بہت سے رُوحانی جواہرات ہم کو اِس ذریعہ سے ملے ہیں۔ مَیں پنجاب کے ایک ایسے خاندان میں سے ہوں۔ جو سلاطین مغلیہ کے عہد میں ایک ریاست کی صُورت میں چلا آتا تھا۔ اور بہت سے دیہات زمینداری ہمارے بزرگوں کے پاس تھے اور اختیارات حکومت بھی تھے۔ پھر سکھوں کے عروج سے کچھ پہلے یعنی جبکہ شاہانِ مغلیہ کے انتظام ملک داری میں بہت ضعف آگیا تھا۔ اور اِس طرف طوائف الملوک کی طرح خود مختار ریاستیں پَیدا ہو گئی تھیں۔ میرے پڑدادا صاحب میرزا گل محمدؐ بھی طوائف الملوک میں سے تھے اور اپنی ریاست میں من کل الوجوہ خود مختار رئیس تھے پھر جب سکھوں کا غلبہ ہُوا۔ تو صرف اسّی گاؤں ان کے ہاتھ میں رہ گئے۔ اور پھر بہت جلد اسّی کے عدد کا صفر بھی اُڑ گیا۔ اور پھر شاید آٹھ یا سات گاؤں باقی رہے۔ رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کے وقت میں تو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے۔ چنانچہ اوائل عملداری اِس سلطنت میں صرف پانچ گاؤں کے مالک کہلاتے تھے۔ اور میرے والد میرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے۔ اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دِل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اِس گورنمنٹ عالیہ

کو مدد دی تھی۔ غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے۔ یہانتک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہوگئی۔ بظاہر یہ بات بہت غم دلانے والی ہے کہ ہم اول کیا تھے۔ اور پھر کیا ہوگئے۔ لیکن جب مَیں سوچتا ہوں تو یہ حالت نہایت قابلِ شکر معلوم ہوتی ہے کہ خدا نے ہمیں بہت سے اُن ابتلاؤں سے بچالیا کہ جو دولتمندی کے لازمی نتائج ہیں۔ جن کو ہم اِس وقت اِس مُلک میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر مَیں اِس مُلک کے امیروں اور رئیسوں کے نظائر پیش کرنا نہیں چاہتا جو میری رائے کی تائید کرتے ہیں۔ اور مَیں مناسب نہیں دیکھتا کہ اِس ملک کے سُست اور کاہل اور آرام پسند اور دین و دُنیا سے غافل اور عیاشی میں غرق امیروں اور دولتمندوں کے نمونے اپنی تائید دعوے میں پیش کروں۔ کیونکہ مَیں نہیں چاہتا کہ کسی کے دل کو دُکھ دوں۔ اِس جگہ میرا مطلب صرف اِس قدر ہے کہ اگر ہمارے بزرگوں کی ریاست میں فتور نہ آتا۔ تو شاید ہم بھی ایسی ہی ہزاروں طرح کی غفلتوں اور تاریکیوں اور نفسانی جذبات میں غرق ہوتے۔ سو ہمارے لئے جناب باری تعالیٰ جلّ جلالہ نے دولت عالیہ برطانیہ کو نہایت ہی مبارک کیا کہ ہم اِس بابرکت سلطنت میں اِس ناچیز دُنیا کی صدہا زنجیروں اور اس کے فانی تعلقات سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے۔ اور خدا نے ہمیں ان تمام امتحانوں اور آزمائشوں سے بچالیا۔ کہ جو دولت اور حکومت اور ریاست اور امارت کی حالت میں پیش آتے۔ اور رُوحانی حالتوں کا ستیاناس کرتے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں ان گردشوں اور طرح طرح کے حوادث میں جو حکومت کے بعد تحکم کے زمانہ سے لازمِ حال پڑی ہوئی ہیں۔ برباد کرنا نہیں چاہا۔ بلکہ زمین کی ناچیز حکومتوں اور ریاستوں سے ہمیں نجات

صنے ۲ دے کر آسمان کی بادشاہت عطا کی۔ جہاں نہ کوئی دشمن چڑھائی کر سکے۔ اور نہ آئے دن اس میں جنگوں اور خونریزیوں کے خطرات ہوں۔ اور نہ حاسدوں اور بخیلوں کو منصوبہ بازی کا موقعہ ملے۔ اور چونکہ اُس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی رُوح میرے اندر رکھی تھی۔ اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہو گئی۔ جس کو خدا نے پُورا کیا۔ کیونکہ یسوع کے ہاتھ میں داؤد بادشاہ نبی اللہ کے ممالک مقبوضہ میں سے جس کی اولاد میں سے یسوع تھا۔ ایک گاؤں بھی باقی نہیں رہا تھا۔ صرف نام کی شہزادگی باقی رہ گئی تھی۔

ہر چند میں اس قدر تو مبالغہ نہیں کر سکتا کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں۔ لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان تمام صعوبتوں اور شدتوں کے بعد جن کا اس جگہ ذکر کرنا بے محل ہے۔ مجھے ایسے طور سے اپنی مہربانی کی گود میں لے لیا۔ جیسا کہ اس نے اس مبارک انسان کو لیا تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ اس نے میرے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہ باتیں میرے پر کھولیں جو کسی پر نہیں کھل سکتیں۔ جبتک اس پاک گروہ میں داخل نہ کیا جائے جنکو دنیا نہیں پہچانتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور اور دنیا ان سے دور ہے۔ اُسنے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے جسکی مانند اور کوئی نہیں۔ اور اس نے مجھے اپنے مکالمہ کا شرف بخشا۔ اور اس نے بلاواسطہ اپنے راہ کی مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مرور زمانہ سے جو قوموں کے عقیدہ میں غلطیاں واقع ہوئیں۔ ان سب پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔

اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے

رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعوٰے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیّت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیّت کی صفائی سے ایک مدّت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے۔ تو میری توجہ اور دُعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سے باتیں بھی کرسکتا ہے اور اُن کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ مَیں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دُنیا کے لوگ اِس بات کو نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اِس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اِس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب مَیں اِس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دُوسروں کے دِلوں میں کیونکر اُتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

کہ میں ان آسمانی نشانوں کی حضرت عالی قیصرہ ہند میں اطلاع دوں۔ میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دُنیا میں پھر آتے۔ تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے۔

ایک اور بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے یہودیوں نے تو اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کو جائز رکھا۔ لیکن عیسائیوں نے بھی اس بہتان میں کسی قدر شراکت اختیار کی۔ کیونکہ یہ گمان کیا گیا ہے کہ گویا یسوع مسیح کا دل تین دن تک لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی رہا ہے۔ اس بات کے خیال سے ہمارا بدن کانپتا ہے۔ اور وجود کے ذرّہ ذرّہ پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ کیا مسیح کا پاک دل اور خدا کی لعنت!!! گو ایک سیکنڈ کے لئے ہی ہو۔ افسوس! ہزار افسوس کہ یسوع مسیح جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ کسی وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہو گیا تھا۔

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کیلئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کیطرف سے رسول کیطرح ہو کر جس طرح کشفی عالم میں اسکی زبان سے سُنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچا دیتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ جناب ممدوحہ اس غلطی کی اصلاح فرمائیں۔ یہ اس زمانہ کی ایک فاحش غلطی ہے کہ جبکہ لوگوں نے لعنت کے مفہوم پر غور نہیں کی تھی۔ لیکن اب ادب تقاضہ کرتا ہو کہ نہایت جلدی اس غلطی کی اصلاح کر دیجائے اور خدا کے اس اعلیٰ درجہ کے پیارے اور برگزیدہ کی عزت کو بچایا جائے۔ کیونکہ زبان عرب اور عبرانی میں لعنت کا لفظ خدا سے دُور اور برگشتہ ہونے کیلئے آتا ہے۔ اور کسی شخص کو اُس وقت لعین کہا جاتا ہو کہ جب

۲۳ وہ بالکل خدا سے برگشتہ اور بے ایمان ہو جائے۔ اور خدا اُس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ اِسی لئے لُغت کے رُو سے لعین شیطان کا نام ہے یعنی خدا سے برگشتہ ہونیوالا اور اسکا نافرمان۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا کے ایسے پیارے کی نسبت ایک سیکنڈ کیلئے بھی تجویز کر سکیں کہ نعوذ باللہ کسی وقت دِل اُسکا درحقیقت خدا سے برگشتہ اور اُس کا نافرمان اور دشمن ہوگیا تھا؟ کس قدر بیجا ہوگا کہ ہم اپنی نجات کا ایک فرضی منصوبہ قائم کرنے کیلئے خُدا کے ایسے پیارے پر نافرمانی کا داغ لگا دیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ کسی وقت وہ خدا سے باغی اور برگشتہ بھی ہوگیا تھا۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اپنے لئے دوزخ قبول کرے۔ مگر ایسے برگزیدہ کی پاک عزت اور بے لوث زندگی کا دشمن نہ بنے۔

جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعوےٰ ہے۔ وُہی دعوٰی مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کیطرح ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے۔ اور یسوع کی مجھ میں۔ اسی دعوٰی کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کو بُلایا گیا ہے کہ اگر چاہے تو نشانوں کے ذریعہ سے اِس دعوے میں اپنی تسلّی کرے۔ اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی مَیں نے اسلئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچّی عظمت جو میرے دِل میں ہے۔ اور نیز وہ باتیں جو مَیں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں۔ اور وہ پیغام جو اُس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کیطرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوحہ کروڑہا انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں۔ بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کیلئے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کئے ہیں۔ کیا خوب ہو کہ جناب کو اِس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کیلئے توجّہ پیدا ہو۔ جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔ کیا خوب ہو کہ جناب ممدوحہ دُنیا کی تمام لغات کے رُو سے عموماً اور عربی اور عبرانی کے رُو سے خصوصاً لفظ

لعنت کے مفہوم کی تفتیش کریں۔ اور تمام لغات کے فاضلوں کی اس امر کیلئے گواہیاں لیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ملعون صرف اس حالت میں کسی کو کہا جائیگا۔ جب کہ اُسکا دِل خدا کی معرفت اور محبت اور قرب سے دُور پڑ گیا ہو۔ اور جبکہ بجائے محبت کے اُسکے دِل میں خدا کی عداوت پیدا ہو گئی ہو۔ اسی وجہ سے لغت عرب میں لعین شیطان کا نام ہے۔ پس کس طرح یہ ناپاک نام جو شیطان کے حصہ میں آگیا۔ ایک پاک دِل کی طرف منسوب کیا جائے۔ میرے مکاشفہ میں مسیح نے اپنی بریت اس سے ظاہر کی ہے۔ اور عقل بھی یہی چاہتی ہے کہ مسیح کی شان اِس سے برتر ہے۔ لعنت کا مفہوم ہمیشہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ نہایت صاف بات ہے کہ ہم خدا کے مقرب اور پیارے کو کسی تا دِل سے ملعون اور لعنتی کے نام سے موسوم نہیں کر سکتے۔ یہ یسوع مسیح کا پیغام ہے۔ جو مَیں پہنچاتا ہوں۔ اِس میں میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے۔ جو مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ اگر حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھا دے۔ جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو۔ بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کرلیں اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے۔ اس کے موافق ملک میں عملدرآمد کرایا جائے مگر نشان خدا کے ارادہ کے موافق ہوگا نہ انسان کے ارادہ کے موافق ہاں فوق العادت ہوگا۔ اور عظمت الٰہی اپنے اندر رکھتا ہو گا۔*

حضور ملکہ معظمہ اپنی روشن عقل کے ساتھ سوچیں کہ کسی کا خُدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن

---

* اگر حضور ملکہ معظمہ میرے تصدیق دعویٰ کیلئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پُورا نہ ہو، کہ وُہ ظاہر ہو جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ دُعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ اور مَیں جھُوٹا نکلوں تو مَیں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔ منہ

نام رکھنا جو لعنت کا مفہوم ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور بھی توہین ہوگی؟ پس جس کو خدا کے تمام فرشتے مقرب مقرب کہہ رہے ہیں۔ اور جو خدا کے نور سے نکلا ہے۔ اگر اسکا نام خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن رکھا جائے۔ تو اسکی کس قدر اہانت ہے؟ افسوس اس توہین کو یسوع کی نسبت اس زمانہ میں چالیس کروڑ انسان نے اختیار کر رکھا ہے۔ اے ملکہ معظمہ! یسوع مسیح سے تو یہ نیکی کر خدا تجھ سے بہت نیکی کریگا۔ میں دعا مانگتا ہوں کہ اس کارروائی کیلئے خدا تعالیٰ آپ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کے دل میں القا کرے۔ پیلاطوس نے جس کے زمانہ میں یسوع تھا۔ ناانصافی سے یہودیوں کے رعب کے نیچے آکر ایک مجرم قیدی کو چھوڑ دیا۔ اور یسوع جو بے گناہ تھا۔ اسکو نہ چھوڑا۔ لیکن اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہوکر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت میں جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے، یسوع کے چھوڑنے کیلئے کوشش کر۔ اسوقت ہم اپنی نہایت پاک نیت سے جو خدا کے خوف اور سچائی سے بھری ہوئی ہے تیری جناب میں اس التماس کیلئے جرأت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی عزت کو اس داغ سے جو اسپر لگایا جاتا ہے اپنی مردانہ ہمت سے پاک کرکے دکھلا۔ بیشک شہنشاہوں کے حضور میں انکی استمزاج سے پہلے بات کرنا اپنی جان سے بازی ہوتی ہے۔ لیکن اسوقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں اور محض اسکی طرف سے رسالت لیکر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہوگئے ہیں۔ اے ہماری ملکہ معظمہ! تیرے پر بیشمار برکتیں نازل ہوں۔ خدا تیرے وہ تمام فکر دور کرے جو تیرے دل میں ہیں۔ جس طرح ہوسکے اس سفارت کو قبول کر۔ تمام مذہبی مقدمات میں یہی ایک قانون قدیم سے چلا آیا ہے کہ جب کسی بات میں دو فریق تنازعہ کرتے ہیں تو اول منقولات کے ذریعہ سے اپنے تنازعہ کو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب منقولات سے وہ فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ تو معقولات کیطرف توجہ کرتے ہیں۔ اور عقلی دلائل سے تصفیہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب کوئی مقدمہ عقلی دلائل سے بھی طے ہونے میں نہیں آتا۔ تو آسمانی فیصلہ کے خواہاں

ہوتے ہیں۔ اور آسمانی نشانوں کو اپنا حَکَم ٹھہراتے ہیں۔ لیکن اے مخدومہ ملکہ معظمہ
یسوع مسیح کی بریت کے بارے میں یہ تینوں ذریعے شہادت دیتے ہیں۔ منقول کے ذریعہ
سے اس طرح کہ تمام نوشتوں سے پایا جاتا ہے کہ یسوع دِل کا غریب اور حلیم اور خُدا سے
پیار کرنیوالا اور ہردم خُدا کے ساتھ تھا۔ پھر کیونکر تجویز کیا جائے کہ کسی وقت نعوذ باللہ
اُسکا دِل خُدا سے برگشتہ اور خُدا کا مُنکر اور خُدا کا دشمن ہو گیا تھا۔ جیساکہ لعنت کا مفہوم ۲۶
دلالت کرتا ہے۔ اور عقل کے ذریعہ سے اِس طرح پر کہ عقل ہرگز باور نہیں کرتی کہ جو خُدا کا
نبی اور خدا کا وحید اور اسکی محبت سے بھرا ہُوا ہو۔ اور جسکی سرشت نور سے مخمّر ہو۔ اِس میں
نعوذ باللہ بے ایمانی اور نافرمانی کی تاریکی آجائے۔ یعنی وُہی تاریکی جسکو دُوسرے لفظوں
میں لعنت کہتے ہیں۔ اور آسمانی نشانوں کے رُو سے اس طرح پر کہ خدا اب آسمانی نشانوں
کے ذریعہ سے خبر دے رہا ہے کہ مسیح کی نسبت جو قرآن نے بیان کیا کہ وہ لعنت
سے محفوظ رہا۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کا دِل لعنتی نہیں ہُوا۔ یہی سچ ہے۔
وہ نشان اِس عاجز کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے نشان ظاہر
ہو چکے ہیں۔ اور بارش کیطرح برستے ہیں۔ سو اے ہماری عالم پناہ ملکہ خدا تجھے بے شمار
فضلوں سے معمور کرے۔ اس مقدمہ کو اپنی قدیم منصفانہ عادت کے ساتھ فیصلہ کر۔
مَیں باادب ایک اور عرض کرنے کیلئے بھی جرأت کرتا ہوں کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ
قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہُوا۔ اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا۔ تو
اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحد اور
دُوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا۔ باہم بحث کرا دے۔ چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے
حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی۔ اور بحث کے سُننے کیلئے معزز ناظرین اور ارکانِ
دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ رُتبہ و مقام کے بچھائی گئیں۔ اور دونوں فریق کے پادریوں
کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی۔ اور قیصر روم بخوبی فریقین

کے دلائل کو سُنتا رہا۔ اور ان پر غور کرتا رہا۔ آخر جو موحد فرقہ تھا۔ اور حضرت یسوع مسیح کو
صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا۔ وُہ غالب آ گیا۔ اور دُوسرے فرقہ کو ایسی شکست
آئی کہ اسی مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے
زور سے موحد فرقہ کی طرف کھینچا گیا۔ اور قبل اسکے جو اس مجلس سے اُٹھے۔ توحید کا
مذہب اختیار کر لیا۔ اور ان موحد عیسائیوں میں سے ہو گیا۔ جنکا ذکر قرآن شریف میں بھی
ہے۔ اور بیٹا اور خدا کہنے سے دستبردار ہو گیا۔ اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک وارث
ص۲ تختِ روم موحد ہوتا رہا۔ اِس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں
کا دستور تھا۔ اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں۔ ان واقعات پر نظر ڈالنے سے
نہایت آرزو سے دِل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح
ایسا مذہبی جلسہ پایۂ تخت میں انعقاد فرماویں کہ یہ رُوحانی طور پر ایک یادگار ہو گی۔
مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری ملکہ معظمہ
بھی اِس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں۔ اور اِس التماس کا ایک یہ بھی
سبب ہے کہ جب سے کہ اِس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع
پائی ہے۔ طبعًا دِلوں میں یہ جوش پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ بھی خاص لنڈن میں ایسا
جلسہ منعقد فرمائیں۔ تاکہ اِس تقریب سے اِس ملک کی خیر خواہ رعایا اور انکے رئیسوں اور
عالموں کے گروہ خاص لنڈن پایۂ تخت میں شرف لقاء حضور حاصل کر سکیں۔ اور اس تقریب
ملکہ معظمہ کی بھی اپنے برٹش انڈیا کی وفادار رعایا کے ہزار ہا چہروں پر یکدفعہ نظر پڑ سکے۔ اور
چند ہفتہ تک لنڈن کے کُوچوں اور گلیوں میں ہندوستان کے معزز باشندے سیر کرتے ہوئے
نظر آئیں۔ ہاں یہ ضروری ہو گا کہ اِس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں
بیان کرے۔ دُوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہُوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی
طرف سے ہمیشہ کیلئے ایک رُوحانی یادگار ہو گا۔ اور انگلستان جسکے کانوں تک بڑی خیانتوں

کے ساتھ اسلامی واقعات پہنچائے گئے ہیں۔ ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائیگا۔ بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں گے۔ یہ بات بھروسہ کرنے کے لائق نہیں ہے کہ پادریوں کے ذریعہ سے ہندوستان کے مذاہب کی حقیقت انگلستان کو پہنچتی رہتی ہے۔ کیونکہ پادریوں کی کتابیں جن میں وہ دوسرے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کثیف نالی کی طرح ہیں جس کا پانی بہت سی میل کچیل اور خس و خاشاک ساتھ رکھتا ہے۔ پادری صاحبان سچائی کی حقیقت کو کھولنا نہیں چاہتے بلکہ چھپانا چاہتے ہیں۔ اور انکی تحریروں میں تعصب کی ایسی رنگ آمیزی ہے۔ جسکی وجہ سے انگلستان تک مذاہب کی اصل حقیقت پہنچنا مشکل بلکہ محال ہے۔ اگر ان میں نیک نیتی ہوتی۔ تو وہ قرآن پر ایسے اعتراض نہ کرتے۔ جو ۲۸ موسیٰ کی توریت پر بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ ان کتابوں کو اعتراض کے وقت تمسک بہا نہ ٹھہراتے۔ جو مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلّم اور یقینی سچائیوں سے خالی ہیں۔ اسلئے انصاف یہی حکم دیتا ہے کہ اگر سارا یورپ فرشتہ سیرت بھی ہو۔ مگر پادری اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یورپ کے عیسائی جو اسلام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ قدیم سے یہی پادری صاحبان خلاف واقعہ قصوں کو پیش کر کے تحقیق کا سبق انکو دیتے چلے آئے ہیں۔ ہاں میں قبول کرتا ہوں کہ بعض نادان مسلمانوں کا چال چلن اچھا نہیں۔ اور نادانی کی عادات اُن میں موجود ہیں۔ جیسا کہ بعض وحشی مسلمان ظالمانہ خونریزیوں کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ اور انہیں خبر نہیں کہ رعیّت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کا نام بغاوت ہے نہ کہ جہاد۔ اور عہد توڑنا اور نیکی کی جگہ بدی کرنا اور بے گناہوں کو مارنا اِس حرکت کا مرتکب ظالم کہلاتا ہے نہ غازی۔

سو یہ خیالات پادریوں کی بدفہمی سے پیدا ہوئے ہیں۔ خدا کی کتاب میں اس کا نشان نہیں۔ خدا کا کلام ظالمانہ تلوار اُٹھانے والوں کے لئے تلوار کی سزا بیان فرماتا ہے نہ کہ امن قائم کرنے والوں رعیّت پرور اور ہر ایک قوم کو آزادی کے حقوق دینے والوں

کی نسبت سرکشی کی تعلیم کرتا ہے۔ خدا کی کلام کو بدنام کرنا یہ بد دیانتی ہے۔ لہذا انسانوں کی بھلائی کے لئے یہ بات نہایت قرین مصلحت ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی طرف سے اصلیت مذاہب شائع کرنے کے لئے جلسہ مذاہب ہو۔

یہ بھی عرض کر دینے کے لائق ہے کہ اسلامی تعلیم کے رُو سے دین اسلام کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یُوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اوّل ایک خُدا کو جاننا۔ جیساکہ وُہ فی الواقعہ موجود ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور اسکی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا۔ جیساکہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دُوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لیکر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنیوالا ہو۔ شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔ اِسی لئے ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو۔ اِس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظلِّ عاطفت کے نیچے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اس کو سچّی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا۔ لیکن پادریوں نے اِس مقام میں بھی بڑا دھوکہ کھایا ہے۔ اور ایسا سمجھ لیا ہے کہ گویا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کا پابند دُوسری قوموں کا بدخواہ اور بداندیش بلکہ انکے خُون کا پیاسا ہوتا ہے۔ ہاں یہ قبول کر سکتے ہیں کہ بعض مُسلمانوں کی عملی حالتیں اچھی نہیں ہیں۔ اور جیساکہ ہرایک مذہب کے بعض لوگ غلط خیالات میں مبتلا ہو کر نالائق حرکات کے مُرتکب ہو جاتے ہیں۔ اِسی قماش کے بعض مسلمان بھی پائے جاتے ہیں مگر جیساکہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ خدا کی تعلیم کا قصور نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے۔ جو خُدا کی کلام میں تدبر نہیں کرتے۔ اور اپنے نفس کے جذبات کے تابع رہتے ہیں۔ خاص کر جہاد کا مسئلہ جو بڑے نازک شرائط سے وابستہ تھا۔ بعض نادانوں اور کم عقلوں نے ایسا اُلٹا سمجھ لیا ہے کہ اسلامی تعلیم سے بہت ہی دُور جا پڑے

ہیں۔ اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھلاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہوکر اور اُسکے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اُسی کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دِل میں لاویں۔ بلکہ وُہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکر نہ کرو۔
جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو۔ تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔ اسلام ص ۳۰
کی تعلیم نہایت پُر حکمت تعلیم ہے۔ اور وُہ اُسی نیکی کو حقیقی نیکی قرار دیتا ہے۔ جو اپنے موقعہ پر چسپاں ہو۔ وہ صرف رحم کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک انصاف اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور صرف انصاف کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک اس کا ضروری نتیجہ رحم نہ ہو۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ قرآن نے ان باریک پہلوؤں کا لحاظ کیا ہے۔ جو انجیل نے نہیں کیا۔ انجیل کی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھاکر دُوسری بھی پھیر دی جائے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ[1]۔ یعنی اصُول انصاف یہی ہے کہ جس کو دُکھ پہنچایا گیا ہے۔ وُہ اُسی قدر دُکھ پہنچانے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاف کردے اور معاف کرنا بے محل نہ ہو۔ بلکہ اس سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو۔ تو ایسا شخص خُدا سے اجر پائیگا۔ ایسا ہی انجیل کہتی ہے کہ کسی نامحرم کیطرف شہوت سے مت دیکھ۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ نامحرم کیطرف ہرگز نہ دیکھ نہ شہوت سے اور نہ غیر شہوت سے۔ کیونکہ پاک دِل رہنے کیلئے اِس سے عمدہ تر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
اسی طرح قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کیلئے آگے قدم رکھتا ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دُنیا میں نہ آیا ہوتا۔ تو خدا جانے دُنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہوگئی تھی۔ دوبارہ قائم ہوگئی۔

[1] الشوریٰ: ۴۱

اور پھر دُوسرا شکریہ ہے کہ وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا۔ اور ابتداء سے زمین کو تاریکی میں پاکر روشن کرتا آیا ہے اُس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ جب دُنیا کو آسمانی روشنی سے دُور پایا۔ تب اُس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے مُنوّر کرے۔ اور نئے نشان دکھائے۔ اور زمین کو رُوشن کرے۔ ط۲۱

سو اُس نے مجھے بھیجا

اور مَیں اُس کا شُکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی۔ جس کے زیر سایہ مَیں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اِس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر مَیں خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند

۲۱ کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا۔ کہ وُہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وُہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اَب مَیں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدعِ اوقات ہونا نہیں چاہتا۔ اور اِس دُعا پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں۔ کہ

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیساکہ ہم اُس کے سایۂ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔ اور اُس سے نیکی کر جیساکہ ہم اُس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اُس کے دِل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

الملتمس

خاکسار۔ میرزا غلام احمدؐ از قادیان

ضلع گورداسپورہ پنجاب

پبلشر مہتمم نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

جلسہ احباب

برتقریب جشن جوبلی بغرض دُعا و شکر گذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دَام ظِلّہا

ہم بڑی خوشی سے اِس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلّہا کے جشن جوبلی کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لئے میری جماعت کے اکثر احباب دُور دُور کی مسافت قطع کر کے ۱۹؍ جون ۱۸۹۷ء کو ہی قادیان تشریف لائے۔ اور یہ سب ۲۲۵ آدمی تھے۔ اور اِس جگہ کے ہمارے مُرید اور مخلص بھی اُن کے ساتھ شامل ہوئے۔ جن سے ایک گروہ کثیر ہوگیا۔ اور وہ سب ۲۰؍ جون ۱۸۹۷ء کو اِس مُبارک تقریب میں باہم ملکر دُعا اور شکر باری تعالےٰ میں مصروف ہوئے۔ اور جیساکہ اشتہار وائس پریزیڈنٹ جنرل کمیٹی اہلِ اسلام ہند جناب خانصاحب محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی میں اِس بارے میں ہدایتیں تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ اُسی کے موافق سب مراسم خوشی عمدہ طور پر ظہور میں آئیں۔ چنانچہ ۲۰؍ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری طرف سے مبارکباد کی تار برقی بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند بمقام شملہ روانہ کی گئی۔ اور اُسی روز سے ۲۲؍ جون ۱۸۹۷ء تک غریبوں اور درویشوں کو برابر کھانا دیا گیا۔ مگر ۲۱؍ جون ۱۸۹۷ء کو اِس خوشی کے اظہار کے لئے

ایک بڑی دعوت کا سامان ہوُا۔ اور اِس قصبہ کے غربا اور درویش دعوت کے لئے بُلائے گئے۔ اور جیسا کہ شادیوں کے موقع پر کھانے پکائے جاتے ہیں۔ ایسا ہی بڑے تکلّف سے کھانے طیّار ہوئے۔ اور تمام حاضرین کو کھِلائے گئے۔ اُس روز تین سو سے زیادہ آدمی تھے جو دعوت میں شریک ہوئے۔ پھر ۲۲۔ جون کی رات کو چراغاں ہوئی اور کوچوں اور گلیوں اور مسجدوں اور گھروں میں شام ہوتے ہی نظرگاہ عام پر چراغ روشن کرائے گئے۔ اور غریبوں کو اپنے پاس سے تیل دیا گیا۔ اور علاوہ اس کے اظہار مسرّت کے لئے عام دعوت میں لوگوں کو شامل کیا گیا۔

غرض یہ مبارک جلسہ تمام احباب کا جنہوں نے بڑی خوشی سے باہم چندہ کر کے اِس کا اہتمام کیا۔ ۲۰۔ جون ۱۸۹۷ء سے شروع ہوُا۔ اور ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کی شام تک بڑی دھوم دھام سے اِس کا اہتمام رہا۔ چنانچہ پہلے روز میں تمام جماعت نے جو ہمارے مُریدوں کی جماعت ہے جن کے ذیل میں نام درج ہونگے بڑے صدق دِل سے حضور قیصرہ اور خاندان شاہی اور برٹش گورنمنٹ کے حق میں اقبال اور شمول فضل الٰہی کی دُعائیں کیں۔ اور پھر جیسا کہ بیان کیا گیا۔ وقتاً فوقتاً تمام مراسم ادا کئے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ہماری جماعت نے جس میں معزّز ملازم سرکاری بھی شامل تھے۔ ایسے صدق دل اور محبّت اور پُوری ارادت اور پورے شوق اور انبساط سے دُعائیں کیں اور شکر گزاری ظاہر کی۔ اور اہتمام غُربا کی دعوت میں چندے دیئے اور ایک رقم کثیر باہمی چندہ سے جمع کر کے بڑی سرگرمی اور مستعدی اور دِلی خوشی سے تمام تجاویز جنرل کمیٹی کو انجام تک پہنچایا۔ کہ اُس سے بڑھ کر خیال میں نہیں آسکتا۔

اور وہ تقریر جو دُعا اور شکر گذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں سُنائی گئی۔ جس پر لوگوں نے بڑی خوشی سے آمین کے نعرے مارے وہ چھ زبانوں میں بیان کی گئی۔ تا ہمارے پنجاب کے ملک میں جس قدر مسلمان

کسی زبان میں دسترس رکھتے ہیں اُن تمام زبانوں سے شکر ادا ہو - ان میں سے ایک اُردو میں تقریر تھی - جو شکر اور دُعا پر مشتمل تھی - جو عام جلسہ میں سُنائی گئی - اور پھر عربی اور فارسی اور انگریزی اور پنجابی اور پشتو میں تقریریں قلمبند ہوکر پڑھی گئیں - اردو میں اسلئے کہ وہ عدالت کی بولی اور شاہی تجویز کے موافق دفتروں میں رواج یافتہ ہے - اور عربی میں اسلئے کہ وہ خدا کی بولی ہے - جس سے دُنیا کی تمام زبانیں نکلیں اور جو اُمّ الالسنہ اور دُنیا کی تمام زبانوں کی ماں ہے - جسمیں خدا کی آخری کتاب قرآن شریف خلقت کی ہدایت کیلئے آیا - اور فارسی میں اسلئے کہ وہ گذشتہ اسلامی بادشاہوں کی یادگار ہے - جنھوں نے اس ملک میں قریباً سات سو برس تک فرمان روائی کی - اور انگریزی میں اسلئے کہ وہ ہماری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اُسکے معزز ارکان کی زبان ہے جس کے عدل اور احسان کے ہم شکر گذار ہیں - اور پنجابی میں اسلئے کہ وُہ ہماری مادری زبان ہے جس میں شکر کرنا واجب ہے - اور پشتو میں اِسلئے کہ وُہ ہماری زبان اور فارسی زبان میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال کا نشان ہے -

اسی تقریب پر ایک کتاب شکر گذاری جناب قیصرہ ہند کے لئے تالیف کرکے اور چھاپ کر اُس کا نام **تحفہ قیصریہ** رکھا گیا - اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے ان میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کیلئے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بھیجدی گئی - اب وہ دُعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں - ذیل میں لکھی جاتی ہیں - اور بعد اسکے اُن تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تکالیف سفر اُٹھا کر اس جلسہ کیلئے قادیان میں تشریف لائے اور اس سخت گرمی میں اس خوشی کے جوش میں مشقتیں اٹھائیں - یہانتک کہ بباعث ایک گروہ کثیر جمع ہونے کے اِس قدر چارپائیاں نہ مل سکیں - تو بڑی

خوشی سے تین دن تک اکثر احباب زمین پر سوتے رہے۔ جس اخلاص اور محبت اور صدق دل کے ساتھ میری جماعت کے معزز اصحاب نے اِس خوشی کی رسم کو ادا کیا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ مَیں بیان کرسکوں۔

مَیں اپنے پہلے بیان میں یہ ذکر بھول گیا تھا کہ اِس تقریب جلسہ میں ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری جماعت کے چار مولوی صاحبان نے اُٹھکر عام لوگوں کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی اطاعت اور سچی وفاداری کی ترغیب دی۔ چنانچہ پہلے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اُٹھکر اِس بارے میں بہت تقریر کی۔ پھر اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے تقریر کی۔ اور پھر بعد انکے اخویم مولوی بُرہان الدین صاحب جہلمی اُٹھے اور انہوں نے پنجابی میں تقریر کرکے عام لوگوں کو اطاعت ملکہ معظمہ کیلئے بہت ترغیب دی۔ بعد ان کے مولوی جمال الدین صاحب سیّد والہ ضلع منٹگمری نے اُٹھکر پنجابی میں تقریر کی۔ مگر اُنھوں نے اِس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح علیہ السّلام جنکو نادان مُسلمان ابتک خونریزی کی صُورت میں انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت فوت ہوگئے ہیں۔ یعنی ایسے خیال کہ کسی وقت مہدی اور مسیح کے آنے سے مُسلمان خُونریزیاں کرینگے صحیح نہیں ہے اور عام لوگوں کو نیک بختی اور نیک چلنی کی ترغیب دی گئی۔ اور اِس مبارک موقعہ پر ساٹھ ستّر آدمیوں نے ہر ایک گناہ اور بدچلنی سے رو رو کر توبہ کی۔ یہانتک کہ انکی گریہ و زاری سے مسجد گونج رہی تھی۔

اب ذیل میں وہ دُعائیں چھ زبانوں میں درج کی جاتی ہیں:-

الراقم میرزا غلام احمدؐ قادیانی ۲۳ جون ۱۸۹۷ء

دُعا اور آمین اُردو زبان میں

اے مخلصان باصدق و صفا و محبّان بے ریا جس امر کے لئے آپ سب صاحبان تکلیف فرما ہوکر اِس عاجز کے پاس قادیان میں پہنچے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے احسانات کو یاد کرکے ان کی سلطنت

درازشصت سالہ کے پُوری ہونے پر اُس خدائے عزّوجل کا شکر کریں۔ جس نے محض لطف و احسان سے ایک لمبے زمانہ تک ایسی ملکہ محسنہ کے زیر سایہ ہمیں ہرایک طرح کے امن سے رکھا۔ جس سے ہماری جان و مال و آبرو جابروں اور ظالموں کے حملہ سے امن میں رہی۔ اور ہم تمام تر آزادی سے خوشی اور راحت کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ اور نیز اس وقت ہمیں بغرض ادائے فرض شکرگذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے لئے جناب الٰہی میں دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ جس طرح ہم نے ان کی سلطنت میں امن پایا اور اُن کے زیر سایہ رہ کر ہرایک شریر کی شرارت سے محفوظ رہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جناب ممدوحہ کو بھی جزاء خیر بخشے۔ اور ان کو ہرایک بلا اور صدمہ سے محفوظ رکھے۔ اور اقبال اور کامیابی میں ترقیات عطا فرمائے۔ اور ان سب مُرادوں اور اقبالوں اور خوشیوں کے ساتھ ایسا فضل کرے۔ کہ انسان پرستی سے اُن کے دِل کو چھوڑا دیوے۔ اے دوستو! کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتے ہو۔ اور کیا تم اِس بات کو بعید سمجھتے ہو کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دین اور دُنیا دونوں پر خُدا کا فضل ہو جائے۔ اے عزیزو! اُس ذات قادر مطلق کی عظمتوں پر کامل ایمان لاؤ۔ جس نے وسیع آسمانوں کو بنایا۔ اور زمین کو ہمارے لئے بچھایا۔ اور دو چمکتے ہوئے چراغ ہمارے آگے رکھدیئے جو آفتاب اور ماہتاب ہے۔ سو سچّے دِل سے حضرت احدیّت میں اپنی محسنہ ملکہ قیصرہ ہند کے دین اور دُنیا دونوں کے لئے دُعا کرو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تم سچّے دِل سے اور رُوح کے جوش کے ساتھ اور پُوری اُمید کے ساتھ دُعا کروگے۔ تو خدا تمہاری سُنے گا۔ سو ہم دُعا کرتے ہیں اور تم آمین کہو۔ کہ اَے قادر توانا جس نے اپنی حکمت اور مصلحت سے اِس محسنہ ملکہ کے زیر سایہ ایک لمبا حصّہ ہماری زندگی کا بسر کرایا۔ اور اُس کے ذریعہ سے ہمیں صدہا آفتوں سے بچایا اس کو بھی آفتوں سے بچا۔ کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اَے قادر توانا! جیسا کہ ہم اِس کے زیر سایہ رہ کر کئی صدموں سے

بچائے گئے۔ اس کو بھی صدمات سے بچا۔ کہ سچی بادشاہی اور قدرت اور حکومت تیری ہی ہے۔ اَے قادر توانا ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کرکے ایک اور دُعا کے لئے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھوڑا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر اُس کا خاتمہ کر۔ اَے عجیب قدرتوں والے! اَے عمیق تصرّفوں والے! ایسا ہی کر۔ یاالٰہی یہ تمام دُعائیں قبول فرما۔ تمام جماعت کہے کہ آمین۔ اے دوستو۔ اے پیارو خدا کی جناب بڑی قدرتوں والی جناب ہے۔ دُعا کے وقت اُس سے نومید مت ہو۔ کیونکہ اُس ذات میں بے انتہا قدرتیں ہیں اور مخلوق کے ظاہر اور باطن پر اُسکے عجیب تصرّف ہیں۔ سو تم نہ مُنافقوں کی طرح بلکہ سچے دل سے یہ دُعائیں کرو۔ کیا تم سمجھتے کہ بادشاہوں کے دل خدا کے تصرّف سے باہر ہیں؟ نہیں بلکہ ہر ایک امر اُسکے ارادہ کے تابع اور اُسکے ہاتھ کے نیچے ہے۔ سو تم اپنی محسنہ قیصرہ ہند کیلئے سچے دل سے دُنیا کے آرام بھی چاہو۔ اور عاقبت کے آرام بھی۔ اگر وفادار ہو تو راتوں کو اُٹھکر دُعائیں کرو۔ اور صبح کو اُٹھکر دُعائیں کرو۔ اور جو لوگ اِس بات کے مخالف ہوں اُنکی پرواہ نہ کرو۔ چاہیئے کہ ہر ایک بات تمہاری صدق اور صفائی سے ہو۔ اور کسی بات میں نفاق کی آمیزش نہ ہو۔ تقویٰ اور راستبازی اختیار کرو۔ اور بھلائی کرنے والوں سے سچے دل سے بھلائی چاہو۔ تا تمہیں خدا بدلہ دے۔ کیونکہ انسان کو ہر ایک نیکی کے کام کا نیک بدلہ ملے گا۔ اب زیادہ الفاظ جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہی دُعا ہے کہ خُدا ہماری یہ دُعائیں سُنے۔ والسّلام۔

الدعاء والتامین فی العربیۃ

ایّھا الاحبّاء المخلصون۔ والاصدقاء المسترشدون۔ جزاکم اللّٰہ خیر الجزاء وحفظکم فی الکونین من البلاء۔ انکم قاسیتم متاعب التّنفر وغوائبہ۔ وذقتم شدائد الحرّ ونوائبہ۔ وجئتمونی مُدلجین

مُدلجین مُکابدین۔لِتشکروا اللہ فی مکانی ھٰذا مجتمعین۔ و تکثروا
الدعاء لقیصرۃ الھند شاکرین ذاکرین۔ وتدعون دعوۃ المخلصین۔
یا عباد اللہ لا تعجبوا لدعواتنا وشکرنا فی تقریب الجوبلی۔ وتعلمون
ما قال سیّدنا امام کل نبیّ و ولی۔ و خاتم النبیّین۔ انہ مَن
لم یشکر الناس فما شکر اللہ و اللہ یحب المحسنین۔ ثمّ
تعلمون انّ اموالنا۔ و اعراضنا و دماءنا قد حفظتھا العنایۃ
الالٰھیّۃ۔ بھٰذہ الملکۃ المعظمۃ۔ وجعلھا اللہ موید ۃ لنا فی
المھمات الدنیویّۃ و الدینیّۃ۔ فالشکر واجب علیٰ ما فعل ربّنا
ذوالجلال و العزۃ ومن اعرض فقد کفر بالنعم الرحمانیۃ۔ و
اللہ یحب الشاکرین۔ ایّھا الناس ھٰذا یوم یجب فیہ اظھار
الشکر و المسرۃ مع الدّعاء باخلاص النیّۃ۔ فاردنا ان نقبلہ
بمراسم التھانی و التبریک و التھنیۃ۔ و رفع الکف
الابتھال و الضراعۃ۔ و تذلّل یلیق بحضرۃ الاحدیۃ۔ و انارۃ
المٰاذن و المساجد و السکک و البیوت بالمصابیح و الشھب
النورانیّۃ۔ و انما الاعمال بالنیّات المخفیۃ مِن اعین العامۃ۔
و اللہ یری ما فی قلوب العالمین۔ یا عباد اللہ الرحمان۔ ھل جزاء
الاحسان الّا الاحسان۔ فلا تظنوا ظنّ السوء مستعجلین
و الآن ادعو۔ للقیصرۃ بخلوص النیّۃ۔ فامّنو علیٰ دعائی
یا معشر الاحبّۃ۔ و اتقوا اللہ ولا تنسوا منّ اللہ ومن عبادہ
مِن الخواص و العامۃ۔ ولا تعثوا مفسدین۔

یا ربّ احسِن الیٰ ھٰذہ الملکۃ۔ کما احسنت الینا
بانواع العطیّۃ۔ و احفظھا مِن شرّ الظالمین۔ یاربّ شیّد
و اعضد دعائم سریرھا۔ و اجعلھا فائزۃ فی مھمّاتھا۔ و
صُنھا من نوائب الدنیا و آفاتھا۔ و بارک فی عمرھا وحیاتھا

یا ارحم الراحمین۔ یا ربّ ادخل الایمان فی جذر قلبھا و نجّھا و ذراریھا مِن ان یعبدوا المسیح ویکونوا من المشرکین۔ یا ربّ لا تتوفھا الّا بعد ان تکون من المسلمین۔ یا ربّ انا ندعو لھا بالسنۃ صادقۃ۔ وقلوب ملئت اخلاصًا وحسن طویّۃ فاستجب یا احکم الحاکمین۔

اجد الانام ببھجۃ مستکثرۃ ۔۔۔ عید اتیٰ او جوبلی القیصرۃ
نشر التھانی فی المحافل کلھا ۔۔۔ فاری الوجوہ تھللت مستبشرۃ
انّی اراھا نعمۃً من ربّنا ۔۔۔ فالشکر حق واجب لا بربرۃ
لا شک ان سرورنا من شکرھا ۔۔۔ خیر فمن یعملہ اخلاصًا یرہ
اَمَرَ النبیُّ لشکر رجل مُحسِن ۔۔۔ قُتل العنود المعتدی ما اکفرہ

دُعا و آمین در زبانِ فارسی

اے گروہ دوستان و جماعت مخلصان خُدا شمارا جزاء خیر دہد شما تکالیف گرمی موسم و صعوبت سفر برداشتہ نزدِ من در قادیان بدیں غرض رسیدہ اید کہ تا بر تقریب جشن جوبلی باجتماع اخوان خود شکر خدائے عزّوجل بجا آرید و برائے خیر دُنیا و دین ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دُعاہا کنید۔ می دانم کہ موجب ایں تکالیف و آنچہ برائے انعقاد ایں جلسہ باہم چندہ فراہم کردہ رسوم جلسہ بجا آوردہ اید باعث ایں ہمہ بجز اخلاص و محبّت چیزے دیگر نبودہ۔ پس دُعا میکنم کہ خدا تعالیٰ شما را پاداش ایں تکالیف دہد کہ محض برائے حصولِ مرضات او کشیدہ اید۔ اے دوستان میدانید کہ ما در عہد سعادت مہد قیصرہ ہند چہ آرام ہا دیدیم و می بینیم و چہ قدر زندگی خود در امن و عافیت گذرانیدہ ایم و می گذرانیم۔ پس شرط انصاف ایں است کہ ما برائے ایں ملکہ مبارکہ از تہ دِل دُعا کنیم چراکہ ہر کہ شکر مردم محسن نکند شکر خُدا بجا نیاوردہ است۔ پس ایں دُعاہا میکنم شما آمین بگوئید۔ اے قادر توانا بدیں ملکہ تو نیکی کُن چنانکہ او بما کرد۔ و

از شر ظالمان او را محفوظ دار - اے قادر توانا ستونہائے سریه او بلند کن و در مہمات خود او را فائز گردان و از حوادث دنیا و دین او را نگه دار - و در عمر و زندگی او برکت بخش - اَے قادر توانا اسلام در دلِ او داخل کن و او را و اولادِ او را از پرستش مسیح کہ بندہ عاجز است نجات دِہ و از مشرکان او را بیرون آر کہ ہمہ قدرت تو داری - اَے قادر توانا او را تا آں وقت وفات مدہ کہ بر راہِ راست اسلام ثابت قدم بودہ باشد - اَے رب جلیل دعاہائے ما قبول کن آمین -

دُعَا نوْرْ آمِیْن پوْپښتوْ ژبه کے

اَیْ دِمَا بُلْ دِخُدای دوستُونَ خُدا تَاسِتَه دِخَیْر جزا وَرْکے تَاسِه خَلْق تَکْلیفُونَ پخپُلْ زَانْ بانْدِ آخِسْتی دَهْ دِمَا څخهٔ پوْ قَادِ یَان لِپَارَهْ دِدِ غَرَضْ رَاغِلَے وُهْ کِه دِمَلِکَهٔ مُعظَمَه، اِشْپِنْے تِےْ کَالْ جَشْن اِشْتَاسُوْ اَوْرُوْ زُوْنَ سَرَهْ دِےْ خُدائے عَزّ وَ جَلّ شُکْر اَدا وُکرُوْ اَوْر دِے مَلِکَهْ مُعظمه قیصرِ هِنْد دُنْیائِي خَیْر لِپَارَهْ دُعَا وُکْوْ رِپوْمےْ گُمْ کِه دِدِ تکلیفونَ سَبَبْ څه جَلسَهْ دِپَارَهْ چِنْدَه تَوله کَرَمےْ دَهْ بُلْ دِ جَلسَه رَسْم بَهَمْ پُوْرَهْ کَرِنےْ وُهْ دِ اِخْلَاص اَوْ دِےْ مُحَبّت سِوا بُلْ څَےْ نِدَےْ - نوْرْ زِ دُعَا کَوُمْ کِهْ خُدا صَاحِبْ تَاسْتَه دِدِ تکلیفونَ اَجْر وَرْکِي چه صِرْف دِ آغَهْ لِپَارَهْ تَاسُوْ آخِسْتی دَهْ - آئْے دوشْنُونَ پوهیْگِيْ چه مُنْگَهْ دِ مَلِکَهْ کِےْ پوْ زمانےْ مِیْن سِرِ نْگَهْ آرام مُنْگَهْ لِیْدِلےْ دَهْ اَوْ سِرِ نْگَهْ دِ خپُلْ زِنْدگیْ سَرَهْ بَسَرْ کَرِیْ هُمْ دَهْ اَوْر بَسَرْ بَه اَوْ کُوْ بیا انْصَافْ دَادَهْ چِه مُنْگَهْ دِ مَلِکَهْ دِپَارَهْ دُعَا وُکْوْ وَلِےْ چه هَرْ چَا چه دِ نیک سَرَیْ شُکْرنَکِيْ اَغَهْ دِ خُدای شُکْر سِرِ نْگَهْ کَوَلےْ شِیْ - پَسْ زِ دُعَا کَوُمْ تَاسِهْ آمِیْن وُهْ وَائِيْ آئْے لوْیْےْ خُدایا دِ مَلِکَهْ سَرَه نیکِيْ وُهْ کَهْ آغَهْ سِےْ چه مُنْگَهْ سَرَهْ آغَهْ کَرِےْ دِيْےْ اَوْر دِ ظالمون دِ شَرَهْ آغَه اُوْسَاتَه یا لوْیْےْ خُدایا دِ آغَه دِ تَخْت اِشْتِنِ ته بلند

اُوکرِهٔ بُلْ دِ دِیْن اوڑ دِ دُنیا شرُونَ آغَه اُوسَاتَه اَوْر پۂ عُمرُ بُلْ پُوآغَه زِنْدگَیْ یَے بَرَکَتْ کَرَهْ یَالوئے خُدَایَا اِسْلَامْ پۂ آغَه زِرَهٔ نِنَهْ کَرَه یَالوئے خُدَایَا مَلِکَهٔ بُلْ دِ آغَه زوئے بُلْ دِ آغَه عَیَالْ دِنے مَسِیح دے پَرَسْتِش چه پۂ عَاجِزْ سَرَئے دَه اوسَاتَه اَوْر دِ مُشْرِکُوْنَ دِ گَرُوهْنَه اغَه اوبَاسَه چه تَه قُدْرَتْ لَرئے اَیْ لوئے خُدَایَا تِرْ آغَه وَقْت مَلِکَهٔ مُرمُکَهْ چه مُسْلمانْ شِيْ یَالوئے خُدَایَا اِمُنگ دُعَاتَه قَبُوْل کَرَهْ۔

مہارانی قیصرہ ہند دیاں ساریاں مُراداں پُوریاں ہوندی

پنجابی وِچ بینتی

سُنو میرو سچے دوستو تے پکے یارو جس گل واسطے تسیں سارے بھائی اپنے سارے کم کُسا کے تے کشالا کر کے میرے کول قادیان وچ آئے او اوہ اِک بھارا متبل ایہ ئے جے اسیں سارے دربار رانی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دیاں احساناں تے مہربانیاں نوں یاد کر کے اوہدے سٹھ ورھیاں دے راجدے پُورا ہوندی اپنے ربّ دے درگاہے شکر کریے تے ایسدے بے اوڑک کرم دا گاون گائیے جس نے آپنیاں فضلاں تے کرماں دے نال ایڈے لمے زمانے تے نوڑیں ساڈوں ایجہی ملکہ معظمہ دے راج دے چھاویں بھاگاں سُہاگاں نال رکھیا۔ جس تھیں اساں غریباں مسلماناں دیاں جاناں تے پتّاں تے مال ہتھیاریاں تے انیائیاں دے ہتھیاں تھیں بچ گئے تے اسیں ہُن توڑیں من بھاوندیاں خوشیاں تے انگنیاں چیناں دے نال اپنی زندگانی پُوری کردے رہے۔ تے دوجا متبل وڈا ایہ جے ہُن اسیں اِشو یلے جناب ملکہ معظمہ دا شکر پُورا کرنے واسطے سچے ربّ صاحب دی سچی درگاہے ترلیاں تے جھیرگیاں نال دُعا کریے کہ جس طرح ایس جگت دی رانی تے دھرمی تے لاڈلڈیانیوالی ماتا دے راج وِچ رہ کے اساں آرام پایا تے اوسدی بادشاہی دی ٹھنڈی تے سنگھنی چھاں وِچ ہر ازتھی دے انزتھوں بچکے مٹھیاں نینداں ستے ہاں اوسے طرح دھرتی انبر دا راجا سچا ربّ ایسی ملکہ معظمہ نوں ایہناں پُنّاں دا نا ندا بدلہ دے۔ تے اوہنو ہر اک جھکے تھوڑے تے ساریاں دَرداں تھیں آپنا ہتھ دے کے بچا رکھے تے اقبال تے وڈیائی تے آساں امیداں دے پُورا ہوون وِچ وادھا بخشے تے ساریاں مُراداں پُوریاں کرنے

سمیت اوسنئے ایسا فضل کرے تے اجیہا ترٹھے جے بندہ پرستی تھیں اوسدے دِل نوں مِٹھی نیندروں جگادے تا ایہ ماتا آپنی جاؤ وا سمیت اِک وحدہٗ لاشریک لہٗ جیوندے جاگدے دھرتی انبر تے ایس سارے اڈنبرڑے سائیں دی پُوجا ول آوے۔ تے دوہاں جگاندا سدا سرگ پاوے۔ میریو پیاریو یارو تسیں خدا دی قدرت تھیں اوپرا جاندیہو۔ پھلا تسیں ایسی گلنوں اچرج تے انہونی سمجھدے ہو جے ساڈی جگ رانی ملکہ معظمہ دے دین تے دُنیاں تے خُدا دا فضل ہو جائے۔ او پیاریو اوس ذات سگت واندیاں وڈیائیاں تے پُورا ایمان لیاؤ جس نے ایڈا چوڑا تے اُچّا اَسمان بنایا تے دھرتی نوں ساڈے واسطے وچھایا تے دو چمکدے دیوے انملے جگ چمکانوالے ساڈیاں اکھیاں اَگے رکھے۔ اِک چندر ماہ دوجا سُورج ماہ سونرلیاں تے ہاڑیاں تے دندیاں لہلکنے نال ربّ صاحب سچّے دی درگاہ وِچہ اپنے سَدا مِتّاں داتاں والی ملکہ معظمہ دے دین تے دُنیاں واسطے دُعا منگو۔

مَیں سچو سچ کہناہاں جیکر تُسیں کچیّاں تے دوؔ گلّیاں نوں سنگول ہٹا کے تے سچیّاں تے اکوکیاں نوں سانتھ لیکے تے پُوری امید نال ہنیچہ بنّہ کے دُعا کروگے تاں جگّاں دا سچّا داتا تہاڈی دُعا ضرور سُنے گا۔ سو اسیں دُعا کرنے ہاں تے تسیں آمین آکھو۔ ہے سچیا سگتاں والیا سچیا سائیاں جدتوں آپنی حکمت تے مصلحت نال ایس دیاوان رانی دے راج دے ٹھنڈی چھاویں ساڈے جیوندا اِک لمّا حصّہ پُورا کیتا ہئی تے اوسدے سببّوں ہزاراں آفتاں تے بلاواں تھیں سانوں بچایا ہئی۔ توں اوسنوں بھی آفتاں تھیں بچا جے توں ہر شئے تے سگت تے وس رکھنا ہیں۔ ہے قدرتاں والیاں جس طرح اسیں اوسدے راج وِچہ دھکیاں دھوڑیاں تے ٹھینے ڈگنے تھیں بچائے گئے ہاں اوسنوں بھی ساریاں چنتاں تے چھوریاں تھیں بچا جے سچّی بادشاہی تے پکّی زور آوری تے پُوری حکومت تیری ئیے۔ ہے جتنانوالیا مالکا اسیں تیری بے انت قدرت تے تہاں رکھکے اِک ہور دُعا دے واسطے تیری درگاہ ہے دلیری کرنے ہاں جے توں ساڈی اَنْ گنت دیاوان رانی ملکہ معظمہ نوں بندہ پُوجنڈی اُنھیری کوٹھڑی تھیں باہر کڈھکے اُچّے تے سُنہری

تے لاٹاں مارنے والے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمّد رسُول اللّٰہ دے چبوترے تے مَوجاں مانݨ والی کرکے اوستے تے اوہدا پُورن کر۔ ہے اچرج زوراں والیا۔ ہے ڈوھنگیاں نِگاہاں والیا۔ ہے پوریاں پہچان والیا۔ ہے بے اوڑک کابواں والیا لینویں کر۔ ہے ربّاں دیا ربّا ایہ ساریاں دُعاواں منظور کر۔ سارے دوست آمین آکھو۔ اَے پیاریو سچے ربّ دی درگاہ وَڈّی قُدرتاں تے پہنیاں والی درگاہ ئے دُعا دے ویلے اوس تھیں بے امید نہ ہووو۔ کیوں جی اوسدے دربار دے بے اوڑ سدا درتوں کسے سمے کوئی پھکھارا پھکھا تے خالی ہتھ نہیں گیا۔ تے اپنے سربت جیا جنت دے اندر باہر اوہدے اچرج کابو تے قبضے ہن۔ تسیں دوگلّیاں تے دو رنگیاں تے کھوٹیاں وانگو دُعا نہ کرو۔ سگوں سچیاں چیلیاں تے سوچیاں چیریاں وانگوں اوہدے من دھن تے چیت ست تے پت واسطے دھن شاواکھو تے سَدا سوکھ منگو۔ ہن تسیں سمجھدے ہو جے سربت راجیاں دے دل اُس مہاراج سربشکتی مان سَدا دیاوان دے کابوؤں باہر نہیں سگوں سارے کم تے انیک تے ان گنی کرتب اُسیدے اوڈاؤ ہتھ وچہ نے۔ سو تسیں اپنے ان گنت دانا نوالی مہارانی ملکہ معظمہ دے دُنیا تے عاقبت واسطے آنند تے آرام منگو جے تسیں وفادار ٹہلیئے تے مَن وارنوالے چاکر ہوتاں ستاہیں تے پھر راتیں پچھلیں راتیں نیندراں گنوا کے اوبھڑوائی اُٹھ اُٹھ کے بینتیاں کرو لے جھڑے مُنکھ اس گلدے دوتی تے دوکھی ہون اونھاں منجھاں پار باندی پرواہ نہ کرو۔

لوڑ بدائی جے سبھو گلاں تہاڈیاں نتریاں ہوئیاں تے ستھریاں ہون تے کسے گل تہاڈی وچہ رلا رول نہ ہووے سُرت تے سچ ملّو پھلا کرن والیا ندا پھلا جا ہوتاں تہانوں تہاڈا جانی جان سچّا ربّ صاحب چنگا بدلہ دیوے۔ کیوں جے ہر منکھ بیحیائی کُپدائی تے کیتائی پاندا تے۔ ریاں گلاں کجھ پھل نہیں دیندیاں بھڑیاں تے تھڑیاں نوں پکڑ نیوالیا بھوڑیدا ویلائی۔

Almighty God! As Thy Wisdom and Providence has been pleased to put us under the rule of our blessed Empress enabling us to lead lives of piece and prosperity, we pray Thee that our ruler may in return be saved from all evils and dangers as thine is the kingdom, glory and power. Believing in Thy unlimited powers we earnestly ask Thee all powerful Lord to grant us one more prayer that our benefactoress the Empress, before leaving this world, may probe her way out of the darkness of man-worship with the light of "*La-Ilaha Illallaho — Muhammad-al Rasul-ullah*, [There is no God but Allah and Muhammad is his Prophet]. Do Almighty God as we desire, and grant us this humble prayer of ours as Thy Will alone governs all minds. Amen.

My friends! Trust in God and feel not hopeless. Do not even imagine that the minds of worldly potentates and earthly kings are beyond His control. Nay they are all subservants to His Holy Will. Let therefore your prayers for the welfare of your Empress in this world and the next, come from the bottom of your hearts. If you are loyal subjects remember Her Majesty in your night and morning prayers. Pay no heed to opposition. Let your words and deeds be true and free from hypocricy. Lead lives of virtue and righteousness, and pray for the good of your well-wishers, because no virtue goes unrewarded. I conclude with earnest desire that God may grant our prayer. Amen.

Dated 23.6.97

English Translation of
the prayer recited by
Mirza Ghulam Ahmad
Rais of Qadian
on the occasion of the Diamond Jubilee

My friends – The object which has brought you here is to convene a meeting of thanksgiving on the happy occasion of the Diamond Jubilee of Her Majesty's reign in remembrance of the manifold blessings enjoyed by us during Her Majesty's time. We offer our heartfelt thanks to God who out of His special kindness has been pleased to place us under this sovereign rule, protecting thereby our life, property and honour from the hands of tyranny and persecution and enabling us to live a life of peace and freedom. We have also to tender our thanks to our gracious Empress, and this we do by our prayers for Her Majesty's welfare. May God protect our beneficient sovereign from all evils and hardships as Her Majesty's rule has protected us from the mischief of evil doers. May our blessed ruler be graced with glory and success and be saved at the same time from the evil consequences of believing in the divinity of a man and his worship. My friends do not wonder at this, nor entertain any doubt as to the wonderful powers of the Almighty, because it is quite possible for him to confer His choicest blessings upon our gracious Queen in this world and the next. Hence the strong and firm belief in the omnipotence of the Supereme Being who made this spacious firmament on high and spread the earth beneath our feet illuminating them both with the sun and the moon. Let your sincere prayers as to the good of Her Majesty in matters spiritual and temporal, reach His holy throne. And I assure you that prayers that come from hearts sincere earnest and hopeful are sure to be listened to. Let me pray then and you may say Amen :

الحمد للہ والمنّۃ

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہی اور یہ بیان ہی کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہد عدالت مہد میں اور اُن کے نہایت روشن ستارہ کی تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئی ہیں منطبع ہو کر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

ستارہ قیصرہ

رکھا گیا

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین صاحب مالک مطبع کے چھپ کر ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا

تعداد جلد ۲۵۰ قیمت ۲ر

بحضور عالی شان قیصرہ ہند ملکہ معظمہ شہنشاہ ہندوستان و انگلستان

ادام اللہ اقبالہا

سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ خدائے قادر مطلق اس ہماری عالیجاہ قیصرہ ہند کی عمر میں بہت بہت برکت بخشے اور اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی دے۔ اور عزیزوں اور فرزندوں کی عافیت سے آنکھ ٹھنڈی رکھے۔ اس کے بعد اس عریضہ کے لکھنے والا جس کا نام میرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان نام میں رہتا ہے۔ جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ ستر میل مشرق اور شمال کے گوشہ میں واقع اور گورداسپورہ کے ضلع میں ہے۔ یہ عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اِس ملک کے عموماً تمام رہنے والوں کو بوجہ اُن آراموں کے جو حضور قیصرہ ہند کے عدل عام اور رعایا پروری اور دادگستری سے حاصل ہو رہے ہیں۔ اور بوجہ اُن تدابیر امن عامہ اور تجاویز آسایش جمیع طبقات رعایا کے جو کروڑہا روپیہ کے خرچ اور بے انتہا فیاضی سے ظہور میں آئی ہیں۔ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے بقدر اپنی فہم اور عقل اور شناخت احسان کے درجہ بدرجہ محبّت اور دِلی اطاعت ہے کہ بجُز بعض قلیل الوجود افراد کے جو میں گمان کرتا ہوں کہ در پردہ کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو وحشیوں اور درندوں کی طرح بسر کرتے ہیں۔ لیکن اس عاجز کو بوجہ اُس معرفت اور علم کے جو اس گورنمنٹ عالیہ کے حقوق کی نسبت مجھے حاصل ہے جس کو میں اپنے رسالہ تحفہ قیصریہ میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا

اخلاص اور محبت اور جوشِ اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے۔ جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کرسکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کرکے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا۔ اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی۔ اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔ اور اس امید اور یقین کا موجب حضور قیصرہ ہند کے وہ اخلاق فاضلہ تھے جن کی تمام ممالک مشرقیہ میں دھوم ہے۔ اور جناب ملکہ معظمہ کے وسیع ملک کی طرح وسعت اور کشادگی میں ایسے بے مثل ہیں۔ جو ان کی نظیر دوسری جگہ تلاش کرنا خیال محال ہے۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔ اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو۔ اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقیناً کوئی اور باعث ہے۔ جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں۔ لہٰذا اس حسنِ ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں۔ دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اُس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کیطرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔ اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔ اور میں حضور عالی حضرت جناب قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں یہ چند الفاظ بیان کرنے کیلئے جُراُت کرتا ہوں کہ میں پنجاب کے ایک معزز خاندان مغلیہ میں سے ہوں اور سکھوں

کے زمانہ سے پہلے میرے بزرگ ایک خود مختار ریاست کے والی تھے۔ اور میرے پردادا صاحب مرزا گل محمدؐ اس قدر دانا اور مدبّر اور عالی ہمت اور نیک مزاج اور ملک داری کی خوبیوں سے موصوف تھے کہ جب دہلی کے چغتائی بادشاہوں کی سلطنت بباعث نالیاقتی اور عیاشی اور سستی اور کم ہمتی کے کمزور ہوگئی۔ تو بعض وزراء اس کوشش میں لگے تھے کہ مرزا صاحب موصوف کو جو تمام شرائط بیدار مغزی اور رعایا پروری کے اپنے اندر رکھتے تھے۔ اور خاندان شاہی میں سے تھے دہلی کے تخت پر بٹھایا جائے۔ لیکن چونکہ چغتائی سلاطین کی قسمت اور عمر کا پیالہ لبریز ہوچکا تھا۔ اس لئے یہ تجویز عام منظوری میں نہ آئی۔ اور ہم پر سکھوں کے عہد میں بہت سی سختیاں ہوئیں اور ہمارے بزرگ تمام دیہات ریاست سے بے دخل کر دیئے گئے اور ایک ساعت بھی امن کی نہیں گذرتی تھی۔ اور انگریزی سلطنت کے قدم مبارک کے آنے سے پہلے ہی ہماری تمام ریاست خاک میں مل چکی تھی اور صرف پانچ گاؤں باقی رہ گئے تھے اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم جنھوں نے سکھوں کے عہد میں بڑے بڑے صدمات دیکھے تھے۔ انگریزی سلطنت کے آنے کے ایسے منتظر تھے جیسا کہ کوئی سخت پیاسا پانی کا منتظر ہوتا ہے۔ اور پھر جب گورنمنٹ انگریزی کا اس ملک پر دخل ہوگیا۔ تو وہ اس نعمت یعنی انگریزی حکومت کی قائمی سے ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کو ایک جواہرات کا خزانہ مل گیا اور وہ سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جان نثار تھے۔ اسی وجہ سے انھوں نے ایام غدر ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے مع سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیئے تھے۔ اور وہ بعد اس کے بھی ہمیشہ اس بات کے لئے مستعد رہے کہ اگر پھر بھی کسی وقت انکی مدد کی ضرورت ہو تو بدل و جان اس گورنمنٹ کو مدد دیں۔ اور اگر ۱۸۵۷ء کے غدر کا کچھ اور بھی طول ہوتا تو وہ سو سوار تک اور بھی

مدد دینے کو طیار تھے۔ غرض اس طرح انکی زندگی گذری۔ اور پھر اُنکے انتقال کے بعد یہ عاجز دُنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہُوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ مَیں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دُوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دُعاگو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو۔ فارسی۔ عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہانتک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکّہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں۔ اور رُوم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہانتک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم مُلّاؤں کی تعلیم سے اُن کے دِلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور مَیں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لئے مَیں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔

میں نے تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجا گیا یہی حالات اور خدمات اور دعوات گذارش کئے تھے۔ اور میں اپنی جناب ملکہ معظمہ کے اخلاق وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا۔ اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعاگو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا۔ اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا۔ بلکہ ضرور آتا ضرور آتا۔ اس لئے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے۔ اس یاد دہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا۔ اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پُر ارادت خط کے لکھنے کے لئے چلایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خیر اور عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچاوے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے۔ اپنی پاک فراست سے شناخت کرلیں۔ اور رعیت پروری کے رُو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرماویں اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے۔ ایسا ہی اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرہ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دور کرنا ہے۔

اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا رُوحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے۔ اور جس امن اور عافیت اور صلح کاری کے باغ کو آپ لگانا چاہتی ہیں۔ آسمانی آبپاشی سے اس میں امداد فرماوے۔ سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اُس مَردِ خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پَیدا ہُوا اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اُس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھُوا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔

اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے۔ اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچاوے۔ اس وقت تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہُوا ہے مسیح موعود کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حُسنِ انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور داد گستری میں بڑھ کر ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے۔ مگر اسی زمانہ اور عہد میں جبکہ بھیڑیا اور بکری ایک ہی گھاٹ میں پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ سو اے ملکہ مبارکہ قیصرہ ہند وُہ تیرا ہی عہد اور تیرا ہی زمانہ ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ اور جو تعصب سے خالی ہو۔ وہ سمجھ لے۔ اے ملکہ معظمہ یہ تیرا ہی عہد سلطنت ہے جس نے درندوں اور غریب چرندوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ راستباز جو بچّوں کی طرح ہیں وہ شریر سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور تیرے پُر امن سایہ کے نیچے کچھ بھی ان کو خوف نہیں۔ اب

تیرے عہدِ سلطنت سے زیادہ پُر امن اور کونسا عہدِ سلطنت ہوگا۔ جس میں مسیح موعود آئے گا۔ اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے۔ جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس لئے تیرے عہدِ سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہدِ سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزون ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور با اقبال ملکۂ زمان جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے ان کتابوں میں صریح تیرے پُر امن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔ مگر ضرور تھا کہ اسی طرح مسیح موعود دُنیا میں آتا۔ جیسا کہ ایلیا نبی یوحنا کے لباس میں آیا تھا یعنی یوحنا ہی اپنی خُو اور طبیعت سے خدا کے نزدیک ایلیا بن گیا۔ سو اِس جگہ بھی ایسا ہی ہُوا کہ ایک کو تیرے بابرکت زمانہ میں عیسٰی علیہ السّلام کی خو اور طبیعت دی گئی۔ اِس لئے وہ مسیح کہلایا۔ اور ضرور تھا کہ وہ آتا۔ کیونکہ خدا کے پاک نوشتوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ اے ملکہ معظمہ اے تمام رعایا کی فخر۔ یہ قدیم سے عادت اللہ ہے۔ کہ جب شاہِ وقت نیک نیت اور رعایا کی بھلائی چاہنے والا ہو تو وہ جب اپنی طاقت کے موافق امن عامہ اور نیکی پھیلانے کے انتظام کر چکتا ہے اور رعیت کی اندرونی پاک تبدیلیوں کے لئے اس کا دل دردمند ہوتا ہے۔ تو آسمان پر اس کی مدد کے لئے رحمت الٰہی جوش مارتی ہے۔ اور اس کی ہمت اور خواہش کے مطابق کوئی رُوحانی انسان زمین پر بھیجا جاتا ہے۔ اور اُس کامل ریفارمر کے وجود کو اس عادل بادشاہ کی نیک نیتی اور ہمت اور ہمدردی عامہ خلائق پیدا کرتی ہے۔ یہ تب ہوتا ہے کہ جب ایک عادل بادشاہ ایک زمینی منجی کی صورت

میں پیدا ہوکر اپنی کمال ہمت اور ہمدردی بنی نوع کے رُو سے طبعًا ایک آسمانی منجی کو چاہتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ کیونکہ اُس وقت کا قیصر روم ایک نیک نیت انسان تھا۔ اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو۔ اور انسانوں کی بھلائی اور نجات کا طالب تھا۔ تب آسمان کے خدا نے وہ روشنی بخشنے والا چاند ناصرہ کی زمین سے چڑھایا۔ یعنی عیسیٰ مسیح۔ تا جیسا کہ ناصرہ کے لفظ کے معنے عبرانی میں طراوت اور تازگی اور سرسبزی ہے۔ یہی حالت انسانوں کے دلوں میں پیدا کرے۔ سو اے ہماری پیاری قیصرۂ ہند خدا تجھے دیرگاہ تک سلامت رکھے۔ تیری نیک نیتی اور رعایا کی سچی ہمدردی اس قیصر روم سے کم نہیں ہے۔ بلکہ ہم زور سے کہتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ تیری نظر کے نیچے جس قدر غریب رعایا ہے جس کی تو اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہمدردی کرنا چاہتی ہے۔ اور جس طرح تو ہر ایک پہلو سے اپنی عاجز رعیت کی خیرخواہ ہے۔ اور جس طرح تو نے اپنی خیرخواہی اور رعیت پروری کے نمونے دکھلائے ہیں۔ یہ کمالات اور برکات گذشتہ قیصروں میں سے کسی میں بھی نہیں پائے جاتے۔ اس لئے تیرے ہاتھ کے کام جو سراسر نیکی اور فیاضی سے رنگین ہیں۔ سب سے زیادہ اس بات کو چاہتے ہیں کہ جس طرح تو اے ملکہ معظمہ اپنی تمام رعیت کی نجات اور بھلائی اور آرام کے لئے دردمند ہے اور رعیت پروری کی تدبیروں میں مشغول ہے۔ اسی طرح خدا بھی آسمان سے تیرا ہاتھ بٹاوے۔ سو یہ مسیح موعود جو دُنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔ خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دُنیا کے دردمندوں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا تا دُنیا کے لئے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے

سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا۔ اور تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ برپا کیا۔ اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کی تفریق کے لئے دُنیا پر ایک آخری حکم ہے جس کے رُو سے مسیح موعود حکم کہلاتا ہے اس لئے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا۔ اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا گیا۔ تا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہو جس سے برگزیدوں کو دائمی فضل کی بشارت ملتی ہے۔ اور تا مسیح موعود کا نام جو حکم ہے۔ اس کی طرف بھی ایک لطیف ایما ہو۔ اور اسلام پور قاضی ماجھی اُس وقت اس گاؤں کا نام رکھا گیا تھا جبکہ بابر بادشاہ کے عہد میں اس ملک ماجھ کا ایک بڑا علاقہ حکومت کے طور پر میرے بزرگوں کو ملا تھا اور پھر رفتہ رفتہ یہ حکومت خود مختار ریاست بن گئی۔ اور پھر کثرت استعمال سے قاضی کا لفظ قادی سے بدل گیا۔ اور پھر اور بھی تغیّر پاکر قادیاں ہو گیا۔ غرض ناصرہ اور اسلام پور قاضی کا لفظ ایک بڑے پُر معنی نام ہیں۔ جو ایک ان میں سے رُوحانی سرسبزی پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسرا رُوحانی فیصلہ پر جو مسیح موعود کا کام ہے۔ اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔ تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اُٹھ رہے ہیں۔ تا تمام ملک کو رشک بہار بناویں۔ شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کا قدر نہیں کرتا۔ اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گذار نہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر

آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دُعائیں آپ کیلئے آب رواں کی طرح جاری ہیں۔ اور ہم نہ سیاست قہری کے نیچے ہو کر آپ کے مطیع ہیں۔ بلکہ آپ کی انواع واقسام کی خوبیوں نے ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے اے بابرکت قیصرہ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اُس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اُس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلحکاری کی راہوں کو دوبارہ دُنیا میں قائم کروں۔ اے عالی جناب قیصرہ ہند مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ ایک عیب مسلمانوں میں اور ایک عیب عیسائیوں میں ایسا ہے جس سے وہ سچی روحانی زندگی سے دُور پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ عیب اُن کو ایک ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ ان میں باہمی پھوٹ ڈال رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔ اور اس جنون سے ایک بے گناہ کو قتل کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے ایک بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور گو اس ملک برٹش انڈیا میں یہ عقیدہ اکثر مسلمانوں کا بہت کچھ اصلاح پذیر ہو گیا ہے۔ اور ہزارہا مسلمانوں کے دل میری بائیس ۲۲ تیئیس ۲۳ سال کی کوششوں سے صاف ہو گئے ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض غیر ممالک میں یہ خیالات اب تک سرگرمی سے پائے جاتے ہیں۔ گویا ان لوگوں نے اسلام کا مغز اور عطر لڑائی اور جبر کو ہی سمجھ لیا ہے۔ لیکن یہ رائے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اُٹھاؤ۔ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں

اسلام میں تلوار کا حکم ہوا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔ افسوس کہ یہ عیب غلط کار مسلمانوں میں اب تک موجود ہے جس کی اصلاح کے لئے مَیں نے پچاس ہزار سے کچھ زیادہ اپنے رسالے اور مبسوط کتابیں اور اشتہارات اِس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کئے ہیں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ جلد تر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس عیب سے مسلمانوں کا دامن پاک ہو جائے گا۔

دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ جو اُنکے زعم میں دُنیا کو خُون سے بھر دے گا۔ حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور نہ تلوار اُٹھائیگا بلکہ وہ تمام باتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے خُو اور خلق پر ہوگا اور انکے رنگ سے ایسا رنگین ہوگا کہ گویا ہو بہو وُہی ہوگا۔ یہ دو غلطیاں حال کے مسلمانوں میں ہیں۔ جن کی وجہ سے اکثر اُنکے دُوسری قوموں سے بغض رکھتے ہیں مگر مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان غلطیوں کو دُور کر دوں۔ اور قاضی یا حَکَم کا لفظ جو مجھے عطا کیا گیا ہے وہ اسی فیصلہ کے لئے ہے۔

اور ان کے مقابل پر ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل شریف میں نور کہا گیا ہے نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لعن اور لعنت ایک لفظ عبرانی اور عربی میں مشترک ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ملعون انسان کا دل خدا سے بکلی برگشتہ اور دُور اور مہجور ہو کر ایسا گندہ اور ناپاک ہو جائے۔ جس طرح مجذام سے جسم گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور عرب اور عبرانی کے اہل زبان اس

بات پر متفق ہیں کہ ملعون یا لعنتی صرف اسی حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے۔ جبکہ اس کا دل درحقیقت خدا سے تمام تعلقاتِ محبت اور معرفت اور اطاعت کے توڑ دے۔ اور شیطان کا ایسا تابع ہو جائے کہ گویا شیطان کا فرزند ہو جائے اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے۔ پس وہی نام حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تجویز کرنا اور انکے پاک اور منور دل کو نعوذ باللہ شیطان کے تاریک دل سے مشابہت دینا اور وہ جو بقول انکے خدا سے نکلا ہے اور وہ جو سراسر نور ہے۔ اور وہ جو آسمان سے ہے۔ اور وہ جو علم کا دروازہ اور خدا شناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے۔ اُسی کی نسبت نعوذ باللہ یہ خیال کرنا کہ وہ لعنتی ہو کر یعنی خدا سے مردود ہو کر اور خدا کا دشمن ہو کر اور دل سیاہ ہو کر اور برگشتہ ہو کر اور معرفت الٰہی سے نابینا ہو کر شیطان کا وارث بن گیا۔ اور اس لقب کا مستحق ہو گیا جو شیطان کے لئے خاص ہے یعنی لعنت۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اس کے سُننے سے دل پاش پاش ہوتا ہے۔ اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کیا خدا کے مسیح کا دل خدا سے ایسا برگشتہ ہو گیا جیسے شیطان کا دل؟ کیا خدا کے پاک مسیح پر کوئی ایسا زمانہ آیا۔ جس میں وہ خدا سے بیزار اور درحقیقت خدا کا دشمن ہو گیا۔ یہ بڑی غلطی اور بڑی بے ادبی ہے قریب ہے جو آسمان اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ غرض مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں ایک بداندیشی ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ خود خدا کے حق میں بداندیشی ہے۔ اگر یہ ممکن ہے کہ نور کے ہوتے ہی اندھیرا ہو جائے۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ نعوذ باللہ کسی وقت مسیح کے دل نے لعنت کی زہرناک کیفیت اپنے اندر حاصل کی تھی۔ اگر انسانوں کی نجات اسی بے ادبی پر موقوف ہے۔ تو بہتر ہے کہ کسی کی بھی نجات نہ ہو۔ کیونکہ تمام گنہگاروں کا مرنا بہ نسبت اس بات کے اچھا ہے کہ مسیح جیسے نور اور نورانی کو گمراہی کی تاریکی اور لعنت اور خدا

کی عداوت کے گڑھے میں ڈوبنے والا قرار دیا جائے۔ سو میں یہ کوشش کر رہا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ اصلاح پذیر ہو جائے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان دونوں ارادوں میں کامیاب کیا ہے۔ چونکہ میرے ساتھ آسمانی نشان اور خدا کے معجزات تھے۔ اس لئے مسلمانوں کے قائل کرنے کے لئے مجھے بہت تکلیف اٹھانی نہیں پڑی اور ہزارہا مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادت نشانوں کو دیکھ کر میرے تابع ہو گئے۔ اور وہ خطرناک عقائد انھوں نے چھوڑ دیئے۔ جو وحشیانہ طور پر انکے دلوں میں تھے۔ اور میرا گروہ ایک سچا خیرخواہ اس گورنمنٹ کا بن گیا ہے جو برٹش انڈیا میں سب سے اوّل درجہ پر جوشِ اطاعت دل میں رکھتے ہیں جس سے مجھے بہت خوشی ہے اور عیسائیوں کا یہ عیب دُور کرنے کے لئے خدا نے میری وہ مدد کی ہے جو میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکر کر سکوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بہت سے قطعی دلائل اور نہایت پختہ وجوہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے اس پاک نبی کو صلیب پر سے بچا لیا۔ اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ مر کر بلکہ زندہ ہی قبر میں غشی کی حالت میں داخل کئے گئے۔ اور پھر زندہ ہی قبر سے نکلے جیسا کہ آپ نے انجیل میں خود فرمایا تھا کہ میری حالت یونس نبی کی حالت سے مشابہ ہو گی۔ آپ کی انجیل میں الفاظ یہ ہیں کہ یونس نبی کا معجزہ دکھلاؤنگا سو آپ نے یہ معجزہ دکھلایا کہ زندہ ہی قبر میں داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو انجیلوں سے ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اسکے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور یہ امر ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے۔

اور ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سرینگر میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور سرینگر محلہ خان یار میں آپ کا مزار ہے چنانچہ اس بارے میں میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے مسیح ہندوستان میں یہ ایک بڑی فتح ہے۔ جو مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں۔ باہم شیر و شکر ہو جائیں گی اور بہت سے نزاعوں کو خیرباد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی۔ چونکہ آسمان پر یہی ارادہ قرار پایا ہے۔ اس لئے ہماری گورنمنٹ انگریزی کو بھی قوموں کے اتفاق کی طرف بہت توجہ ہوگئی ہے۔ جیسا کہ قانون سڈیشن کے بعض دفعات سے ظاہر ہے۔ اصل بھید یہ ہے کہ جو کچھ آسمان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک طیاری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ویسے ہی خیالات گورنمنٹ کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض ہماری ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے یہ اسباب پیدا کر دیئے ہیں کہ دونوں قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں وہ اتحاد پیدا ہو جائے۔ کہ پھر ان کو دو قوم نہ کہا جائے۔

اب اس کے بعد مسیح علیہ السلام کی نسبت کوئی عقلمند یہ عقیدہ ہرگز نہیں رکھے گا۔ کہ نعوذ باللہ کسی وقت اُن کا دل لعنت کی زہرناک کیفیت سے رنگین ہو گیا تھا۔ کیونکہ لعنت مصلوب ہونے کا نتیجہ تھا۔ پس جبکہ مصلوب ہونا ثابت نہ ہوا۔ بلکہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کی اُن دعاؤں کی برکت سے جو ساری رات باغ میں کی گئی تھیں۔ اور فرشتے کی اُس منشاء کے موافق جو پلاطوس کی بیوی کے خواب میں حضرت مسیح کے بچاؤ کی سفارش کے لئے

ظاہر ہوا تھا۔* اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی اس مثال کے موافق جو آپ نے یونس نبی کا تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا پیش کیا تھا اپنا نجات پانا ایک نمونہ ٹھہرایا تھا۔ آپکو خدا تعالیٰ نے صلیب اور اس کے پھل سے جو لعنت ہے نجات بخشی۔ اور آپ کی یہ دردناک آواز کہ ایلی ایلی لما سبقتانی ** جناب الٰہی میں سُنی گئی۔ یہ وہ کُھلا کُھلا ثبوت ہے جس سے ہر ایک حق کے طالب کا دل بے اختیار خوشی کے ساتھ اچھل پڑے گا۔ سو بلاشبہ یہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی برکات کا ایک پھل ہے جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن کو تخمیناً انیس سو[19] برس کی بیجا تہمت سے پاک کیا۔

اب مَیں مناسب نہیں دیکھتا کہ اس عریضہ نیاز کو طول دوں۔ گو مَیں جانتا ہوں کہ جس قدر میرے دل میں یہ جوش تھا کہ مَیں اپنے اخلاص اور اطاعت اور شکر گذاری کو حضور قیصرہ ہند دام ملکہا میں عرض کروں۔ پورے طور پر مَیں اس جوش کو ادا نہیں کر سکا۔ ناچار دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک اور نیک کاموں کی نیک جزا دیتا ہے۔ وہ آسمان پر سے اس محسنہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو ہماری طرف سے نیک جزا دے۔ اور وہ فضل اُس کے شامل حال کرے جو نہ صرف دُنیا تک محدود ہو۔ بلکہ سچی اور دائمی خوشحالی جو

* یہ بات کسی طرح قبول کے لائق نہیں اور اس امر کو کسی دانشمند کا کانشنس قبول نہیں کریگا کہ خدا تعالیٰ کا تو یہ ارادہ مصمم ہو کہ مسیح کو پھانسی دے مگر اس کا فرشتہ خواہ مخواہ مسیح کے چھڑانے کے لئے تڑپتا پھرے۔ کبھی پلاطوس کے دل میں مسیح کی محبت ڈالے اور اُسکے مُنہ سے یہ کہلاوے کہ مَیں یسوع کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا اور کبھی پلاطوس کی بیوی کے پاس خواب میں جاوے اور اُسکو کہے کہ اگر یسوع مسیح پھانسی مل گیا تو پھر اس میں تمہاری خیر نہیں ہے یہ کیسی عجیب بات ہے کہ فرشتہ کا خدا سے اختلاف رائے۔ منہ

** ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ منہ

آخرت کو ہوگی وہ بھی عطا فرما دے اور اس کو خوش رکھے۔ اور ابدی خوشی پانے کے اس کے لئے سامان مہیا کرے۔ اور اپنے فرشتوں کو حکم کرے کہ تا اس ارک قدم ملکہ معظمہ کو کہ اس قدر مخلوقات پر نظر رحم رکھنے والی ہے اپنے اس الہام سے منوّر کریں جو بجلی کی چمک کی طرح ایک دم میں نازل ہوتا اور تمام صحن سینہ کو روشن کرتا اور فوق الخیال تبدیلی کر دیتا ہے۔ یا الٰہی ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو ہمیشہ ہر ایک پہلو سے خوش رکھ۔ اور ایسا کر کہ تیری طرف سے ایک بالائی طاقت اسکو تیرے ہمیشہ کے نوروں کی طرف کھینچ کر لے جائے اور دائمی اور ابدی سرور میں داخل کرے کہ تیرے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں۔ آمین۔ اور سب کہیں کہ آمین۔

۲۰ر اگست ۱۸۹۹ء

المُلتمِس

خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان

ضلع گورداسپورہ پنجاب

مرزا بشیر الدین محمود کی انگریز نوازی

مرزا بشیر الدین محمود کی زبانی بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ

۱۔ (مرزا قادیانی نے) لکھا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا پس حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کا اس طرف توجہ دلانا اور اس زور کے ساتھ توجہ دلانا اس آیت کے ماتحت ہونے کی وجہ سے گویا اللہ اور اس کے رسول کا ہی توجہ دلانا ہے اس سے سمجھ لو کہ اس طرف توجہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ ش ۱۳، مؤرخہ ۱۴ اگست ۱۹۱۷ء صفحہ ۴، انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۷۔۶)

۲۔ اس عام اصلاح کے علاوہ ایک خاص امر کو اس جگہ ضرور بیان کر دینا چاہتا ہوں اور وہ حضرت مسیح موعود کا اپنی بیعت کی شرائط میں وفاداری حکومت (انگریزی) کا شامل کرنا ہے، آپ نے تقریباً اپنی کل کتب میں اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ جس گورنمنٹ کے ماتحت رہیں اس کی پوری طور پر فرمانبرداری کریں اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری نہیں کرتا اور کسی طرح بھی اپنے حکام کے خلاف شورش کرتا اور ان کے احکام کے نفاذ میں روڑے اٹکاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ۔۔۔ یہ سبق آپ نے جماعت کو ایسا پڑھایا کہ ہر موقع پر جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ ہند (انگریزی) کی فرمانبرداری کا اظہار کیا اور کبھی خفیف سے خفیف شورش میں بھی حصہ نہیں لیا۔

(تحفۃ الملوک صفحہ ۵۔۱۲۴، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۔۱۴۲)

۳۔ ایک دفعہ صوبہ کے بڑے افسر سے حضرت (مرزا قادیانی) صاحب ملنے کے لیے تشریف لے گئے، یوں تو آپ کسی کے پاس نہ جایا کرتے تھے۔ لیکن انہیں اپنا مہمان سمجھ کر چلے گئے۔ ان دنوں گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ مسلم لیگ سے گورنمنٹ کو فائدہ پہنچے گا ان افسر صاحب نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ آپ کا مسلم لیگ کے متعلق کیا خیال ہے آپ نے فرمایا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ خواجہ (کمال الدین) صاحب چونکہ اس کے ممبر تھے۔ انہوں نے اس کے حالات عجیب پیرائے میں آپ کو بتائے، فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ سیاست میں دخل دیں صاحب بہادر نے کہا کہ مرزا صاحب مسلم لیگ کوئی بری چیز نہیں ہے بلکہ بہت مفید ہے آپ نے فرمایا بُری کیوں نہیں ایک دن یہ بھی بڑھتے بڑھتے بڑھ جائے گی۔ صاحب بہادر نے کہا مرزا صاحب شاید آپ نے کانگرس کا خیال کیا ہوگا۔ مسلم لیگ کا حال کانگرس کی طرح کا نہیں کیوں کہ کسی کام کی جیسی بنیاد رکھی جاتی ہے، ویسا ہی اس کا نتیجہ نکلتا ہے۔ کانگرس کی بنیاد چونکہ خراب رکھی گئی تھی۔ اس لیے وہ مضر ثابت ہوئی، لیکن مسلم لیگ کے تو ایسے قواعد بنائے گئے ہیں کہ اس میں باغیانہ عنصر پیدا ہی نہیں ہوسکتا حضرت صاحب نے فرمایا آج آپ کا یہ خیال ہے، تھوڑے دنوں کے بعد مسلم لیگ بھی وہی کام کرے گی جو آج کانگرس کر رہی ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جنوری ۱۹۲۰ء، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

۴۔ حضرت مسیح موعود نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سُنا ہے۔ میں انہیں احمدی ہی کہوں گا۔ کیوں کہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ انہیں شرم کیوں نہیں آتی ہے اس لیے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ش ۳، مؤرخہ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء، خطبات محمود جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۰)

۵۔ جو شخص کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ تحریر پڑھتا ہے کہ ہر ایک سعادت مند مسلمان کو یہ دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیوں کہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں اس سے زیادہ بے ایمان اور کون شخص ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا مسیح تو کہتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو انگریزوں کی کامیابی کے لیے دعا کرنی چاہیے اور یہ کہتا ہے کہ دعا کی کیا ضرورت ہے۔ انگریزوں کو شکست ہو تو زیادہ بہتر ہے میں تو ایسے احمدی کو لعنتی انسان سمجھتا ہوں اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی دعا بہر حال قبول ہو گئی اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء کسی اور بڑی حکمت کے تحت اس دعا کو قبول کرنے کا نہ بھی ہو تو ابھی اس شخص پر لعنت پڑ جائے گی۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو اس صف میں کھڑا کیا جو خدا تعالیٰ کے مسیح کے دشمنوں کی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ ش ۱۲۸، مؤرخہ ۵ جون ۱۹۴۰ء، خطبات محمود جلد ۲۱ صفحہ ۱۶۷)

۶۔ ایک اور خاص بات ہے جس کا بیان کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کیوں کہ اس کے متعلق بھی حضرت (مرزا) صاحب نے بار بار تاکید فرمائی ہے، میں نے پچھلے جلسہ پر اس کے متعلق بیان کیا تھا۔ اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری ہے، اس گورنمنٹ کے ہم پر بڑے بڑے احسان ہیں میں نے حضرت مسیح موعود کے منہ سے بار ہا سنا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اتنے احسان ہیں کہ اگر ہم اس کی وفاداری نہ کریں اور اسے مدد نہ دیں تو ہم بڑے ہی بے وفا ہوں گے۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ گورنمنٹ (انگریزی) کی وفاداری ہمیں دل و جان سے کرنی چاہیے میں اگر کسی سے کوئی ایسی بات سنتا ہوں جو گورنمنٹ کے خلاف ہوتی ہے، تو کانپ جاتا ہوں کیوں کہ اس قسم کی کوئی بات کرنا بہت ہی نمک حرامی ہے، یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا

چاہیے کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہوتی۔ تو نہ معلوم ہمارے لیے کیا کیا مشکلات ہوتیں ابھی چند دنوں کا ہی ذکر ہے کہ ہمارے مالا بار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ ان کے لڑکوں کو سکول میں آنے سے بند کر دیا گیا ان کے مردے دفن کرنے سے روک دیئے گئے۔ چنانچہ ایک مردہ کئی دن تک پڑا رہا، مسجدوں سے روک دیا گیا تجارت کو بند کر دیا لیکن اس گورنمنٹ نے ایسی مدد کی ہے کہ اگر ہماری اپنی سلطنت بھی ہوتی تو بھی ہم اس سے زیادہ نہ کر سکتے اور وہ یہ کہ گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنالو۔ لیکن وہاں کا راجہ اس پر بھی باز نہیں آیا اور اس نے یہ سوال اُٹھایا کہ یہ زمین تو میری ہے میں نہیں دیتا اور یہ بھی لکھا کہ خبردار اگر تم نے اس پر کوئی عمارت بنائی تو سزا پاؤ گے اور یہ بھی کہا کہ تم لوگ حاضر ہو کر بتاؤ کہ کیوں تمہیں بائیکاٹ نہ کر دیا جائے کیوں کہ علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اس پر احمدیوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست دی تو۔۔۔ ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم دیا کہ اگر اب احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کر دیا جائے گا۔ اس طرح کا حکم کسی کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔ مگر اس کے منہ سے جس کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو تو یہ تازہ سلوک اس گورنمنٹ نے تمہارے مالا باری بھائیوں کے ساتھ کیا ہے اور جو کسی کے بھائی پر احسان کرتا ہے وہ اس پر کرتا ہے۔ پس جب مالا باری احمدی ہمارے بھائی ہیں تو ہمیں گورنمنٹ کا کس قدر احسان مند ہونا چاہیے پھر ماریشش ہمارے ایک مبلغ گئے۔ جو جہاں لیکچر دینا چاہتے غیر احمدی بند کروا دیتے۔ آخر انہوں نے گورنمنٹ سے سرکاری ہال کے لیے درخواست کی تو وہاں کے گورنر نے حکم دیا کہ آپ ہفتہ میں تین دن اس ہال میں لیکچر دے سکتے ہیں گویا گورنمنٹ نے ہفتہ کے نصف دن ہمارے مبلغ کو دیئے اور نصف اپنے لیے رکھے۔ پس جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے۔ تھوڑی ہے۔

(انوار خلافت صفحہ ۶۴ ـ ۶۵، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۲)

۷۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو کیوں خوشی نہ ہو عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار (انگریزی گورنمنٹ) کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ ش ۴۲، مؤرخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۹)

۸۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کیوں دعائیں کیں۔ حضور (مرزا بشیر الدین محمود) بھی ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لیے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ انگریز مسلمان نہیں ہیں اس کے جواب میں حضور (مرزا محمود) نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ فرمایا اس سوال کا جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے، ان میں ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنادی گئی۔ جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا جس کے مالک چھوٹے بچے تھے دیوار اس لیے بنادی گئی کہ ان لڑکوں کے بڑے ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لیے محفوظ رہے دراصل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جماعت کے متعلق پیش گوئی ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (گورنمنٹ انگریزی) کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت کے قبضہ میں نہ چلا جائے، جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لیے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔ (اخبار الفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

۹۔ دُنیا ہمیں انگریز کا ایجنٹ سمجھتی ہے۔ چنانچہ جب جرمنی میں احمدیہ عمارت کے افتتاح کی تقریب میں ایک جرمنی وزیر نے شمولیت کی تو حکومت نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے، جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۵۴، مؤرخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۱۔۳۱۰)

۱۰۔ ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آئے کہ یہ خوشامدی جماعت گورنمنٹ کی پٹھو ہے، بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں جھولی چک اور نئے زمینداری محاورہ کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۵۸، مؤرخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۵۔۳۱۴)

۱۱۔ ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگرس کے سیکرٹری ہیں ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں ان میں ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے، جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ش ۳۶، مؤرخہ ۶، اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۸۔۷، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۰)

۱۲۔ مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۹۳۲ء کو شہزادہ پرنس آف ویلز کی خدمت میں تحفہ شہزادہ ویلز کے نام سے ایک تعریفی خط پیش کیا جس میں لکھا کہ

اے مکرم شہزادہ۔۔۔ یہ تحفہ اس جماعت کی طرف سے پیش ہوا ہے جو اپنے طریق عمل سے اس امر کو ثابت کر چکی ہے کہ وہ اس وقت تمام حکومت برطانیہ میں سب سے زیادہ وفادار ہے۔۔۔ یہ تحفہ اس جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ جس نے تمیں

سال سے زیادہ عرصہ تک آپ کی دادی آنجہانی علیہا حضرت ملکہ وکٹوریہ اوران کے بعد آپ کے دادا آنجہانی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اور پھر آپ کے مکرم و معظم والد اپنے موجودہ بادشاہ کی وفاداری او راطاعت میں اپنوں اور بیگانوں سے گوناں گوں تکالیف اُٹھائی ہیں۔۔۔۔ اس جماعت کا شروع سے یہ دستورالعمل رہا ہے کہ حکومت وقت کی فرمانبرداری کرے۔۔۔۔آج سے کچھ سال پہلے مسلمانوں میں سے وہ طبقہ جو علماء کے قبضہ میں تھا گو وہ عملاً امن پسند تھا اور گورنمنٹ کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹیں نہ ڈالتا تھا مگر علماء کی تعلیم کے ماتحت وہ اس امر کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا کہ کوئی شخص عقیدۃً اس امر کو تسلیم کرے کہ کسی غیر مذہب کی حکومت کے نیچے مسلمان اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور چونکہ یہ جماعت (قادیانیہ) نہ صرف عملاً ہر قسم کے فساد کے طریقوں سے دور رہتی تھی بلکہ عقیدۃً بھی حکومت وقت کی فرمانبرداری کو ضروری جانتی تھی اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتی تھی۔ (تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۵۔۴، انوارالعلوم جلد ۶، صفحہ ۴۶۲۔۴۶۱)

اس میں مرزا بشیرالدین محمود نے اپنی خاندانی وفاداری دادا سے مرزا قادیانی تک بھی بتلائی حکومت برطانیہ سے۔ (تحفہ شہزاد، ویلز صفحہ ۲۷، انوارالعلوم جلد ۶ صفحہ ۴۸۳)

۱۳۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے اطمینان سے زندگی بسر کرتے اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔۔۔اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لیے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔ (برکات خلافت صفحہ ۶۵، انوارالعلوم جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

۱۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ایک جنگ ہوئی تھی اور اب بھی ایک جنگ شروع ہے۔ مگر وہ جنگ اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ اس وقت کی حضرت مسیح موعود کی تحریریں موجود ہیں اس وقت گورنمنٹ (انگریزی) کے لیے چندے کے لئے مدد دینے کی تحریکیں کی گئیں دعائیں کرائی گئیں آج بھی ہمارا فرض ہے کہ ایسا ہی کریں۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۵، ش ۱۳، مؤرخہ ۱۴، اگست ۱۹۱۷ صفحہ ۷)

۱۵۔ جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے، ایک دفعہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا اس طرح میں کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والینٹر جنگ (یورپ) میں چلا جاتا۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۶، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۲)

۱۶۔ لارڈ چیمفورڈ نے میرے نام چھٹی میں اس کا ذکر کیا کہ حکومت نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ آپ کی جماعت نے بہت مدد دی ہے، پھر کابل کی لڑائی ہوئی اور اس موقع پر بھی میں نے فوراً حکومت کی مدد کی اپنے چھوٹے بھائی کو فوج میں بھیجا جہاں انہوں نے بغیر تنخواہ کے چھ ماہ کام کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۹۱، مؤرخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۵۴)

۱۷۔ ہم نے ابتدائے سلسلہ سے گورنمنٹ کی وفاداری کی ہم ہمیشہ یہ فخر کرتے رہے کہ ہم ملک معظم کی وفادار رعایا ہیں کئی ٹوکرے خطوط کے ہمارے پاس ایسے ہیں جو میرے نام یا میری جماعت کے سیکرٹریوں یا افراد جماعت کے نام ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہماری جماعت کی وفاداری کی تعریف کی اسی طرح ہماری جماعت کے پاس کئی ٹوکرے تمغوں کے ہوں گے، ان لوگوں کے تمغوں کے جنہوں نے اپنی جانیں گورنمنٹ کے لیے فدا کیں یہ اتنے ٹوکرے ہیں کہ ایک افسر کے وزن سے بھی ان کا وزن زیادہ ہے، مگر ان تمام خدمات کے بعد اس تمام ادعائے وفاداری کے بعد اور اس تمام ثبوت وفاداری کے بعد گورنمنٹ نے بلا وجہ۔۔۔ اپنا قلم اُٹھایا۔۔۔ ہمیں شکوہ ہے کہ وہ حکومت جو آج سے تین ماہ پہلے یہ کہا کرتی تھی کہ ہم (قادیانی) ہندوستان کی بہترین وفادار جماعتوں میں سے ایک جماعت ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۵۸، مؤرخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۵)

۱۸۔ اس کے بعد ہر موقع پر جب کانگرس نے شورش کی ہم نے حکومت کی مدد کی، گزشتہ گاندھی موومنٹ کے موقع پر ہم نے پچاس ہزار روپیہ خرچ کر کے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کیے اور ہم ریکارڈ سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں سینکڑوں تقریریں اس تحریک کے خلاف ہمارے آدمیوں نے کیں اعلیٰ مشورے ہم نے دیئے جنہیں اعلیٰ حکام نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۹۱، مؤرخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۵۷)

۱۹۔ مرزا بشیر الدین محمود کے بقول کہ ہم نے مختلف مواقع پر گورنمنٹ انگریزی کی بھلائی کے لیے مشورے دیئے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۹۱، مؤرخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۳، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۵۷)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۹۴، مؤرخہ ۳ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۵۰)

۲۰۔ جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیم یہ ہے کہ حکومت کی فرمانبرداری کی جائے تو پھر جماعت احمدیہ گورنمنٹ (انگریزی) کی مخالفت کس طرح کر سکتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ ش ۱۱۰، مؤرخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء صفحہ ۳، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۶۹)

۲۱۔ بحیثیت قوم ہم نے جو خدمت حکومت کی کی، اس کے بدلہ میں بحیثیت قوم ہم نے کبھی اس سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے خاندان کے متعلق تو اس شرط کو بھی میں اُڑا دیتا ہوں گورنمنٹ بتائے کہ ہم نے کبھی ذاتی طور پر اس سے کوئی فائدہ اُٹھایا ہے، لوگ ہمیں کہتے رہے کہ یہ گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں لوگ ہمیں کہتے رہے کہ یہ گورنمنٹ سے نفعوں کی اُمید رکھتے ہیں لوگ ہمیں کہتے رہے کہ گورنمنٹ ان کے خزانے آپ بھرتی ہے مگر گورنمنٹ تو جانتی ہے کہ ہم نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا اور اگر اُٹھایا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پیش کرے، ساری عمر میں صرف ایک کام حکومت نے ایسا ہمارے بعض آدمیوں کے سپرد کیا تھا جس کے متعلق اس نے کہا تھا کہ ہم اس میں دو ہزار روپیہ تک خرچ کر سکتے ہیں لیکن جب وہ معاملہ میرے پاس آیا تو میں نے روپیہ کے معاملہ کو نظر انداز کر دیا میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر یہ دو ہزار

روپیہ لے لیا گیا تو گویا گورنمنٹ ہی کا کام ہے، مگر بعد میں جب کوئی ذکر ہوا یہ دو ہزار روپیہ تمہارے منہ پر مارا جائے گا اور کہا جائے گا کہ انہوں نے حکومت سے اتنا روپیہ لے کر فلاں کام کیا چنانچہ جو کام کرنے والے تھے۔ انہیں میں نے حکومت سے کسی قسم کی مالی امداد لینے سے روک دیا اس کے سوا کبھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی چیز پیش کرنے کی خواہش بھی نہیں کی گئی، صرف یہ ایک واقعہ ہے، جو پنجاب گورنمنٹ کا بھی نہیں بلکہ حکومت ہند کا ہے، اس ایک معاملہ میں بھی ہم نے روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ش ۳۱، مؤرخہ ۶، اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۲، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۹)

۴۲۔ ہم نے پچاس سال سے دُنیا میں امن قائم کر رکھا ہے ہم نے لاکھوں روپیہ گورنمنٹ (انگریزی) کی بہبودی کے لیے قربان کیا ہے۔۔۔ ہمارے پاس وہ کاغذات موجود ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہمارے خاندان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ اس خاندان کو وہی اعزاز دیا جائے گا۔ جو اسے پہلے حاصل تھا۔ ہمارے پردادا کو ہفت ہزاری کا درجہ ملا ہوا تھا جو مغلیہ سلطنت میں صرف شہزادوں کو ملا کرتا تھا۔ پھر عضد الدولہ کا خطاب بھی حاصل تھا یعنی حکومت مغلیہ کا بازو، مگر ہم نے کبھی گورنمنٹ کے سامنے ان کاغذات کو پیش نہیں کیا اور نہ اپنی وفادارانہ خدمات میں کمی کی بلکہ ہر روز زیادتی کرتے چلے گئے۔ ہم نے کانگرس کا مقابلہ کیا ہم نے احرار موومنٹ کا مقابلہ کیا اور اس مقابلہ میں لاکھوں روپیہ صرف کیا جانیں قربان کیں جنگ کے موقع پر اپنی جماعت کے بہترین آدمی پیش کیے، سر روڈوائر، لارڈ چیمفورڈ اور لارڈ اردن سر میلکم ہیلی، سر جعفرے، دی مانٹ مورنس اور دوسرے اعلیٰ حکام کی تحریریں جن میں سے بعض ان کی دستخطی ہیں اور بعض ان کے نائبین کی ہیں میرے پاس موجود ہیں جن میں وہ ہماری (قادیان) جماعت کی وفاداری (حکومت برطانیہ) اور انتہا کی قربانی کا اعتراف کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۵۰، مؤرخہ ۲۳، اکتوبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۰)

۲۳۔ تمہاری (قادیانیوں کی) پچاس سالہ خدمات کا حکومت پر ایک بوجھ تھا کہ تم نے جنگ یورپ میں آدمیوں اور روپیوں سے مدد کی اس پر بوجھ تھا کہ تم نے رولٹ ایکٹ کی شورش کا مقابلہ کیا اس پر بوجھ تھا کہ تم نے ہجرت کی تحریک کا مقابلہ کیا اور اس نے تم کو کوئی بدلہ نہیں دیا اس پر بوجھ تھا کہ تم نے نان کوآریشن کا مقابلہ مفت لٹریچر تقسیم کر کے اور جلسوں اور لیکچروں کے ذریعہ کیا اور حکومت اس کا بدلہ دینے سے عاجز رہی اس پر بوجھ تھا کہ تم نے سول ڈس اوبنڈینس کا مقابلہ کیا ایڈ شرٹ کا مقابلہ کیا بنگال میں ٹیررازم کا مقابلہ کیا اور اس نے کوئی قدردانی نہ کی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۵۴، مؤرخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۲، خطبات محمود جلد ۱۵، صفحہ ۳۰۹)

۲۴۔ میں نے اور میری جماعت نے لاکھوں روپیہ اپنے پاس سے خرچ کر کے بدامنی پیدا کرنے والی تحریکات کا مقابلہ کیا۔۔۔ جنہوں نے ملک معظم کی حکومت کو قائم کرنے کے لیے ملک کو اپنا دشمن بنالیا ہے، احرار کی تقریریں پڑھو۔ ان کو زیادہ غصہ اس بات پر ہے کہ ہم حکومت (انگریزی) کے جھولی چک ہیں وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم اس وجہ سے ان کے مخالف ہیں۔۔۔ کیا عجیب بات ہے کہ جب حکومت پر مصیبت آئے، تو ہم سے استمداد کرتی ہے اس کی مصیبت کے وقت ہمارے لیکچرار جاتے اور مخالف تحریکوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔۔۔ ابھی مئی کا واقعہ ہے کہ وائسرائے ہند کی طرف میں نے ایک خط لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے ایڈریس کے جواب میں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اس سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید حکومت کا خیال ہے کہ ہم بعض مواقع پر اس سے تعاون نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا ہے کہ ہزایکسی لینسی کو یہ خیال ہرگز نہیں بلکہ حضور وائسرائے اس کے برعکس ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ قانون کی پابند اور وفادار جماعتوں میں سے ایک جماعت سمجھتے چلے آتے ہیں۔۔۔ ہم باوجود اس کے کہ اس نے ہماری عزت کا پاس نہیں کیا تیار نہیں ہیں وگرنہ غالب کی طرح ہم بھی کہہ سکتے تھے کہ بے وفا تو بے وفا ہی سہی مگر نہیں ہمارے مذہب نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ حکومت کے وفادار رہیں اس لیے وہ اگر

ہمیں قید کر دے پھانسی دے دے تب بھی ہم وفاداری رہیں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۵۴، مؤرخہ یکم نومبر ۱۹۳۴، صفحہ ۱۔۱۰، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۵ تا صفحہ ۳۰۷)

۲۵۔ ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم بھی کیا کریں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ ش ۷۶، مؤرخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء، خطبات محمود جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۱)

۲۶۔ بہت سے افسر ایسے گزرے ہیں جو فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے حسن سلوک سے پچاس ہزار یا لاکھ بلکہ کئی لاکھ کی ایک ایسی جماعت (قادیانی) ہندوستان میں چھوڑی ہے جو اپنی جانیں قربان کر کے بھی برطانیہ سے تعاون کرے گی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ش ۲۶، مؤرخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۳۵)

۲۷۔ اسی پنجاب میں سر ریڈوائر جیسا آدمی بھی گزرا ہے ان کے زمانہ میں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر نے میرے ساتھ سخت لہجہ میں گفتگو کی اور سر موصوف کو اس کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے اسے پہلے بدل دیا اور پھر اس کا تنزل کر دیا اور آخر اسے ریٹائر ہو کر واپس جانا پڑا۔۔۔ پھر اس صوبہ میں سر جیفری ڈی مونٹ مورنس جیسے انسان بھی گزرے ہیں آج بھی یہ لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں سر تھامسن چیف کمشنر دہلی کے متعلق مجھے یاد نہیں کہ ہم نے انہیں کوئی پیغام بھیجا ہو اور انہوں نے فوراً خندہ پیشانی سے ہمارا کام نہ کر دیا ہو حالانکہ بعض اوقات ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ پھر اسی ضلع میں منصف افسر رہے ہیں مباہلہ والوں کی شورش کے ایام میں بھی انگریز ڈپٹی کمشنر تھے جو اچھی طرح انصاف کرتے رہے، ان سے پہلے یہاں ایک ڈپٹی کمشنر مسٹر واٹسن گزرے ہیں میں جب انگلستان گیا تو وہ لندن میں مجھ سے ملنے آئے، حالانکہ وہ کہیں باہر رہتے تھے پھر یہاں مسٹر اوگلوی رہے ہیں ان سے بھی جن لوگوں کو واسطہ پڑا ہے وہ

جانتے ہیں کہ وہ نہایت منصف اور دلیر آدمی تھے۔۔۔۔ مباہلہ والوں کی شورش کے ایام میں یہاں پہلے مسٹر لین رابرٹ تھے پھر مسٹر مارسڈن اور پھر مسٹر جنکو ڈپٹی کمشنر رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ اس زمانہ میں ملک میں بہت فسادات ہو رہے تھے۔ انہوں نے انصاف کو قائم رکھا، میں سر باول کا نام پہلے لے چکا ہوں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ وہ اول درجہ کے نیک اور شریف افسر تھے۔ میرے ساتھ ان کو جیسی عقیدت تھی وہ اس سے ظاہر ہے کہ میرے ایک عزیز کے خلاف ان کے انگریز افسر نے بالا افسروں کے پاس شکایت کی مجھے پہلے تو علم نہ ہوا، مگر جب علم ہوا تو میں نے سر باول کو کہلا بھیجا کہ درست واقعات یوں ہیں انہوں نے کہا کہ میرا تعلق تو نہیں لیکن میں کوشش کروں گا اس کے متعلق انہوں نے اس صیغہ کے افسر کو جو چٹھی لکھی اس کی ایک نقل مجھے بھی مل گئی، انہوں نے اس میں لکھا کہ گو شکایت کرنے والا انگریز ہے۔ مگر مجھے جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے ان کے سیکرٹری نے بتایا ہے کہ واقعات یوں ہیں اور ان کی بابت ضرور تحقیق کریں صرف رپورٹ پر انحصار نہ کریں ابھی دو صاحب ان سے ملے تھے اور انہیں موجودہ حالات سنائے تھے انہوں نے سن کر کہا آپ کی جماعت تو مذہبی جماعت ہے آپ خوب جانتے ہیں کہ اس حکومت کے اوپر ایک اور حکومت ہے، اس لیے جو افسر ناانصافی کر رہے ہیں وہ سزا سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی وجہ سے آپ ہماری دوستی کو نہیں توڑیں گے۔ ۔۔۔۔ پس آپ اس معاملہ کی بذات خود تحقیق کریں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۳۶، مؤرخہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۹، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۲-۴۵۳)

۲۸۔ جماعت احمدیہ۔۔۔۔اس امر کا خیال رکھتی تھی کہ حکومت برطانیہ پر کوئی حرف نہ آئے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۳۶، مؤرخہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۳۵)

ان الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کی وفاداری کے بدلے اسے عہدے نہیں

دے سکتے۔ یہ ایسی غلطی ہے، جو کئی انگریزوں کو لگی ہوئی ہے وہ ایسے وقت جب کہ انہیں کسی وفادار جماعت کی ضرورت ہو جماعت احمدیہ کو مدد کے لیے بلاتے ہیں مگر جب عہدے دینے کا سوال ہو تو کانگریسیوں کو دے دیتے ہیں مگر اس کا خمیازہ بھی گورنمنٹ بھگت رہی ہے اور اب حالت یہ ہے کہ حکومت کے اپنے راز بھی محفوظ نہیں۔۔۔ایک دفعہ گورنمنٹ کے ایک سیکرٹری شملہ میں چاہ پر میرے پاس آئے، میں نے انہیں کہا کہ آپ کی ہر ایک بات کانگرس کے پاس پہنچتی رہتی ہے آپ کو بھی کوئی ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ ان کی باتیں آپ کو پہنچتی رہیں۔۔۔یہ حالت اس لیے ہوتی ہے کہ گورنمنٹ خیال نہیں رکھتی کہ وفادار جماعتوں کو اعلیٰ عہدوں پر پہنچائے۔۔۔تو اس کے راز مخفی رہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۱۲، مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۳، صفحہ ۵۔۴، خطبات محمود جلد ۱۵، صفحہ ۳۔۲۸۰)

۲۹۔ اس دوران میں مجھے ایک خط ملا۔۔۔ممکن ہے کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ بھی ہماری جماعت میں ہوں۔۔۔جس خط کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ ہم دیر سے محسوس کر رہے ہیں کہ انگریز لوگ بغیر شورش اور فساد کے کوئی بات نہیں مانا کرتے اور یہ کہ اس دوست کے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ہم گورنمنٹ کے متعلق اس وفاداری کی تعلیم پر جو ہمارے سلسلہ میں موجود ہے۔ دوبارہ غور کریں اور سوچیں کہ کیا اسکی تشریح حد سے بڑھی ہوئی تو نہیں اور کیا وفاداری کا جو مفہوم ہم سمجھتے چلے آئے ہیں وہ خوشامد اور نکما پن تو نہیں ۔۔۔مگر میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت کی وفاداری کی ہمارے سلسلہ کی طرف سے جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ ایسے وثوق اور یقین کے ماتحت کی گئی ہے کہ میں آج بھی اسے ویسا ہی صحیح اور درست سمجھتا ہوں جس طرح آج سے پہلے درست سمجھا کرتا تھا۔۔۔اس میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ اس دوست نے اپنے خط میں ۔۔۔لکھتے ہیں اب ہماری جماعت کی وفاداری کے کوئی معنی ہی نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم لاکھوں روپیہ حکومت یہودی کے لیے خرچ کریں اور

اپنی سینکڑوں قیمتی جانوں کو خطرات میں ڈالیں اور حکومت کی وفاداری ان معنوں میں کرتے چلے جائیں کہ نازک اور مشکل مواقع پر اس کی حمایت کریں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۶۳، مؤرخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳۔۲، خطبات محمود ۸۔۲۷۵ جلد ۱۵)

گورنمنٹ بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ ہم بزدل نہیں ہیں اسے خوب معلوم ہے کہ کس طرح ہمارے آدمیوں نے کابل میں جانیں دیں کیا ان واقعات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم موت سے ڈرتے ہیں ایک یورپین کی کتاب میں لکھا ہے۔ جو اس زمانہ میں وہاں اٹلی کا ایک انجینئر تھا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو صرف اس لیے سنگسار کیا گیا تھا کہ وہ جہاد کے مخالف ہیں اور اس طرح گویا انگریزی حکومت کو طاقت پہنچاتے ہیں پس جس قوم کے افراد انگریزوں کے لیے جانیں دے سکتے ہیں کیا وہ دین کی خاطر نہیں دے سکتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۱۷، مؤرخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۷، خطبات محمود جلد ۱۶، صفحہ ۴۱۱۔۴)

۳۰۔ ہم نے حکومت کی خاطر اس قدر تکالیف اٹھائیں مگر اس سے کیا لیا۔۔۔ ہمیں تو نہ ملک کی خدمت سے کچھ ملا اور نہ حکومت کی خدمت سے سوائے اس کے کہ گالیاں کھائیں ماریں کھائیں ہمارے آدمی کابل میں مارے گئے۔ محض اس لیے کہ وہ جہاد کرنے کے مخالف تھے اٹلی کے ایک انجینئر نے جو حکومت افغانستان کا ملازم تھا۔ صاف لکھا ہے کہ امیر حبیب اللہ خان نے صاحبزادہ سید عبداللطیف کو اس لیے مروا دیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دے کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرتا ہے۔ پس ہم نے اپنی جانیں اس لیے قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۵۴، مؤرخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۲، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۰)

۳۱۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہمارے وعظوں لیکچروں کتابوں اخباروں اور رسالوں میں چونکہ بار بار یہ ذکر آتا ہے کہ انگریز عادل و منصف ہیں اور وہ اپنی رعایا کے تمام فرقوں سے حسن

سلوک کرتے اور امن وامان قائم رکھتے ہیں اس لیے غیر مما لک کے احمدی بھی ہمارے لٹریچر سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ گو ہم انگریزوں کے ماتحت نہیں لیکن چونکہ ہمارا مرکز ان کی تعریف کرتا ہے۔اس لیے وہ بُرے نہیں بلکہ منصف مزاج حکمران ہیں اس ذریعہ سے ہزاروں آدمی امریکہ میں ہزاروں آدمی ڈچ انڈیز میں اور ہزاروں آدمی باقی غیر مما لک میں ایسے تھے جو گو اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار تھے۔مگر انگریزوں کے متعلق بھی کلمہ خیر کہا کرتے تھے امریکہ جسے کسی وقت جرمنی ایجنٹوں نے انگریزی گورنمنٹ کے خلاف کرنے کے لیے اپنی تمام کوششیں صرف کردی تھیں۔وہاں احمدی ہی تھے جو اپنی جماعت کا لٹریچر پڑھنے سے جس میں انگریزوں کی تعریف ہوتی آپ ہی آپ ان خیالات کا ازالہ کرتے تھے اسی طرح ڈچ انڈیز جاپان کے قرب کی وجہ سے جسے اس وقت ایشیائی آزادی کا خیال گدگدا رہا تھا اور اس میں صرف برطانوی حکومت کو وہ حائل سمجھتا تھا۔وہاں بھی انگریزوں کے خلاف جب اس قسم کی کوئی بھی تحریک اُٹھتی ہے تو وہاں کے رہنے والے احمدی جہاں ڈچ حکومت کی وفاداری کی تعلیم دیتے وہاں کہتے کہ انگریزوں کو بھی بُرا نہ کہو وہ بھی نیک مزاج اور انصاف پسند ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ش ۳۱، مؤرخہ ۶، اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۵، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۴۶۳_۴۶۴)

۳۲۔ اس وقت جو کابل نے گورنمنٹ انگریزی سے نادانی سے جنگ شروع کردی ہے۔احمدیوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ (انگریزی) کی خدمت کریں کیوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہمارا فرض ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ ش ۹۰، مؤرخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۹ء صفحہ ۸_۷، خطبات محمود جلد ۶ صفحہ ۲۶۱)

۳۳۔ اگر کوئی قوم انگریزوں کے خلاف جنگ کرے گی تو اس جنگ کو ہم بغاوت قرار دیں گے۔(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ ش ۶۱، مؤرخہ یکم فروری ۱۹۲۹ء، خطبات محمود جلد ۱۲ صفحہ ۲۱)

۳۴۔ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہو گئے ہیں گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقع ہے۔۔۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ ،ش ۸، مؤرخہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۸ء)

۳۵۔ جب فنانشل کمشنر صاحب بہادر دورہ پر قادیان تشریف لائے تو آپ (مرزا قادیان) نے اس خبر کو سُن کر تمام جماعت کے ذی حیثیت آدمیوں کو خطوط لکھ کر قادیان بلوایا۔ ان کے قادیان آنے سے پہلے زمین مدرسہ میں ایک بڑا دروازہ لگوایا گیا تھا اور ان کے خیمہ تک ایک عارض سڑک بنا دی گئی تھی اور جس وقت ان کی آمد کی امید تھی تمام جماعت کو جس میں حضرت خلیفہ المسیح الاول (نورالدین بھیروی) اور مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے حکم دیا تھا کہ اس دروازے کے دونوں طرف دورویہ کھڑے رہیں پھر مجھے اپنا قائم مقام بنا کر آپ کے استقبال کے لیے آگے بھیجا اور خواجہ کمال الدین صاحب کو میرے ساتھ کیا تھا کہ جہاں آپ میں یہ بھی عرض کر دیں کہ میں سبب ضعف اور بڑھاپے کے آگے نہیں آسکتا اس لیے اپنے بڑے بیٹے کو آپ کے استقبال کے لیے بھیجتا ہوں۔۔۔ اور قادیان کے ایک میل کے فاصلہ پر جناب فنانشل کمشنر صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ پھر دوسرے دن خود حضرت مسیح موعود آپ سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔۔۔ پس آپ پہلے حضرت مسیح موعود پر اعتراض کریں کہ اظہار وفاداری تو ہم سب کا شعار ہے اور احمدی جماعت کی وفاداری (گورنمنٹ انگریزی) ایک مسلمہ امر ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ ،ش ۱۰۷، مؤرخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۴-۳)

محمد علی لاہوری قادیانی کی انگریز نوازی

قادیانی لاہوری گروپ کے بانی مولوی محمد علی قادیانی لاہوری نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ کا یہ اپنا فرض ہے کہ اس فرقہ احمدیہ کی نسبت اپنے تئیں تردد اور شک نہ رکھے اور ہر ایک حیلہ اور ایک تدبیر سے اس کے اندرونی حالات دریافت کرے، بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ باتیں محض گورنمنٹ کی خوشامد کے لیے ہیں مگر میں ان کو کس سے مشابہت دوں۔ وہ اس اندھے سے مشابہ ہیں جو سورج کی گرمی محسوس کرتا ہے اور ہزار شہادتیں سنتا ہے اور پھر سورج کے وجود سے انکار کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس حالت میں ہمارے امام (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو ۲۲ برس ہیں اسی تعلیم میں گزرا ہے کہ جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے، یہاں تک کہ بہت سی عربی کتابیں بھی مضمون ممانعت جہاد لکھ کر ان کو بلاد اسلام عرب شام کابل وغیرہ میں تقسیم کیا ہے جن سے گورنمنٹ بے خبر نہیں ہے، تو کیا گمان ہو سکتا ہے کہ اتنا لمبا حصہ زندگی کا جس نے پیرانہ سالی تک پہنچا دیا وہ نفاق میں بسر کیا ہے۔۔۔ ہاں آپ نے ہمارے لیے یہ دروازہ کھول دیا ہے کہ ہم سچائی کو دلائل کے ساتھ پیش کریں اور گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت کو غنیمت سمجھیں کیوں کہ کوئی دوسری اسلامی سلطنت اپنے مخالفانہ جوشوں کی وجہ سے کبھی ہماری برداشت نہیں کرے گی۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان فروری ۱۹۰۲ء جلد ۱، ش ۲، صفحہ ۴۰)

قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے محقق مرتضےٰ خان حسن نے لکھا ہے کہ

حضرت مرزا صاحب نے جو خوبی بلحاظ نظام حکومت انگریزوں میں دیکھی اس کی قدر کی اور اسکو سراہا اور مسلمانوں کو اس حکومت کی اطاعت کی تلقین کی۔۔۔ یہ تو قرآن مجید کی اتباع

ہے۔۔۔اگر حضرت مرزا صاحب نے انگریزوں کی تعریف کی ہے تو وہ اس مذہبی آزادی کی وجہ سے کی ہے، جوانہوں نے مختلف مذاہب کو اپنے زمانہ میں دے رکھی تھی۔

(مجدد زمان صفحہ ۸۔۷۷)

حضرت مسیح موعود نے انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنا ممنوع قرار دیا۔

(مجدد زماں صفحہ ۸۔۹۷)

قادیانیوں کی انگریز وفاداری پر مزید حوالہ جات

۱۔ پچھلے دنوں کی شورش میں جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ کے متعلق جس وفاداری اور امن پسندی کا ثبوت دیا وہ کسی صلہ یا انعام حاصل کرنے کی غرض سے نہیں تھا۔ بلکہ اپنا مذہبی فرض سمجھ کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور موجودہ امام جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق دیا تھا۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کے خاص اعلان کے علاوہ اور کئی مقامات کے ذمہ دار افسروں نے بھی جماعت احمدیہ کے افراد کے رویہ پر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور اپنی خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا کیے ہیں۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۶، ش ۹۰، مؤرخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۹ء)

۲۔ نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعے قادیانیوں کی انگریز وفاداری کی دادوی ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲، ش ۷۱، مؤرخہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۴ء)

۳۔ اس طرح قادیانیوں نے نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا اس میں اپنی قادیانی جماعت کے بانی سے خلفائے جماعت سمیت سب کی انگریز وفاداری بیان کی ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۷، ش ۴۸، مؤرخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

۴۔ قادیانیوں نے اس طرح کا ایڈریس سر ایڈورڈ میکلیگن کو بھی پیش کیا بلکہ اس کی ایک کاپی اراکین پارلیمنٹ میں بھی تقسیم کیں جس میں اپنی وفاداری حکومت کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۷، ش ۷۷، مؤرخہ ۱۲، اپریل ۱۹۲۰ء)

۵۔ ۱۹۲۱ء میں قادیانی وفد جس میں سر ظفر اللہ خان بھی شامل تھا، نے اپنے حضور وائسرائے ہند سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اس کی تعریف و توصیف بھی کی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸، ش ۹۹، مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۲۱ء)

۶۔ نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں قادیانیوں نے درخواست کی کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ حضور۔۔۔کوئی وقت قادیان میں تشریف آوری کے لیے ضرور نکالیں گے اور آپ کے جانشین بھی گا ہے بگا ہے۔ بخوشی قادیان میں تشریف لے جا کر ہماری جماعت کے حالات کو ملاحظہ فرمایا کریں گے ہم حضور کی تشریف آوری پر الخ

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱، ش ۳۹، مؤرخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء)

۷۔ پھر قادیانیوں نے ہز ایکسی لفسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا ہے جس میں لکھا کہ ہمارا سلسلہ قیام امن کے لیے بادشاہ معظم کی وفاداری کرتا رہا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیم یہی ہے کہ ہم گورنمنٹ (انگریز) کے ماتحت اور فرمانبردار رہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹، ش ۱، مؤرخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

۸۔ اس کے جواب میں ہز ایکسی لفسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند نے قادیانی جماعت کا اس ایڈریس کے جواب میں شکریہ ادا کیا اور ان (قادیانیوں) کی وفاداری گورنمنٹ پر مبارکباد اور اپنی قدر روانی کا اظہار کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹، ش ۱، مؤرخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

۹۔ اس طرح قادیانیوں نے ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کی خدمت میں بھی ایڈریس پیش کیا جس میں واضح طور پر لکھا کہ حضور ملک معظم کی فرمانبرداری ہمارے لیے ایک مذہبی فرض ہے۔۔۔ہم اپنی ہر ایک چیز تاج برطانیہ پر نثار کرنے کے لیے تیار ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹، ش ۷۲، مؤرخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء صفحہ ۴۔۳)

۱۰۔ شہزادہ ویلز کی طرف سے اس کے چیف سیکرٹری جی ایف ڈی مانٹ مورنس نے قادیانیوں کا اس ایڈریس پر شکریہ ادا کیا اور ان قادیانیوں کی وفاداری حکومت پر خوشی کا اظہار بتایا۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۹ ش ۲۹، مؤرخہ ۶ مارچ ۱۹۲۲ء)

۱۱۔ اسی طرح قادیانیوں نے لارڈ اردن وائسرائے ہند کی خدمت میں بھی ایڈریس ملاقات میں بھی پیش کیا۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴، ش ۱۷، مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۸)
اور پھر جو ایڈریس پیش کیا اس میں بھی گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا قادیانیوں کی طرف سے بھرپور یقین دلایا کہ یہ سلسلہ سچی وفاداری کا ایک بے نظیر نمونہ ہے۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴، ش ۱۷، مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء)

۱۲۔ اس ایڈریس کے وائسرائے ہند نے جواب میں قادیانی امام مرزا بشیر الدین محمود تمام قادیانی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ یقین رکھیں ہندوستان سے جانے کے بعد آپ کی جماعت سے میری دلچسپی اور ہمدردی کا سلسلہ منقطع نہ ہوگا بلکہ بدستور جاری رہے گا اور میری ہمیشہ یہی آرزو رہے گی کہ مسرت و خوشحالی پوری طرح آپ کے متبعین کے شامل حال رہے۔ (تحفہ لارڈ اردن آخری ٹاٹیکل پیچ، انوار العلوم جلد ۱۲ صفحہ ۶۲)

۱۳۔ مرزا بشیر الدین محمود نے وائسرائے ہند کو خط لکھا جس میں اپنی قوم (قادیانیوں) کی طرف سے حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور تعاون کا یقین دلایا تو ہزایکسی لنسی وائسرائے ہند نے اس کے جواب میں خوشی کا اظہار کیا ہے۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷، ش ۱۰۷، مورخہ ۵ جون ۱۹۳۰ء)

۱۴۔ وائسرائے ہند نے قادیانیوں کے ایڈریس کے جواب میں لکھا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کی وفاداری (گورنمنٹ برطانیہ) ہمیشہ قائم رہے گی۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۳۱، ش ۱۱۸، مورخہ ۳، اپریل ۱۹۳۴ء، صفحہ ۶)

۱۵۔ قادیانیوں نے مختلف مواقع پر اپنی گورنمنٹ برطانیہ سے وفاداریاں جتلائی ہیں اپنی جانوں کو خطروں میں ڈال کر بھی کہتے کہ ہم حکومت کی وفاداری اور امن کا پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے لے جا رہے ہیں۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۲۷، مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء، صفحہ ۳)

۱۶۔ حکومت برطانیہ کے وزراء نے بھی گواہیاں دیں کہ ہم تو قادیانیوں کو بڑا وفادار (حکومت برطانیہ) سمجھتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶، ش ۹۶، مؤرخہ ۲۷، اپریل ۱۹۳۸ء)

۱۷۔ قادیانی تو گورنمنٹ برطانیہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں کہ

یہ جو سلوک احمدیاں مالا بار سے گورنمنٹ برطانیہ نے کیا اس کا شکریہ ہمارے الفاظ ادا نہیں کر سکتے ہمارے دل اس کا شکریہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرتے ہیں اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس کے محتاج امیر و غریب سب ہیں اس محسن گورنمنٹ کو ان احسانات کا بدلہ اپنے وسیع خزانہ سے دے اور اس کی شان و شوکت کو بڑھائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ش ۵۱ مؤرخہ ۱۹، اکتوبر ۱۹۱۵ء)

۱۸۔ احمدیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔۔۔ برٹش گورنمنٹ ان کے لیے فیض ایزدی اور سایہ رحمت ہے اور اس کی ہستی کو وہ اپنی ہستی خیال کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲، ش ۳۸، مؤرخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

۱۹۔ قادیانی محقق و مؤرخ دوست محمد شاہد نے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ۔۔۔ نے بھی اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اپنے مقدس بانی کی تعلیم کے ماتحت ایک وفادار شہری ہونے کا پورا پورا حق ادا کیا اور حکومت وقت (گورنمنٹ انگریزی) کو اپنی طاقت سے بڑھ کر جان و مال سے مدد پہنچائی اور سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی انڈین امپیریل ریلیف فنڈ کے لیے مفصل اپیل فرمائی، جس پر قادیان سے بارہ سو روپیہ کے قریب چندہ ہوا۔۔۔ احمدیت نے بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ہے کہ حکومت وقت کے ساتھ اور خصوصاً ایسی حکومت کے ساتھ جس کے ذریعہ ملک میں امن قائم ہو تعاون اور وفاداری کا سلوک ہونا چاہیے۔ (تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۶۰۔۱۵۹)

۲۰۔ قادیانی محقق شہزادہ عبدالمجید لدھیانوی نے لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلطنت برطانیہ کی بے انتہاء خوبیوں اور بے شمار مہربانیوں کے شکریہ میں بڑی کثرت کے ساتھ کتابیں رسالہ جات اشتہارات زبان عربی انگریزی فارسی اُردو تالیف کر کے مصر روم ایران افغانستان یورپ وغیرہ ممالک میں بھیجے اور آپ نے اس مبارک گورنمنٹ کو تمام جہاں کی دیگر سلطنتوں پر ترجیح دے کر یہ صاف لکھ دیا کہ عرب اور روم اور مصر اور افغانستان میں مذہبی اشاعت کے لیے ہرگز ہرگز ایسی آزادی حاصل نہیں، جیسی کہ اس انصاف مجسم گورنمنٹ میں ہم کو میسر ہے اور جیسی امن اور آسائش کہ سلطنت انگلشیہ کی بدولت نصیب ہو رہی ہے، اس کی نظیر کسی جگہ بھی پائی نہیں جاتی۔ آپ نے اس زمانہ کے مولویوں اور عام مسلمانوں کی ذرا بھی پروانہ کر کے بڑی مدلل اور پر زور تحریروں سے اس بات کا ثبوت دے دیا ہے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کی نسبت بغاوت کا خیال رکھنا اور اس سے جہاد کرنا سخت بے ایمانی ہے۔ چنانچہ آپ کی پاک تعلیم کے اثر سے آپ کے تمام مرید جو ہزاروں بندگان خدا ہندوستان میں ہیں اپنی محسن گورنمنٹ کی نسبت سچی خیر خواہی کا جوش اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس گورنمنٹ عالیہ کی نمک حلالی اور اطاعت کا مادہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہے وہ دن جلد آنے والے ہیں کہ گورنمنٹ لاکھوں اور کروڑوں ایسے انسانوں کو اپنی رعایا میں پاوے گی جو محض حضرت مسیح موعود کے مرید ہو جانے کے سبب سے گورنمنٹ کے باوفا اور دلی جانثار ہو گئے ہیں مہربان گورنمنٹ قدردان گورنمنٹ کو خدا ہمیشہ کے لیے سلامت رکھے۔ (انوار احمدی صفحہ ۲)

۲۱۔ اس قادیانی محقق عبدالمجید لدھیانوی نے لکھا ہے کہ

آپ (مرزا قادیانی) نے ہزاروں رسالہ جات کتابیں اشتہارات اور نیز زبانی وعظ و کلام میں یہ سمجھایا کہ یہ گورنمنٹ انگریزی جس کے سایہ کے نیچے ہم رہتے ہیں خدا کی عظیم

الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس کا شکریہ ہم سے پورا پورا ادا نہیں ہو سکتا اس سلطنت کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں جن کو گن نہیں سکتے اس گورنمنٹ میں یہ انصاف ہے کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے ہیں دینی اشاعت میں جو جو آزادیاں اس گورنمنٹ میں حاصل ہیں وہ روم اور ایران عرب وغیرہ ممالک میں کسی جگہ بھی میسر نہیں ہو سکتیں جو جو جسمانی آرام اور آسائش کی باتیں اس حکومت میں نصیب ہیں وہ دوسرے مقامات میں نہیں مل سکتیں پس ایسی محسن رعیت پرور مہربان اور قدردان گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کا خیال رکھنا اور اس کا زوال چاہنا بڑی بے ایمانی اور بدذاتی میں داخل ہے، اس واسطے ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کے مرید ہیں سچے دل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس برٹش گورنمنٹ کو ہر ایک آسیب سے امن میں رکھے آمین (عاقبۃ المکذبین صفحہ ۱۴)

۲۲۔ گورنمنٹ انگریزی کی نسبت حضرت مرزا صاحب موصوف کی یہ تعلیم ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ جہاد کا خیال رکھنا سخت بے ایمانی ہے اور اس گورنمنٹ کا زوال چاہنا خدا اور رسول کے دشمنوں کا کام ہے اس واسطے آپ نے۔۔۔اس (گورنمنٹ) کی خیر خواہی کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ (عاقبۃ المکذبین صفحہ ۳۳)

۲۳۔ قادیانی اخبار الفضل قادیان میں مرقوم ہے کہ

گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار فتح کی خوشی میں۔۔۔نماز مغرب کے بعد دارالعلوم اور اندرون قصبہ میں روشنی اور چراغاں کیا گیا جو بہت خوبصورت اور دلکش تھا۔۔۔مدرسہ احمدیہ کی عمارتوں پر بے شمار چراغ جلائے گئے۔۔۔خاندان مسیح موعود کے مکانات پر بھی چراغ روشن کیے گئے۔۔۔احمدیوں کا کوئی مکان اور کوئی عمارت ایسی نہ تھی۔ جس پر روشنی نہ کی گئی۔۔۔اس سے احمدیہ پبلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پڑتی تھی جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۶، ش ۴۱، مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۲)

۲۴۔ ہمارا مذہب ہے اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود کی کتب میں اس کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر ہے، نیز اس ملک سے تمام دُنیا خوب واقف ہے کہ ہم گورنمنٹ کے سچے دل سے وفادار اور خیر خواہ ہیں کیوں کہ یہ گورنمنٹ ہماری خاص محسن ہے اور اس کے ہم پر اس قدر احسانات ہیں کہ جن کا شمار کرنا آسان نہیں نیز ہمارے خیال میں یہ حکومت تمام دُنیا کی حکومتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶، ش ۳۸، مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳)

۲۵۔ فی الواقع گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے۔ جس کے نیچے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔۔۔ پس کیوں کہ اس گورنمنٹ کی تباہی ہماری تباہی ہے اور اس گورنمنٹ کی ترقی ہماری ترقی ۔۔۔ پس کسی مخالف کا اعتراض ہم کو اس گورنمنٹ کی وفاداری سے پھیر نہیں سکتا نادان سے نادان انسان بھی اپنی جان کا آپ دشمن نہیں ہوتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ش ۵۱، مؤرخہ ۱۹، اکتوبر ۱۹۱۵ء)

۲۶۔ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۱۸ء کو انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کے زیر انتظام حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (مرزا بشیر الدین محمود) گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یاد جشن منایا گیا۔

(اخبار الفضل قایان جلد ۶، ش ۴۱، مؤرخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۱)

۲۷۔ مسجد مبارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں مورن مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و نصرت پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور اس فتح کو جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لیے نہایت فائدہ بخش بتایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے مبارک باد کے تار بھیجے گئے اور حضور نے پانچ سو روپیہ اظہار مسرت کے طور پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا۔۔۔

بیشتر ازیں چند روز ہائے کہ ترکی اور آسٹریا کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور نے پانچ ہزار روپیہ جنگی اغراض کے لیے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا فتح کی خوشی میں مولوی عبدالغنی صاحب نے بحیثیت سیکریڑی انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے بلحاظ ریڈیٹر الحکم ہز آنر لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں مبارک باد کا تار بھیجا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲، ش ۴۳، مورخہ ۱۶ نومبر 1918ء صفحہ ۱)

۲۸۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے قادیان میں ایک خاص دعائیہ جلسہ منعقد فرمایا جس میں تمام قادیان کے احمدی دوکاندار اہلکاران اور طلباء ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ بلوائے گئے۔ بعد نماز عصر ایک تقریر فرمائی، جس میں برٹش راج کے احسانات اور برکات کو واضح طور پر سامعین کے ذہن نشین کروادیا۔۔ خوب سوچو کہ جو محسن گورنمنٹ کا بانی ہو اس کا حضرت مسیح موعود سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔۔۔ حضرت مسیح موعود نے بھی تم پر بھروسہ کیا ہے کہ احمدی کبھی اپنی مہربان گورنمنٹ کے برخلاف نہیں ہوں گے اور خدا کے فضل سے احمدیوں نے موجودہ جنگ میں جس کو آج پورے تین سال ہو گئے ہیں اپنی بساط سے بڑھ کر تن من دھن سے حصہ لیا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۵، ش ۱۲، مورخہ ۱۱، اگست ۱۹۱۷ء)

۲۹۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کی جانیں بچانے کے لیے اور لوگوں کو حکومت کے وفادار بنائے رکھنے کے لیے اپنے خدام کو اس کام میں لگا دیا اور حکم دے دیا کہ وہ اپنے آرام و آسائش کی قطعاً پرواہ نہ کریں حتی کہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر حکومت کی خدمات بجالائیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۲۷، مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء)

۳۰۔ قادیانی انگریز نواز ہونے کے ساتھ ہندو نوازی میں بھی کسی صورت پیچھے نہیں رہے۔ قادیانیوں نے لاہور میں پنڈت جواہر لال نہرو کا شاندار استقبال کیا اور اس کی خوب

تعریف وتوصیف سے نوازا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۲۷۸، مؤرخہ ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء، صفحہ ۲)

ہمارے امام مسیح موعود نے۔۔۔ہم کو تعلیم دی ہے کہ ہم سرکار برطانیہ کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں۔ لہذا ہمارے وہ احمدی سپاہی جو آج سرزمین فرانس میں برطانیہ کے دشمنوں سے لڑ رہے ہیں وہ اپنے دلوں میں اپنے پیارے امام کے ارشاد کو محفوظ رکھ کر اس یقین سے تلوار اٹھا رہے ہیں۔۔۔ہماری وفاداری ضرور نیک ثمرات پیدا کرے گی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲، ش ۵۷، مؤرخہ ۲۷، اکتوبر ۱۹۱۴)

قادیانی جماعت خود قادیانی اکابر کی نظر میں

قادیانی جماعت کے متعلق اب ہم خود قادیانی اکابر بالخصوص مرزا قادیانی اور مرزا بشیر الدین محمود کا فیصلہ نقل کر رہے ہیں غور کیجئے۔

قادیان میں یزیدی:

مرزا قادیانی کو قادیان کے متعلق الہام ہوا کہ

اخرج منه الیزیدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۷۶، ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۳۸، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۱۳۸)

قادیانی اجتماع اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ذریعہ:

اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خودغرض کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور اگر کوئی بیچارہ عین ریل چلنے کے قریب اپنی گھڑی کے سمیت مارے اندیشہ کے دوڑتا دوڑتا ان کے پاس پہنچ جاوے، تو اسکو دھکے دیتے اور دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ ہم میں جگہ نہیں حالانکہ گنجائش نکل سکتی ہے مگر سخت دلی ظاہر کرتے ہیں او وہ ٹکٹ لیے اور بقچہ اٹھائے ادھر ادھر پھرتا ہے اور کوئی اس پر رحم نہیں کرتا۔ مگر آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۶۰، شہادت القرآن صفحہ ۹۸، روحانی خزائن جلد ۲، صفحہ ۳۹۴)

بھیڑیوں کی جماعت:

بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خودغرض کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، شہادت القرآن صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۵)

کج دل لوگ:

میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے۔ یہ کون سی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔ نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اس سے بلندی چاہتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، شہادت القرآن صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۵)

درندوں سے بدتر لوگوں کی جماعت:

خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیب ہے کہ اگر ایک بھائی

ضد سے اس کی چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے، پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس (قادیان) مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لیے اکٹھا کروں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۲، شہادت القرآن صفحہ ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۶، تبلیغ رسالت جدل ۳ صفحہ ۶۹)

بدتہذیب اور پرہیز گاری پاک دلی سے عاری لوگ:

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، شہادت القرآن صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۵، تبلیغ رسالت جلد ۳، صفحہ ۶۸)

احکام خداوندی کی بے قدری کرنے والے لوگ:

میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا کہ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے، لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن خدا اگر چاہے اور میں تو ایسے لوگوں سے دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں، اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو میرے لیے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا جو خدا تعالیٰ کے احکام کو عظمت سے نہیں دیکھتے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۳، شہادت القرآن صفحہ ۱۰۱، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۷)

قادیانی لومڑی سور سانپ:

مرزا قادیانی اپنے متعلقین مریدین کے متعلق کیا خوب کہا ہے کہ

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی　　کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۶۱، شہادت القرآن صفحہ ۹۹، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۵)

فسادی کتے:

وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دُنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاست میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دُنیا ہی دُنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لیے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے، جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جائے، اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خود روی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لیے ایک جماعت ہو۔

(تذکرہ الشہادتین صفحہ ۷۸، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۷۸)

قادیانی لوگ جیسے کتا مردار کی طرف:

بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس بات سے غافل بلکہ روگردان ہے بیعت کے معنی بیچ دینے کے ہیں پس جو شخص در حقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں نہیں بیچتا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظن کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔۔۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۸۷، روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۱۱۴)

قادیانی جلنے والی لکڑیوں کی طرح:

اور میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے، مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا، بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب اُن پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف بلغم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے۔ (فتح اسلام صفحہ ۶۸، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۰)

مخنث ٹولہ:

اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں اگر وہ مجھے قبول کرلیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہو جائے گی اور جس طرح ایک انسان خوجہ (مخنث) ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے، اس طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی، مگر میں نہیں کہتا کہ گورنمنٹ عالیہ جبراً ان کو میری جماعت میں داخل کرے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۸ ـ ۳۵۷، تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۵۴)

ایمان میں شبہ:

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا، اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۷۸، طبع قادیان، نجم الہدیٰ صفحہ ۳۹۹)

قادیانیوں میں چند فیصد بھی شاید اس کلیہ کے مطابق ایمان دار ہوں اور وہ بھی مرزا قادیانی کے بقول باقی اکثریت تو بے ایمان ہی ہیں

سیرت المہدی کے جدید ایڈیشن میں عبارت کو یوں بدل دیا گیا کہ

جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۲، صفحہ ۳۶۵)

یعنی جن قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھا وہ متکبر ہیں۔

مرے ہوئے کیڑے سے بدتر لوگ:

آپ کے پہلے خط کا ماحصل جس قدر مجھ کو یاد ہے یہ ہے کہ میری نسبت۔۔۔کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔آپ (مرزا قادیانی) اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو۔۔۔پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرف بھی نہیں سمجھتا۔جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔۔۔میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لیے مجبور نہیں کرتا۔جن کا ایمان ہنوز نا تمام ہے۔۔۔میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں میں کس کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کس کو حساب دوں۔ (ملفوظات جلد۴ صفحہ ۵۰-۲۴۹)

قرض خور لوگ:

موجودہ خلیفہ قادیانی مرزا مسرور احمد نے اپنے گرو مرزا قادیانی کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں، یہ عدل کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد۴ صفحہ ۶۰۷، الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء، خطبات مسرور جلد۲ صفحہ ۱۱۳، جلد۲ صفحہ ۱۸۳)

شیطان کے پنجے میں:

مرزا مسرور احمد موجودہ خلیفہ قادیانی نے اپنے متعلقین کا گلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیطان کیوں کہ ہر وقت اس فکر میں ہوتا ہے کہ کس طرح دلوں میں کدورتیں پیدا کرے، دوریاں پیدا کرے، رنجشیں پیدا کرے۔اس لیے بعض دفعہ اچھے بھلے سوچ سمجھ رکھنے والے شخص کو بھی غلط راستے پر چلا رہا ہوتا ہے۔اس کو بھی پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کب شیطان کے پنجے میں آگیا۔ (خطبات مسرور جلد۲ صفحہ ۶۱۶)

خصی جماعت:

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے کہا ہے کہ

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی اشتعال انگیزی بھی ہم پر اثر نہیں کر سکتی کیوں کہ ہمیں ایسی تعلیم دی گئی ہے، جس نے ہمیں کلیۃً جکڑ رکھا ہے، حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ سچا مومن خصی ہو جاتا ہے۔ پس حکومت کے افسروں کو پولیس اور سول کے احکام کو اور اصراریوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ باوجود اشتعال انگیزیوں کے جو وہ کر رہے ہیں ہم بالکل پر امن ہیں کیوں کہ ہم سچے مومن ہیں اور مومن خصی ہو جاتا ہے، ہمیں جوش آتا ہے اور آئے گا، مگر وہ دل ہی دل میں رہے گا۔ ہمیں غیرت آئے گی مگر وہ ظاہر نہ ہو گی ہمارے قلوب ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے مگر زبانیں خاموش رہیں گی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۸۷، مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء، صفحہ ۵، انوار العلوم جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۔۵۰۹)

ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصی کر دیا ہے مگر ساری دُنیا تو خصی نہیں، ایسے لوگ بھی ہیں جو حکومت سے مقابلہ کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں اس وقت حکومت کو ہماری مدد کی ضرورت ہو گی۔ ہم خواہ اس وقت اس کی مدد کریں لیکن حکومت کو اخلاقی طور پر اس وقت کس قدر شرمندگی اُٹھانی پڑے گی کہ جن کی عزتوں پر حملہ ہوتا دیکھ کر ہم خاموش رہے، آج انہی کی مدد کا طالب ہونا پڑا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۸۷، مؤرخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۷، انوار العلوم جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۶)

بے حیاء اور ڈرپوک جماعت:

کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ایک سخت بدکلام دشمن کا جواب دے کر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ اسلام) (مرزا قادیانی) کو گالیاں دلواتے ہو اور پھر خاموشی سے گھروں میں بیٹھ رہتے ہو اگر تم میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی حیاء ہے اور تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہے کہ

دشمن کو سزا دینی چاہیے تو پھر یا تم دُنیا سے مٹ جاؤ۔ یا گالیاں دینے والوں کو مٹاڈالو مگر ایک طرف تو تم جوش اور بہادری کا دعویٰ کرتے ہو اور دوسری طرف بزدلی اور دون ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵، ش ۱۲۹، مؤرخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۸، صفحہ ۱۵۴_۵)

مرزا قادیانی کو گالیاں دلوانے والی بے شرم جماعت:

میں تو ایسے لوگوں کے متعلق بھی یہی کہتا ہوں کہ وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں ڈلواتے ہیں اور وہ آپ سلسلہ کے دشمن اور خطرناک ہیں۔۔۔۔ اگر کوئی انسان سمجھتا ہے کہ اس میں مارنے کی طاقت ہے تو میں اسے ہوں گا اے بے شرم تو آگے کیوں نہیں جاتا اور اس منہ کو کیوں توڑ نہیں دیتا۔ جس منہ سے تو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دلوائی ہیں گندے سے گندے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیے جاتے ہیں تم خود دشمن سے وہ الفاظ کہلواتے ہو اور پھر تمہاری تگ و دو یہیں تک آکر ختم ہو جاتی ہے کہ گورنمنٹ سے کہتے ہو کہ وہ تمہاری مدد کرے، گورنمنٹ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵، ش ۱۲۹، مؤرخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۵_۶)

قادیانی جماعت سُوروں کی جماعت:

مجھے نہایت ہی افسوس سے معلوم ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں جو طلباء تعلیم پاتے ہیں انہیں کنویں کے مینڈکوں کی طرح رکھا جاتا ہے ان میں کوئی وسعت خیالی نہ تھی۔ ان میں کوئی شاندار اُمنگیں نہ تھیں اور ان میں کوئی روشن دماغی نہ تھی۔ میں نے کرید کرید کر ان کے دماغ میں داخل ہونا چاہا مگر مجھے چاروں طرف سے ان کے دماغ کا رستہ بند نظر آیا اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ وفات مسیح کی یہ آیتیں رٹ لو، یا نبوت کے مسئلہ کی یہ

دلیلیں یاد کرلو انہیں اور کوئی بات نہیں سکھائی جاتی۔۔۔ گویا خدا کے پاس (نعوذ باللہ) تعمیری کام کوئی نہیں اگر ہے تو تخریبی کام ہی ہے۔۔۔ گویا ہماری جماعت صرف چند مولویوں کے ڈھکوسلوں کو دور کرنے کے لیے دُنیا میں قائم ہوئی ہے، میں نہیں سمجھ سکتا اس سے زیادہ ذلیل، اس سے زیادہ ادنیٰ، اس سے زیادہ رسوا کن اور اس سے زیادہ کمینہ خیال بھی دُنیا میں کوئی اور ہو سکتا ہے، پس یہ عالم ہیں جنہیں جامعہ تیار کر رہا ہے اور یہ مبلغ ہیں جنہیں احمدیت کی تبلیغ کے لیے تعلیم دی جارہی ہے حالانکہ یہ ویسے ہی مسجد کے ملّنٹے ہیں جن کو مٹانے کے لیے یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔۔۔ میں نے جس سے بھی سوال کیا معلوم ہوا کہ اس نے اخبار کبھی نہیں پڑھا اور جب بھی میں نے ان کی اُمنگ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تبلیغ کریں گے اور جب سوال کیا کہ کس طرح تبلیغ کرو گے تو یہ جواب دیا کہ جس طرح بھی ہوگا تبلیغ کریں گے۔ یہ الفاظ کہنے والوں کی ہمت تو بتاتے ہیں عقل تو نہیں بتاتے الفاظ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ وسعت خیال ہے۔ جس طرح ہوگا تو سور کہا کرتا ہے اگر سور کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا تو وہ یہی کہتا ہے کہ جس طرح ہوگا کروں گا۔ بس سور کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سیدھا چل پڑتا ہے آگے نیزہ لے کر بیٹھو تو وہ نیزہ پر حملہ کر دے گا۔ بندوق لے کر بیٹھو، تو بندوق کی گولی کی طرف دوڑتا چلے آئے گا۔ پس یہ سوروں والا حملہ ہے کہ سیدھے چلے گئے، اور عواقب کا کوئی خیال نہ کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۸۹، مورخہ ۲۳، جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸ منبات ؒ جا (۴

قادیانی دلوں میں جہنمی آگ:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ میں سے اگر ایک رائی کے برابر آگ بھی ساری دُنیا پر ڈالی جائے، تو دُنیا جل کر راکھ ہو جائے، میری کوشش یہ ہے کہ میں وہ جہنم کی آگ

تمہارے اندر پیدا کروں جو پہاڑوں کے برابر ہو اگر جہنم کی رائی بھر آگ ساری دُنیا کو جلانے کے لیے کافی ہے تو جو آگ میں تمہارے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہوں اگر پیدا ہو جائے، تو ایک دُنیا نہیں ہزاروں دُنیاؤں کو تم جلانے کے قابل ہو جاؤ گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۱۳۹، مؤرخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۹، خطبات محمود جلد ۱۶، صفحہ ۸۔۷۸۷)

قادیانی دلوں میں انگارے ہی انگارے:

میں چاہتا ہوں کہ جو جو مظالم تم پر کئے جاتے ہیں وہ تمہارے دلوں میں انگارے بن بن کر جمع ہوتے چلے جائیں، لیکن ان کا دھواں باہر نہ نکلے، یہاں تک کہ تم ان انگاروں سے جل کر اندر ہی اندر راکھ ہو کر بھسم ہو جاؤ۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، ش ۱۳۹، مؤرخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۹، خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۷۸۷)

بددیانت گروہ:

جیسا کہ سب کو معلوم ہے یہاں (قادیان میں) ایک سٹور قائم کیا گیا تھا، جماعت کے کچھ افراد نے اس میں روپیہ دیا تھا۔۔۔ میرے نام ایک خط آیا ہے۔۔۔ یہ بات کہ یہ کسی احمدی کہلانے والے کا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا نام خلیفۃ المسیح لکھا ہے۔۔۔ وہ یہ ہے کہ یہ قادیانیوں کی دیانت کا حال ہے، جو دُنیا میں بڑے بڑے دینداری کے دعوے دار ہیں اس کے بعد اس نے پہلے میری سٹور کے متعلق سفارش نقل کی ہے کہ جہاں تک میرا علم ہے، اسٹور کے کارکن دیانت دار ہیں اس کو نقل کر کے کہا ہے کہ یہ ایک پھندا تھا۔ جب روپیہ لوگوں نے دیا تو پھر روپیہ کھانا شروع کر دیا اور کھاتے کھاتے یہاں تک پہنچایا کہ (اس دور کے) ساٹھ ہزار میں سے صرف اٹھارہ ہزار باقی رہ گیا۔۔۔ یہ لوگ اس میں سے روپیہ کھاتے رہے اور اپنے مال اور دوکانیں تیار کرتے رہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰، ش ۴۲۔۴۱، مؤرخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

اندھے عقیدت مند:

میاں (محمود احمد) صاحب کے مریدین میں ایک حیرت انگیز بات جو میں نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو کبھی بھی اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ ہم کوئی متناقض باتیں کہہ رہے ہیں یا ایسی باتیں کہہ رہے ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں بلکہ انہیں صرف اس قدر پتہ ہونا چاہیے کہ یہ بات میاں صاحب نے لکھ دی ہے پھر اس کے حسن و قبح سے اس کے موافق یا خلاف قرآن و حدیث ہونے سے اس کے مطابق یا خلاف واقعات و عقل ہونے سے کوئی بحث نہیں ہوتی وہ اسے اسی طرح مانتے چلے جاتے ہیں جس طرح میاں صاحب فرمائیں۔

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۶۵ از مولوی محمد علی لاہوری)

نفس پرست جماعت:

پس جو لوگ دُنیا میں نفسا نفسی میں ہی پڑے رہتے ہیں قیامت کے روز ان سے بھی نفسا نفسی کا معاملہ ہوگا میں دیکھتا ہوں کہ اس کی تازہ مثال ہم میں موجود ہے ایک شخص کی لڑکی فوت ہوگئی، وہ اکیلا اس کا جنازہ لے کر گیا اور راستہ میں دو ایک آدمی اور مل گئے یہ کیوں ہوا اس لیے کہ میں بوجہ بیماری کے اس جنازہ کے ساتھ نہ جاسکا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ ش ۱۰، مؤرخہ ۱۲، اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۸، خطبات محمود جلد ۶ صفحہ ۶۰۰)

جاہل اور بے وقوف ٹولہ:

میں نے دیکھا ہے کہ قادیان کی لوکل جماعت کے پریذیڈنٹ (صدر یا امیر) چونکہ بدلتے رہتے ہیں اس لیے ان کے متعلق یہ بات خوب نظر آتی ہے ایک وقت جب ایک شخص پریذیڈنٹ ہوتا ہے تو دوسرا آکر کہتا ہے، دیکھئے کیا اندھیر نگری ہے کوئی سننے والا ہی نہیں ہر کوئی اپنی حکومت جتاتا ہے لیکن جب دوسرے وقت وہی شخص پریذیڈنٹ ہو جاتا ہے تو شکایت کرتا

ہے، پبلک (قادیانی عوام) بالکل جاہل اور احمق ہے وہ تو کام کرنے ہی نہیں دیتی گویا جب خود پریذیڈنٹ ہوتا ہے۔تو پبلک کو احمق قرار دیتا ہے اور جب پبلک میں شامل ہو جاتا ہے تو پریذیڈنٹ کو احمق کہنے لگ جاتا ہے۔۔۔ یہ پریذیڈنٹ نہایت ہی بے وقوف اور جاہل ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰، ش ۱۴۶ مورخہ ۸ جون ۱۹۳۲ء صفحہ ۷، خطبات محمود جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹)

قادیانی منافق ٹولہ:

میں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ جب بھی کوئی فتنہ اُٹھتا ہے، منافقوں کے ذریعہ اُٹھتا ہے اور میں نے ہمیشہ جماعت سے کہا ہے کہ منافقوں کو ظاہر کرو اور ان کی پوشیدہ کاروائیوں کو کھولو مگر جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے ایک درجن سے زائد آدمی قادیان میں ایسے رہتے ہیں جن کی مجالس میں فتنہ انگیزی کی گفتگوئیں ہوتی رہتی ہیں اور جو باہر سے آنے والوں کو ورغلاتے رہتے ہیں مجھے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ میں بغیر ثبوت قائم کیے انہیں سزا دوں اس لیے میں خاموش رہتا ہوں مگر میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسے منافقوں کا پتہ لگا کر ان کی منافقت کا میرے سامنے ثبوت مہیا کرے۔ تاکہ میں ان اختیارات کو استعمال کروں جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔۔۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں یقینی طور پر چند منافق موجود ہیں اور مجھے ان کا پتہ ہے، مگر تم انہیں ظاہر کرو۔۔۔ ان منافقوں کو صرف میں ہی نہیں جانتا اور بھی بیسوں لوگ جانتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۱۶، مورخہ ۵، اگست ۱۹۳۴ء، خطبات محمود جلد ۱۵، صفحہ ۱۰۔۲۰۸)

جھگڑالو ٹولہ:

مجھے ان (قادیانی) لوگوں کو ڈھیل دیتے دیتے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور اب بھی میں انہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سوچیں کہ ان کا اپنا طریق عمل کیا ہے ان کی اپنی تو یہ حالت ہے کہ وہ اس بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں عہدہ کیوں نہیں دیا

گیا؟ فلاں کیوں دیا گیا، فلاں کے ماتحت ہم رہنا نہیں چاہتے، کبھی تنخواہ پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ ان کے دماغ بگڑے ہوئے ہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام کو اگر بُرا بھلا کہا جائے، تو انہیں غصہ نہیں آتا لیکن اپنی کوئی بات ہو تو جھگڑے بغیر رہ نہیں سکتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۹۴، مؤرخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۹، خطبات محمود جلد ۱۶، صفحہ ۷۸)

قادیانی بے ایمانی اور بے وقوفی:

پھر تعجب ہے کہ (قادیانی) جماعت کے لوگوں کو کیوں یہ خیال نہیں آتا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے اس لیے ہم ضرور کامیاب ہوں گے ہم میں سے کتنے ہیں جو مایوس ہیں کتنے ہیں جن کو خیال ہے کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں مگر اس سے زیادہ بے ادبی اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کہتا ہے تم دُنیا کو فتح کرو گے لیکن تم کہتے ہو نہیں ہم نہیں کر سکتے۔ غور تو کرو کبھی خدا نے کسی قوم کو اسی لیے چنا کہ وہ دُنیا کو فتح کرے گی اور اس نے نئی زمین اور نیا آسمان نہ پیدا کر دیا کیا اب خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) بوڑھا ہو گیا ہے کہ اس کی قوت انتخاب کمزور ہو گئی ہے اس نے حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت کرشن حضرت رام چندر حضرت بدھ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ قوموں کو چنا اور وہ کامیاب ہوئیں پھر کیا اب خدا کی عقل کمزور ہو گئی ہے کہ اس نے ہم کو چنا اور ہم ناکام رہ جائیں گے۔ یہ انتہاء درجہ کی بے ایمانی اور بے وقوفی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸، ش ۷۳، مؤرخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۷، خطبات محمود جلد ۱۲، صفحہ ۵۳۶)

غیر مہذب اور غیر شائستہ ٹولہ:

بعض دفعہ (میری) بغل کے نیچے سے کوئی ہاتھ نمودار ہوتا ہے اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں کہ کوئی

مصافحہ کرنا چاہتا ہے پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے، بعض لوگ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں ۔۔۔مریدوں کا امام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا بالکل عجیب بات ہے۔۔۔میری یہ حالت ہے کہ اگر میرے بدن پر ہاتھ رکھ دیا جائے، تو میری حالت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور دم گھٹنے لگ جاتا ہے۔۔۔وہ تو برکت حاصل کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں مگر مجھے گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے کہ طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوتا ہے۔ پھر کئی لوگ ہیں کہ وہ دبانے لگتے ہیں مگر وہ چار بار دبا کر پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ یہ تو برابر کے دوست کے لیے بھی معیوب بات ہے چہ جائیکہ امام جماعت کے لیے ہو ہماری مجالس سے باہر غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی آکر بیٹھتے ہیں اور عام طور پر ہماری جماعت کو مہذب اور شائستہ سمجھا جاتا ہے ایسی حالت دیکھ کر ان لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہوگا پھر انسان کو خود بھی عقل سے کام لینا چاہیے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱، ش ۱۴۹، مؤرخہ ۱۴ جون ۱۹۳۴ء صفحہ ۷۔۵، خطبات محمود جلد ۱۵، صفحہ ۲۔۱۷۱)

ایک پیسہ سے بھی کم گھٹیا حیثیت کے لوگ:

اگر ہزاروں احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی جتنی ایک کروڑ پتی کے لیے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲، ش ۷۲، مؤرخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۸، خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۹)

بہائی اور قادیانی جماعت کی مماثلت:

بعض ختم نبوت کے منکر اس آیت اما یاتینکم رسل سے یہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ اس کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آتے رہنے چاہئیں۔ اس آیت سے رسولوں کے آنحضرت صلعم کے بعد آنے کا نتیجہ اول بہاء اللہ نے اور بعد میں ان کی نقل کر کے میاں محمود احمد قادیان کے مریدوں نے نکالا ہے حالانکہ اس آیت کو نہ حضرت مرزا صاحب نے خود اور نہ ان

کی زندگی میں ان کے مریدوں نے کبھی پیش کیا ایک شرطیہ جملہ سے یہ نتیجہ نکالنا کمال نادانی ہے۔ (بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

قادیانی بدتمیزی:

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب حکیم الامت (حکیم نورالدین بھیروی) رضی اللہ عنہ نے کوئی ایسی بات کی تو بعض ایسے احباب نے اس کو اپنی شان کے خلاف خیال کر کے منہ پر کہہ دیا کہ ہم ایسا درس نہیں سن سکتے پھر سالہا سال وہ درس قرآن میں نہ آئے، اس طرح بعض اوقات ایسی باتوں وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی کی) صحبت اور خلیفۃ المسیح (نورالدین بھیروی) کی صحبت اور دار ہجرت (قادیان) کو چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے، اور پھر ذی وجاہت احباب وحضرات کی کوشش سے رُکے۔ (کشف الاختلاف صفحہ ۲۔۱)

قادیانی مریدین پر بداعتمادی:

مولوی (محمد علی) صاحب (لاہوری) آپ شکایت فرماتے ہیں کہ میں (مرزا بشیرالدین محمود) نے اپنے مریدوں کو یہ منع کیا ہوا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی کتابیں نہ پڑھا کریں اور اب چاہتے ہیں کہ میں اعلان کروں بلکہ حکم دوں کہ وہ ضرور آپ لوگوں کی کتابیں پڑھا کریں مگر میرے نزدیک یہ شکایت بے جا ہے میں نے بارہا اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ وہ ہر ایک عقیدہ کو سوچ سمجھ کر قبول کریں بلکہ بارہا یہ کہا ہے کہ اگر وہ بات کو زید اور بکر کے کہنے سے مانتے ہیں تو گو وہ حق پر بھی ہوں تب بھی ان سے سوال ہوگا کہ بلا سوچے سمجھے انہوں نے ان باتوں پر کیوں کر یقین کر لیا اور میرے خطبات اس پر شاہد ہیں ہاں ہر شخص اس بات کا اہل نہیں ہوتا کہ وہ مخالف کی کتب کا مطالعہ کرے، کیوں کہ جب تک کوئی شخص اپنی کتب سے واقف نہیں اگر مخالف کی کتُب کا مطالعہ کرے گا، تو خطرہ ہے کہ ابتلاء میں پڑے۔ (حقیقۃ الامر صفحہ ۵، انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۲۰۷)

قادیانی نابالغ جماعت:

میں ابھی جماعت کی کمزوری پر زیادہ کلام نہیں کرتا۔ کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی جماعت میں وہ بلوغت نہیں آئی۔ جبکہ عقل پختہ ہوتی ہے، ابھی یہ حالت ہے اگر کوئی عیب بیان کیا جائے، تو قطع نظر اس سے کہ وہ کہاں تک اور کس حد تک ہے لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ جس میں یہ عیب پایا جاتا ہے اس سے زیادہ ذلیل چیز اور کوئی نہیں اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو مٹا دینا چاہیے اور اگر کوئی خوبی بیان کی جائے، تو بجائے کہ غور کریں کہ وہ خوبی کتنی اہمیت رکھتی ہے کہنے لگ جائیں گے کہ اس سے زیادہ مفید اور اچھی چیز کوئی نہیں اس وقت ہماری جماعت کے دوستوں کی مثال اس جھولے کی سی ہے، جو میلوں پر لگایا جاتا ہے، جب اس کا ایک سرا نیچے جاتا ہے، تو دوسرا اوپر کو اُٹھ جاتا ہے، ہماری جماعت کے لوگ وسطی مقام قبول کرنے کو کبھی تیار نہیں ہوتے اور بسا اوقات میں کسی چیز کے متعلق اپنی رائے اس لیے بیان نہیں کرتا کہ جماعت کی حالت ابھی بچوں کی سی ہے اگر کوئی نقص بیان کیا جائے، تو کہہ اُٹھیں گے تو یونہی مال برباد ہو رہا ہے اور اگر کوئی خوبی بیان کر دی۔ تو کہیں گے کہ بھلا کوئی عیب ہو سکتا ہے کوئی کالا داغ تک نہیں اور اس لیے کہ بعض کے لیے اس رنگ میں ٹھوکر کا موجب نہ ہو جاؤں بسا اوقات میں اپنی رائے کو مخفی رکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں ہر عقل مند خلیفہ جس نے ربانی ہونے کا مقام حاصل کیا ہو ایسی ہی احتیاط کرے گا، جب تک جماعت میں بلوغت نہ آ جائے، اپنے ایسے خیالات کو اپنے تک ہی محدود رکھے گا، اس جذبہ کے ماتحت میں بہت دفعہ اپنی رائے کو چھپائے رکھتا ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹، ش ۴۶، مؤرخہ ۹ جون ۱۹۳۲ء، خطبات محمود جلد ۱۳، صفحہ ۲-۴۸۱)

درس قرآن میں دکھلاوے کے لیے حاضر ہونے والے لوگ:

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب میں درس دیتا ہوں تو اس وقت کو شرم کے مارے لوگ (قادیانی) آجاتے ہیں لیکن جب کوئی دوسرا دے تو استاد طلباء کو روکتے ہیں کہ چلو کھیلو،

جس سے معلوم ہوا کہ میرے درس میں بھی وہ خدا کے لیے نہیں بلکہ میرے منہ کے لیے آتے ہیں لیکن ایسے عمل سے فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷، ش ۵۶، مؤرخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ء، خطبات محمود جلد ۱۲، صفحہ ۲۵۳)

خوابیں اور دعائیں قادیانی آمدن کا ذریعہ:

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت میں بعض خواب بینوں نے اپنی خوابوں اور دعاؤں کو آمد کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور وہ آنوں بانوں سے لوگوں سے سوال بھی کرتے رہتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ بندوں سے مانگنے پر مقرر کر دیتا ہے وہ تو ایک عذاب ہے، ایسے شخص کی خوابیں بھی یقیناً ابتلاء کے ماتحت ہو سکتی ہیں انعام کے طور پر نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷، ش ۹۲۵۷، مؤرخہ ۸ نومبر ۱۹۳۹ء، خطبات محمود جلد ۲۰، صفحہ ۵۱۴)

گالیاں دینے والے لوگ:

شاید بعض زیردستوں کے مقابلہ میں قادیانی جماعت گالیاں کھا کر چپ رہتی ہو لیکن ہم نیازمندوں کو تو اس نے ہمیشہ بلا قصور بُری سے بُری گالیاں دیں اگر خلیفہ (مرزا بشیر الدین محمود) صاحب کو گوبھی شلجم کے چھلکوں والا خطبہ یاد نہ رہا ہو تو اپنے ایک خاص الخاص مرید فخر الدین ملتانی تاجر کتب قادیان کی ان گالیوں کو ملاحظہ فرمالیں جو انہوں نے غالباً آپ (خلیفہ قادیان) کے ایماء سے ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء کے (اخبار) فاروق (قادیان) میں ہمیں دی ہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ ش ۱۶، مؤرخہ ۷ مارچ ۱۹۳۵ء)

مرزا قادیانی کی بداخلاقی

انبیائے کرام دُنیا میں خدا کے نائب بن کر تشریف فرما ہوتے ہیں ان کے اخلاق اتنے عظیم اور بلند ہوتے ہیں کہ ان کے مخالفین بھی ان کی عظمتوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوتے ہیں بدزبانی ان کی عظمت وشان کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک تو اخلاقی اقدار ایک معلم کی شان ہوتی ہیں لکھا ہے کہ

اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۶)

مگر دوسری طرف مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں بے شمار مقامات میں اپنے مخالفین کے متعلق گھٹیا اور غیر اخلاقی زبان استعمال کی ہے اور فحش گالیاں دی ہیں کہ شرافت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔

پہلے ہم غیر اخلاقی اور گھٹیا زبان اور گالیوں کے متعلق مرزا قادیانی کی عبارات نقل کر رہے ہیں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، اس لیے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے، ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درست بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس پر آیت وانک لعلیٰ خلق عظیم کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔ (ضرورت الامام صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۸)

ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے (ست بچن صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳)

گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۷۱)

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۷۱)

مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیوں کہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمادیا کہ لاتنابزوا بالالقاب یعنی لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے۔

(تحفہ غزنویہ صفحہ ۱۱، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۱)

اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا شریرالنفس خیال کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۹۰۔)

خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجالا سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں مثلاً ایک شخص گو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں روتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے

پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کیا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔

(شحنۂ حق صفحہ ۴۰، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۶۶)

لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں مومن لعان نہیں ہوتا۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۶۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۶)

مرزا قادیانی کا اپنے متعلق دعویٰ لکھا ہے کہ

میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۴، صفحہ ۳۲۰)

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۱۰۹)

خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین جلد ۳ صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۶)

وقد سبونی بکل سب فماردت علیھم جوابھم

اور تحقیق مجھ کو گالی دی گئی، ہر قسم کے سب دشتم سے میں نے ان کا جواب نہیں دیا۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۲۳۶)

کوئی شخص گالیاں کیوں دیتا ہے اس کا جواب مرزا بشیر الدین محمود کی زبانی ملاحظہ کریں کہ جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اس قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔

(انوار خلافت صفحہ ۲۰، انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۰)

اب ہم مرزا قادیانی کی بدزبانی کے چند نمونے نقل کر رہے ہیں اختصار سے ہم پوری عبارات نقل نہیں کر رہے بلکہ مرزا قادیانی کی بدزبانی والا جملہ اور حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں خود فیصلہ کریں کہ خود کو نبی اور رسول ہونے کا مدعی اور اپنے کلام کو خدا کا کلام کہنے والا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت و رسالت اور اپنے کلام کے کلام الٰہی ہونے کا مدعی اپنے دعویٰ میں سچا ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔

- ☆ اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۱۰۵، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۱۰۵)
- ☆ دابۃ الارض (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۵۱۰، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۳۷۳)
- ☆ اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰۱، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۱۰)
- ☆ رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۸)
- ☆ رئیس المتکبرین (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۹، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۹)
- ☆ شقال (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰۴، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)
- ☆ شیطنت کی بدبو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۱، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۱)
- ☆ شیخ نامہ سیاہ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۶، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۶)
- ☆ کج طبع (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۱، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۱)
- ☆ کوتہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۸)
- ☆ مخنثوں (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۰۲، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۰۲)
- ☆ نمس طینت مولویوں (آسمانی فیصلہ ۳۲، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)
- ☆ مجنون درندہ (آسمانی فیصلہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۲۴)
- ☆ حرامی (شہادت القرآن صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۸۰)

☆ ننگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد صفحہ ۶۰۸)

☆ بدکار آدمی (شہادت القرآن صفحہ ۸۴، رحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۸۰)

☆ شیخ مضل (کرامات الصادقین صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۹)

☆ شیخ چالباز (کرامات الصادقین صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۵)

☆ غول البراری (کرامات الصادقین صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۵۲)

☆ کج دل (کرامات الصادقین صفحہ ۶، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۴۸)

☆ گمراہی اور حرصی جنگل کے شیطان

(نور الحق جلد ا صفحہ ۸۹، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۲۰)

☆ سانپوں (نور الحق جلد ۶۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲)

☆ خبیث نفس (شہادت القرآن صفحہ ۸۶، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۸۲)

☆ خسیس ابن خسیس (نور الحق جلد ا صفحہ ۶۴، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۸۷)

☆ خراب عورتوں اور دجال کی نسل (نور الحق جلد ا صفحہ ۱۲۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۸۷)

☆ حاطب اللیل (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰۰، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۰)

☆ برہنہ (نور الحق جلد ا صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵)

☆ امام المتقین (اتمام الحجہ صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۲)

☆ انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ

(نور الحق جلد ا صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵-۴)

☆ حرام زادہ (انوار الاسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹، صفحہ ۳۲)

☆ حلال زادہ نہیں (انوار الاسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹، صفحہ ۳۲)

☆ خبیث النفس (ضیاء الحق صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۵۹)

☆ خبیث القلب (انوار الاسلام صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۲)

☆ دیوانے درندوں (ضیاء الحق صفحہ ۳۵، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۹۶)

☆ نالائق چیلوں (ضیاء الحق صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۸۵)

☆ ولد الحرام (انوار الاسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

☆ ولد الحلال نہیں (انوار الاسلام صفحہ ۲۹، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

☆ واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی (انوار الاسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

☆ خشک دماغ (ست بچن صفحہ ۹ روحانی خزائن جلد ۱۰، صفحہ ۱۲۱)

☆ یہودیت کا خمیر (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ نادان (انجام آتھم صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۰)

☆ یہودی صفت (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷)

☆ نفاق زدہ (انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴)

☆ یک چشم (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸)

☆ ہندوزادہ (انجام آتھم صفحہ ۵۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۹)

☆ نالائق (انجام آتھم صفحہ ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۴۵)

☆ یاوہ گو (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۳)

☆ ناپاک فرقہ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸)

☆ یہودی سیرت (انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴)

☆ جنگل کے وحشی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۳)

☆ یہودی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۹)

☆ نابکاروں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۴ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸)

☆ وہ گدھا ہے نہ انسان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۱)

☆ والدجال البطال (انجام آتھم صفحہ ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱)

☆ قوم کے خناسوں (انجام آتھم صفحہ ۱۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۷)

☆ ہامان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۰)

☆ کمینہ (انجام آتھم صفحہ ۲۰۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۶)

☆ ملعونین (انجام آتھم صفحہ ۲۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴)

☆ گندی روحو (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ مولوی سخت ذلیل (انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴)

☆ مولویوں کی ذلت (انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴)

☆ مخالفوں کی ذلت (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲)

☆ کتوں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹)

☆ منحوس چہروں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷)

☆ گدھے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۱

☆ مردارخور (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ کالانعام (انجام آتھم صفحہ ۲۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۵)

☆ مفتریو (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ غبی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۷)

☆ فمت یا عبدالشیطان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ غویٰ فی البطالة (انجام آتھم صفحہ ۲۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۰)

☆ غول (انجام آتھم صفحہ ۲۵۲، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۴)

☆ غالون (انجام آتھم صفحہ ۲۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴)

☆ فلاں جماعت پر لعنت (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۔ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۳۔ ۳۴۲)

☆ فرعون (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۰)

☆ چارپائے ہیں نہ آدمی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۴)

☆ خبیث طبع (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ خنزیر سے زیادہ پلید (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ دجال (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰)

☆ خناسوں (انجام آتھم صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۷)

☆ دل کے مجذوم (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵

☆ خبیث طینت (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۲)

☆ خبیث فرقہ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳)

☆ غالی گدھے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۱)

☆ شیطان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۸)

☆ شیخ ضال (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ ضال (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ طوائف (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۳ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۷)

☆ علیهم نعال لعن الله الف الف مرة،

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰)

☆ شریر بھیڑیے (انجام آتھم صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۹)

☆ عبدالشیطان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ منہ کالا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ شیخ نجدی (انجام آتھم صفحہ ۱۹۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۸)

☆ شیخ احمقان (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ شیخ الضال (انجام آتھم صفحہ ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱)

☆ شقی (انجام آتھم صفحہ ۲۵۲، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۲)

☆ شیاطین الانس (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۸ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲)

☆ شریر النفس (آریہ دھرم صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۱)

☆ دجال کمینہ (انجام آتھم صفحہ ۲۰۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۶)

☆ اے مردار خور مولویوں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ اندھیرے کے کیڑو (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ اے بدذات فرقہ مولویاں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵)

☆ اے بدذات (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۹)

☆ اے خبیث (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۹)

☆ بے ایمان اور اندھے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۶)

☆ جاہل سجادہ نشین (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲)

☆ اے پلید دجال (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰)

☆ اسلام کے عار مولویوں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۲)

☆ جنگل کے وحشی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۳)

☆ پلید دل (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۸)

☆ اے نابکار (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴)

☆ جھوٹ کا گوہ کھایا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۰، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴)

☆ بندرو ں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷)

☆ اے بدبخت مفتریو (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ باطل پرست (انجام آتھم صفحہ ۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۹)

☆ ایہاالمکذبون القالون (انجام آتھم صفحہ ۲۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴)

☆ اے شیخ احمقان (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ ایہاالشیخ الضال (انجام آتھم صفحہ ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱)

☆ دجال اکبر (انجام آتھم صفحہ ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۴۷)

☆ دجال فربہ (انجام آتھم صفحہ ۲۰۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۴)

☆ ذریت شیطان (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸)

☆ ذلت کے سیاہ داغ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷)

☆ سورو ں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳:)

☆ ذلت کے روسیاہی کے اندرغرق

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳)

☆ رئیس المعتدین (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ راس الغاوین (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱)

☆ رئیس المتصلفین (انجام آتھم صفحہ ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱)

☆ سگان قبیلہ (انجام آتھم صفحہ ۲۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۹)

☆ رئیس الدجالین (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰)

☆ سلطان المتکبرین (انجام آتھم صفحہ ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱)

☆ سفہاء (انجام آتھم صفحہ ۲۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۲)

☆ سڑے گلے مردہ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۲، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

☆ یا شیخ الضلالۃ (اعجاز احمدی صفحہ ۷۶، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۸)

☆ ہمشوجنین (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۹)

☆ اُلّو (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۴)

☆ اے غبی (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۲)

☆ انسانوں سے بدتر اور پلید (ایام الصلح صفحہ ۱۶۶، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۳)

☆ اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۹)

☆ شیخ الضلالۃ (اعجاز احمدی صفحہ ۸۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۸)

☆ عورتوں کے عار اعجاز احمدی صفحہ ۸۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۶)

☆ شیاطین نزول المسیح صفحہ ۱۱، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۹)

☆ ظالم طبع دافع البلاء صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۸)

☆ بھیڑیے اعجاز احمدی صفحہ ۳۹،، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۰)

☆ بچھو اعجاز احمدی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۸)

☆ جھوٹ بولنے کا سرغنہ نزول المسیح صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۳۸۷)

☆ جنگلوں کے غول (اعجاز احمدی صفحہ ۸۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۳)

☆ بے حیاء (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۸، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰)

☆ دُنیا کے کیڑے (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۳، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۱)

☆ بڑا خبیث (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۴)

☆ دُنیا کے کتے (استفتاء صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۸)

☆ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۳)

☆ دیوثوں (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۲۵)

☆ دجال کے ہمراہیو (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۹)

☆ سفیہوں کا نطفہ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵)

☆ پلید ملاؤں (ایام الصلح صفحہ ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۳)

☆ ذلیل (ایام الصلح صفحہ ۱۶۶، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۳)

☆ پلید جاہلوں (ایام الصلح صفحہ ۱۶۶، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۴)

☆ پلید تر (ایام الصلح صفحہ ۱۶۶، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۳)

☆ غدار زمانہ (اعجاز احمدی صفحہ ۷۷، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۹۰)

☆ فاسق آدمی (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵)

☆ کذاب (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۵)

☆ کرگس (اعجاز احمدی صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۵۵)

☆ کوڑ مغزی (نزول المسیح صفحہ ۲۶، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۴)

☆ گمراہ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۰)

☆ مردار (نزول المسیح صفحہ ۲۲۴، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۶۰۲)

☆ کینہ پرور (چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۱، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۶)

☆ ملعون (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۔۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵)

☆ کمینگی (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۲)

☆ کمینوں (الہدیٰ صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۲)

☆ لاف وگزاف کے بیٹے (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۹، روحانی خزاء جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۷)

☆ گرگ (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۲)

☆ مفسد (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵_۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵)

☆ مخبط الحواس (استفتاء صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۸)

☆ منحوس (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵)

☆ ہزار لعنت کا رسہ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۷)

☆ نجاست خور جانور (نزول المسیح صفحہ ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۶)

☆ نادان صحابی (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۵)

☆ ناپاک طبع (ایام الصلح صفحہ ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۳)

☆ نیم عیسائیو (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۶۹)

☆ ہوا و ہوس کا بیٹا (اعجاز احمدی صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۴)

☆ مغرور (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۱)

☆ ایک سے دس لعنتیں (مکتوبات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲_۳۴۱، جلد ۱ صفحہ ۳_۳۵۲)

☆ ۱، سے 1000 لعنت
(نور الحق صفحہ ۱۱۸ تا صفحہ ۱۲۲، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۸ تا صفحہ ۱۶۲)

☆ ان پر دس لاکھ جوتے اور اللہ کی لعنتیں
(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۰_۳۲۹)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے تمام مخالفین کو بلا تفریق اس قدر مغلظات سُنائی ہیں کہ ہم ان تمام مغلظات کو جمع نہیں کر پائے بلکہ صرف اس کے چند نمونے قارئین کے سامنے پیش کیے ہیں خود فیصلہ کر لیجیے کہ نبوت و رسالت اور حامل کلام الٰہی ہونے کا مدعی مرزا قادیانی کس قدر کذاب ہے خود غور کر لیں۔

مرزا قادیانی کی بیماریاں

اللہ تعالیٰ انسانوں میں اعلیٰ ترین اشخاص کو منصب نبوت عطا فرماتا ہے یہ حسن سیرت و صورت ہر اعتبار سے تمام انسانوں سے اعلیٰ ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ خدا تعالیٰ کا بہترین انتخاب ہوتے ہیں صحت وتندرستی میں بھی ان پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے وہ کسی خبیث مرض کا نشانہ نہیں بنتے وہ اگر کبھی کسی بیماری میں مبتلا ہو بھی جائیں تو یہ ایسی دائمی نہیں ہوتی کہ ان کے مخالفین کو مذاق اُڑانے کا موقع مل سکے۔

خود مرزا قادیانی کو بھی یہ تسلیم ہے کہ

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۲۹۷)

گو ان کو انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق یہ تسلیم ہے مگر دوسری طرف مرزا قادیانی پوری زندگی جسمانی دماغی بیماریوں میں مبتلا رہا تمام خبیث امراض مرزا قادیانی سے چمٹے ہوئے تھے نامردی سے مراق وغیرہ ہر قسم کے پیچیدہ امراض مرزا قادیانی کو لاحق تھے لہٰذا مرزا قادیانی کو بیماریوں کا ہسپتال کہہ لیں تو بجا اگر مرزا قادیانی کو بیماری نہیں خود بیمار کہیں تو بجا حالانکہ مرزا قادیانی کو خدا کی طرف سے بقول اس کے الہام ہوا کہ ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۷ ش ۱۲، مؤرخہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۴ء، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۸۰۶، اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۷۹)

ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۶۷)

مگر قارئین کرام! مرزا قادیانی کے خدا کے وعدہ کے باوجود (مرزا قادیانی کے بقول ہی صورت احوال کو ملاحظہ کرلیں لکھا ہے کہ

اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔ (سراج منیر صفحہ ۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۱۷)

قارئین! یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کو یہ بھی مسلم ہے کہ خبیث امراض غضب الٰہی کا اظہار بھی ہو سکتے ہیں لکھا کہ ایسے ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہو گیا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۶۷)

اب ہم مرزا قادیانی کی بیماریوں کی فہرست اختصار کے پیش نظر نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ دل و دماغ سخت کمزور

(ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۰-۴۷۱، تریاق القلوب صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳، نسیم دعوت صفحہ ۴-۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۴-۴۳۵)

۲۔ ذیابیطس

(تریاق القلوب صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳، سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۴۰)

۳۔ حالت مردمی کالعدم

(تریاق القلوب صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳)

۴۔ سر درد

(ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۰-۴۷۱، نسیم دعوت صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵)

۵۔ تشنج قلب

(تریاق القلوب صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳)

۶۔ دق

(تریاق القلوب صفحہ ۷۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲، حیات احمد نمبر ا جلد ۲ صفحہ ۷۹)

۷۔ سوسو دفعہ پیشاب

(ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵)

مرزا بشیر احمد کو بھی آخری عمر میں یہی عارضہ کثرت پیشاب کا تھا۔

(مکتوبات اصحاب احمد جلد ۲، صفحہ ۱۵)

۸۔ کثرت اسہال

(نسیم دعوت صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵)

۹۔ شدید دردسر جس کا آخری نتیجہ مرگی

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۶)

۱۰۔ دوران سر اور کمی خواب

(ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵)

۱۱۔ کثرت پیشاب اور کثرت دست

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۶، نسیم دعوت صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵)

۱۲۔ اسہال اور کثرت دست

(منظور الٰہی صفحہ ۳۴۹، ملفوظات جلد ا صفحہ ۵۶۵، سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۴۴)

۱۳۔ مراق

(تشحیذ الاذہان قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵، ریویو آف ریلیجنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰، ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۶۵، سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۸۲۲، منظور الٰہی صفحہ ۲۴۴)

حالانکہ انبیاء کرام مراق (جنون) سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی نبی نہیں تھا کذاب تھا۔

۱۴۔ مراق اور کثرت بول

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۔۴۲)

۱۵۔ قولنج زحیری

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶، سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

۱۶۔ حافظہ بہت خراب

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

۱۷۔ سرعت انزال

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰)

۱۸۔ دایاں بازو کمزور

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۹۸، جلد ۲ صفحہ ۴۰۷، جلد ۳ صفحہ ۵۴۶)

۱۹۔ تیس سال کی عمر میں بالوں کی سفیدی

(ذکر حبیب صفحہ ۳۰، سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۹۳)

۲۰۔ خارش

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۵۰، اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۷۹، سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

۲۱۔ کثرت پیشاب

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۴، جلد ۱ صفحہ ۴۹، جلد ۲ صفحہ ۳۹۲، جلد ۳ صفحہ ۴۰۷، حیات احمد صفحہ ۱۷۶)

۲۲۔ زبان بند ہو گئی

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۰)

۲۳۔ دست اور قے

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۱)

۲۴۔ دوران سر اور ہسٹیریا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۵)

۲۵۔ اتھو آنا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۵)

۲۶۔ کالی بلا نظر آنا اور باقاعدہ دورے پڑنا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۵)

۲۷۔ غشی طاری ہونا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا اور پٹھے کھنچ جانا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۵)

۲۸۔ سخت دورہ

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۲۵)

۲۹۔ دودھ ہضم نہ ہونا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۵)

۳۰۔ سل کی بیماری

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۴۹)

۳۱۔ دورے پڑنا

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۵۹، جلد ا صفحہ ۶۰)

۳۲۔ خون کی قے

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۸۷)

۳۳۔ نبض بند ہو جانا

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

۳۴۔ بیماری میں جسم پر کیچڑ ملنا

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

۳۵۔ زبان میں لکنت

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)

۳۶۔ ہسٹیریا اور مراق

(سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

۳۷۔ دوران سر کا دورہ

(خطوط امام بنام غلام صفحہ ۶، ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۷۶، مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۳۹، جلد ۳ صفحہ ۷۲۶، جلد ۳ صفحہ ۸۰۴، منظور الٰہی صفحہ ۳۴۸، حیات احمد صفحہ ۱۷۶)

۳۸۔ انگوٹھے پر نقرس کا درد (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۲)

۳۹۔ گھٹنے کے جوڑ کا درد

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۲)

۴۰۔ ٹخنے کے پاس پھوڑا

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳)

۴۱۔ بخار

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۴۶)

۴۲۔ قویٰ میں مردمی ضعف

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۶۰)

۴۳۔ سر پر چوٹ اور گہرا زخم

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۰۵_۶)

۴۴۔ سخت کھانسی

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۰۵_۶)

۴۵۔ آنکھوں میں مالی اوپیا

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۲۴)

۴۶۔ دل گھٹنے کا دورہ

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۳۷)

۴۷۔ پیچش

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۳۹)

۴۸۔ دستوں کی بیماری

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۴۶)

۴۹۔ پیشاب کی تکلیف

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۶۵)

۵۰۔ جلاب لیا ہوا تھا

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۶۷۳)

۵۱۔ پشت پر گرمی دانے

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۰۶)

۵۲۔ پھنسیاں نکلی

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۲۲، جلد ۳ صفحہ ۷۴۰)

۵۳۔ چکر آنا

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷۲۶)

۵۴۔ سر چکرانا (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۳)

۵۵۔ بال توڑ، عصبی تکلیف (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۴۰ے)

۵۶۔ لوگوں کا خیال کرنا کہ مرزا قادیانی ہماری طرف دیکھ رہا ہے مگر۔۔۔(بھینگا پن)
(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۹۔ ۲۶۸ے)

۵۷۔ احتلام ہو گیا (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۵۷ے)

۵۸۔ دانتوں کا کیڑہ (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۴۱۵)

۵۹۔ ایڑیوں کا پھٹ جانا (سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۴۱۵)

۶۰۔ عصبی کمزوری (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مئی ۱۹۲۷ء)

۶۱۔ مرض اعصابی (مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

۶۲۔ نامرد ہونے کا یقین (مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷)

۶۳۔ دائم المرض آدمی
(ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۰، حیات احمد صفحہ ۱۷۶)

۶۴۔ دماغی بے ہوشی (اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

۶۵۔ مسلوب القوئ (آئینہ احمدیت صفحہ ۱۸۶)

۶۶۔ ہاتھ پاؤں اور زبان بھاری، مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری
(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴)

۶۷۔ بدن سرد نبض کمزور طبیعت میں گھبراہٹ
(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۹، جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

مرزا بشیر الدین محمود کا اقرار ہے کہ مجھے بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔
(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱)

ہسٹریا کے متعلق ہم دو قادیانی اکابر کی عبارات نقل کر رہے ہیں غور کریں۔

☆ مرزا بشیر الدین محمود نے بیان کیا کہ

ہسٹریا کا بیمار جس کو اختناق الرحم کہتے ہیں چونکہ عام طور پر یہ مرض عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس کو رحم کی طرف منسوب کرتے ہیں ورنہ مردوں میں بھی یہ مرض ہوتا ہے، جن مردوں کو یہ مرض ہو ان کو مراقی کہتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰، ش ۸۴، مؤرخہ ۳۰، اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۶، خطبات محمود جلد ۸ صفحہ ۷۵)

☆ ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی نے لکھا ہے کہ

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ اس کو ہسٹیا مالیخولیا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیوں کہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دیتی ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۷۔۶)

قارئین! مرزا قادیانی کی بیماریوں میں ایک بیماری مراق کی ہے تو مرزا بشیر الدین محمود کے ارشاد کے مطابق مرزا قادیانی مراقی تھے تو ڈاکٹروں اور حکماء کے مطابق یہ مالیخولیاء کی ایک قسم ہوتی ہے اس مرض میں مبتلا لوگ اپنی بڑائی کے خیالات اپنے دل و دماغ میں بٹھا لیتے ہیں اور مرض کی شدت کی وجہ سے یہ اس درجہ کو بھی پہنچ جاتے ہیں کہ وہ ثبوت و رسالت و فرشتہ ہونے بلکہ خدا ہونے کا بھی دعویٰ کر دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

(اکسیر اعظم جلد ۱ صفحہ ۱۸۸)

☆ حکیم نور الدین بھیروی نے بھی مراقی مریض کے متعلق یہی کچھ بیان کیا ہے۔

(بیاضی نور الدین صفحہ ۲۱۲)

قارئین کرام! اختصار کے ساتھ ہم نے مرزا قادیانی کی بیماریوں کی فہرست پیش کی ہے ورنہ مرزا قادیانی کی بیماریوں کا احاطہ کرنا مشکل ہے آخر میں ہم مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ ان خطرناک بیماریوں کی بابت نقل کر رہے ہیں۔ فیصلہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ خطرناک اور موذی امراض خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں جس طرح کبھی وہ گناہ کی سزا دیتا ہے۔ ایسا ہی وہ کبھی گناہ کو بخش بھی دیتا ہے یعنی دونوں پہلوؤں پر اس کی قدرت نافذ ہے جیسا کہ مقتضائے مالکیت ہونا چاہیے اور اگر وہ ہمیشہ گناہ کی سزا دے تو پھر انسان کا کیا ٹھکانہ ہے۔ بلکہ اکثر وہ گناہ بخش دیتا ہے اور تنبیہ کی غرض سے کسی گناہ کی سزا بھی دیتا ہے کا غافل انسان متنبہ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو، جیسا کہ قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ۔ ترجمہ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے۔ پس تمہاری بداعمالی کے سبب سے ہے اور خدا بہت سے گناہ بخش دیتا ہے اور کسی گناہ کی سزا دیتا ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۵-۱۶، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳-۲۴، تفسیر حضرت مسیح موعود جلد ۴ صفحہ ۱۰۳)

☆ مرزا قادیانی نے دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ

دوسری قسم دُکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دُکھ ہوتا ہے، بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے۔ نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم۔ اور اس قسم کے دُکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیوں کہ دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں

لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بہت بڑی بھاری غلطی ہے اگر انسان اس دھوکے میں آ کر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دست کش ہو جائے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۸ ش ۱۱، مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۳، تفسیر حضرت مسیح موعود جلد ۴ صفحہ ۱۰۳)

مرزا بشیر احمد نے خباثت کی انتہا کر دی کہ مرزا قادیانی کی بیماریوں کا دفاع کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ پر ایسی بیماریوں کے حملے ثابت کرنے کی سعی خبیث کی ہے۔

(اخبار الفضل ربوہ ۳ جولائی ۱۹۵۹)

مرزا قادیانی کا بدترین اور عبرتناک انجام

مرزا قادیانی ساری زندگی بے شمار بیماریوں میں مبتلا رہا، بالآخر بدترین اور عبرتناک موت نے آلیا خود قادیانیوں کے بقول بھی خدا تعالیٰ پر کذب وافتراء باندھنے والا بری موت سے ہی دو چار ہوتا ہے۔ قادیانی اخبار الفضل قادیان میں مرقوم ہے کہ اور جو شخص کہے میں خدا کی طرف سے ہوں اواس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بُری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸، ش ۵۰ مؤرخہ ۲ مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۱)

مرزا قادیانی کی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شام کھانے کے بعد طبیعت زیادہ بگڑ گئی اس کے آگے مرزا بشیر احمد ایم اے کی زبانی ملاحظہ کر لیجئے کہ

حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے، اور میں بھی سو گئی، لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اُٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی، تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ، میں نے کہا

نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے، پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا، اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی، جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ (سیرت المہدی جلد اصفحہ ا۔۱۰)

مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے کہ

رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیوں کہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد سب سمجھے کہ وفات پا گئے اور یکدم سب پر ایک سناٹا چھا گیا مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی۔ (سیرت المہدی جلد اصفحہ ۹)

ڈاکٹر محمد حسین قادیانی نے لکھا ہے کہ

حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے۔ مجھے حکم بھیجا بنا کر بھیج دی گئی، مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً گیارہ بجے ایک اور دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوا،

نیند آنے سے آرام آ جائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے، مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا۔ جس سے نبض بالکل بند ہو گئی۔

(اخبار الحکم قادیان (ضمیمہ) ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

مرزا قادیانی کے سسر میر ناصر نواب نے لکھا کہ

حضرت صاحب (مرزا قادیانی) جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(حیات ناصر صفحہ ۱۴، طبع اول قادیان)

تھوڑی دیر بعد انگریز ڈاکٹر آیا مگر آتے ہی چلا گیا۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۷، ش ۱۸۔۱۹، مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

وصال سے دو گھنٹہ قبل حضور (مرزا قادیانی) بات نہ کر سکتے تھے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے کاغذ قلم دوات منگا کر حضور نے لکھا خشکی بہت ہے بات نہیں کی جاتی ایسے ہی کچھ اور الفاظ بھی تھے جو پڑھے نہ گئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵، ش ۲۷۴، مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء)

غالباً آٹھ یا ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر نے پوچھا کہ حضور کو خاص طور پر کیا تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر آپ جواب نہ دے سکتے اس لیے کاغذ قلم دوات منگوائی گئی اور آپ نے بائیں ہاتھ پر سہارا لے کر بستر سے کچھ اُٹھ کر لکھنا چاہا مگر بمشکل دو چار الفاظ لکھ سکے۔ پھر بوجہ ضعف کے کاغذ کے اوپر قلم گھسٹتا ہوا چلا گیا اور آپ پھر لیٹ گئے۔ یہ آخری تحریر جس میں غالباً زبان کی

تکلیف کا اظہار تھا اور کچھ حصہ پڑھا نہیں جاتا تھا۔۔۔نو بجے کے بعد حضرت صاحب کی حالت زیادہ نازک ہوگئی۔تھوڑی دیر کے بعد آپ کو غرغرہ شروع ہو گیا۔۔اس وقت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب لاہوری نے آپ کی چھاتی میں پستان کے پاس انجکشن یعنی دوائی کی پچکاری کی جس سے وہ جگہ کچھ ابھر آئی ،مگر کچھ افاقہ محسوس نہ ہوا۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۱۰)

چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں لاہور سے باہر ایک جگہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا اثنائے گفتگو میں میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے وہ بزرگ جھٹ بول اُٹھے کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ (مرزا بشیر الدین) محمود کا دشمن موت کے وقت خوش ہو موت کے وقت خواجہ کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا ہے ارشاد ہوا دیکھا تو نہیں مگر میں جو کہتا ہوں سچ ہے۔ میں نے آیہ شقفنا مالیس لك به علم کی طرف توجہ دلائی ،مگر بے سود مجھے بہت تعجب ہوا، بالکل ایسے ہی الفاظ (موت کے وقت منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا) مخالفین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق کہتے ہیں اور لاکھ تردید کرو نہیں مانتے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷ ،ش ۱۳،مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۹ء)

بالآخر مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منگل کے دن مر گیا خود مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔۔فوت ہوئے منگل کے دن۔

(سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۸)

حالانکہ مرزا قادیانی منگل کے دن کو منحوس جانتا تھا مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) دنوں میں سے منگل کے دن کو اچھا نہیں سمجھتے تھے ۔۔۔جب

مبارکہ بیگم پیدا ہونے لگی تو منگل کا دن تھا اس لیے حضرت صاحب نے دعا کی کہ خدا اسے منگل کے تکلیف دہ اثرات سے محفوظ رکھے۔ (سیرت المہدی جلد ا صفحہ ۸، جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

قارئین کرام! مرزا قادیانی خود اپنے دشمنوں کو خدائی عذاب کی موت کے طعنے دیتا تھا ہیضہ کی موت کو اسی میں شمار کرتا تھا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۰۶، تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۸)

اور قادیانی ترجمان نے بھی لکھا ہے کہ

محمد عاشق نائب صدر مجلس اضرار قصور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا قادیانی) کی شان میں بے حد بد زبانی کیا کرتا تھا۔ ۲۹ جولائی کو ہیضہ سے نہایت عبرتناک موت مر گیا قصور کے دوسرے اصرار کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴، ش ۳۰، مؤرخہ ۴، اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۲)

تو معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی خود بھی وبائی ہیضہ سے موت کی آغوش میں چلا گیا اور خدائی عذاب وقہر کا شکار ہوا اور اس کی موت نہایت بدترین اور عبرتناک تھی اور کیوں نہ ہوتی کہ خدا پر کذب وافتراء کرنے والے خدا کے قہر وغضب سے کیسے بچ سکتے ہیں خود مرزا قادیانی نے لکھا کہ

اے بدقسمت بدگمانو کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دست قہر سے بچ رہے، خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کئے جائیں گے کیوں کہ انہوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۱۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۱)

آج سے چھبیس برس پہلے خدائے عزوجل براہین احمدیہ میں فرما چکا ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰)

اسی طرح مرزا قادیانی فالج کی موت کو بھی خدائی قہر وعذاب بتلاتا تھا تو خود اس کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود بھی فالج میں مبتلا ہو کر واصل فی النار ہوا۔

(اخبار الفضل قادیان ۴، اگست ۱۹۶۵ء)

بلکہ مرزا بشیر الدین محمود نے ایک اشتہار بابت ۱۱، اپریل ۱۹۵۵ء میں اقرار کیا ہے کہ میں اس وقت بالکل بے کار ہوں۔۔۔تمام دوستوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے کیوں کہ اگر یہ زندگی طبی ہوتی ہے تو مجھے اسی زندگی سے موت بھلی معلوم ہوگی، سو میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دُنیا کے لیے بے کار ہے تو تُو مجھے اپنے پاس جگہ دے جہاں میں کام آسکوں۔

(بحوالہ ربوہ کا پوپ صفحہ ۶۵)

قادیانی لاہوری ٹولہ اہل اسلام کے لیے مارآستین

مرزا قادیانی کو ماننے والوں کے دو گروہ ہیں:

۱۔ ربوی گروہ: جو مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور مرزا کو نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں

۲۔ لاہوری گروہ: جو مرزا قادیانی کو مجدد گردانتے ہیں اور بظاہر مرزا قادیانی کے نبی نہ ہونے کا اقرار اور عقیدہ ختم نبوت پر اپنا ایمان بتلاتے ہیں۔

ان میں قادیانی لاہوری ٹولہ ربوی ٹولہ سے زیادہ خطرناک اور اہل اسلام کے لیے مار آستین ہے اس لیے کہ لاہوری ٹولہ عامۃ الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ہمارے عقائد اہل اسلام والے ہیں اور ہم عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں وغیرہ حالانکہ یہ ان کی دھوکہ دہی ہے۔ عامۃ الناس پر اثر ورسوخ بیان کرتے ہوئے قادیانی لاہوری ٹولہ کے بانی مولوی محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ

چنانچہ اس بناء (کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت تھا یا کہ نہیں) مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے دو گروہ ہو گئے، فریق اول یعنی اس فریق کا جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے اور آنحضرت صلعم کے بعد دروازہ نبوت کو کھلا مانتا ہے، ہیڈ کوارٹر قادیان رہا اور دوسرے فریق نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا فریق قادیان کی قیادت اس وقت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں ہے اور فریق لاہور کی مصنف کتاب ہذا کے ہاتھ میں ہے اور اب یہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے طور پر الگ الگ کام کر رہی ہیں اور گو بلحاظ تعداد کثرت فریق قادیان کو حاصل ہے لیکن اثر اور رسوخ کے لحاظ سے عام مسلمانوں میں فریق لاہور غالب ہے۔

(تحریک احمدیت صفحہ ۳۰)

قادیانیوں کے لاہوری ٹولے کا مقصود و مطلوب عامۃ الناس کو مرزا قادیانی کی تعلیم کے آگے جھکانا ہی ہے مگر ان کے دعوے سراسر دھوکہ دہی اور فراڈ پر مبنی ہوتے ہیں سب سے پہلے ہم ان کے بنیادی دعویٰ کی قلعی کھولنا چاہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مجدد مانتے ہیں حالانکہ لاہوری قادیانی ٹولے کے بانی مولوی محمد علی سمیت لاہوری ٹولے کے اکابر بھی مرزا قادیانی کو نبی مانتے رہے ہیں اس پر ہم ان کے لٹریچر سے حوالہ جات نقل کر رہے ہیں تاکہ کوئی شخص تذبذب میں نہ رہے۔

۱۔ قادیانیوں کے لاہوری ٹولے کے بانی مولوی محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ

ہمارے نبی ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا، ایسا نہیں آسکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت ﷺ کے نبوت ملی ہو۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

۲۔ اس مولوی محمد علی لاہوری نے آیت کریمہ من یطع اللہ و الرسول (النساء) کے متعلق بیان کیا کہ

مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے، مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیے مانگنے والا۔۔۔۔ ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ (مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے یہ تقریر مرزا قادیانی کی موت کے ایک مہینہ بعد لاہور میں جلسہ پیغام صلح میں کی تھی)

(اخبار الحکم قادیان جلد ۱۲، ش ۴۲، مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲، ش ۲۹، مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۴ء، رسالہ فرقان قادیان جلد ۱، ش ۵ بابت مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۳۔ مولانا کرم دین دبیر صاحب کے مقدمہ میں اسی مولوی محمد علی صاحب نے بطور گواہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء حلفاً بیان دیا تھا کہ

مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے، اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے نبی ہیں۔

(بحوالہ رسالہ الفرقان ربوہ مئی جون ۱۹۶۵ء، تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

۴۔ اس مقدمہ میں ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو مذکور محمد علی نے حلفاً بیان دیا کہ

مرزا صاحب دعویٰ نبوت اپنی تصانیف میں کرتے ہیں یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔

(مسلسل ورق صفحہ ۳۶۲، بحوالہ الفرقان ربوہ مئی جون ۱۹۶۵ء، تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

۵۔ اس مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے لکھا ہے کہ

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ جب ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اُٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جاوے، اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لیے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، جلد ۳ ش ۱۱ بابت نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۱۱)

۶۔ مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے اخبار پاؤنیر الہ آباد کے ایڈیٹر کو جواب دیا کہ

جس طرح اس نے ہندوستان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ ہندوستان کو اس وقت کسی اور نبی

کی ضرورت نہ تھی۔اسی طرح یہ بھی کسی اخبار میں شائع کرے کہ اس سے انیس سو سال پہلے ملک شام کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۶)

۷۔ مورن کرم دین دبیر صاحب کے مقدمہ کے دوران ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو مرزا قادیانی نے مولوی محمد علی لاہوری کے سامنے کورٹ میں اپنے مخصوص عقائد کی فہرست داخل کروائی اس میں صاف لکھا کہ

میں مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی موعود اور امام الزماں اور مجدد وقت اور ظلی طور پر رسول اور نبی اللہ ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۸۰)

یہ بیان کورٹ میں داخل کرنے والے مرزا قادیان کے وکیل مولوی محمد علی لاہوری قادیانی اور خواجہ کمال الدین تھے یہ بیان انگریزی میں تھا جس میں مرزا قادیانی کا صاف مدعی نبوت ورسالت ہونے کا ذکر موجود تھا۔

(مسلسل مقدمہ گورداسپور صفحہ ۱۹۲، بحوالہ الفرقان ربوہ مئی جون ۱۹۶۵ء)

۸۔ یہی مولوی محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ

جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر جما کر ڈالے گا وہ دیکھ لے گا کہ ہمیشہ سے یونہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں۔۔۔اس اخیر زمانہ کے لیے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا۔۔۔اپنے ایک نبی کو دُنیا کی اصلاح کے لیے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا سو ایسا ہی ہوا۔(مرزا قادیانی نبی بن کر آیا)

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۵، ش ۶، صفحہ ۲۱۴)

۹۔ ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دیا ہے اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کر لیں۔۔۔

بعینہ اس قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا (قادیانی) صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۴، ش ۱۲ صفحہ ۶_۴۶۵)

۱۰۔ انبیاء علیہم السلام شہرت پسند نہیں ہوتے۔۔۔اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دُنیا کی اصلاح کے لیے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے وہ (مرزا قادیانی) بھی شہرت پسند نہیں۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۵، ش ۴، صفحہ ۲_۱۳۱)

۱۱۔ یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطے مل سکتی ہو آنحضرت ﷺ کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیے مگر آپ کے متبعین کامل کے لیے۔۔۔ یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔۔۔آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی۔ البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نہیں آ سکتی۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۵، ش ۵ بابت مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۶)

اس رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کے ایڈیٹر مذکور مولوی محمد علی تھے اس کے معاون ایڈیٹر نے بھی مرزا قادیان کو زمرہ انبیاء میں شمار کیا ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۹، ش ۷، بابت جولائی ۱۹۱۰ء)

۱۲۔ جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔۔۔اس طرح مرزا صاحب (قادیانی) کے ساتھ نہیں کیا پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا۔ بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے

کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے، اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۷، ش ۲۹۴، اخبار الفضل قادیان جلد ۹، ش ۸۴، مؤرخہ ۲۷، اپریل ۱۹۲۲ء)

یہ لاہوری قادیانی ٹولے کے بانی مولوی محمد علی کی بارہ عدد عبارات ہیں ویسے تو معروف قادیانی اسمٰعیل نے ایک کتاب بنام میرا عقیدہ دربارہ نبوۃ مسیح موعود از تحریرات جناب مولوی محمد علی شائع کیا ہے جو ۸۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں بالدلائل یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچایا گیا ہے۔ وہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے۔ اب اس ٹولے کے دیگر اکابر کی بھی عبارات وعقائد ملاحظہ کرلیں:

۱۔ خواجہ کمال الدین قادیانی نے بٹالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول (مرزا قادیانی) آیا تم خواہ مانو یا نہ مانو۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء)

۲۔ خواجہ کمال الدین کا بیان کہ

وہ (مسیح موعود) (مرزا قادیانی) ایک نبی اللہ ہے اور مخبر صادق احمد مرسل صلوٰۃ اللہ علیہ کا خاتم النبیین ہونا چاہتا ہے کہ اس خلیل خدا احمد کے غلام انبیا، اور نبی اللہ ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۹، ش ۳۴، مؤرخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

۳۔ ہمیں اس کے غلام نبی ہند (مرزا قادیانی) کو بھی نبی انہی کمالات کے باعث ماننا پڑے گا اگر ہم احمد کے غلام کو نبی اس لیے تسلیم نہیں کرتے کہ اول میں بعض باتیں پائی جاتیں ہیں جنہیں ہمارا امام نقص ٹھہراتا ہے واقعہ یہی ہے کہ وہی باتیں بعینہٖ احمد مختار میں بھی موجود ہیں تو ہم جہاں غلام احمد کو چھوڑیں گے۔ ساتھ ہی اس کے سردار کو بھی جواب دیں گے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۹، ش ۳۴، مؤرخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۴۔ غرض حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کی صداقت جس چیز نے مجھے منوائی اور جس نے حق الیقین کے درجہ پر پہنچایا کہ وہ خدا کا رسول اور خدا کا مسیح تھا وہ یہی آپ کا ایثار تھا۔

(اخبار بدر قادیان ۱۴/۷ اپریل ۱۹۱۰ء)

۵۔ مولوی احسن امروہی قادیانی لاہوری نے لکھا ہے کہ

حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے مسیح موعود بنی اسحٰق سے ہوا تاہم یہ پیشن گوئی کذلك نجزی المحسنین کی بھی دونوں ولد سے پوری ہو اور اس طرح بنی اسماعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوئے جن کی اُمت کنتم خیر امة کا مصداق ہو اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی پیدا ہو جو ہو تو احمد کا غلام اور مع ھذا وہ نبی بھی ہو تا کہ وعدہ مندرجہ و جعلنا فی ذریته النبوة کا بھی اس سے پورا ہو جائے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

۶۔ ڈاکٹر محمد حسین لاہوری قادیانی کا بیان ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ وہ خدا کی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی غلبت الروم ناقل آج پوری ہوتی ہے دُنیا پر ثابت کرتی ہے کہ وہ کلام خدا کا کلام ہے جو اس کا لانے والا تھا، وہ اللہ کا سچا مرسل ہے، اللہ نے اپنی حجت پوری کر دی۔

(ضمیمہ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء)

۷۔ ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہوری نے لکھا ہے کہ

حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہوں گے۔ مگر ساتھ ہی اُمتی بھی ہوں گے۔ کیوں کہ اس طرح بسبب اُمتی ہونے کے ان کی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہو گی۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

۸۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کا عقیدہ کہ

یہ اس اللہ کا فضل ہے کہ ہم موٹی سمجھ کے انسانوں کے لیے اس نے ہر زمانہ میں انبیاء اولیاء صلحاء کے وجود کو پیدا کیا۔

(ضمیمہ اخبار پیغام صلح لاہور ۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

۹۔ نیر حامد شاہ قادیانی لاہوری کا اعلان

سمجھ لو اے عزیز وہاں سمجھ لو | نہ تعلیم مسیحاء کو بھلائیں
نبی ملہم مجدد وہ ہیں سب کچھ | زبان سے ہم بھی یونہی کہتے جائیں

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء)

۱۰۔ قادیانی محقق مولوی عمر الدین شملوی نے بیان کیا کہ

لا نبی بعدی کے معنے کرنے میں ہمارے مخالفوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ہر وعظ میں بار بار لا نبی بعدی کہہ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعویٰ نبوت کو کفر اور دجالیت قرار دیتے ہیں سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت بالکل علماء یہود کی طرح ہوگئی ہے۔۔۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے معنے یہ ہوئے کہ کوئی ایسا رسول نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت جدید ہو یا نبوت تشریعی کا مدعی ہو اور ایسا نبی ہو سکتا ہے، جو آنحضرت صلعم ہی کا غلام ہو

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۱۱۔ لاہوری قادیانی پیغام صلح سوسائٹی کا حلفیہ بیان واللہ علی مانقول شہید کے عنوان کے تحت شائع ہوا کہ

خدا کے واحد کو حاضر و ناظر جان کر ہم اعلان کرتے ہیں۔۔۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کے خادمین الاولین میں سے ہیں ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس (مرزا) ہم سے رخصت ہوا۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود، مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ

والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانے کی ہدایت کے لیے دُنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دُنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ا، ش ۲۰، مؤرخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

۱۴۔ ان قادیانی لاہوری گروہ کی سوسائٹی کا دوسرا حلفیہ بیان (بعض لوگوں نے) ایک غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اہلیت سے کم یا استحقاق کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی (مرزا) کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم وبیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ دُنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہوسکتی۔ (اخبار پیغام صلح لاہور جلد ا، ش ۴۳، مؤرخہ ۱۶، اکتوبر ۱۹۱۳ء)

قادیانیوں کے لاہوری ٹولے کے اکابر کی ان کثیر عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ یہ لوگ قادیانی بھی اپنے گرو مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے خلیفہ اول حکیم نورالدین بھیروی کے بعد مولوی محمد علی قادیانی لاہوری کی خلیفہ بننے کی خواہشات تھیں جو پوری نہ ہوسکیں بلکہ مرزا بشیرالدین محمود اپنی چالاکیوں کے زور پر مرزا قادیانی کا خلیفہ بن گیا تو مولوی محمد علی لاہوری کی امیدوں پر پانی پھر گیا تو اس نے اپنی الگ جماعت اپنے دیگر ساتھیوں ڈاکٹر بشارت احمد خواجہ کمال الدین وغیرہ کی ملی بھگت سے بنائی مگر

اس وقت بھی اس عقیدہ پر قائم رہے کہ مرزا قادیانی ظلی بروزی نبی ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری نے ایک النبوۃ فی الاسلام لکھی۔ جس میں آیت کریمہ خاتم النبیین کے ساتھ وہی تاویلات فاسدہ والا کھیل کھیلا جو مرزا بشیر الدین محمود مرزا بشیر احمد عبدالرحمٰن خادم قاضی نذیر لائلپوری وغیرہ ربوی گروہ والے کھیلتے تھے اس کتاب میں مولوی محمد علی لاہوری نے صاف لکھ دیا کہ۔

درحقیقت جو کچھ (مرزا قادیانی نے) فرمایا ہے، گو اس کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا تفسیر ہو مگر ماحصل سب کا ایک ہی ہے یعنی یہ کہ اول فرمایا کہ صاحب خاتم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا پھر فرمایا کہ صاحب خاتم ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کی مہر سے ایک ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لیے اُمتی ہونا لازم ہے۔ اب اُمتی ہونے کے معنی یہی ہیں کہ کامل اطاعت آنحضرت ﷺ کی کی جائے، اور اپنے آپ کو آنحضرت کی محبت میں فنا کر دیا جائے، تب آپ کے فیض سے ایک قسم کی نبوت بھی مل سکتی ہے، وہ نبوت کیا ہے۔۔۔ وہ ایک ظلی نبوت ہے۔۔۔ وہ قیامت تک باقی رہے گی۔

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۵۴)

اس طرح اس مولوی محمد علی لاہوری نے اپنے انگریزی رسالہ احمد مسیح موعود میں لکھا ہے کہ سلسلہ احمدیہ مانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مہر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا سوائے اس ایک کہ روحانی طور پر آپ ﷺ کا شاگرد ہے نبی مقدس کی پیروی کر کے ایک نبی بن سکتا ہے۔ (ترجمہ) (رسالہ احمد مسیح موعود)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸، ش ۲۵، مؤرخہ ۴، اکتوبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۷)

قادیانی محقق مولوی احسن امروہی نے بھی اختلاف کے بعد بھی لکھا کہ

غرض کہ ظلی اور جزوی نبی بعد خاتم النبیین کے ہزاروں ہوئے اور ہزاروں آئندہ کو بھی ہوں گے۔ (اظہار النصائح صفحہ ۲۶، طبع ۱۹۱۶ء لاہور)

یہی مذہب تو ہمارا بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ظلی احمد بھی ہیں جیسا کہ ظلی نبی۔ (اظہار النصائح صفحہ ۱۶)

منظور الٰہی قادیانی نے مرزا قادیانی کی ڈائری کلمات طیبات کے نام سے شائع کی تھی۔ جس کے ٹائیٹل پیج پر صاف لکھا ہے۔

پاک نبی کی پاک باتیں

(کلمات طیبات ٹائیٹل)

مولوی محمد علی لاہوری کی المنبوۃ فی الاسلام اور رسالہ مسیح موعود اور احسن امروہی کی عبارت میں یہ وہی لوگ ہیں۔ جو مرزا قادیانی ساری زندگی الاپتا رہا کہ نبی کریم ﷺ مہر ہیں، نبیوں کی یعنی جس کا جی چاہے اس مہر کا ٹھپہ لگالے اور نبی بن جائے اور وہ مہر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت میں فنا ہونے کا دعویٰ گویا مرزا قادیانی جیسا افیونی شرابی بھی محبت میں فنا تھا لہذا نبی بن گیا (نعوذ باللہ) ستیا ناس ہو اس منحوس گندی ذہنیت کا کہ ختم نبوت کے مبارک عقیدے کا تمسخر اُڑاتے ہیں اس طرح کی نام نہاد محبت خدا میں فنا ہو کر تو مرزا قادیانی نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا (نعوذ باللہ)

قارئین کرام! یہ ہے، قادیانیوں کے لاہوری ٹولے کے دعوے کہ ہم مرزا کو نبی نہیں مانتے کی حقیقت کہ یہ سوائے دھوکے اور فراڈ کے کچھ نہیں ہے۔ اصل میں یہ قادیانیت کی تبلیغ کا ہی مطلوب و مقصود ہے۔

جس طرح یہ دونوں گروہ (ربوی اور لاہوری) مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں اس طرح دونوں مرزا قادیانی کو مسیح موعود مہدی معہود بھی مانتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر یعقوب بیگ نے لکھا کہ ہم بھی حضرت اقدس مرزا غلام احمد سلام علیہ کو مسیح موعود مہدی معہود نامور من اللہ ملہم مجدد محدث امام زماں یقین کرتے ہیں اور آپ کو ظلی بروزی طور پر جزوی نبی بھی یقین کرتے ہیں۔ (المہدی ش ۱، صفحہ ۵۵)

ربوی گروہ کی طرح لاہوری ٹولے کی بھی مرزا قادیانی سے اندھی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مسیح ناصری کی وفات کی خبر اللہ تعالیٰ سے پانے کے بعد دی۔۔۔ بغرض محال اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ تمام آئمہ اسلام اور بزرگان سلف نے مسیح علیہ السلام کی حیات پر ہی اتفاق کیا ہے تو بھی ایک شخص (مرزا قادیانی) جب خدا سے اطلاع پا کر یہ اعلان کرے۔۔۔ کہ مسیح علیہ السلام وفات پا گئے ہیں تو ہمیں الہام الٰہی کے آگے سر جھکانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ ش ۵۸، مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء)

گویا لاہوری قادیانیوں کو چودہ صدیوں کے اکابرین اُمت کے نہ عقیدے سے کچھ غرض اور نہ قرآن وسنت کے واضح ارشادات سے تعلق ہے بلکہ مولوی محمد علی لاہوری کے نزدیک قرآن وسنت اور اکابرین اُمت کے برخلاف مرزا قادیانی کی بات برحق ہے۔ ایک طرف الہام کو ماننے کا اس قدر دعویٰ اور دوسری طرف براہین احمدیہ ان کے ہاں الہامی کتاب ہے۔ اس میں حیات ونزول مسیح کا دوٹوک لفظوں میں اقرار موجود ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۱۲ حصہ اول تا چہارم طبع لاہوری)

اس سے انحراف وہ فرار ہے آخر کیوں؟

اب لاہوری قادیانی ٹولے کا دوسرا دعویٰ کہ وہ غیر قادیانیوں کلمہ گوؤں کو مسلمان جانتے ہیں یہ بھی ان کا نرا فراڈ ہے۔ جس طرح مرزا کی نبوت سے انکار کا دعویٰ نرا جھوٹ پرمبنی ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے لکھا ہے کہ سلسلہ احمدیہ اسلام کے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے۔ جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھا۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۵، ش، صفحہ ۱۶۴)

یہ عبارت بالکل واضح ہے کہ عیسائی اور مسلمان یہودی کو کافر بلکہ اکثر تا قیامت مغضوب اور ملعون یقین رکھتے ہیں اس سے مرزا قادیانی کو نہ ماننے والوں کو یہودی قرار دینا کافر بلکہ

مغضوب علیہم کافر قرار دینا ہے۔اس مولوی محمد علی لاہوری کے نزدیک بھی مرزا قادیانی کے منکر اور کافر قرار دینے والے محمد علی لاہوری کے نزدیک بھی مرزا قادیانی کے منکر اور کافر قرار دینے والے کافر ہیں۔(رد تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۲۹)

اب یہ تو دوٹوک بات ہے کہ ہر مسلمان مرزا قادیانی کا منکر اور اسکو کافر و مرتد قرار دیتا ہے۔

قادیانی لاہوی محقق مولوی عمرالدین شملوی نے بھی مرزا قادیانی کی تکفیر کرنے والے اہل اسلام کو مغضوب اور خیال کہہ کر ان کو یہود و نصاریٰ سے جا ملایا۔

(اخبار ایپغام صلح لاہور جلد ۲۲،ش ۲۱،مؤرخہ ۷،اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۵)

ثابت ہو گیا کہ لاہوری قادیانیوں کا یہ دعویٰ بھی فراڈ اور دھوکہ دہی ہے اور بظاہر یہ دونوں گروپوں کا اختلاف مصلحت پر مبنی تھا کہ لاہوری ٹولے نے قادیانیت کی تبلیغ کو اپنے دعووں میں آسان سمجھا اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ

کاش قادیانی جماعت کی طرف سے بھی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اصل شان میں پیش کیا جاتا رہے، جیسا کہ میاں (مرزا بشیر الدین محمود احمد) صاحب خلافت سے پہلے ہوتا رہا تھا۔تو آج احمدیت دُنیا کے گوشہ گوشہ میں داخل ہو چکی ہوتی۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲،ش ۲۱،مؤرخہ ۷،اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۱)

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کے ہینڈ بل نمبر ۲۱، ۲۲،شمولہ التبلیغ صفحہ ۲ پر مولوی محمد علی لاہوری کا ایک خط درج ہے جس میں لکھا کہ

مجھے مولوی غلام محمد کے ماریشش جانے کی خوشی ہے لیکن آپ ان کو یہ سمجھاویں کہ وہاں یہ عقائد نہ پھیلائیں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) مجدد نہیں بلکہ نبی تھے اور اسی لیے (ان کے منکر) تمام مسلمانان عالم کافر ہیں یہاں ہندوستان میں ان دو عقیدوں سے سلسلہ (قادیانیہ) کو نقصان عظیم پہنچا ہے۔پس وہاں ان کو شروع ہی سے ملیامیٹ کرنا چاہیے۔

(بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۸۳۲)

مولوی محمد علی لاہوری کا ایک اور صاف اقرار ملاحظہ کرلیں کہ

جب ہم نے دیکھا کہ جس کام کو ہم کر رہے ہیں اس میں قادیان کا عقیدہ نبوت وتکفیر مسلم میں زبردست روک ہے تو ہم نے نہایت دردمندی اور اخلاص سے ان کے سرگروہ لوگوں سے اپیل کی کہ ان عقائد کی وجہ سے سلسلہ کو نقصان پہنچ رہا ہے، موجودہ مخالفت کی وجہ بھی عقائد ہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور ۴ مارچ ۱۹۳۵ء، خطبات محمد علی جلد ۱۰ صفحہ ۵۳)

معلوم ہوا کہ لاہوری قادیانی بھی مرزا قادیانی کے کفریات کو پھیلانے میں زیادہ تیزی سے کام کر رہے ہیں ابھی اسلام کو اپنے مبنی بر فراڈ دعووں سے دھوکہ دیتے ہیں۔

بلکہ مرزا قادیانی کے دعوے نبی ہونے کی دھوکہ دہی پر مبنی تاویلات فاسدہ کرنے کا بھی مولوی محمد علی لاہوری کو اقرار ہے کہ

قادیانی جماعت تو یہاں تک کہتی ہے کہ بارہ سال تک مامور کو اور مامور بھی (مرزا قادیانی) مسیح موعود جو حکم وعدل ہو لفظ نبی کے معنی سمجھ نہ آئے۔ نہ لفظ محدث کے معنی سمجھ آئے اور وہ غلط معنی کر کے مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا رہا تو اس کا ایک انگریزی خواں مرید (مولوی محمد علی لاہوری) اگر لفظ نبی کو غلط استعمال کرے تو کیا اندھیر آ گیا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۴ مارچ ۱۹۳۵ء، خطبات محمد علی جلد ۱۰ صفحہ ۵۴)

جب علمۃ الناس پر لاہوری قادیانیوں کی دھوکہ دہی کی قلعی کھل گئی، تو لوگ ان سے متنفر ہو کر دوبارہ دین اسلام کی آغوش میں آنے لگے اس کا اقرار خود مولوی محمد علی نے خود کہا ہے کہ

ہمارے بعض دوستوں کے دل میں بھی یہ وہم پیدا ہو گیا ہے کہ علیحدہ جماعت (لاہوری) کا قیام کوئی فرقہ بندی کا خیال ہے اور اس وہم کے زیر اثر وہ جماعت سے تقریباً علیحدہ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔۔۔ اپنے ان لوگوں پر افسوس آتا ہے۔ جو اپنے اس خیال کے ماتحت عملاً علیحدہ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔۔۔ جماعت احمدیہ کو اُمت کہا جا سکتا ہے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ ش ۳۲، مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء صفحہ ۲، خطبات محمد علی جلد ۹، صفحہ ۱۹۰)

قادیانی لاہوری ٹولے کا ترجمان پیغام صلح دوٹوک لفظوں میں اقرار کرتا ہے کہ ایک وقت تھا کہ سلسلہ (قادیانیہ) سب کو کھائے جارہا تھا۔ دُنیا کی نگاہیں بار بار اُٹھتی تھیں کہ حقیقی عامل یہ جماعت پیدا ہوئی ہے اور آج یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے لوگ بھی جن کے دل ادھر کھینچے ہوئے تھے وہ نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴، ش ۶۳، مورخہ ۳، اکتوبر ۱۹۳۶ء)

مولوی محمد علی کا ایک اور بیان ملاحظہ کرلیں کہ

ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہم احمدیت کو چند روز میں نیست و نابود کردیں گے ان کی اسی خام خیالی پر مجھے افسوس ہے لیکن اس سے زیادہ افسوس اپنے بعض ان لوگوں پر ہے جن کے دل کمزور ہو گئے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴، ش ۷ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء، خطبات محمد علی جلد ۱ صفحہ ۱۹۶)

قادیانی ترجمان الفضل قادیان نے لاہوری ٹولے کو مخاطب کرکے کہا کہ

خواجہ کمال الدین صاحب کے فرزند اور ان کے رفقاء کار نے احمدیت سے ارتداد کا اعلان کردیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء)

معلوم ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود اور مولوی محمد علی لاہوری کا اختلاف اصلاً ایک ڈھونگ تھا اس کی ایک اور دلیل لگے ہاتھوں ملاحظہ کرلیں کہ قادیانیوں کے دونوں گروہ لاہوری اور قادیانی کے مشترکہ جلسہ منعقدہ راولپنڈی مورخہ ۲۲، ۲۳، اپریل ۱۹۲۴ء میں مدثر شاہ قادیانی نے مجمع میں لاہوری ٹولے کی وہ تحریریں پڑھیں جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸، ش ۴، مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء صفحہ ۴)

مولوی محمد علی لاہوری کی علیحدگی کو تو قادیانی ٹولے نے اس کی بد دیانتی اور خیانت کی وجہ سے بیان کیا ہے کہ

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب یہاں (قادیان) سے جاتے وقت کئی ہزار کی لاگت کا ترجمہ قرآن اور صدہا روپے کا کتب خانہ بالکل تار والے گئے اور باوجود ادھر کے واجبی مطالبات کے بالکل چپ لگا بیٹھے۔ ان کے ساتھ ہی ساڑھے تین پونے چار سو روپے کا نیا ٹائپ رائٹر بھی انہوں نے تا حال ناجائز طور پر اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ جس کی عدم موجودگی سے سلسلہ عالیہ کے بعض ضروری کاموں کا حرج ہوتا تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ش ۴، مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (حکیم نورالدین بھیروی) نے تادم وفات جناب مولوی محمد علی کو ترجمۃ القرآن لکھوایا اور مولوی صاحب بحیثیت ملازم صدر انجمن مبلغ دوصد روپے ماہوار خزانہ انجمن سے بطور تنخواہ وصول کر کے اس کا انگیزی ترجمہ کرتے رہے، مگر جونہی حضرت نورالدین اعظم نے وفات پائی جناب مولوی صاحب ایبٹ آباد میں تکمیل ترجمہ کے بہانے پر صدر انجمن احمدیہ (قادیان) کے خزانہ سے ایک ہزار روپیہ پیشگی وصول کیا ہزاروں روپے کی قیمتی کتب قومی لائبریری سے لیں اور صدر انجمن کا ٹائپ رائٹر ساتھ لے کر لاہور پہنچ کر وہاں اعلان کر دیا کہ یہ سب کچھ میرا ہے اور پھر حضرت نورالدین اعظم کے ترجمۃ القرآن میں تصرف کر کے احمدیت کے مخصوص مسائل نکال دیئے اور بد دیانتی اور خیانت پر مہر کر دی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸، ش ۱۳۹، مورخہ ۲ جون ۱۹۳۱ء)

قارئین کرام مولوی محمد علی لاہوری قادیانی کے ترجمہ وتفسیر کو قرآن پاک کا ترجمہ وتفسیر کہنا غلط ہے ایک تو یہ کہ اس میں قادیانیت کے عقائد کا پورا رنگ بھرا ہے۔ اس لیے عامۃ الناس کو ورغلانے کے لیے ان کا ایک بڑا ہتھیار ہے۔ دوسرا یہ تفسیر نہیں سراپا تحریف ہے۔ خود قادیانیوں

کو مولوی محمد علی کے ترجمہ اور تفسیر پر اعتراض ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق غلط تفسیر کی بابت لکھا ہے کہ

حضرت مریم کی والدہ کی اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم کو باوجود ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کرنے کے ان کا یہ منشا نہ تھا کہ وہ کنواری رہے گی۔ بلکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ جوان ہو کر بیاہی جائے گی اور صاحب اولاد ہو گی اس لیے انہوں نے نہ صرف مریم کے لیے دعا کی بلکہ مریم کی اولاد کے لیے بھی کی رہبانیت یا ترک دُنیا ہونے کا طریق عیسائیوں کی ایجاد ہے۔

(بیان القرآن جلد ا صفحہ ۲۰۰)

بعض مفسرین نے اس مصیبت کو یوں ٹالنا چاہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ یوسف کی پہلی بی بی کی اولاد تھی اور حضرت مریم ان کی دوسری بی بی تھیں مگر ایک طرف تعلق زوجیت کا حضرت مریم اور یوسف میں موجود ہونا خود انجیل سے ظاہر ہے دوسرے طرف ماں کے ساتھ بھائیوں کا آنا صاف بتاتا ہے کہ یہ اس ماں کی اولاد تھے سوتیلے بھائی ہوتے تو مریم سے ان کا کیا تعلق تھا تیسرے کہیں بھی سوتیلے بھائی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا جب لفظ بھائی مطلقاً استعمال کیا جائے گا تو اس سے مراد حقیقی بھائی لیا جائے گا۔

پس یہ انجیلی شہادت صاف بتاتی ہے کہ حضرت مریم کا تعلق زوجیت تو یوسف کے ساتھ ضرور ہوا اور اس تعلق سے اولاد بھی پیدا ہوئی اور اگر ایک طرف یم یمسسنی بشر اس وقت سے بعد میں شر سے مانع نہیں تو دوسری طرف تاریخی ثبوت کھلا کھلا موجود ہے کہ واقعی میں بیوی کے تعلقات حضرت مریم اور آپ کے شوہر کے رہے۔

(بیان القرآن مصنفہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری جلد ا صفحہ ۲۱۳)

--- یہ ہے مولوی محمد علی صاحب کی قرآن دانی اور تفسیر القرآن جس پر وہ پھولے نہیں سماتے اور اسے اپنا کارنامہ قرار دے کر اپنے عقائد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا

قادیان) کی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱، ش ۱۴۱، مؤرخہ ۱۰، اپریل ۱۹۳۴ء)

یہ قادیانی ترجمان لکھتا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے، **فما کان جواب قومه الا ان قالوا اقتلوه او حرقوه فانجاه من النار ان فی ذلک لایت لقوم یومنون۔**

اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ اصلوۃ واسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جب مخالفین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھا۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ہی ڈالنا قرار دیا ہے، حتی کہ اس ذکر میں فرمایا کہ اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے تو خدا تعالیٰ مجھے بھی آگ کے اثر سے بچالے گا، لیکن مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے اس اعتقاد اس تحدی اور اس تصریح کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کیا ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ ش ۱۲۹، مؤرخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء)

قارئین کرام! مولوی محمد علی مذکور نے اپنی تفسیر میں اس طریقہ سے سمویا قادیانیت' کہ کسی کو تعرض نہ ہو اور بات دل نشین ہو جائے، مثلاً تمہید میں مرزا قادیانی سے فیضان کا اعتراف کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے مجدد اسلام ہونے کا اعلان کیا بیان القرآن جلد ا صفحہ ت۔

سورۃ آل عمران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات موجود ہیں مرزا قادیانی نے انکار کی حد تک تاویل کی ہے اور مولوی محمد علی مذکور نے بھی مرزا کی پوری ترجمانی کی ہے بیان القرآن جلد ا صفحہ ۲۱۷، مرزا قادیانی نے شق القمر کو چاند گرہن تجویز کر کے معجزہ کی حیثیت تقریباً غائب کر دی اور مولوی محمد علی نے بھی اس پہلو کو ہی ترجیح اور زور دیا ہے۔

(بیان القرآن جلد ۳، صفحہ ۱۳۲۲)

بیان القرآن اور اپنے انگریزی ترجمہ قرآن مجید میں مولوی محمد علی نے جگہ جگہ مرازا قادیانی کے فیضان اور اس کے مسیح موعود ہونے کا ذکر کیا ہے اور اس طرح اپنی مرزا قادیانی سے بیعت واردات کا حق اور کیا ہے، بہت مواقع پر مذکور تفسیر میں تحریف معنوی کی گئی ہے۔ ہم قادیانیوں کی لاہوری جماعت میں شامل بالعموم تمام لوگوں بالخصوص نوجوان طبقہ سے ضرور کہنا چاہے ہیں کہ آپ کی جماعت کے دعوے کس قدر جھوٹ پر مبنی ہیں ہم نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے ہیں پھر مولوی محمد علی جو کہ آپ کی جماعت کے بانی ہیں نے اپنی سابقہ تحریروں میں مرزا قادیانی کو نبی ماننے کا اقرار کیا ہے کہ

اگر آپ جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق کوئی فتویٰ دینا چاہتے ہیں تو جماعت کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان عقائد کی بناء پر جو فتویٰ دینا چاہیں دیں اگر ذاتی طور پر مجھ پر فتویٰ کا سوال ہے تو ایسا کفر کا فتویٰ جس کو تیس سال قبل کی تحریروں سے سہارا دیئے کی ضرورت ہو شاید ہی مفید ثابت ہو۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴، ش ۸، مؤرخہ ۳ فروری ۱۹۳۶ء)

اس عبارت میں صاف اقرار موجود ہے کہ تیس سال کی قبل کی تحریروں میں مولوی محمد علی نے دوٹوک لفظوں میں مرزا قادیانی کو نبی مانا تھا اس میں بات واضح ہے پھر لاہوری ٹولے کا یہ اقرار بھی ریکارڈ میں موجود ہے کہ

یہ تو احمدی اور غیر احمدی کا سوال ہے اب لیجئے۔ قادیانی احمدی ایسے احمدی کو جو ان کی جماعت سے نکل کے لاہوری جماعت میں شامل ہو جائے، مرتد کہتے ہیں حالانکہ اصطلاحی لحاظ سے مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام چھوڑ دے جب ایک ایسی جماعت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود کو بروزی اور ظلی نبی بھی مانتی ہے۔ قادیانی احمدیوں کا یہ سلوک ہے تو ان کا سلوک غیر احمدیوں۔۔۔ کے ساتھ تو کہیں بدتر ہوگا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴، ش ۴۹، مؤرخہ ۳، اگست ۱۹۳۶ء)

اس عبارت نے بھی فیصلہ کر دیا کہ لاہوری قادیانی مرزا قادیانی کو ظلی نبی مانتے ہیں صرف مجدد نہیں قارئین کرام معلوم ہوا کہ ربوی اور لاہوری قادیانیوں میں عقیدہ کا کوئی فرق نہیں ہے پھر مرزا قادیانی کو مجدد ماننے والے تو دور اس کو تو مسلمان ماننے والے اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والے بھی کافر ہیں تو مجدد تو عظیم الشان درجہ ہے تو اس کو مجدد ماننے والے کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ لاہوری ٹولے کی منافقت کھل کر سامنے آ گئی ہے ان کی منافقت کی وجہ سے ان پر خدائی مار پڑی کہ یہ اہل اسلام اور خود قادیانیوں میں ذلیل و رسوا ہو گئے۔ خود مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا بشیر الدین محمود کی طرف سے ملنے والے القابات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ

خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں (لاہوری قادیانیوں کو) دوزخ کی چلتی پھرتی آگ، دُنیا کی بدترین قوم اور سنڈا س پر پڑے ہوئی چھلکے کیا یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر ہی سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۳۳، مورخہ ۳ جون ۱۹۳۴ء، خطبات محمد علی جلد ۹ صفحہ ۲۰۰)

اس طرح لاہوری قادیانی ترجمان پیغام صلح لاہور نے قادیانیوں کی اپنے لاہوریوں قادیانیوں کے متعلق بدزبانی مغلظات کو کچھ حد تک جمع کیا ہے اور وہ صرف قادیانی اخبار فاروق قادیان ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء کے شمارہ سے، جس میں ہر طرح کے گھٹیا الفاظ و حرکت سے ان لاہوریوں کو یاد کیا ہے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء)

اس بدزبانی میں یہ لاہوری ٹولہ بھی پیچھے نہیں رہا قادیانی ترجمان الفضل میں مرقوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) کا خطبہ جمعہ ۱۹، اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(خطبات محمد علی جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۹ تا صفحہ ۲۶۹)

ہمارے سامنے ہے، یہ خطبہ بھی حسب معمول جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف الزامات اور گالیوں سے پُر ہے۔ جناب مولوی صاحب کی گالیوں کی شکایت کہاں تک کی جائے، ان کا جوش غیظی و غضب ٹھنڈا ہونے میں ہی نہیں آتا۔ ہم ان کی گالیاں سنتے سنتے تھک گئے ہیں مگر وہ گالیاں دیتے دیتے نہیں تھکتے ہر خطبہ گزشتہ خطبہ سے زیادہ تلخ اور طعن آمیز ہوتا ہے بدگوئی اور بدزبانی اب جناب مولوی صاحب کی عادت ثانیہ بن چکی ہے کوئی بات طعن و تشنیع اور گالی گلوچ کی آمیزش کے سوا کر ہی نہیں سکتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳۳، ش ۲۷۳، مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۵ء)

لاہوری گروہ کے ذمہ دار کمال الدین کے مرنے پر مرزا محمود کا رویہ خود مولوی محمد علی نے بیان کیا ہے کہ جب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی وفات کا تار قادیان پہنچا تو انہوں (مرزا محمود خلیفہ قادیان) نے ہاتھ اٹھا کر دعا تک نہ کی چلیے نماز جنازہ نہ سہی دعائے مغفرت ہی کر لیتے۔ بلکہ اس کی بجائے بہت ہی تکلیف دہ کلمات مرحوم کے متعلق کہے اور یہ نہ سوچا کہ خواجہ صاحب نے ہندوستان اور یورپ کے اندر کس قدر بلند اور قیمتی کام کیا ہے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷، ش ۳۳، مورخہ ۸ جون ۱۹۳۹ء، خطبات محمد علی جلد ۱۴، صفحہ ۱۳۳)

قارئین کرام! یہ تھا قادیانیت کے اہم ستون لاہوری ٹولے کا مختصر تعارف مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ان تمام فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے، آمین

مرزا قادیانی کی کتب کی فہرست باعتبار سن تحریر

نمبر شمار	سن تحریر	نام کتاب
۱۔	۱۸۷۹ء	پرانی تحریریں
۲۔	۱۸۸۰ء	براہین احمدیہ حصہ اول
۳۔	۱۸۸۰ء	براہین احمدیہ حصہ دوم
۴۔	۱۸۸۲ء	براہین احمدیہ حصہ سوم
۵۔	۱۸۸۴ء	براہین احمدیہ حصہ چہارم
۶۔	۱۸۸۶ء مارچ	سرمہ چشم آریہ
۷۔	۱۸۸۷ء	شحنۂ حق
۸۔	۱۸۸۸ء یکم دسمبر	سبز اشتہار
۹۔	۱۸۹۰ء	فتح اسلام
۱۰۔	۱۸۹۰ء	توضیح مرام
۱۱۔	۱۸۹۱ء	ازالہ اوہام
۱۲۔	۱۸۹۱ء جولائی	الحق مباحثہ لدھیانہ
۱۳۔	۱۸۹۱ء اکتوبر	الحق مباحثہ دہلی
۱۴۔	۱۸۹۱ء دسمبر	آسمانی فیصلہ
۱۵۔	۱۸۹۲ء فروری	نشان آسمانی
۱۶۔	۱۸۹۲ء	آئینہ کمالات اُردو حصہ
۱۷۔	۳۰ مارچ ۱۸۹۳ء	کرامات الصادقین
۱۸۔	۳۰ مارچ ۱۸۹۳ء	کرمات الصادقین
۱۸۔	اپریل ۱۸۹۳	برکات الدعاء
۱۹۔	مئی تا جون ۱۸۹۳ء	جنگ مقدس
۲۰۔	مئی ۱۸۹۳ء	حجۃ

۲۱۔	مئی ۱۸۹۳ء	سچائی کا اظہار
۲۲۔	جولائی ۱۸۹۳ء	تحفہ بغداد
۲۳۔	اگست ۱۸۹۳ء	شہادۃ القرآن
۲۴۔	نومبر ۱۸۹۳ء	حمامۃ البشریٰ
۲۵۔	فروری ۱۸۹۴ء	نور الحق حصہ اول
۲۶۔	مئی ۱۸۹۴ء	نور الحق حصہ دوم
۲۷۔	جون ۱۸۹۴ء	اتمام الحجہ
۲۸۔	جولائی ۱۸۹۴ء	سر الخلافہ
۲۹۔	ستمبر ۱۸۹۴ء	انوار الاسلام
۳۰۔	۲۰ مئی ۱۸۹۵ء	ضیاء الحق
۳۱۔	۱۵ جون ۱۸۹۵ء	نور القرآن حصہ اول دوم
۳۲۔	۱۸۹۵ء	منن الرحمٰن
۳۳۔	نومبر ۱۸۹۵ء	ست بچن
۳۴۔	۱۸۹۵ء	آریہ دھرم
۳۵۔	یکم جنوری ۱۸۹۶ء	سلامی اصول کی فلاسفی
۳۶۔	۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء	انجام آتھم
۳۷۔	مئی ۱۸۹۷ء	سراج منیر
۳۸۔	مئی ۱۸۹۷ء	رسالہ استفتاء عربی
۳۹۔	۵۲ مئی ۱۸۹۷ء	تحفہ قیصریہ
۴۰۔	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	حجۃ اللہ
۴۱۔	جون ۱۸۹۷ء	محمود کی آمین
۴۲۔	۲۲ جون ۱۸۹۷ء	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
۴۳۔	۲۰ جون ۱۸۹۷ء	جلسہ احباب
۴۴۔	۴۲ جنوری ۱۸۹۸ء	کتاب البریہ

۴۵	اپریل ۱۸۹۸ء	البلاغ یا فریاد
۴۶۔	۶ ستمبر ۱۸۹۸ء	ضرورت الامام
۴۷۔	۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء	نجم الہدیٰ
۴۸۔	نومبر ۱۸۹۸ء	راز حقیقت
۴۹۔	۲۷ نومبر ۱۸۹۸ء	کشف الغطاء
۵۰	جنوری ۱۸۹۹ء	ایام الصلح
۵۱۔	۲۱ فروری ۱۸۹۹ء	حقیقۃ
۵۲۔	اپریل ۱۸۹۹ء	مسیح ہندوستان میں
۵۳۔	۲۴، اگست ۱۸۹۹ء	ستارہ قیصریہ
۵۴۔	ستمبر ۱۸۹۹ء	تریاق القلوب
۵۵۔	۱۹۰۰ء	تحفہ غزنویہ
۵۶۔	۲ فروری ۱۹۰۰ء	روئداد جلسہ دعا
۵۷۔	۱۱، اپریل ۱۹۰۰ء	خطبہ الہامیہ
۵۸۔	۱۹۰۰ء	لجۃ النور
۵۹۔	۲۲ مئی ۱۹۰۰ء	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
۶۰۔	۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء	تحفہ گولڑویہ
۶۱۔	۱۹۰۰ء	اربعین
۶۲۔	۲۳ فروری ۱۹۰۱ء	اعجاز المسیح
۶۳۔	۵ نومبر ۱۹۰۱ء	ایک غلطی کا ازالہ
۶۴۔	اپریل ۱۹۰۲ء	دافع البلاء
۶۵۔	مئی جون ۱۹۰۲ء	الہدیٰ و التبصرۃ لمن یری
۶۶۔	جولائی اگست ۱۹۰۲ء	نزول المسیح
۶۷۔	۵، اکتوبر ۱۹۰۲ء	کشتی نوح
۶۸۔	۶، اکتوبر ۱۹۰۲ء	تحفۃ الندوہ

۶۹۔	۱۵نومبر۱۹۰۲ء	اعجاز احمدی
۷۰۔	۲۷نومبر۱۹۰۲ء	ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی
۷۱۔	۱۴جنوری ۱۹۰۳ء	مواہب الرحمٰن
۷۲۔	۲۸فروری ۱۹۰۳ء	نسیم دعوت
۷۳۔	۸مارچ ۱۹۰۳ء	سناتن دھرم
۷۴۔	۱۶،اکتوبر ۱۹۰۳ء	تذکرۃ الشہادتین
۷۵۔	دسمبر ۱۹۰۳ء	سیرۃ الابدال
۷۶۔	ستمبر ۱۹۰۴ء	لیکچر لاہور
۷۷۔	۳۱،اکتوبر ۱۹۰۴ء	لیکچر سیالکوٹ
۷۸۔	فروری ۱۹۰۵ء	براہین احمدیہ حصہ پنجم
۷۹۔	فروری ۱۹۰۵ء	حقیقۃ الوحی
۸۰۔	نومبر ۱۹۰۵ء	لیکچر لدھیانہ
۸۱۔	۲۰دسمبر ۱۹۰۵ء	الوصیت
۸۲۔	دسمبر ۱۹۰۵ء	احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے
۸۳۔	۹مارچ ۱۹۰۶ء	چشمہ مسیحی
۸۴۔	مارچ ۱۹۰۶ء	تجلیات الکبیر
۸۵۔	۲۰فروری ۱۹۰۷ء	قادیان کے آریہ اور ہم
۸۶۔	۱۵مئی ۱۹۰۸ء	چشمۂ معرفت
۸۷۔	۲۴مئی ۱۹۰۸ء	پیغام صلح

ماخذ ومرجع

۱۔ قرآن پاک — ۱۸ تخریج احیاء العلوم الدین للعراقی
۲ جامع ترمذی — ۱۹ تاریخ ابن معین
۳ سنن ابوداؤد — ۲۰ احوال الرجال
۴ مسند امام احمد — ۲۱ کتاب المجروحین

۵ سنن ابن ماجہ
۶ مستدرک للحاکم
۷ سنن دار قطنی
۸ الفتن نعیم بن حماد
۹ الحاوی للفتاوی
۱۰ تاریخ کبیر للبخاری
۱۱ میزان الاعتدال
۱۲ تہذیب التہذیب
۱۳ لسان المیزان
۱۴ طبقات المدلسین
۱۵ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی
۱۶ کتاب الضعفاء والکبیر للعقیلی
۱۷ کتاب العلل للترمذی
۲۲ کلمہ فضل رحمانی
۲۳ عقیدہ ختم النبوۃ
۲۴ چودھویں صدی کا مسیح
۲۵ سودائے مرزا
۲۶ نوشتہ غیب
۲۷ تاریخ رؤسائے پنجاب
۲۸ ویوز آف دی گلوبس
۲۹ حدائق النجوم
۳۰ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۲۷
۳۱ اکسیر اعظم
۳۲ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب

۳۳ براہین احمدیہ
۳۴ آئینہ کمالات اسلام
۳۵ کتاب البریہ
۳۶ اربعین
۳۷ حقیقۃ الوحی
۳۸ تجلیات الٰہیہ
۳۹ لیکچر لدھیانہ
۴۰ استفتاء
۴۱ دافع البلاء
۴۲ انجام آتھم
۴۳ کشتی نوح
۴۴ توضیح مرام
۵۱ نور القرآن
۵۲ نسیم دعوت
۵۳ ست بچن
۵۴ چشمہ مسیحی
۵۵ ضرورۃ الامام
۵۶ راز حقیقت
۵۷ اعجاز احمدی
۵۸ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
۵۹ مسیح ہندوستان میں
۶۰ نور الحق
۶۱ کشف الغطاء
۶۲ اتمام الحجہ

۴۵	ازالہ اوہام	٦٣	تحفۃ الندوہ
۴٦	تریاق القلوب	٦۴	ایام الصلح
۴۷	نزول المسیح	٦۵	ایک غلطی کا ازالہ
۴۸	چشمۂ معرفت	٦٦	تحفہ گولڑویہ
۴۹	خطبہ الہامیہ	٦۷	اعجاز المسیح
۵۰	تذکرۃ الشہادتین	٦۸	لجۃ النور
٦۹	انوار الاسلام	۸۹	لیکچر لاہور
۷۰	تحفہ قیصریہ	۹۰	معیار المذاہب
۷۱	ستارہ قیصریہ	۹۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
۷۲	آریہ دھرم	۹۲	قادیان کے آریہ اور ہم
۷۳	حجۃ اللہ	۹۳	ضیاء الحق
۷۴	سراج منیر	۹۴	الہدیٰ
۷۵	البلاغ	۹۵	تذکرہ
۷٦	الوصیت	۹٦	مجموعہ اشتہارات
۷۷	نشان آسمانی	۹۷	مکتوبات احمد
۷۸	حمامۃ البشریٰ	۹۸	مکاشفات بابو منظور الٰہی
۷۹	فتح اسلام	۹۹	البشریٰ بابو منظور الٰہی
۸۰	لیکچر سیالکوٹ	۱۰۰	ملفوظات
۸۱	نجم الہدیٰ	۱۰۱	ملفوظات احمدیہ لاہوری
۸۲	ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی	۱۰۲	تبلیغ رسالت میر قاسم علی قادیانی
۸۳	آسمانی فیصلہ	۱۰۳	درثمین
۸۴	حقیقۃ المہدی	۱۰۴	درثمین فارسی
۸۵	مواہب الرحمٰن	۱۰۵	تفسیر مسیح موعود
۸٦	سرمہ چشم آریہ	۱۰٦	خطوط امام بنام غلام از ڈاکٹر محمد حسین قریشی
۸۷	شحنہ حق	۱۰۷	انمول موتی
۸۸	پیغام صلح		

حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اول مرزا قادیانی کی کتب

۱۰۸	حقائق الفرقان	۱۱۱	مرقات الیقین
۱۰۹	خطبات نور	۱۱۲	نورالدین
۱۱۰	بیاض نورالدین		

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ و ابن مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب

۱۱۳	انوار العلوم	۱۲۶	خطابات شوریٰ
۱۱۴	خطبات محمود	۱۲۷	قول الحق
۱۱۵	تفسیر کبیر	۱۲۸	حقیقۃ الرؤیا
۱۱۶	تفسیر صغیر	۱۲۹	آئینہ صداقت
۱۱۷	سیرت مسیح موعود	۱۳۰	دعوۃ الامیر
۱۱۸	منہاج الطالبین	۱۳۱	تحفہ شہزادہ ویلیز
۱۱۹	حقیقۃ النبوۃ	۱۳۲	کلام محمود
۱۲۰	ملائکۃ اللہ	۱۳۳	صادقوں کی روشنی
۱۲۱	تقدیر الٰہی	۱۳۴	مشعل راہ
۱۲۲	القول الفصل	۱۳۵	تحفۃ الملوک
۱۲۳	انوار خلافت	۱۳۶	تحفہ لارڈ اِرون
۱۲۴	ذکر الٰہی	۱۳۷	حقیقۃ الامر
۱۲۵	حقیقی اسلام	۱۳۸	رؤیا و کشوف سیدنا محمود

مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی کی کتب

۱۳۹	سیرت المہدی	۱۴۲	کلمۃ الفصل
۱۴۰	سیرت طیبہ	۱۴۳	مضامین بشیر
۱۴۱	تبلیغ ہدایت	۱۴۴	سلسلہ احمدیہ

محمد علی لاہوری قادیانی بانی لاہوری قادیانی گروپ کی کتب

۱۴۵	ردّ تکفیر اہل قبلہ	۱۴۹	تحریک احمدیت
۱۴۶	حقیقت اختلاف	۱۵۰	ہم کون ہیں

۱۴۷	بیان القرآن	۱۵۱	النبوۃ فی الاسلام
۱۴۸	احمد مسیح موعود	۱۵۲	خطبات محمد علی

دیگر قادیانی محققین کی کتب

۱۵۳	مسیح موعود کے مختصر حالات	معراج دین عمر قادیانی
۱۵۴	سیرت مسیح موعود	عبدالکریم سیالکوٹی
۱۵۵	حیات احمد	یعقوب علی عرفانی
۱۵۶	حیات النبی	یعقوب علی عرفانی
۱۵۷	حیات ناصر	یعقوب علی عرفانی
۱۵۸	آئینہ حق نما	یعقوب علی عرفانی
۱۵۹	سیرت مسیح موعود	یعقوب علی عرفانی
۱۶۰	ذکر حبیب	مفتی صادق قادیانی
۱۶۱	واقعات صحیحہ	مفتی صادق قادیانی
۱۶۲	اسلامی قربانی	قاضی یار محمد قادیانی
۱۶۳	حیات قدسی	غلام رسول راجیکی قادیانی
۱۶۴	میری کہانی	محمد شفیع اسلم
۱۶۵	عسل مصفی	خدا بخش قادیانی
۱۶۶	مراۃ القادیانیہ	احمد علی امرتسری قادیانی
۱۶۷	تذکرۃ المہدی	سراج الحق نعمانی
۱۶۸	رسالہ درود شریف	محمد اسماعیل قادیانی
۱۶۹	النبوۃ فی الالہام	محمد اسماعیل قادیانی
۱۷۰	القول المجد	احسن امروہی
۱۷۱	اظہار النصائح	احسن امروہی
۱۷۲	مجدد اعظم	ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہوری
۱۷۳	بشارات احمدیہ	ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہوری
۱۷۴	کشف الظنون	ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہوری
۱۷۵	منظور الٰہی	بابو منظور الٰہی قادیانی لاہوری

۱۷۶	کلمات طیبات	بابو منظور الٰہی قادیانی لاہوری
۱۷۷	حیات احمد	
۱۷۸	مرکز احمدیت قادیان	برہان احمد ظفر قادیانی
۱۷۹	جماعت احمدیہ کی مقدس بستی قادیان	قیوم شاہد قادیانی
۱۸۰	تاثرات قادیان	فضل حسین قادیان
۱۸۱	اصحاب احمد	ملک صلاح الدین قادیانی
۱۸۲	منکرین خلافت کا انجام	جلال الدین شمس قادیانی
۱۸۳	تفہیمات ربانیہ	ابوالعطا جالندھری قادیانی
۱۸۴	افادات قاسمیہ	ابوالعطا جالندھری قادیانی
۱۸۵	آئینہ احمدیت	دوست محمد قادیانی لاہوری
۱۸۶	الہامات حضرت مرزا صاحب	عبدالرحمٰن مصری قادیانی لاہوری
۱۸۷	تاریخ محمودیت	مظہر الدین ملتانی قادیانی
۱۸۸	کمالات محمودیہ	مظہر الدین ملتانی قادیانی
۱۸۹	مرزائیوں کی روحانی شکارگاہ	عبدالرزاق مہتہ
۱۹۰	شان مسیح موعود	قاضی محمد نذیر الائلپوری قادیانی
۱۹۱	قول بلیغ	قاضی محمد نذیر الائلپوری قادیانی
۱۹۲	تحقیق عارفانہ	قاضی محمد نذیر الائلپوری قادیانی
۱۹۳	کشف الاختلاف	سرور شاہ قادیانی
۱۹۴	تاریخ احمدیت	دوست محمد شاہد قادیانی
۱۹۵	جماعت مبائعین کے عقائد صحیحہ	محمد اسماعیل قادیانی
۱۹۶	آپ بیتی باجوہ	غلام اللہ باجوہ قادیانی
۱۹۷	نور ہدایت	عبدالمجید لدھیانوی قادیانی
۱۹۸	انوار احمدی	عبدالمجید لدھیانوی قادیانی
۱۹۹	عاقبۃ المکذبین	عبدالمجید لدھیانوی قادیانی
۲۰۰	نغمۂ اکمل	ظہور الدین اکمل قادیانی
۲۰۱	اسوہ احمد	زین العابدین قادیانی

۲۰۲	اقبال اور احمدیت	عبدالماجد قادیانی
۲۰۳	حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے	
۲۰۴	شان محمد ﷺ	عبدالغفور قادیانی
۲۰۵	فیصلہ قرآن وسنت کا چلے گا	ربوی گروپ
۲۰۶	فاتح قادیان یا گستاخ رکھیں	ربوی گروپ
۲۰۷	خطبات مسرور	مرزا مسرور احمد
۲۰۸	حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت سے انکار	لاہوری گروہ
۲۰۹	مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ناقدانہ تبصرہ	ابن رشید قادیانی لاہوری
۲۱۰	پیغام احمدیت	محمد طفیل قادیانی لاہوری
۲۱۱	اختلاف سلسلہ احمدیہ	عامر عزیز ازہری قادیانی لاہوری
۲۱۲	مجدد زماں	مرتضےٰ خان حسن قادیانی لاہوری
۲۱۳	سفر یورپ ۱۹۲۴ء	عبدالرحمٰن قادیانی
۲۱۴	AFRIKA SPEAKS	مرزا ناصر احمد کا دورۂ افریقہ پر مبنی کتاب
۲۱۵	بشارت احمد	بشارت حیدرآبادی
۲۱۶	تصدیق احمدیت	بشارت حیدرآبادی
۲۱۷	سیرت احمد	قدرت اللہ سنوری
۲۱۸	خطبات طاہر	مرزا طاہر احمد
۲۱۹	ربوہ کا پوپ	مظہر الدین ملتانی
۲۲۰	دور حاضر کا مذہبی آمر	راحت ملک
۲۲۱	چند قابل غور حقائق	حقیقت پسند پارٹی
۲۲۲	شان مصلح موعود	عبدالرحمٰن مصری
۲۲۳	میرا عقیدہ دربار نبوۃ مسیح موعود از تحریرات مولوی محمد علی صاحب	اسماعیل قادیانی

اخبار بدر قادیان

۲۲۴ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء
۲۲۵ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء
۲۲۶ ۲۴، اپریل ۱۹۰۳ء
۲۲۷ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء
۲۲۸ ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء
۲۲۹ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء
۲۳۰ ۱۵، اکتوبر ۱۹۰۶ء
۲۳۱ ۲۵، اکتوبر ۱۹۰۶ء
۲۳۲ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء
۲۳۳ ۴، اپریل ۱۹۱۰ء
۲۳۴ ۷، اپریل ۱۹۱۰ء
۲۳۵ ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء

اخبار الحکم قادیان

۲۳۶ ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۰ء
۲۳۷ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء
۲۳۸ ۳۱، اگست ۱۹۰۱ء
۲۳۹ ۲۴، اپریل ۱۹۰۲ء
۲۴۰ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء
۲۴۱ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ء
۲۴۲ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء
۲۴۳ ۷، اپریل ۱۹۰۳ء
۲۴۴ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء
۲۴۵ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء
۲۴۶ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء
۲۴۷ ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء
۲۴۸ ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء
۲۴۹ جلد ۵، ش ۳۰
۲۵۰ ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء
۲۵۱ ۱۷، اپریل ۱۹۳۴ء
۲۵۲ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء
۲۵۳ ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء
۲۵۴ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء
۲۵۵ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء
۲۵۶ ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۶ء
۲۵۷ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء
۲۵۸ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء
۲۵۹ ۱۷، اپریل ۱۹۰۷ء
۲۶۰ ۱۰، اپریل ۱۹۰۸ء
۲۶۱ ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء
۲۶۲ ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء
۲۶۳ ۲۸، اپریل ۱۹۱۴ء
۲۶۴ ۲۱ مئی ۱۹۲۲ء
۲۶۵ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴
۲۶۶ ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء
۲۶۷ ۷ نومبر ۱۹۲۶ء
۲۶۸ ۲۸، اگست ۱۹۳۸ء
۲۶۹ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء
۲۷۰ ۲ جنوری ۱۹۴۱ء

اخبار الفضل قادیان

۲۷۱	۱۳ستمبر۱۹۱۴ء
۲۷۲	۲۷، اکتوبر ۱۹۱۴ء
۲۷۳	۲۹ نومبر ۱۹۱۴ء
۲۷۴	۲ فروری ۱۹۱۵ء
۲۷۵	۲۱ فروری ۱۹۱۵ء
۲۷۶	۱۷جون ۱۹۱۵ء
۲۷۷	۲۹ جون ۱۹۱۵ء
۲۷۸	یکم جولائی ۱۹۱۵ء
۲۷۹	۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء
۲۸۰	۷، اگست ۱۹۱۵ء
۲۸۱	۱۹، اگست ۱۹۱۵ء
۲۸۲	۲۷ جولائی ۱۹۱۸ء
۲۸۳	۱۶ نومبر ۱۹۱۸ء
۲۸۴	۱۹ نومبر ۱۹۱۸ء
۲۸۵	۳ دسمبر ۱۹۱۸ء
۲۸۶	۷ دسمبر ۱۹۱۸ء
۲۸۷	۲۷ مئی ۱۹۱۹ء
۲۸۸	۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء
۳۰۷	۷ فروری ۱۹۲۰ء
۳۰۸	۱۲، اپریل ۱۹۲۰ء
۳۰۹	۳۰ جون ۱۹۲۰ء
۳۱۰	۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء
۳۱۱	۱۲، اگست ۱۹۲۰ء
۳۱۲	۳۰، اگست ۱۹۲۰ء
۳۱۳	۴، اکتوبر ۱۹۲۰ء
۲۸۹	۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء
۲۹۰	۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء
۲۹۱	۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء
۲۹۲	۱۹، اکتوبر ۱۹۱۵ء
۲۹۳	۲۸، اکتوبر ۱۹۱۵ء
۲۹۴	۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء
۲۹۵	۱۸، اپریل ۱۹۱۶ء
۲۹۶	۱۶ستمبر ۱۹۱۶ء
۲۹۷	۵دسمبر ۱۹۱۶ء
۲۹۸	۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء
۲۹۹	۱۴، اگست ۱۹۱۷ء
۳۰۰	۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء
۳۰۱	۱۶، اکتوبر ۱۹۲۲ء
۳۰۲	۲ نومبر ۱۹۲۲ء
۳۰۳	۲۳ نومبر ۱۹۲۲ء
۳۰۴	۳۰، اپریل ۱۹۲۳ء
۳۰۵	۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء
۳۰۶	۲۲فروری ۱۹۲۴ء
۳۲۷	۱۶ مئی ۱۹۲۴ء
۳۲۸	۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء
۳۲۹	۱۶ستمبر ۱۹۲۴ء
۳۳۰	۱۷جنوری ۱۹۲۵ء
۳۳۱	۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء
۳۳۲	۲۰، اکتوبر ۱۹۲۵ء
۳۳۳	۲۰ جنوری ۱۹۲۶ء

۳۱۴ ۲۷ جون ۱۹۲۱ء
۳۱۵ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء
۳۱۶ ۶ مارچ ۱۹۲۲ء
۳۱۷ ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء
۳۱۸ ۱۰، اپریل ۱۹۲۲ء
۳۱۹ ۲۷، اپریل ۱۹۲۲ء
۳۲۰ ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء
۳۲۱ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۸ء
۳۲۲ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء
۳۲۳ ۵ فروری ۱۹۲۹ء
۳۲۴ ۱۹، اپریل ۱۹۲۹ء
۳۲۵ ۱۹، جولائی ۱۹۲۹ء
۳۲۶ ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ء
۳۲۷ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء
۳۲۸ ۲۵ فروری ۱۹۳۰ء
۳۲۹ ۷ مارچ ۱۹۳۰ء
۳۵۰ ۱۱ مارچ ۱۹۳۰ء
۳۵۱ یکم اپریل ۱۹۳۰ء
۳۵۲ ۲ جون ۱۹۳۰ء
۳۵۳ ۵ جون ۱۹۳۰ء
۳۵۴ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء
۳۵۵ ۲ جون ۱۹۳۱ء
۳۵۶ ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء
۳۵۷ ۹ جون ۱۹۳۲ء
۳۵۸ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء
۳۵۹ ۱۸، اکتوبر ۱۹۳۲ء

۳۳۴ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء
۳۳۵ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء
۳۳۶ ۲۹، اپریل ۱۹۲۷ء
۳۳۷ ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء
۳۳۸ ۲۷ فروری ۱۹۲۸ء
۳۳۹ ۳ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۰ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۴۱ ۵ جنوری ۱۹۳۳ء
۳۴۲ ۵ فروری ۱۹۳۳ء
۳۴۳ ۱۱ مئی ۱۹۳۳ء
۳۴۴ ۶ جون ۱۹۳۳ء
۳۴۵ ۸ جون ۱۹۳۳ء
۳۴۶ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۶۷ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۶۸ ۲۴ جنوری ۱۹۳۴ء
۳۶۹ ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء
۳۷۰ ۳، اپریل ۱۹۳۴ء
۳۷۱ ۱۰، اپریل ۱۹۳۴ء
۳۷۲ ۲۴، اپریل ۱۹۳۴ء
۳۷۳ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء
۳۷۴ ۱۴ جون ۱۹۳۴ء
۳۷۵ ۵، اگست ۱۹۳۴ء
۳۷۶ ۲۳، اکتوبر ۱۹۳۴ء
۳۷۷ یکم نومبر ۱۹۳۴ء
۳۷۸ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء
۳۷۹ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء

۳۶۰	۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء
۳۶۱	۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء
۳۶۲	۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء
۳۶۳	۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء
۳۶۴	۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء
۳۶۵	۵ فروری ۱۹۳۵ء
۳۶۶	۷ مارچ ۱۹۳۵ء
۳۸۷	۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء
۳۸۸	۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء
۳۸۹	۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء
۳۹۰	یکم اگست ۱۹۳۵ء
۳۹۱	۶، اگست ۱۹۳۵ء
۳۹۲	۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء
۳۹۳	۱۶، اپریل ۱۹۳۶ء
۳۹۴	۳۱ مئی ۱۹۳۶ء
۳۹۵	۴، اگست ۱۹۳۶ء
۳۹۶	۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء
۳۹۷	۵ جون ۱۹۳۷ء
۳۸۰	۲۲، اکتوبر ۱۹۳۷ء
۳۸۱	۲۴، نومبر ۱۹۳۷ء
۳۸۲	۲۷، اپریل ۱۹۳۸ء
۳۸۳	۳۱، اگست ۱۹۳۸ء
۳۸۴	۸ نومبر ۱۹۳۹ء
۳۸۵	۲ مارچ ۱۹۴۰ء
۳۸۶	۳۰ مئی ۱۹۴۰ء
۳۹۸	۵ جون ۱۹۴۰ء
۳۹۹	۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء
۴۰۰	۲۴، اپریل ۱۹۴۱ء
۴۰۱	۲۲، اگست ۱۹۴۴ء
۴۰۲	۳ جنوری ۱۹۴۵ء
۴۰۳	۲۲ نومبر ۱۹۴۵ء
۴۰۴	۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء
۴۰۵	۲۸، اگست ۱۹۴۶ء
۴۰۶	۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء
۴۰۷	۳ جولائی ۱۹۵۹ء
۴۰۸	۴، اگست ۱۹۶۵ء

اخبار پیغام صلح لاہور

۴۰۹	۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء
۴۱۰	۷ ستمبر ۱۹۱۳ء
۴۱۱	۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء
۴۱۲	۱۶، اکتوبر ۱۹۱۳ء
۴۱۳	۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء
۴۱۴	۱۲ فروری ۱۹۱۴ء
۴۱۵	۲۴ فروری ۱۹۱۴ء
۴۱۶	۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء
۴۱۷	۱۱، اکتوبر ۱۹۳۵ء
۴۱۸	۳ فروری ۱۹۳۶ء
۴۱۹	۳۱، اگست ۱۹۳۶ء
۴۲۰	۳ ستمبر ۱۹۳۶ء
۴۲۱	۳، اکتوبر ۱۹۳۶ء
۴۲۲	۳ نومبر ۱۹۳۶ء

۴۲۳	۵ مارچ ۱۹۱۴ء	۴۳۱	۳ مارچ ۱۹۳۹ء
۴۲۴	۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء	۴۳۲	۸ جون ۱۹۳۹ء
۴۲۵	۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء	۴۳۳	۲۳، اگست ۱۹۴۴ء
۴۲۶	۷، اپریل ۱۹۳۴ء	۴۳۴	۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء
۴۲۷	۲۳ مئی ۱۹۳۴ء	۴۳۵	۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء
۴۲۸	۳ جون ۱۹۳۴ء	۴۳۶	مئی ۲۰۰۸ء
۴۲۹	۴ مارچ ۱۹۳۵ء	۴۳۷	یوم وصال مسیح موعود نمبر
۴۳۰	۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء		

رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

۴۳۸	فروری ۱۹۰۲ء	۴۴۵	نومبر ۱۹۰۴ء
۴۳۹	مارچ ۱۹۰۴ء	۴۴۶	مئی ۱۹۰۶ء
۴۴۰	جون جولائی ۱۹۰۸ء	۴۴۷	مئی ۱۹۳۷ء
۴۴۱	جولائی ۱۹۱۰ء	۴۴۸	جلد ۵ ش ۴
۴۴۲	جنوری ۱۹۲۰ء	۴۴۹	جلد ۵ ش ۶
۴۴۳	اگست ۱۹۲۶ء	۵۵۰	جلد ۷ ش
۴۴۴	مئی ۱۹۲۹ء	۵۵۱	جلد ۱۳، ش ۵

رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

۵۵۲	جون ۱۹۰۶ء	۴۵۴	اگست ۱۹۱۷ء
۵۵۳	جلد ۳، ش ۱۰	۴۵۵	فروری ۱۹۱۶ء

ماہنامہ فرقان قادیان

۴۵۶	مئی ۱۹۴۲	۵۵۷	اکتوبر ۱۹۴۲ء

ماہنامہ المہدی لاہور

۵۵۸	ش ۲، جلد ۱	۵۶۰	جلد ۱، ش ۱
۵۵۹	ش ۳، جلد ۱	۵۶۱	جنوری فروری ۱۹۱۵ء

ماہنامہ الفرقان ربوہ

۵۶	مئی جون ۱۹۶۵ء

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

۵۶۳	فروری ۲۰۱۱ء	۴۶۵	مئی ۲۰۱۱ء
۵۶۴	نومبر ۲۰۱۱ء		

ماہنامہ خالد ربوہ

۴۶۶	اگست ۲۰۱۰ء	۲۶۸	مصلح موعود نمبر
۴۶۷	دسمبر ۲۰۱۰		

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

۴۶۹	اکتوبر ۲۰۰۲ء	۴۷۱	مصلح موعود نمبر
۴۷۰	ستمبر ۲۰۱۰ء	۴۷۲	خلیفۃ المسیح الاول نمبر

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

۴۷۳	فروری ۱۹۹۶ء

ماہنامہ تعلیم الدین قادیان

۴۷۴	جولائی، اگست ۱۹۳۶ء	۴۷۵	دسمبر ۱۹۳۷ء

روزنامہ جنگ لاہور

۴۷۶	۳، اگست ۱۹۹۳ء



والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان
Ph:042-37300651
Cell:0300-7259263,0315-4959263